



# کلیاتِ عزیز

یعنی مجموعہ کلام  
حضرت خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکھنوی نور اللہ مرقدہ  
مع مقدمہ

نوشتہ

مولانا حبیب الرحمن خان صاحب رسانی نواب صدر یا جنگ آباد  
دہلی و تبصرہ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ایم اے پی ایچ ڈی -

بفراش

جناب خواجہ وصی الدین صاحب درسیار ڈپٹی کلکٹر اپیل محکمہ لکھنؤ

باہتمام حاجی حافظ خواجہ قطب الدین احمد پروپرائٹر

نامی پریس لکھنؤ میں طبع ہوئی

۱۹۳۱ء

بارادل قیمت مجلد سے، غیر مجلد سے،

# عرض حال

فارسی شعر و سخن کے جاننے والوں میں مشکل ایسے لوگ نکلیں گے جو حضرت والد مرحوم خواجہ عزیز الدین صاحب سخن لکھنوی کے نام نامی سے واقف نہوں۔ آپکی شہرت عامتہ تعریف اور تعریف سے مستغنی ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ اپکا کلام کس مرتبہ کا کلام ہے اور انکی شاعری کس پایہ کی شاعری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سرزمین ہند کے فارسی شعرا کا ملین کے سلسلہ کو وہ اپنی ذات پر ختم کر گئے اب نہ وہ زمانہ آئیگا۔ نہ ایسے صاحب کمال پیدا ہونگے۔

والد مرحوم جس طرح اپنے فضل و کمال، تبحر علمی، وسعت نظر، اور کمالات زبان و شاعری میں جوہر فرد اور عظیم المثال تھے اسی طرح وضع و اطوار، عادات و مزاج میں بھی کچھ ایسے اوصاف کے حامل تھے جو جوہر و زمانہ میں سرا سزا پیدا نہیں اور تعجب خیز معلوم ہوتے ہیں۔ انھوں نے اپنی عمر کو نشیمنی اور عزت پسندی میں بسر کی، استغنا، حیرت منی، اور مروت انکا شیوہ ہی۔ تحقیر و کسری۔ عجز و فروتنی کیساتھ اخفائے کمال کی کوشش رہی۔ تحسین طلبی اور شہرت و نام و نمود سے ہمیشہ بیزار رہے۔ اللہ اللہ اگلے زمانہ کے لوگ بھی کیسے پاکیزہ نفس اور فرشتہ سیرت ہوتے تھے کہ جن باتوں پر آجکل کے لوگ جان مے رہے ہیں وہ انساں سہرا اور اجتناب کرتے تھے، باوصف ہمہ انی اپنے آپکو ہیچ پاں سمجھتے اور کمال کو شرافت ذاتی کیلئے حاصل کرتے وسیلہ عزت و جاہ نہ بناتے تھے۔ ان اوصاف میں انکو استفادہ غلو تھا کہ عمر بھر اپنا کلام نہ چھپوایا۔ بلکہ جب کبھی تلامذہ یا اجاب میں سے کسی نے اسکا تذکرہ کیا تو صاف کہہ دیا کہ میں جو کچھ برا بھلا بک لیتا ہوں اپنا دل خوش کر لیتا ہوں وہ اس قابل ہرگز نہیں کہ اسکو چھپوایا جائے اور شہرت دی جائے۔

بعض شاگردوں نے قصد کیا کہ مرحوم کا تذکرہ اور سوانح عمری لکھیں، سنا تو بہت ناراض ہوئے کہ یہ بڑے لوگوں کیلئے ہے مجھ ایسے معمولی آدمی کا منصب نہیں ہے۔ یا جو اس متواتر انکار کے

پھر بھی چند قصائد اور مثنویاں تلامیذ و معتقدین نے زبردستی ان سے لیکر طبع کرادی تھیں۔ جنکو دیکھ کر رتبہ شناسان سخن انکے مجموعہ کلام کے چھپنے کے متمنی اور مشتاق ہو گئے تھے مگر انکی آرزو مرحوم کی زندگی میں پوری نہ ہوئی،، رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ انکی وفات ہوئی اور انکا جسد کلام مرتب اور غیر مرتب تھا وہ برادر مرحوم حافظ امین الدین صاحب کے پاس منتقل ہو گیا۔

والد مرحوم کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے بعد انکے عزیز فاضل دوست مولوی ریاض حسن خان صاحب رئیس رسول پور ضلع گیانے انکے کلام کو طبع کرانے پر آمادگی ظاہر کی اور مثنوی کشمیر و مکتوبات کے علاوہ تمام ذخیرہ کلام کی نقل حافظ صاحب سے حاصل کی۔

حافظ صاحب مرحوم سے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ حاجی مصطفیٰ خاں صاحب مالک کارخانہ صنغر علی محمد علی نے والد مرحوم کے کلام شایع کرنے کا نہایت اشتیاق ظاہر کیا۔ حافظ صاحب نے اس پر اعتماد کر کے مرحوم کا کلام ان کو سپرد کر دیا۔ میں سلسلہ ملازمت سرکاری ہمیشہ لکھنؤ سے باہر رہتا تھا اسلئے اس ضروری فریضہ کے انجام دینے سے بالکل قاصر اور معذور تھا۔ جب

کبھی لکھنؤ آتا اور مولوی اسحاق صاحب منجر کارخانہ صنغر علی تلمیذ مرحوم سے ذکر آتا تھا تو وہ ہر مرتبہ مجھ کو اطمینان دلاتے تھے کہ کلام غمگین چھپ کر شایع ہو جائے گا۔ میں خاموش ہو رہتا تھا لیکن مولوی صاحب کا یہ وعدہ کبھی پورا نہ ہوا اور مشتاقان سخن کا سجد تقاضا ہوا کہ میں تمام و کمال کلام طبع کرادوں جب میں نے دیکھا کہ اب بغیر میری آمادگی کے ترتیب و اشاعت کلام دشوار ہو گئی ہے۔ اور زیادہ بے پروائی میں خوف ہے کہ کہیں کلام کا جمع کرنا احاطہ اختیار سے باہر نہ ہو جائے تو میں نے اپنا تبادلہ لکھنؤ میں کر لیا۔ سب سے اول حاجی مصطفیٰ خاں صاحب

اور انکے پیچھے سے کاغذات طلب کئے۔ مگر مجھے دلی رنج و افسوس سے لکھنا پڑا کہ انھوں نے آخر میں صاف انکار کر دیا۔ ان کی جانب سے یا اس ہو کر مولوی ریاض حسن خاں صاحب کو

لکھا موصوف نے نجوشی والد مرحوم کے کلام کی وہ نقل جو انکے پاس موجود تھی بھیج دی اور یہ بھی لکھا کہ اگر صحت کی ذمہ داری لیجائے تو وہ اپنی جانب سے اسے طبع کرانے پر آمادہ ہیں

میں نے غدر کیا کہ اب اس کام کو میں نے خود ہی انجام دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔ نقل مرسلہ کے علاوہ حافظ صاحب مرحوم کے کبس سے جس قدر اصل کاغذات مل سکے وہ بھی لیکر خداوند کریم کے بھروسہ پر میں نے کتابت کا کام جاری کر دیا۔ جناب مولانا عبدالوالی قطب میاں صاحب قبلہ فرنگی محل نے ازراہ کرم صحت کی نگرانی مولانا عنایت اللہ و مولوی روح اللہ صاحبان کے متعلق کرادی جب ایک حصہ کلیات کا چھپ گیا اسکے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ترتیب جا بجا سے غلط ہے اور تصادم نعتیہ کے درمیان میں متفرق کلام شامل ہو گیا ہے۔ اس درستی اور اصلاح کے کام میں بہت کافی محنت و کاوش اور وقت صرف کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ مجبوراً چار ماہ کی میں نے رخصت لی اور صحت کا دفتر غریب خانہ پر قائم کر کے عزیزان خواجہ محمد الدین و خواجہ محمد الدین صاحبان کی مدد سے کاپیوں اور پر دفتوں کو جا بجا سے کاٹ کاٹ کے مرتب کیا۔ اور اس خبر نبی کو حتی الامکان رفع کیا۔ منشی رادھے شیام صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی اور منشی اودھ بہاری لال صاحب ٹمرا شاگرد مرحوم نے صفحہ ۲۲ سے آخر تک صحت کی۔ میں ان تمام حضرات کا جن سے اس کام میں مجھ کو مدد ملی تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

دوران کتابت میں مرحوم کا متفرق کلام انکے دیکر خوردہ کاغذات کے ذخیرہ میں اکثر کچھ کو ملتا رہا اور جہاں تک ہو سکا میں نے اسکو بالترتیب لکھوایا لیکن بعض جگہ بے ترتیبی ہو گئی ہے اور اصل کلام کے وقت پر نہ ملنے سے کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں بھی کہیں ہیں ایک ضروری تفسیر متعلق علیگڑہ یونیورسٹی جو بروقت ترتیب تصادم چھوٹ گیا تھا وہ اب اس عرض حال کے آخر میں درج کر دیا گیا ہے مجھے ان خرابیوں کا اعتراف ہوا ان پر افسوس ہے۔ لیکن ناظرین سے امید کرتا ہوں کہ وہ میری گونا گون مشکلات کا خیال کرتے ہوئے معاف فرمائیں گے۔ طرفہ لطیفہ بھی قابل ذکر ہے کہ جب زیادہ حصہ کلام کا طبع ہو کر اختتام کو پہنچ گیا تو مولوی اسحاق صاحب نے والد مرحوم کا کلام جسکے چھپوانے یا میرے حوالہ کرنے میں ان کو یوں دریغ تھا کارخانہ

سے نکال کر میرے حوالہ کیا۔

آخر میں خداوند کریم کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اسکی توفیق دی کہ میں اس ضروری فریضہ سے عہدہ برآ ہو گیا۔ اور ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ جب وہ اُس بزرگ مستغنی مزاج کے کلام کو پڑھیں جسے گلزار سخن پارس میں رنگ رنگ کے پھول کھلائے جن کی خوشبو اہل ذوق کے دماغوں کو ہمیشہ معطر رکھے گی اور جسے کبھی کسی صلہ یا تائش کی آرزو اہل دنیا سے نہ رکھی تو وہ ان کی رُوح پر فتوح کو فاتحہ کا ثواب پہنچائیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔

امید ہے کہ میری محنت اور کاوش مقبول عام ہو اور اہل علم اس کلیات کو شرمہ نظر بنائیں۔

خواجہ وحید الدین ڈی پی کلکٹر لکھنؤ

(زیر نعت)

نوٹ

کلیات میں حسب ذیل نوٹ شامل کئے گئے ہیں :-

۱۔ مصنف مرحوم کا بلاک نوٹ۔

۲۔ بارہوری مسکوئہ مصنف موسومہ عزیز منزل کاشمالی و شرقی حصہ۔

۳۔ نشہ است گاہ مصنف۔

۴۔ نوٹ راقم الحروف۔

یکم جنوری ۱۹۳۱ء

عزیز منزل - لکھنؤ

قصیده در خصوص یونیورسیتی گشتن کالج علی گڑھ

بفراش منشی اسحاق علی صنا ایدیر الناظر نوشته

<p>بنام ایندو درین عهد ہمایون فلک اگر چراغان از نجوم ست ز شاخ سده امی طالب قلم کن علی گڑھ را بگو بر خویش میال شود ماہ درخشان مہرتابان وقار الملک افزو دقتدارش بصحت باد یارب او ہم آغوش سر آغا خان نہر آئینس ذوالقدر ز فیض او علی گڑھ علم گرش کمر بست و در سے از فیض بکش ز جیب خاص خود بخشید یک لک ز ہر خرمن ستاند دانہ چند کنند ہر گلشن گلستانہ پیش اعانت از گدانا شاہ باید اگر پیغامے آغا خان فرستد</p>	<p>کہ باشد دین دولت روز افزون جهان روشن ز انوار علوم ست لوامی علم در عالم علم کن کہ یونیورسٹی خواهد شد امسال کنند روشن سواد ہر دبتان بر این دفتر وقار است افتخارش کہ کس نتوان گرفت این بار بردش کہ گیتی را ہم او صد است ہم بدر محک ہر عیار سیم وزر شد تو گوی خشت این بنیاد نہاد ز وہ یک میتواند داد ہر یک ز ہر میخانہ پیمانہ چستند دہد ہر نخل خرما خستہ خوش ضیا بخشش از سہا ناماہ شاید اگر ہر بحر و زر ہر کان فرستد</p>
--	---

توان گفتن بقوم املت ایوم  
مگر بیدار گردو قوم از نوم

# تفصیل عنوانات کلیات عزیز می

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۶۸ تا ۶۷	روین می		دیوان حصہ اول
	حصہ دوم قصائد	۱۵ تا ۱۵	روین الف
۷۴ تا ۷۳	ہفت بند نعتیہ	۱۶ تا ۱۵	روین ب
۸۱ تا ۸۱	قصیدہ نعتیہ (لوامح الامام)	۲۸ تا ۱۶	روین ت
۸۵ تا ۸۲	قصیدہ دیگر نعت	۲۸	روین ج
۸۷ تا ۸۵	نثر یاد عزیز	۳۶ تا ۲۸	روین دال مملہ
۸۸ تا ۸۷	قصیدہ نعت	۳۷	روین راء مملہ
۸۹	قصیدہ نعت	۳۸	روین زائے مجھ
۹۰	قصیدہ نعت	۵۰ تا ۳۹	روین شش
۹۲ تا ۹۱	قصیدہ نعت	۵۰	روین ص
۹۶ تا ۹۳	قصیدہ منقبت حضرت علی رضی	۵۱	روین غ
۱۰۰ تا ۹۷	قصیدہ مسہمی بہ فریاد غریب	۵۱	روین ک
۱۰۱ تا ۱۰۰	نخمس منقبت حضرت غوث اعظم	۵۳ تا ۵۱	روین ل
۱۰۲	عرض حال در گاہ حضرت خواجہ	۵۹ تا ۵۳	روین م
	معین الدین چشتی علیہ الرحمہ	۶۳ تا ۵۹	روین ن
۱۰۴ تا ۱۰۳	عرض حال دیگر	۶۴ تا ۶۳	روین و
۱۰۵ تا ۱۰۴	قصیدہ در مدح حضرت شیخ موسیٰ حجتی	۶۷ تا ۶۴	روین ہائے ہوز



صفحه	عنوانات	صفحه	عنوانات
۱۲۰ تا ۱۲۳	قصیده در مدح سلطان عالم واجده علی شاه	۱۰۶	مشتمل بر شرح یونان قصاید و تهنیت در و مسعود
۱۲۳ تا ۱۲۴	قصیده کشمیر جنت نظیر	۱۰۹ تا ۱۱۱	شهریار کامگار سراج المملکت والدین میر محمد علی امیر حبیب خان
۱۲۴ تا ۱۳۱	قصیده در مدح عالی جناب نواب گورنر جنرال بهادر ملک هند قصیده در مدح بهادر نواب لفظت گورنر بهادر سرجمین صاحب مقصد	۱۱۲ تا ۱۱۴	بادشاه دولت خدا و افغانستان خلد الله ملکه و سلطنته
۱۳۲	قصیده در مدح سر آسمان جاه بهادر وزیر اعظم مملکت اصفیه حیدر آباد		قصیده تاریخی اوزنگ حضور تهنیت جلوس مندرتینی حضور
۱۳۳	قصیده تهنیت غمناک صاحب جسنگیر آباد		پرنور نظام الملک نظام الدوله آصف جاه نواب سر میر محبوب علی
۱۳۴ تا ۱۳۵	قصیده تاریخی در مدح تشریف آوری جناب نواب لائق علی خان صاحب سالار جنگ ثانی و مختار الممالک از حیدر آباد در لکهنؤ قصاید کیننگ کالج	۱۱۵	خان بهادر فتح جنگ والی ریاست حیدرآباد خلد الله ملکه و سلطنته قصیده تاریخی و تهنیت صحت باسعادت حضور پرنور نظام الدوله نظام الملک اصفیاه نواب سر میر محبوب علی حسان بهادر
۱۳۸ تا ۱۴۲	ترکیب بند اقتراح ندوة العلماء مخمس بر غزل جامی علیه الرحمه		فتح جنگ ظفر الممالک والی ریاست حیدرآباد خلد الله سلطنته الی الیوم لتنا قطعه مدح هر بانینس نواب جهانگیر صاحب سریرا ریاست بهوپال
۱۴۲ تا ۱۴۴	رید یوان شهنشاه زافریدون قدر دیباچه تانیکه انصاحب کجاست	۱۱۷ تا ۱۱۹	

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۳۳۹ تا ۳۴۲	روایت م	۱۲۹ تا ۱۳۶	خاتمہ سفر نامہ مولانا محمد حسین
۳۴۳	روایت و		الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ
۳۴۳ تا ۳۴۶	متفرق	۱۶۹ تا ۱۵۰	مثنوی ید بیضا زو بحرین و
	کلام متفرق		و ذوقا فیتین مع تجانس و تشریحات
۳۵۵ تا ۳۵۶	مخمس برہت بند عزیز زری	۱۹۴ تا ۱۵۰	مثنوی ہدیۃ التفتلین
۳۵۵	غزل نعتیہ	۲۳۶ تا ۱۹۵	قیصر نامہ - واقعات جنگ
۳۵۸ تا ۳۵۷	قصیدہ نعتیہ		روم و روس مع مختصر تشریحات
۳۶۰ تا ۳۵۹	قصیدہ نعتیہ		حصہ سوم
۳۶۲ تا ۳۶۱	مدس	۳۰۸ تا ۳۱۱	واقعات تارخہ نخی
۳۶۲	منقبت حضرت غوث پاک	۳۱۱ تا ۳۰۹	۱۶۷ فی الرباعیات
۳۶۳	قصیدہ بھوپال	۳۱۲ تا ۳۲۶	فی الرقعات
۳۶۵	قصیدہ		حصہ چہارم - کلام ابتدائی
۳۶۶ تا ۳۶۱	متفرق	۳۲۶ تا ۳۲۴	روایت الف
۳۶۶ تا ۳۶۲	مخمس بہاریہ	۳۴۹ تا ۳۴۷	روایت الف
۳۶۵	مرثیہ	۳۸۰	روایت ب
۳۸۵ تا ۳۸۲	حصہ پنجم - مثنوی گلگشت کثیر	۳۸۰ تا ۳۸۸	روایت ت
	حصہ ششم - مکتوبات	۳۲۲ تا ۳۲۹	روایت و
۵۰۰ تا ۳۲۵	مشتمل بر ۹۰ خطوط و تقریظا	۳۲۴ تا ۳۲۸	روایت ز
۵۰۰ تا ۵۰۱	تاریخاے وفات مصنف	۳۳۸	روایت شش
۵۰۸ تا ۵۰۷	تاریخاے طبع کلیات ہذا -	۳۲۸ تا ۳۲۹	روایت ق

# نقل گرامی نامہ علامہ سر محمد اقبال ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

لاہور  
۹۔ جون ۱۹۳۱ء

جناب مکرم! السلام علیکم

کلیات عزیز کا ایک نسخہ جو آپ نے کمال عنایت ارسال فرمایا ہو مجھے مل گیا۔ جس کے لئے میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ نواز شامہ میں جو کچھ آپ نے میرے متعلق ارشاد فرمایا ہو وہ آپ کے حسن اخلاق کا نتیجہ ہے۔

خواجہ عزیز مرحوم فارسی ادبیات کے اس دور سے تعلق رکھتے ہیں جسکی ابتدا شہنشاہ اکبر کے عہد سے ہوئی۔ افسوس کہ وہ دور ہندوستان میں انکی ذات پر ختم ہوا۔ ایرانی تخیل نظم کی شاہراہوں کو چھوڑ کر اب زیادہ تر شریں اپنے کمالات دکھا رہا ہے۔ شعرائے متاخرین میں قافی کی آواز بہت بلند ہوا اور اب تک بلند ہے لیکن خواجہ عزیز مرحوم کے قصائد اور مخمسات جو انھوں نے قافی کی زمینوں میں لکھے ہیں وہ فارسی زبان کی موسیقیت اور خواجہ مرحوم کی اس زبان پر قدرت کا بین ثبوت ہیں مثلاً

سحر گمان بیاو حق۔ ز طائران فرق فرق  
غزل سرا بیاں نسق کہ کووکان ہم سبق  
شیفت لعلگوں شوق۔ چنانکہ درائق شفق  
شگفتہ گل ورق ورق لبعی ابر در عرق  
بہر ورق طبق طبق، گھر کسند نثار ہا

غزل میں ان کی نظر بیشتر روحانی حقائق پر رہتی ہے۔ اور ان حقائق کو وہ نہایت آسانی اور لطافت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ مثلاً

دو غنچہ بہت دو عالم ز گلشن صنعتش  
یکے شگفتہ یکے ناشگفتہ است ہنوز

زکوٰۃاں طرف است ایجوکے مقصد تو  
عناں بجانب ناب از رہ سرب انداز

بر آں پردہ و احوال حبیب و دامان ہیں  
تو موشی و تماشائیاں کتاں پرشند

رسول ملت منصورم احوالم چہ می پرسی،  
رسیدم مبراجے کہ نام دیگرش داراست  
خواجہ عزیز کے اس شعر سے ایک اور ہندی شاعر کا شعر یاد آ گیا جس کے لطف سے

میں آپ کو محروم نہیں رکھنا چاہتا ہے  
انا الحق گفتن منصور تا ویسے منی خواہد  
گدا گم می کند خود را چو دولت میکند پیدا

اسی طرح خواجہ مرحوم کے یہ شعر بھی حقائق سے لبریز ہیں۔

ہنوز لوح و قلم بود در سواد عدم  
کہ نقش مہر تو بر لوح دل نشست مرا

انشا طویل تو محروم دارم از وصل  
کہ در کنار چو آئی ز خود کنارہ کنم

یہ فیض ظہوری اور نظیری کا نہیں بلکہ کلام الہی کا فیض ہے اور خواجہ مرحوم کو خود  
اس کا احساس تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

کے از ظہوری و ز نظیری رسد عزیز  
فیضے کہ از کلام الہی بہار سید

مخلص محمد اقبال  
لاہور ۹۔ جون ۱۹۱۲ء



# مقدمہ

نوشتہ

عالیجناب مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شہزادانی

نواب ریاحنک رئیس حبیب گنج ضلع علیگڑھ

— — — — —

۷۸۶

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

لکھنؤ کے دور آخر کو جن اہل کمال پر ناز اور بجاناڑ تھا اس میں خواجہ عزیز الدین غزنوی مرحوم ممتاز ہیں۔ امتیاز کی وجہ یہ ہے کہ ادب فارسی میں کمال حاصل کیا اور ان میدانوں میں علم استاد ی بلند کیا۔ جو متاخرین کی دسترس سے باہر تھے یعنی ثنوی و قصیدہ۔ اصناف سخن میں سب سے زیادہ مختصر رباعی ہو جو سب سے مشکل ہے۔ دیکھو صدیوں کے دوران میں صرف چار پانچ ہی استاد رباعی گزرے ہیں۔ حضرت ابوالخیر ابوسعید۔ شیخ الاسلام انصاری۔ عمر ختام۔ سجانی نجفی۔ دل چاہے تو سرد کو بھی یاد کر لو اس نے بھی ایک لطف پیدا کیا ہے۔

رباعی کے بعد ثنوی ہے۔ ہمیں اساتذہ کی تعداد بین ہے زیادہ نہوگی۔ ثنوی کے بعد قصیدہ ہے اسکے اتادوں کے اندر اندر ہیں گے۔ سب سے زیادہ آسان غزل ہے۔

استاد غزل بسیوں بشاہیر غزل سیکڑوں میں۔ کہنا یہ تھا کہ خواجہ غزیر صاحب امتیاز یون میں  
کہ انھوں نے شنوی اور قصیدہ میں جوہر کمال دکھائے۔ مذاق شعر کا پایہ بلند کیا۔ اسکا  
ثبوت آگے دیکھو۔

لکھنؤ کی سبزی منڈی میں خواجہ صاحب کی بارہ درمی گویا خیابان شیراز تھی انسان  
وہاں پہنچتا تو حافظ سعدی کے کمال کی نمک پاما۔ رونق دو بالا ہو جاتی جب علامہ شبلی  
بھی وہاں ہوتے۔ اور یہ اکثر ہوتا۔ لکھنؤ کی حاضری میں خواجہ صاحب کی خدمت میں  
باریاب ہونا میرے لئے لازم تھا جس وقت اطلاع پہنچتی محل ہر اسے اس شان سے  
برآمد ہوتے کہ لب پر بسم ہوتا۔ ہاتھ میں چادر کا سامان۔ بالاتر قبلی محبت جسکا اثر تمام  
حرکات و سکنات میں عیاں نظر آتا۔ مراتب پزیرائی کے بعد بیٹھتے باتیں کرتے۔ چادر کی  
تیاری کا اہتمام جاری رہتا۔ ناممکن تھا کہ مہمان ہاتھ بٹائے۔ چادر میں زعفران ضرور پڑتی۔  
شام کو سادہ صبح کو دودھ ناشتہ کے ساتھ۔ بازار کا دودھ جب چادر کو بد رنگ کر دیتا تو خواجہ  
صاحب کا جریز ہو جانا قابل دید ہوتا۔ کم سخن تھے اور سادہ بیان۔ خود نمائی سے نفور کوسوں  
دورا سلے گفتگو میں خوش بیانی نہ تھی۔ ع

ورائے شاعری چیزے دگر بود

خواجہ صاحب کے اوصاف کی وہ تاثیر تھی کہ سیدھی سادہ مختصر باتوں پر خوش بیانی کا  
ذوق قربان تھا۔ بارہا حاضر ہوا مگر کلام سننے یا حاصل کرنے میں اتنا کم کامیاب ہوا کہ گویا  
نہوا۔ ہاں دوسروں کا کلام سناتے اپنی نکتے بیان فرماتے علمی سوالوں کا جواب شافی ملتا  
ناممکن ہے کہ ان صحبتوں کا ذکر ہوا اور خواجہ نور الدین مرحوم کی نورانی صورت یاد نہ آئے۔  
انکا ایک طرف خاک رانہ بٹھینا۔ کلام کے فرے لینا۔ نکتہ سنجی۔ لطیف کلام۔ ایک خاص  
لطف رکھتا تھا جو برسوں گزر جانے پر بھی آجتک نقش دل ہو۔

خواجہ صاحب کی وفات آجتک دل کو ہمیشہ یہ قلق رہا کہ مرحوم کا کلام مرتب

و شایع نہوا۔ جب یہ خیال آتا کہ کس مہر سی میں کہیں تلف نہ ہو جائے تو دل پر ایک چوٹ سی لگتی  
 مسرت نہیں حیرت ہوتی جب میں نے دیکھا کہ چھپا چھپا یا مجلد کلیات غزیز میری آنکھوں کے  
 سامنے موجود ہے۔ قدرت نے یہ کام کسکے ہاتھوں سے لیا اسکے جسکو نہ شاعری سے  
 لگاؤ ہو شعرو سخن سے۔ خواجہ غزیز کے فرزند غزیز خواجہ وصی الدین صاحب میں اور بہت سے  
 جوہر ہیں مگر "موزونیت" تو انکی طبیعت سے مبرا حل دور ہے۔ باوجود اسکے اپنے  
 باکمال والد کا کلام مرتب کر کے چھپو ادبیا قابل صد ستائش اور دنیا کے ادب پریم حسان  
 ہے۔ مقولہ ہے کہ نام آسمان سے اترتے ہیں۔ انکا نام شاید وصی الدین اسی لئے ہوا تھا  
 کہ اشاعت کلام کی وصیت پوری کریں گے۔ انھوں نے اپنے نامور باپ کی روح کو شاد  
 کیا۔ اللہ پاک انکو دین میں شاد و بامراد رکھے۔

**حالات** خواجہ غزیز کے مورث خواجہ محمد مقیم آٹھویں صدی ہجری میں ترکستان سے  
 حضرت سید شرف الدین بلبل شاہ کے ساتھ کشمیر میں آکر مقیم ہوئے یہی  
 حضرت بلبل شاہ ہیں جنھوں نے کشمیر کو اسلام پھیلانا کر حجت نظیر بنایا۔ خواجہ محمد مقیم تاجر تھے  
 اور پیشہ آخر تک اس خاندان میں رہا۔ خواجہ غزیز کے والد خواجہ امیر الدین نے تجارت  
 کا دائرہ اتنا وسیع کیا کہ یورپ کو بھی شپینہ پوش اور کشمیر کا حلقہ بگوش بنا دیا۔ فرانس خاص  
 بازار تھا۔ یورپ کے تاجرانے یہاں آکر رہمان رہتے اور فرمائشیں تیار کر کے واپس  
 جاتے۔ خواجہ امیر الدین نے کشمیر کی سکونت ترک کر کے لکھنؤ میں بود و باش اختیار کی۔  
 سبزی منڈی کی بارہ درمی انھی کی بنا کردہ ہے۔ یہاں بھی شال کا کارخانہ وسیع پیمانہ  
 پر قائم کیا۔ بالآخر تجارت کی کساد بازاری اور یورپ کی خود غرضی نے اس کارخانہ کو بھی  
 سرد کر دیا۔ شکر ہے کہ خواجہ غزیز کی گرمی سخن نے اسکو وہ نور بخشا کہ آج تک روشن  
 و منور ہے۔

خواجہ غزیز ۱۸۲۱ء میں ملک کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آٹھ نو برس کی عمر تھی کہ باپ کے تھکے

لکھنؤ پہنچے۔ اور یہیں تحصیل علم کی افسوس ہے کہ خواجہ صاحب کی تحصیل علم کے حالات پر وہ خفا میں ہیں۔ کیا پڑھا۔ کس سے پڑھا۔ کچھ نہیں معلوم۔ فارسی پڑھی بلکہ اس میں کمال حاصل کیا اس میں کیا کلام ہو سکتا ہو۔ علوم عربیہ میں ہی صاحب استعداد تھے۔ خصوصاً ادب میں۔ حماسہ۔ مقبلی۔ سب سے متعلقہ کا بارہ درجہ میں طلباء کو درس دیتے تھے۔ یہ بھی وہی ہے کہ ایک فغانی بزرگ کی صحبت میں جو درگاہ حضرت شاہ مینا میں رہتے تھے۔ کلام فارسی میں ترقی کی۔ ان بزرگ کا نام عبد اللہ تھا۔ ابتدائی شاعری کا نمونہ یہ

ما عاقبتم عشق بود کار ما عزیز  
عاشق پسند بہت ہمانا کلام ما

خواجہ صاحب کی شادی داروغہ عاشق علیخان کے یہاں ہوئی جو محمد علی شاہ بادشاہ کی کلر میں توشہ خانہ کے داروغہ تھے۔ اور حسین آباد کی تعمیر کے مہتمم۔ خواجہ صاحب کے اور اقربا بھی لکھنؤ اور کشمیر میں نامور رہے۔ نواب قمر الدولہ۔ ظہیر الدولہ۔ اور اشرف الدولہ کے نام عظمت خاندانی کی سند ہیں۔

۱۸۸۲ء میں خواجہ صاحب نے اپنے دوست شیخ واجد حسین صاحب تعلقدار کے صرار پر کیننگ کلج میں فارسی کی پروفیسری قبول فرمائی اور نو سال تک اس فضا کو جاری رکھا۔ اس میں کون شبہ کر سکتا ہے کہ اس تعلق سے خود کیننگ کلج کا شرف بڑھا۔

۱۹۰۹ء حیدرآباد دکن کے محکمہ السنہ شریفیہ کے ممتحن مقرر ہوئے۔ خواجہ صاحب کی سوانح میں غالب بلوچی سے ملاقات کا واقعہ شان رکھتا ہے۔ ۱۹۰۸ء میں اشرف سفر کشمیر میں وارد ہوئے تو غالب کی زیارت کا شوق دل میں پیدا ہوا۔ مرزا کا یہ آخری زمانہ تھا۔ پلنگ پر لیٹے رہتے تھے۔ سماعت اس قدر کم ہو گئی تھی یا کم کر رکھی تھی کہ لوگ بجائے بات کرنے کے کاغذ پر مطلب کی بات لکھ کر پیش کرتے اور مرزا صاحب لیٹے لیٹے جواب لکھ دیتے یہی معاملہ خواجہ صاحب سے پیش آیا۔ تحریر سے ذوق محسوس کر کے مرزا نے شعر کی فرمائش کی۔ خواجہ عزیز نے یہ شعر لکھ کر پیش کیا



مہ مصرت شاخ از رشک متناسبے کہ من دارم  
 زینجا کور شد در حسرت خوابے کہ من دارم  
 غالب کو مہ مصر کی ترکیب میں تامل ہوا کہا ماہ کنعاں سنا ہے، مہ مصر، نئی ترکیب  
 خواجہ عزیز نے صائب کا شعر سند میں پیش کیا تو مرزا بہت خوش ہوئے شعر بار بار پڑھا  
 اور تحسین تبلیغ کی۔

خواجہ عزیز کا ایک نعتیہ شعر بہت بلند پایہ ہو۔

دہ حق عشق احمد بندگان چیدہ خورا  
 بخاصاں شاہ می بخشدمی نوشیدہ خود را  
 پٹنہ کے صاحب دل بزرگ مولانا محمد سعید حسرت تخلص نے یہ شعر سنا تو کیفیت وجد طاری  
 ہو گیا۔ کلکتہ کی ایک مجلس میں جبکہ فقیر نے یہ شعر پڑھا تو ایرانیوں پر بھی کیفیت ذوق طاری ہوئی  
 خواجہ صاحب نے کشمیر کا کئی بار سفر کیا تھا۔ منجملہ انکے ایک سفر کی یادگار مثنوی۔  
 ارمغان لاجواب ہو۔ خواجہ صاحب نے ۸۵ برس کی عمر میں ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۱۵ء  
 میں مقام لکھنؤ رحلت کی۔ کٹرہ ابتر اب خاں میں دفن ہوئے غفرلہ، ذبیح فرخ آبادی نے  
 تاریخ خوب کہی ہے۔

ع۔ عزیز مصر خاں خواجہ عزیز الدین۔ ایک عدد کا قصیدہ ہو۔

خواجہ صاحب باوقاف عبادت گزار تھے۔ مذہب کی طہارت اور  
**اخلاق** مشرب کی وسعت انکے جملہ حرکات و سکنات سے خود بخود عیان ہوتی  
 تھی۔ "مشک آنت کہ خود بویہ نہایت غیور اور سیر چشم تھے کسی کا بار احسان اٹھا سکتے  
 تھے۔ تحائف کا خوش سلوبی سے فوراً عوض کرتے بعض دفعہ دستی پہنچنے کا موقع  
 نہ ملا تو پارسل ڈاک میں یہاں پہنچا۔ باوجود وضع کی پابندی اور شان استغناء کے نہایت  
 ملنسار اور متواضع تھے۔ آدمی جتنی دیر حاضر رہتا اخلاق کی پاکیزگی سے مسحور رہتا۔  
 حسن اخلاق مذہب اور فرستے کی قید سے بالاتر تھا۔ مسلمان۔ عیسائی۔ ہندو سنی سنیغیہ

سب کے ساتھ یکساں اخلاق سے پیش آتے۔ محض ظاہری اخلاق نہیں وہ اخلاق جس کا اثر دل پر پڑتا۔ عارف جامی کا مشہور شعر گویا انکی زندگی کا اصول تھا یہ  
 پس چناں زمی کہ بعد مردن تو ہمہ گریاں بوند تو خداں  
 احباب کا دائرہ وسیع تھا۔ مخصوص احباب پر دل سے فدا تھے۔ علامہ شبلی کی وفات کے بعد پہلی ملاقات میں جب مرحوم کا ذکر مجھ سے فرمایا تو باس ہمہ تمکین۔ آواز گلو گیر تھی اور آنکھوں سے آنسو جاری۔ کلیات کے ساتھ جو رقعات چھپے ہیں انکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ معاصرین سے (جو ادب فارسی کے بقیۃ السلف تھے)۔  
 خواجہ صاحب کے دوستانہ مراسم تھے۔ مثلاً منشی غلام غوث خاں بیخبر الہ آبادی مولوی محمد سعید صاحب حسرت ٹپنوی۔ علامہ شبلی۔ مولانا عبدالغنی خاں صاحب غنی۔ راجہ درگا پراد  
 تعلقدار سندیلہ منشی دلاور علی طرزی۔

خواجہ صاحب کے چار لڑکے تھے۔ خواجہ خلیل الدین۔ خواجہ رشید الدین۔ خواجہ  
 اولاد وصی الدین۔ حافظ محمد امین الدین۔ والد کی حیات میں حافظ محمد امین الدین  
 مرحوم مہانوں کی خدمت ایسی خوبی اور بے تکلفی سے کرتے تھے کہ دیکھنے والوں کو تعجب  
 ہوتا کہ خواجہ صاحب کے صاحبزادہ اور شیوق خدمت۔ علامہ شبلی نے ایک بار تعجب سے  
 پوچھا کہ حافظ امین الدین اس قدر بے تکلفانہ خدمت کس طرح کرتے ہیں تو فرمایا کہ ہمارے  
 گھروں میں بچے مہانوں کی خدمت کے عادی بنائے جاتے ہیں۔ خواجہ وصی الدین  
 صاحب گریجویٹ ہیں۔ ڈپٹی کلکٹری کے عہدے کا وظیفہ پارہے ہیں جیسا کہ  
 اوپر بیان ہوا انکا خاص کارنامہ یہ ہے کہ باوجود فارسی ادب سے مناسبت نہونیکے  
 مرحوم والد کی یادگار قائم رکھنے کو انکا کلیات مرتب اور شایع کیا۔ اہل سخن کو ممنون  
 کرم بنایا۔ جو دشواریاں انکو اس کام میں پیش آئیں انکا اندازہ آسان نہیں۔ اور ہاں  
 نہ صرف کلیات غریز کو شایع کیا بلکہ جس بارہ درسی میں اسکی فکر ہوئی تھی اسکو وسیع

و دلآویز غریز منزل بنا دیا۔ اسم با مسمی ہو گئی۔  
 خواجہ صاحب کے پوتے خواجہ شریف الدین لکھنؤ کے مشہور ڈاکٹر ہیں۔  
 جن بابت تلامذہ کے نام معلوم ہو سکے وہ حسب ذیل ہیں۔

### تلامذہ

- |  |   |
|--|---|
| (۱) مولوی عبدالعلی صاحب آسی مدرسی۔             | (۲) مرزا محمد مادی صاحب رسوا بی لے لکھنوی |
| (۳) راضی حسن خان صاحب دانش رسولپوری            | (۴) قاضی محمد خلیل صاحب خلیلی بریلوی۔     |
| (۵) مولوی شکر اللہ صاحب سہیل میر سیر پور       | (۶) منشی اوڈ بہار میاں صاحب امر لکھنوی۔   |
| (۷) منشی میکولال صاحب عشرت لکھنوی              | (۸) سید علی محمد صاحب عارف لکھنوی         |
| (۹) شیخ صنغر علی صاحب اصغر تعلقہ دار گنڈا رہ   | (۱۰) مولوی حسن اسد خان صاحب ثاقب          |
| (۱۱) خواجہ محمد عبدالرفیق صاحب عشرت            | (۱۲) مرزا کاظم حسین صاحب محشر             |
| (۱۳) مولانا محمد نجیب اسد صاحب نجیب فرنگی محلی |   |

اندازا اصلاح خواجہ صاحب کے شاگرد رشید سہیل کے الفاظ میں سنو۔ حضرت خواجہ صاحب کا طلبہ کے ساتھ خلق پیرانہ شفقت و قار و حلم اور تشفی بخش طرز افہام و تفہیم تھی۔ حضرت خواجہ صاحب کا طریق اصلاح خصوصیت کے ساتھ یہ تھا کہ آپ شاگردوں کی نظم کے الفاظ ہی کو خیف سی ریم کے ساتھ کچھ اس خوبی سے تبدیل فرما دیتے تھے کہ شعر میں ادب و زبان اور خیال و بندش کی بیشمار خوبیاں پیدا ہو جاتیں احتیاط کا یہ حال تھا کہ کبھی ایسے محاورہ کو جائز قرار نہیں دیتے تھے جسکی سند موجود نہ ہو۔ درس میں جب شاگردوں کو مضامین کے سمجھنے میں مشکلات پیش آتی تھیں۔ نہایت آسانی سے حل فرما دیا کرتے تھے۔ انتہی۔

یہ میرا تجربہ ہے کہ خواجہ صاحب کلام بہت غور اور وقت نظر سے سنتے تھے۔ ایک موقع پر میں نے شفائی اصفہانی کا یہ مطلع پڑھا۔

آمد بہار و جلوہ بستام آرزوست  
 ہمبا لگی بہ مرغ غزل خواہم آرزوست  
 میرے یہاں جو کلیات شرفانی کا قلمی نسخہ ہے امیں، ہمبا لگی، ہی تھا۔ اسکو پڑھکر  
 میں نے اور اشعار پڑھے مگر نہ دیکھا کہ خواجہ صاحب متوجہ نہیں۔ آہستہ آہستہ شعر پڑھ کر  
 اسکے الفاظ کو یوں دوہرانے لگے جیسے کسی کے نوالے میں کوئی ریزہ آجاتا ہو اور وہ  
 اسکے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ بعد ازل دوسرا مصرعہ اسطرح پڑھا۔

ہمبا لگی مرغ غزل خواہم آرزوست

پڑھ کر فرمایا، "مجھ کو ہمبا لگی میں تامل ہوا کہ "بال" سے با لگی کیونکر بنا۔ صحیح ہمبا لگی ہے  
 اب مصرعہ چست ہو۔ دوسروں کا کلام شکر و ادب و بہت فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے دیتے  
 اساتذہ فارسی میں مولانا نظامی کو بہت مانتے تھے۔ ایک بار میں نے نظامی کی خصوصیت  
 پوچھی تو فرمایا الفاظ کا انتخاب ترتیب اور بندش ان تینوں مراتب میں نظامی ممتاز ہیں۔  
 بعینہ جسطرح ایکس بالکمال جوہری جوہر آبدار بیدار کا انتخاب کرے۔ انکی ترتیب میں  
 جوہر نظر دکھائے۔ اور جڑاؤ میں قوت مہارت ۱۳۱۲ھ میں قصیر مانع کے اجلاس میں وہ علما  
 میں ترکیب بند پڑھتے ہوئے میں نے سنا تھا۔ پڑھنے کا انداز متین اور ساوہ تھا۔  
 اثر آفرینی کا اہتمام نہ تھا۔

خواجہ صاحب کا کلیات اگرچہ ضخیم نہیں اور اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے  
**کلام** کہ کل کلام نہیں تاہم اصناف سخن سے مملو ہے۔ قصیدہ، مثنوی، غزل۔  
 ترکیب بند، قطعات، بہت بند۔ رباعی، سب کچھ ہے۔ ہمہ نعمتیں موجود۔ اہل نظر  
 ترتیب کلیات دیکھ کر مسرور ہونگے۔ مگر یہ ثبوت ہے خواجہ وصی الدین کی مشکلات کا۔  
 اور اس شواہد کی وجہ حصول کلام و ترتیب میں پیش آتی۔ عام انداز کلام متانت، بندش  
 کی چستی، حشو و زواید سے پاکیزگی مضامین کی بلندی ہے۔ مناسبت لفظی کا اہتمام  
 بھی پیش نظر تھا۔ بالآخر یہ کہ فارسی ذوق ادب خود ساختہ نہ تھا بلکہ وہ تھا جو استادوں کی

پیردی کا پروردہ تھا۔ لہذا سندی تعالیٰ نعت و منقبت میں عقیدت کی گرمی و تاثیر صاف  
عیان ہے۔

شہنویات چار ہیں قیصر نامہ، بطرز سکندر نامہ، اسمیں جنگ روم روس کی شان  
ہے۔ نمونہ حمد ملاحظہ ہو۔

بنام خداوند کارکن سرین	ہزار آفریں صد ہزار آفریں
ازل تا ابد بارگاہ و نیست	کراں تا کراں در پناہ و پست
اگر از جلاش زندم زباں	بلرزد سپہرو بجنبہ جہاں
بکیتائیش ہر کہ دم می زند	نہ دم بل دو عالم ہم می زند
رُخ غازیان را بخوں غازہ ساز	بآب دم تیغ جاں تازه ساز
بجکش ابابیل چوں پرزند	صفت زندہ پیلاں ہم برزند

نمونہ نعت۔

بمعنی ز رحمت نخت آیتے	نظاہر ز دولت پس رایتے
زمین تا فلک روشن از دین او	ز آئینہ روشن تر آئین او
ز ہر نبوت کہ بر پشت زد	بہر نیلماں ز دامن گشت زد
بیدار آن روضہ شادان شوم	اگر خار باشم گلستان شوم
بخاک درش کاش خاکم کنند	کز الایش خاک پاکم کنند

تالیف کتاب۔

کہن آتش پارس پروردہ بود	دل و جاں گہراں ہم آفسرہ بود
نہ آتش بجائو نہ آتش کدہ	در دیر را قفل محکم زدہ
من آوردم آن قفل چوں کلید	در بستہ را شد کشائے پدید

مرح سلطان عبدالحمید خاں -

ولی در دل عالمے جائے اوست  
کہن دید بان میں خواہ گاہ  
بدورش بلند اختر شامیاں  
وے مرکز پنج نوبت بود

باورنگ شاہنشاہی اوست  
میں ماسپاں کہیں خالفتاہ  
زیستش قویست اسلامیاں  
درش مرجع ہفت ملت بود

روانگی لشکر روم و روس -

بخوں رنجتین می زلف رنجتند  
بخوں کردہ پر چشمہ زندگی  
نہ پروا نہا جا نہا سوختند  
بجنبش در آمد زمان در میں  
دو کوہ از دو سوشتہ گوئی رواں

دو ہمیشہ لشکر براہیختند  
دو اسکندر از راہ از زندگی  
دو شمع از دو سو رخ برافروختند  
دو لشکر برون شد بیدان کہیں  
در آمد بجنبش دو فوج گراں،

فوج پلونہ و عثمان پاشا -

بفرمود بنوشت فرماں دبیر  
ز ایواں بیدار شود رگراں  
قشونے ز ترکان شمشیر زن  
چو ایوان خود جملہ محکم اساس  
بخاکستری جامہ آتش فروش  
سبق برہ در جنگ نہ اہل فرنگ  
با عدلے لوح و با شرا عاد

بر آشفست سلطان ازین نار و گیر  
کہ سالار عثمان جنگ آزمائے  
برار است اسپہد صف شکن  
ہمہ کاروان و قواعد شناس  
ہمہ نوجواناں ماہوت پوش  
بفرنگ و آہنگ و نا موس و ننگ  
پیادہ چو آب و سوارہ چو باد

## عثمان پاشا۔

خردمند وانا دل تیز رائے  
نہنگے مکبت از دہاے بدوش

پہدار عثمان جنگ آزمائے  
مچھے وچوں کوہ آتش بجوش

## جو انان ترک۔

بکار خداوند سرگرم کار

ازیں سوئے ترکان طاعت گزار

بشوق سجودی سرانگندہ پیش

وضو کردہ ہر ایک تنجو پیش

دل از ہر و آرزوم پرداختہ

نمازی بنجوں جاہا ساختہ

گئے در قیام و گئے در قعود

گئے در رکوع و گئے در سجود

یکے فد یہ گردیدہ خود و مصاف

یکے گرم سعی و یکے در طواف

رساندند بر عرش تکبیر را

شمردند محراب شمشیر را

نہ شمشیر میگردونے تیر کرد

بہ پیکار کارے کہ تکبیر کرد

کہ گوئی ہم آغوش حوراں شدند

چہاں سوئے شمشیر عریاں شدند

عثمان پاشا کا گھوڑا میدان کا زار میں کام آتا ہے

ز بس تیز رفت از جہاں در گذشت

سمندش کہ میگشت در کوہ وود

(جہاز سے اتر کر) عثمان پاشا امیر المومنین کنجیدت میں حاضر ہوتے ہیں

بلے قطرہ آخر بے ماں رسید

نختیں بیابوس سلطان رسید

کہ سلطان بہ پیشانیش لوسبہ داد

سزد مہر را داغ بر دل نہاد

کہ تمغائے عثمانی خاص بود

مگوبوسہ تمغائے اخلاص بود

## خاتمہ جنگ و کلام۔

کشیدم زباں من ہم آخر بکام رسیدے  
چو شمشیر ہارفت اندر نیام

۱۲۹۶ء میں مطبع نظامی میں چھپکر شایع ہوئی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کی

یہ زندہ داستان تھی۔ آج ہماری مردہ ولی سے مردوں کی کہانی ہو۔ چند روز میں ہم کہاں سے کہاں پہنچے۔

یہ ثنوی آئین شیرازی کی مشہور ثنوی سحر حلال کا جواب ہے۔ اور

### ثنوی پیرضیا

خواجہ صاحب کی قوت فکر و سخن آفرینی کی روشن دلیل۔ ذوق بحرین  
ذوق فیتین مع التجنیس ہے ثنوی پیرضیا ۱۳۱۷ھ میں مطبع اصح المطابع لکھنؤ میں  
(جو اس وقت تک مطبع نظامی کی شاخ تھا) خواجہ عزیز کے شاگرد عزیز شیخ صفر علی صفر  
تعلقدار گنڈاڑہ کی فرمائش اور اسی مرحوم کے تحشیے سے طبع ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ  
ان تمام شرطوں کی پابندی کے ساتھ کلام سادہ نہیں رہ سکتا۔ دقیق اور عیسر الفہم جا بیگا۔  
ہم بطور نمونہ اسکا مطلع لکھ دیتے ہیں۔

لے ز تو اندر سر من شور ہا نام تو ہست افسر منشور ہا

تیسری ثنوی۔ ہدیۃ الثقلین ہے۔ اسمیں ایک جواب کا جس میں دیدار حضرت

رسالت پناہ سے مشرف ہوئے ذکر ہے۔

چوتھی ثنوی۔ ارمغانِ اجواب یہ ثنوی کشمیر ہے کشمیر حبت نظیر کے مناظر اور  
مشہور مقامات کا ذکر ہے۔

قصائد متعدد ہیں۔ مدوح بھی شاندار ہیں۔ مثلاً سلطان عبدالحمید خاں مرحوم  
واجد علی شاہ بادشاہ اودھ۔ علی حضرت میر محبوب علی خاں بہادر آصف جاہ  
شاہنشاہ قانچی کے طرز کا قصائد میں خوب تباع کیا ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

### قصائد

دوشم بگوش آمدہ کائے بندہ خدا، از بند خود بر آند در بندگی در آ  
دستے فراز کن کہ نیازت شود قبول، صبحے نیاز کن کہ نمازت شود ادا  
بردار سز پیش وز جیب فلک ہر آرد، بگذار پانچویش و بعش برس بر آ  
کبر تو خیر است چرا نشکنی ز ہم، نفس تو کافرست چرا لنگنی ز پا



طلونی بکوی عشق کہ ہم کعبہ ہم حرم  
سعی ز سوسے صدق کہ ہم مردہ ہم صفا  
رخش تو چرخ سیر چہ پونی بہفت خواں  
دست تو دیو گیر چہ تیجی بہ اثر و ما

**قطعات** قطعات بہت ہیں تہنیتی اور عزیزی۔ ہر قسم کے۔ تاریخیں عموماً صاف اور  
حشو اور زوائد سے پاک ہیں۔ منشی اطہر علی صاحب مرحوم کی تاریخ وفات

کیا خوب ہوئی ہے۔ "نام اطہر و طبع اطہر و جا اطہر یافت"۔ مولوی محمد اکرم فرزند  
مولانا محمد نعیم فرنگی محلی کی جو امرگی کی تاریخ ملاحظہ ہو۔ بودا و گلینے ز باغ نعیم۔

**غزلیات** غزلیات کا انداز اشعار ذیل سے عیاں ہوگا۔

بیاساتی سرت گرم رواں کن کشتی ڈورا  
بسم اللہ مجربہا باذن اللہ مر سہا  
بود سر جوش این صہبا سر سر موش ہشیاری  
دل داناش مینا مغز و انا پسنبہ مینا  
غزرا ز گفتات سرت سر خوش نشاتین استی  
حماک اللہ فی الدنیا سقاک اللہ فی العقبہ  
دہد حق عشق احمد بندگان چیدہ خود را  
بخاصاں شاہمی بخشدئی نوشیدہ خود را  
دو عالم را شب معراج بود و لیلہ القدے  
کشاوے چون دگیسوے بہم پیچیدہ خود را  
بود پیمانہا لہر زو جانہا برباز حسرت  
چو منعمے کہ بر و مفلساں حسد بربند  
عزیز بندگی خواجہ عزت نریم کرد  
ز داغ سینہ رسد فیض جملہ اعضا را  
بکرم عشق نسیازم کہ جائے فرد عمل  
تو نور خدا مشاطہ حسن بوجا بش را  
ندانم تا بعبیب و امن عاشق چہ خواهد کرد  
کہ ذوق جلوہ خود می در داز ہم نقابش را

سہ باغ نعیم کالطف ملاحظہ طلب ۱۲

خم می پرده دار جلوه می هست اے نعل  
 فریب جلوه صید می خورم هر دم بجز  
 بشوق خلد در کام سقر انداختم خود را  
 مرا خود کشته و انگنده در حیرت جانے را  
 ز عرض حال دل مکتوب قفا صد بر نمی آید  
 در گلشن رویم باغبان بهیوده می بندد  
 قهر ز لعل او لب لطق سخن سر لای را  
 سخن خفته شاید کار با باقیست گردون را  
 بیک دل چمن برون آید کس از عهد نازش  
 به بزم باوه خواران حسرتی ز انمی از رد  
 نگه از ضبط خون گردید شد وقف چکیدنها  
 ترنج و کف چه شد چون نقاب ز رخ تو برداری  
 ز دل شستیم داغ کلفت بیم و امید اینجا  
 بدو بیگانه عشق از خون بها بگذر غنیمت ایا  
 خوشم کای بیونا خوانده کردی چاک مکتوبم  
 پیمانہ ما پر شد و ما مست خاریم  
 چاک کن جامه هستی که شود او پیدا  
 هر بن مویم از چشم ضیایے دارد  
 من جدا چشمم بر ایش دل بیدار جدا  
 بساده لوحی من کس مباد در عالم  
 خدا سیاه کند و سگ مرگ کز گیتی

چه دانی چسبیت زیر خرقه مستان خرباش را  
 که اندازم آهوست هر موج سرش را  
 حرفت مستم و نشا سم از لطفش عمایش را  
 بتیغ از هر کسے پرسد که گشت این خسته جانے را  
 مگر اندر نور دنامه می چسبیم زبانه را  
 که چون طایوس من با خویش دارم گلستانے را  
 عقده ز زلف او بکار عقل گره کشائے را  
 که برخاک شهیدان آورد آں جامه گلگون را  
 خداوند اولے کن در تنم هر قطره خون را  
 اگر صد بار بعین هم بگذرد در خم فلاطون ا  
 نقاب افگندن از رخسار آنکه منع دیدنها  
 چه سر با کال رود هر سو تباراج بریدن با  
 دو عالم بیک سرشکے بود کز مرگان حکید اینجا  
 که قابل دست فرو خویش نخواهد از شهید اینجا  
 بعنوانے که حن سر مد عا نمیده گویا  
 یارب که بسا قی برساند خم بر ما  
 تا اگر پیاں ندر دگل نکند بلو پیدا  
 روز نے هست دریں خانه زهر سو پیدا  
 در جدا دیده جدا رخنه دیوار جدا  
 که کرده اند بوصلش امید وار مرا  
 بیک دو گز کفنه کرد شر مسار مرا

عزیز مصر نیم بل عزیز ناچیزم  
 گریبوی نبواز و چو منی را چه لبید  
 چون کتاں صد پاره دل را حیرت نظاره کرد  
 غیرتش باز یچہ مشق طیبیا نم نخواست  
 شیخ عهد خویش بودم می کجا و من کجا  
 دیدمش صد بار و تسکین دلم حاصل نشد  
 در پریشاں خاطر می بخشیده خوش و بجمعی  
 ترک چشم از مستی می زند شیخوں بدل  
 داغ همت را بجز دل هیچ یک قابل نشد  
 ابر نیساں دیگر و فیض محبت دیگر است  
 حسرت دیدار را میرم که بعد از کشتنم  
 نگه تیر و قره خنجر بس از طره اش افسر  
 شب همه شب بد تو ای مه سترم از خاک بود  
 پیش نیرت ته رے جلوه فرمودن شدت  
 دلم بخصلت شیخان باریا لرزد  
 آنانکه سعی در طلبش چار سو کنند  
 کاریکه در شباب نشد کن به پیرش  
 پرده زان حسن جهان سوزا کنیم  
 قرب او خواہیم دور از او کے نہ ایم  
 ضعف از جنت بشارت می دسد  
 از خدا و خود نہ ایم آگہ عزیز

شوم عزیز جہانے عزیز دار مرا  
 در عجم تازه مشام آنکہ کند سلماں را  
 صورت مہ پارہ تصویر بر ہر پارہ کرد  
 آنکہ در دم دادہ بودا و عاقبت خود چارہ کرد  
 ذوق صحبتہائے میخواراں مرا میخوارہ کرد  
 دیدن ہر بارہ ام مشتاق دیگر بارہ کرد  
 آنکہ دل را پارہ و ہر پارہ را صد پارہ کرد  
 کثرت میخواری اورا عاقبت خود بخوارہ کرد  
 گرچہ مہ در نیم مہ کامل شد اما دل نشد  
 قطره بگذشت از خود و گوہر شد اما دل نشد  
 جاں ز رفت از تن برون تا از نظر قاتل نشد  
 سپاہ ناز و خیل عزمہ را شاہ اینچنین باشد  
 چشم انجم سوے من چشم سوے افلاک بود  
 آن جمال پاک را در خود بنگاہ پاک بود  
 کہ این غزال شد کاراں بخواب خر گوشند  
 لے کاش در حریم دلش جستجو کنند  
 شب آنچه گم شود کسش جستجو کنند  
 داغ دل را شمع محفل می کنیم  
 سعی در تحصیل حاصل می کنیم  
 تکیہ بر شمشیر قاتل می کنیم  
 فرق چون در حق و باطل می کنیم

از لب جان بخت آگہ چشمہ حیوان گشت (از نعت) از خجالت آب شد حتی تو ارت بالحجاب  
 گر چه بیا د تو در خلد م ولی دل می کشد  
 اشتیاق منزله کاں مسکن ما و امی قست  
 افسر جم را شمار و کمتر از جام سفال  
 ہر کرا از دولت فقرت تو انگر ساختند  
 قبلہ کوئے تو بہت امید گاہے عالمے  
 یک نگہ کن سویم اے سویت نگاہ عالمے  
 کلیات کا ضمیمہ مکتوبات ہیں۔ تشریحیں بھی خواجہ صاحب کی طبیعت کی  
 بلندی۔ متانت و مشکل پسندی۔ اطناب و احتراز۔ مناسب الفاظ کا اہتمام

وقت

قائم ہے

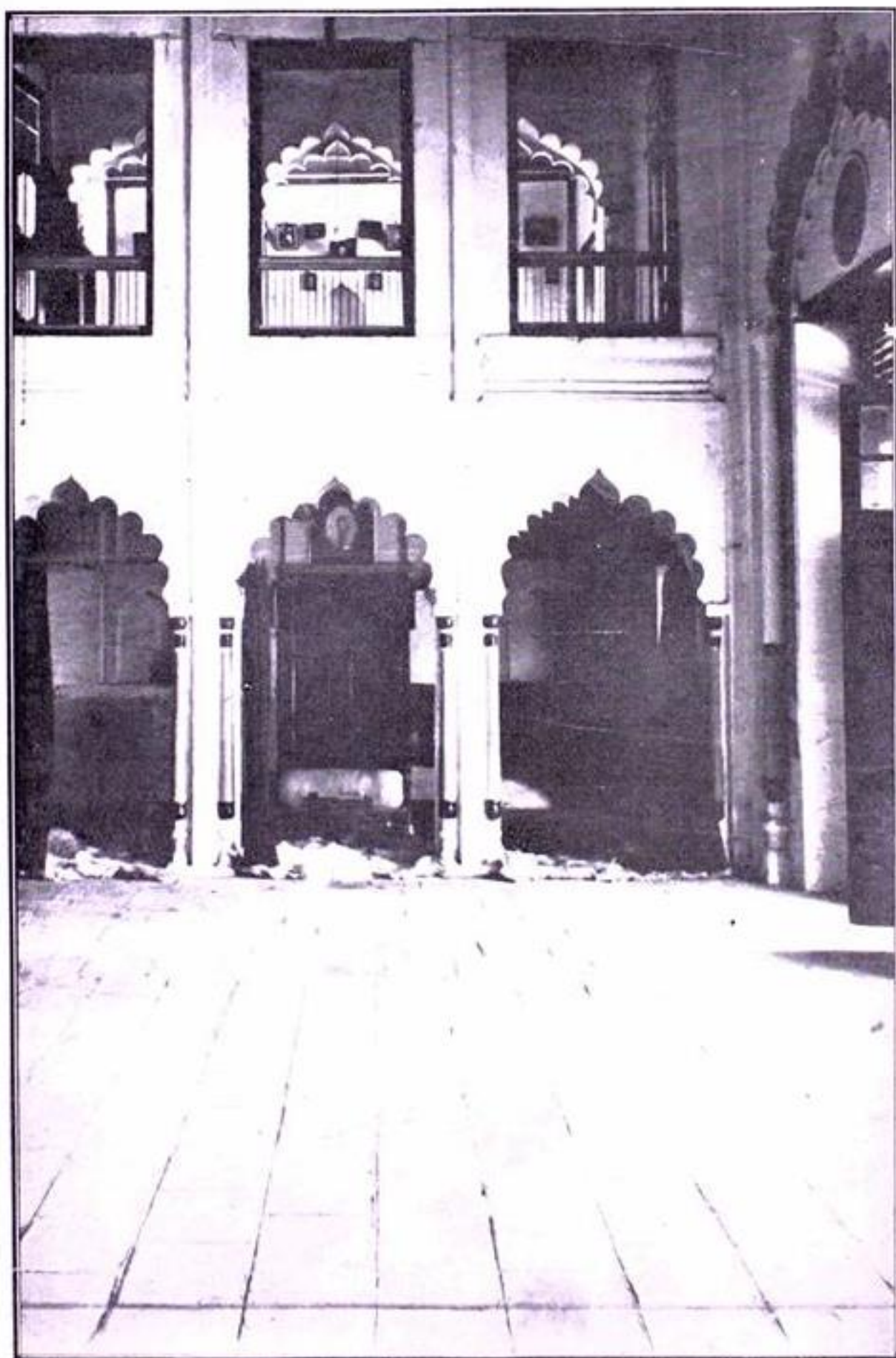
نیاز نشان

محمد حبیب الرحمن خان

حبیب گنج۔ ضلع۔ علی گڑھ



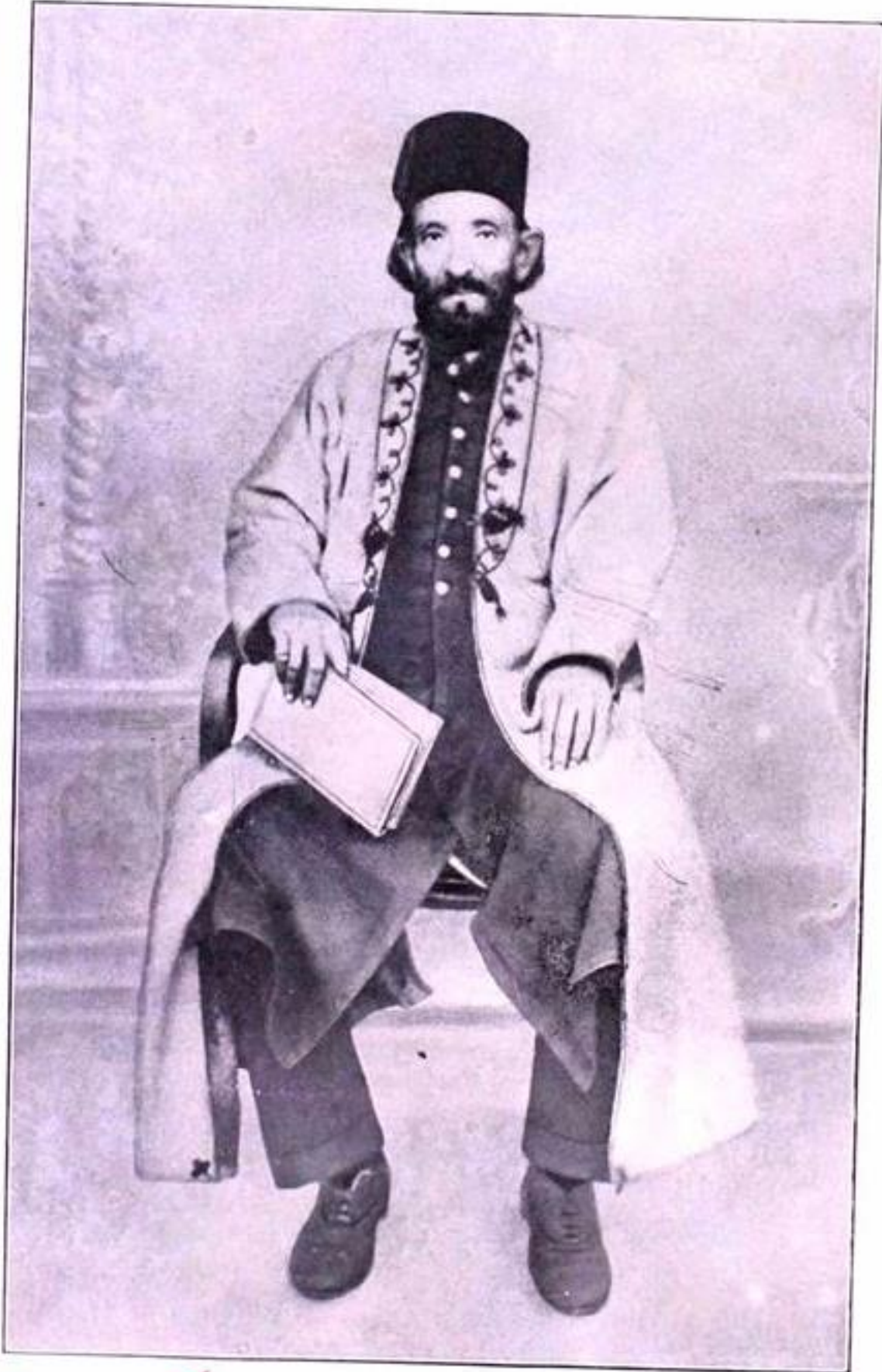
شمالی شرقی حصہ بارہ ذریعی موسومہ "عقود منزل"



نشست گامزنی

طاعتکده گروه حق آگاهانست  
هر بیت درین صحیفه بیت اللہ است  
(عزیز ۶۷)

مجموعه نظم من پر تشنگانست  
در دیده حق پرست اہل معنی



تصویر پر تنویر، حضرت خواجہ عزیز الدین عزیز لکھنوی رحمہ اللہ

آنکہ در حیرت بود خاموش تصویر است و من  
و آنکہ خاموش است و در تقریر تصویر است و من



بسا ساقی سرت گروم روان کن کشتی می را  
 بسا سیراب کن ما را بیک پیانه صهبا  
 غرور نفس فرعون سیران بشکن بیک ساغر  
 کفنها پاره می سازند و خیزند از زمین رقصان  
 بود سر جوش این صهبا سر سر هوش و هشیاری  
 مدد تکلیف مستی ساقیا هرگز مستوری  
 خلائی گردد بد و در طریقت دم فزن هرگز  
 خدا را زود امی طریقتی در تنگیری کن  
 ز نیزنگ سپهر نیلگون دارد خردیت سر  
 کتاب آفرینش بس و حرف آمد عجب این  
 بیان آفرینش امثال روشنی این بس  
 و لے از سیر این خورشید نزدیک است آن عست

باسم اللہ مجربہا باذن اللہ مرہا  
 حماک اللہ فی الدنیا سقاک اللہ فی العقبایا  
 کہ داری دستگاہ موسوی بنماید بیضا  
 بگورستان بقیستانی اگر رشی ازین صہبا  
 دل دانا نشینا مغز دانا پنبہ سینا  
 بدستش ساغر صہبا چراغی دان نا بنینا  
 کہ عقل اینجا بود با عشق ہماہ حضرموسی  
 شبتا ریک درہ باریک درہ چاہ ہما اعلی  
 کہ چندین رنگ می ہر دم بزن آید ازین مینا  
 کہ دفتر ہا سبب گشت و نہ استد خامہ از انشا  
 کہ خورشیدے برآمد روز روشن شد شب بلیدا  
 کہ چون دی میشود امروز ہم شب در میان فردا

عزیز از گفته ات مست سرخوش نشاتینستی  
 حماک اللہ فی الدنیا سقاک اللہ فی العقبایا



<p>و بحق عشق احمد بن گن حید خود را  ندارد ارزش خاکی جواهر سرمه در چشم  من از طول امل کمتر از آن زالم به سودایش  دو عالم را شب معراج بود و لیلۃ القدر  جس را در ریش آه رسائے نیست آن بهتر  که داند تا چه دید از دیدن نهاد شب اسرمی  روائی ده که می بخشد شرف از سکه نامت</p>	<p>بخاصان شاه می بخشدے نوشیده خود را  که روشن کرده ام از گردش دیده خود را  که جای قیمت یوسف بردار سیده خود را  کشادے چون دو گیسوی بهم سچیده خود را  که بر جازه بر بندم دل شور دیده خود را  ولے گفت آنچه خود با و تداران دیده خود را  زیر کامل عیار بر محک سنجیده خود را</p>
--	---

مگردان نا ا سید از در گم خود یا نبی اللہ  
عزیز دور گرد گرد سر گردیده خود را

<p>باین رحمت چشم کم مبین عصیان بنا با نزا  ببوی دوست جانی سوختم شاید قبول منت  بود پیمانها لبریز و جانها بر لب از حسرت  بخون اهل دولت آزدستی در خدا دارد  ندارد حاجت تصدیق خون گشتگان او  ز شب کوری گریز نیست و ز نه پیش پا باشد  فغان ان شوخ شور انگیز شیرین کار بے پرا</p>	<p>جماله هست در شکن نقاب این و سیا با نزا  چرخ دایم در ره نسیم صبحگاه با نزا  کج دار و مرزب آموخت یارب کج نگاه با نزا  گدایان عید میدانند مرگ پادشا با نزا  باین حسن و جمال از کس نخا هد حق گوا با نزا  چراغ از نقش با پی هر ان گم کرده با نزا  که میخواهد بکام خود زبان داد خوا با نزا</p>
--	---

عزیز این چاره هست اکیس ریش سرمه سبیش  
ز بند و ستان بنور امان فرست اهل صفا با نزا

<p>بنا از قبله رو گردانده تقوی دستگاه با نزا  ز چشم پر س حال جلو آعنا ز حسن او  بر سوائی نشاید هر که با او نسبتی دارد</p>	<p>ندانم بعد ازین در سر چه باشد کجلا با نزا  صبوحی کردگان دانند قدر صبحگاه با نزا  بزلفش میتوان بخشید خیل و سیا با نزا</p>
---	--

برم داد از بتان جائے کہ نبود اعتبار انجا  
 نہ از بے التفاتی ہست کم دیدن سوئی عاشق  
 خدا جوئی قوم جاہل از زاہد بدن ماند  
 بکیش عشق برنجیر فریب نیست قربانی  
 خارم ہست از ان ساتی کہ چشم را لگان بخش  
 نہ بیم پریشانی ذوق بخشیش فی غم دوش

اگر خود جامہ از مصحف بر باشد گواہ ترا  
 کہ چشم از جلوہ خود نیست فایغ کم نگاہ ترا  
 کہ بر کم کردہ را ہے رہ قدم کردہ اہ ترا  
 نمی خواہد محبت صید این فتراک شاہ ترا  
 بجای عالمی در کف نہد جم دستگاہ ترا  
 چہ لذت ہست خسرو قیامت گناہ ترا

عزیز از تیزی کلم ندارد بہرہ ہر عامی  
 سپاہی می شناسد جو ہر تیغ سپاہ ترا

بہشت نقد جمال تو امی تماشارا  
 بین تطاول آن گیسو چلیپارا  
 جانیان ہمہ سوزند از جدائی تو  
 نہادہ اند بلاق بلند شمس و قمر  
 سپید شد برمش چشم بندہ و آزاد  
 حدیث من ہمہ تفسیر روی و موی تو  
 چونمنی کہ بر و مفلسان حد بربند  
 خراب بادہ لعل تو ام کہ آخر کار  
 ترا کہ جای بفرش گلست سہل گیر  
 عزیز مصر ز بندانش کرد عشق از ان  
 ہزار نافہ چہ پیش اگر چہ ہست چہ بود  
 روا مدار شکست دم کہ در ہر حال  
 عزیز بندگی خواجہ عزیزم کرد

سُخ تو میدہد امرو ز جلوہ فردارا  
 کہ دام راہ بود طائران طوبارا  
 بحیرتم تو کجا گرم کردہ جار  
 بدورستی حسن تو جام و مینارا  
 غم تو پیر کند یوسف ز لیخارا  
 کخم مہر تو دعوت یهود و ترسارا  
 بدل ز درد تو رشک است جملہ اعضارا  
 ز آسمان بزین آورد سیحارا  
 بخون طپیدن ہامی ناشکیبارا  
 کہ یاد آورد تنگی ز لحنارا  
 کہ نیست بومی وفا آن غزال عندارا  
 اگر نیست ز آئینہ رے زیبارا  
 کہ ہست بندہ یکتا خدای بکتار

ز داغ سینہ رسد فیض جمله اعضا را  
 فضای سینہ من دستے دگر دارد  
 ز بادہ توبہ با فسون اعطان کردم  
 ہزار صدیگن ہست در کمین و لم  
 نہ غمزه ز پری نے کرشمہ از حور  
 لب تو گر تہ تبسم شکر نشان نشود  
 گرفتہ اینکہ ز تیر تو جان تو اتم برد  
 زمینہ گبذرو غلمان حور را بگذار  
 اگرچہ نیست درین پردہ لغمہ پڑائے  
 بجرم عشق بنازم کہ جائے فرد عمل  
 ز مکر حرص ہوس میں قلب بیداشت  
 جز آستانہ شاہان ندید ملجائے

یک نقاب بود بس نام دنیا را  
 کہ بہت بیفتن بین تنگنای صحرا را  
 خبر کنیہ حریفان بادہ پیارا  
 مکن وزنگ اگر صدی سکینی ما را  
 چگونہ بے تو تسلی کس کسی ما را  
 کہ آورد سخن طوطی شکر خارا  
 علاج چیت نگہ ہامی زہر پالارا  
 بیا شاہدہ کن شاہدان عنارا  
 کہ کوک کردہ چنین مختلف نواہارا  
 بدست دامن یوسف بود زلیخا را  
 قیاس کن کہ دوسرنگ بہت دارا را  
 کہ باز کلبہ خود را اندہ ایم دنیا را

عزیز غرقہ بخونست و یار بر بالین  
 سکندر سے بود استادہ بر سردار را

چو تقریبے نباشد از پے قلم عتابش را  
 بود نور خدا مشاطہ حسن بے حجابش را  
 ندانم تا بجیب دامن عاشق چہ خواہد کرد  
 سرت گروم ز دل حال قیامت اچہ می پرسی  
 چو دل جادداشت عمرے در برم نازم آراش  
 جہان گردیدہ دشت پر فریب ز آدم خاکی

سوالے میکند ظالم کہ نتوانم جوایش را  
 ید اللہ شانہ باشد گسیو پریچ و تابش را  
 کہ ذوق جلوہ خود میدرد از ہم نقابش را  
 اجازت دہ کہ بگذارم عنان اضطرابش را  
 چو جان کیبارہ رفت از ہلوم میرقت تابش را  
 تماشا کن فریب جلوہ موج سر تابش را

بساطِ غصه بر چینم د کان جلوہ بر بندم  
 خم سے پردہ دار جلوہ می ہست امی غافل  
 سر و سامانِ نرم از جلوہ خوشیش مہیا ہست  
 فریب جلوہ صیدے خورم ہر دم بصرائے  
 میانِ خوب رویانِ جهان گم کردہ ام اورا  
 بشوقِ خلد در کام سفر انداختم خود را

گرہ از دل کشایم تا ز نم بند نقاشی را  
 چہ دانی چسیت نہیر خرقتہ متانِ خراش را  
 حساب بادہ باشد گوئیاسا غر شراش را  
 کہ اندازم آہوست ہر موجِ سرش را  
 ہجومِ فترہ گویا پردہ دار است آفتابش را  
 حرینِ ستم و نشانسما از لطفش عتابش را

عزیز این ماسوا اللہ در حقیقت عین ذات آمد  
 محیطے گیر و بگر موج و گردابِ جابش را

مرا خود کشتہ و فلک و دھرتِ جانے را  
 بہ نیزنگِ جهانِ دل بستنم مانند مرغِ کان  
 ہر آن مرغے کہ دستگی گلشنِ چرخ زن آید  
 فلک بے ہر و ماہم بے فاسن بیدل و بکس  
 روا باشد کہ سراز سجدہ دیر و حرمِ حسینم  
 ز عرض حالِ دل مکتوبِ قاصدِ بر بنی آید  
 در گلشنِ برویم باغبانِ بہیودہ می بندد  
 چو عاجز شد فلک از بارِ عشق انداخت بام  
 ز بیمِ روزِ پریشش فارغم از بنیو ایسا

بہ تیغ از ہر کسے پرسد کہ کشت این خستہ جانے را  
 بعکسِ گلبنے بر آب بندد آشیانے را  
 بیاد م سید ہد ذوقِ طوائفِ آستانے را  
 کہ خواہد کرد بر سن مہربانِ نامہر بانے را  
 کہ من مالیدہ ام بر جہہ خاکِ آستانے را  
 مگر اندر نور دنامہ می بچم نہ بانے را  
 کہ چون طاؤس من با خویش دارم گلستانے را  
 کہ بر خاک افگند حاصل ز سربارِ گرانے را  
 کہ می پرسد در ان ہنگامہ چون من نیز بانے را

ندار و ذوقِ مشاہد بازمی زندی عزیزا کنون  
 فراقِ نوجوانی کرد پیر آخر جوانے را

چہ ز لعل او لب نطق سخن سرا می را  
 از فلک رزد کس نہ ہر کہ صفائے رامی را

عقدہ ز زلف او بکار عقل گرہ کشای را  
 می طلبد ز کوزہ گر جامِ جهان نامی را

صحبت دیده با قره دیده همی خلد بدل  
کشور جان و ملک دل مال توست ملک تو  
هست رخت ز بس صفا آئینه خدایا  
شده لیلی از کجا قیس شنید و شد ز جا  
عیش و غمست تو امان برق و سحاب جهان  
هست ز خار خار غم سینه من خدنگ نزار  
بر سر خار و گل ز لطف تافته همچو آفتاب  
هر دو جهان چو خار خوش طعمه ناری شود

حسرت خار راه او آبله های پای را  
غمزه بگو که بر کشد تیغ جهان کشای را  
رو بنا خدای را تا نگرم خدای را  
شور جنون نکرد اگر هرزه در ادای را  
خنده گریه خیر را گریه خنده زامی را  
جان کس شمرده نه در دل خسته پای را  
در دل نیک بد ز مهر گرم نهو جسامی را  
مطربا گر بیاد او باز کشد نوامی را

عزت اگر هوس کنی سوی عزیز کن رجوع  
دولت خسروی شمار خدمت این گدای را

بوجد از ناله مستانه آرم کوه و هامون را  
بخون خفته شاید کارها با قیست گردون را  
بیک دل چون برون آید کس از عده نازش  
گریبان تابدا مان پر ز خون شام و سحر دارم  
پرستیده اگر گو ساله را سامری می شد  
بزم باده خواران جبرعه می رانی از دود  
بشوق زخم تیغ کیست این بتیا بیم یارب  
بلند و پست گیتی امی فلک هموار کن رنه  
دل از کف بردن خوبان بناز و غمزه جاودان  
غبار می خاست از ده کوه کن شادان که گلگون است  
عزیز از خیل صیادان این صحرا منی باشد

برون از کوه و هامون آرم فریاد و مجنون را  
که بر خاک شهیدان آورد آن جا به گلگون را  
خداوند دل کن در تخم هر قطره خون را  
چه احوال درون باشد که این حال است بیرون را  
تلف شد عمر در آهو پرستی حیف مجنون را  
اگر صدار بعین هم بگذرد در چشم فلاطون را  
که حال دل بود در جسم من هر قطره خون را  
بسیل گریه خواهم داد در ده کوه هامون را  
سخن سازان ادا و غمزه ناسیدند افسون را  
منی داند سیه بختی کسند شب ز گلگون را  
که در دام از فراز سدره آرد مرغ مضمون را

نگه از ضبط خون گردید و شد ز قف چکیده  
 آهی طاقت خمیازه عشقت ندارد دل  
 چون ستم به نشت زار ترنگان زخم خود را  
 ترنج و کف چه باشد چون نقاب ز رخ تو برداری  
 رسد تا عرش آهم از تغافلها می بجایش  
 غرور خود پرستی کعبه گو بر طاق بگذارد  
 بود هر شب بنم ایجا آفتاب در لعل لیکن  
 خدا از چشم مردم چشم شوخش را نگه دارد  
 نشد از گریه من بیخ اثر در خاطرش در نه

نقاب فگدن از رخسار و آنکه منع دیدنها  
 کما نم داده ده زور بازو کس کشیدنها  
 چرا از هر سر خاک کشم ناز خلبیدنها  
 چه سر باکان و دهر سو بتا راج بریدنها  
 هنوز این ناریدن تا کجا خواهد رسیدنها  
 که من فگندم خود طح محراب از خمیدنها  
 ندارد قطره مادر گره غیر از چکیدهنها  
 نمی دانم چه خواهد دید ازین دزدیده دیدنها  
 کند در سنگ خارا رخنه اشکم از چکیدهنها

عزیز از دور باش حسن چون موسی چه می رنجی  
 همه گر آیت بایست می باید شنیدنها

ز دل شتیم داغ کلفت بیم و امید اینجا  
 باندا ز شکار اورفت دل از کف رسید اینجا  
 بد عویگاه عشق از خون بها بگذر غنیمت دان  
 چه خواهی خون بها می کشته ترک دعوی اولی تر  
 مروت نیست بیرون رفتنم از دایمی وحشت  
 خدنگ غمزه شاید بر کسی زود ترک چشم او  
 مده از دست فرصت اگر دست داری  
 برآمد گرد از من هر که شد برباد در راهش  
 شهادت گر هوس هاری بحسرت گریه می کن  
 عبث بر وعده فردا دله خوش میکنند اهد

دو عالم یک سرشک بود کز ترکان چکیده اینجا  
 خدنگش تا کند پرواز رنگ از رخ پرید اینجا  
 که قاتل دست مزد خویش خواهد از شهید اینجا  
 که قاتل دست مزد خویش خواهد از شهید اینجا  
 کشد هر خار ره دامن که باید آرسید اینجا  
 که دل ناگه طپید از قره خونی چکیده اینجا  
 در هفت آسمان بشکن چه میجوی کلید اینجا  
 بهر جا آتشی افتاد دودش سر کشید اینجا  
 که هر یک قطره خون بهت اجر صد شهید اینجا  
 کی اینجا میتواند دید چشمی کش ندید اینجا

کند پشت دو تایی که نه سالان هر قدم ایسا  
چه می نالی تو اس مرغ قفس با فارغ البالی  
بوصلش در جوانی بهره در گردیده ام گوئی

که سقف آسمان پست است می باید خمید اینجا  
ز بس در سینه جا تنگت دل نتوان طپید اینجا  
با تیارم بهارم اتفاق افتاد عید اینجا

جهان شهرت مال مال از هر جنس و هر کالا  
عزیزا میتوانی یوسف با چیدن رسید اینجا

رخت خوی کرده صبح از خود خجل گردیده گویا  
کشیده شانه در سوغازه بر روی همه برابر و  
خوشم کامی بیوفانا خوانده کردی چاک بکتوبم  
پس از مرگم بپوشش آمدی میرم تجاہل ا  
ندام تا کرا برق عتابت پاک می سوزد

بخوابم دوش هم آغوش با خود دیده گویا  
سرت گردم دکان خود فروشی چیده گویا  
بعنوانی که حرف مدعا فهمیده گویا  
نوید مردم تا این زمان نشنیده گویا  
جبینت پر ز چین است از کس رنجیده گویا

عزیزا از وضع و اوضاع تو بهر ملت بود راضی  
خوشا حالت طریق صلح کل در زیده گویا

شبستان است گیتی کاندرو خوابیده گویا  
جهان را خوابگاه ای نجیر فهمیده گویا  
بشته بنیت در استین از رنگ بیرنگی  
بگنگ تاناش ایکه سالی جبه روز و شب  
توبه از بت شکستن می شماری دل شکستن را  
سگر بیج و تاب من ندار می از خود آرا می  
برای پریش حال من از رحم آمدی ظالم  
چه بید روی چه بیباکی چه برست و طربناکی  
عزیزا اندر جهان غیر از سخن هرگز نمی باشد

همه شب تا سحر خواب پریشان دیده گویا  
بخواب غفلت خواب پریشان دیده گویا  
بجای گل ازین گلزار دامن چیده گویا  
عیار خوشتن را بر محک سنجیده گویا  
درین آینه روزی چون دوزخ دیده گویا  
بخود چون لاف پیاپی و زو شب پیچیده گویا  
ز بیم باز پرس حشر اندیشیده گویا  
بذوق خورده خونم که می نوشیده گویا  
بهدم گداز طفلی جو عیسی دیده گویا

ناخوانده چو خورشید خود آمد سبر ما  
 گم کرده محبت بوجدت اثر ما  
 پای طلب از رشک براه تو شکستیم  
 گفتیم ز عاشق که دل توین بر باید  
 ما کوثر و تیسیم نخواستیم بجنست  
 هر چند خرد بردل جان بود مسلط  
 دوزخ ندهد در دل سوخته جانان  
 پیمان ما پر شد و ما مست خاریم  
 از نیک بدیچکس آگاه نگشتیم  
 این روز فردن جن جلالی که تو داری

آخر اثری کرد دُعای سحر ما  
 ای بخیر از خویش چه پرسی خبر ما  
 تا خلق سراغت نبرد بر اثر ما  
 گفتا بکنایت که نهانی نظر ما  
 ای کاش به بخشند ما چشم تر ما  
 عشق آمد و گرفت همه بوم و بر ما  
 ما را بگذارید بسوز حبر ما  
 یارب که بساقی برساند خبر ما  
 منت بسر ما بود از گوش کر ما  
 باشد همه تاثیر دعای سحر ما

نمود عزیز از حرم و دیر کثورتی  
 من بعد سرا بود و سنگ در ما

چاک کن جامه هستی که شود او پیدا  
 بر خور از حُسن خود و با همی کی میکن  
 شمع بالین من خسته که میشد خاک  
 لطف در جلوه ییلی نشان نیست کنین  
 صوفی و پیروی سلسله دور دراز  
 گشت مُر لب نظما ارتفاعت طلبان  
 بے کم و کاست در آنچه ز قسمت است  
 هر بن مویم از چشم ضیای دارد  
 مشو آزرده ز بجا اصلی ای گوشه نشین

تا گر میان ندر دگل نکلند بو پیدا  
 که ترا کرده خدا از همه نیکو پیدا  
 گزیند بجان تو میگشت ز سپلو پیدا  
 یاد و وقت که شد از دیدن او پیدا  
 دست من سلسله کرده بگیسو پیدا  
 گریه کش شد از گوشه ابرو پیدا  
 کرده دست کرمش طرفه ترا ز پیدا  
 روزی هست درین خانه ز هر سو پیدا  
 در کمین باش که روزی شود آهو پیدا



سررہت مکش تیغ پے قتل عزیز  
ترسم از رشک شود عریضه مهر سو پیدا

بجان از وفکار با : بدل خلیده خار با	انہ یک دیشمار با : نہ دہ نہ صد ہزار با
کہ میرود چوستما : زلف کردہ شستا	کہ میرود دستما : عنان خستیار با
زبادہ شبندیہ مست : بنگ کینہ سینہ خست	نہ جامے کہ دل شکست : چورنگ اعتبار با
چہ صیاد گلستانین : کہ از یار و از زمین	براہ صید در کین : نشستی خود نکار با
بساطے چو گشت طے : بیاد کے بچنگ و نے	بنوشے کجاو کے : بیاغ در ہزار با
گل از چمن چمن سبر : بنفشہ بے متن سبر	سمن و سمن سمن سبر : زلف کشت کار با
دسید ہستیار گل : شند دست جزو گل	بنوش چشمہ چشمہ مل : کنار چشمہ سار با

غم دی اندزن من : عزیز میکند وطن  
گریہ خانہ آبن : فرو نشان غبار با

سردن فصل ہارست بگزار سیا	پایت از لطف ہوا شد چو بکبار یا
ہوای کہ نہی پای بیاغ از رہ ناز	چشم در راہ بود ز گس ہمار یا
جام در دست بود چشم برہ ستازا	خیز نشاب سو خانہ خار یا
حیلہ ہا این ہمہ بر طاق نہ دزین بسند	عذر لنگ اینہمہ بگذار و بیا یا

چشم بچہ خوش گفتہ عزیز این تاریخ  
اپی خوابیدہ بطلع شدہ بیدار یا

من جدا چشم بر امش دل بیدار جدا	در جدا دیدہ جدا رخنہ دیوار جدا
میرم سوی گلستان اگر از یار جدا	گل جدا می خلدم در جگر و خار جدا
کنن قدم رنجہ گلشن کہ بود چشم براہ	سر و آزاد جدا ز گس ہمار جدا
چشم مست تو بازم کہ کشد از بنگہ	زاد از صومعہ از سیکہ میخوار جدا

<p>کفر الحق رگ جانست ای یان  فرقهاست میان من و موسی که بود  خانه ام گشت بسوا تو و حشت کده  عاشقان را نگه از در جدی غلط است  بعد عمری که بر آید ز دم پیکانش</p>	<p>سجده حاشا نتوان گشت ز نار جدا  طالب وصل جدا طالب دیدار جدا  که فتنه سایه نوبر سنگ دیوار جدا  عاشق آن نیست که یکدم بود از جدا  میتوان گفت که بایستی شود از یار جدا</p>
<p>باشد از محاسبه پیشه مرا گر چه عجز نریز  خانه من بود از خانه خسار جدا</p>	
<p>از غم کونین خاطر بر کران داریم ما  آتش چون شمع از عشقت بجای داریم ما  چشم ددل را هم نمی خواهیم بایستی آشنا  نیست گاروی که بجای ما نباشد درش  از جغای گل بنی نایلم همچون عنده لب</p>	<p>خانه زیر سایه دیر معنان داریم ما  انچه صوفی است در دل نربان داریم ما  در محبت دشمنی باد وستان داریم ما  بر سر هر نو ناله آشیان داریم ما  در بهاران هم تاراج خزان داریم ما</p>
<p>جا بگیتی ز سکون در لامکان بار اغریز  خانه از هر دو عالم بر کران داریم ما</p>	
<p>چشم ز وحشت تنهایی مزار مرا  نشسته آنکه شب وز در کنار مرا  نشان آن دهن آن میان کجا یابم  بساده لوحی من کس مباد در عالم  منی روم بهاشامی نشاتین از خویش  منج کادی و با تو ملتفت نشدم  تو خود ز پرده بر آ تا شکایتی نبود</p>	<p>که روز و شب غم یار است یار غار مرا  نشاند همت ز عمری در انتظار مرا  هنوز نیست خبر از نشان یار مرا  که کرده اند بوشش میدوار مرا  ازین دور طسلی تهنی نشکند خار مرا  که رفته بود بیاد تو دل کار مرا  تراز باد صبا وز پرده دار مرا</p>

خدا سياه کند روی مرگ کز گیتی  
کسی که داشت عزیزم کنون چشم نکند

بیک دو گز کفنه کرد شمسار مرا  
بیم که رخت از جام میگسار مرا

عزیز مصریم بل عزیز ناچیزم  
شوم عزیز جهان عزیز دار مرا

صحبت ز اهدم افکند بکلفت جان را  
بو که باد سحر از کوی دی آید بچمن  
ریده از گریه بشویش نظر فلک خورش  
آنکه سر پای از گنج قناعت دارد  
نالام بهر رقیب است شهاب ثاقب  
بسلم کرده اگر شوق طپیدن دای  
من تبه کار و تو ایخوا چه عیب  
بحسب حکمت مشنوبیده ز روش بردار  
با چنین خوبی و خوش سالی و خوش اندامی  
گردش چشم روی ساغر می رانازم  
حشر اینز چوین دوزیه پیش آید  
طائف کعبه و نه طالب تجانه شود  
دل به پهلوی بلب شکوه و لب صفت  
گر بومی بنواز دچو منی را چه بعید  
جاهل آنست که آسان بگرد و هر شکل

صنم کو که با و تازه کم ایمان را  
که بوجد آورد از شوق گل و لیجان را  
بے وضو مس نکند اهل دوع قرآن را  
بجوس هم نخر و مملکت سلطان را  
که بخلو تکده اش نه نده شیطان را  
و سعتی نیز بده بادی امکان را  
که عقوبت نکنی بنده نافرمان را  
گر بیکتائی اومی طلبی بر بان را  
دل ز می بده ای بار خدا خوبان را  
که بگرداند بکامم فلک گردان را  
گر بپایند دران عرصه شب بچران را  
باشد از خویش اگر آگهی انسان را  
نزد سخنوانی و داری بغل قرآن را  
در عجم تازه شام آنکه کند سلمان را  
عاقل آنست که شکل شمشیر آسان را

سختی جو روح جفا چند کشد جان عزیز  
دل ز می بده ای بار خدا جانان را

ای چشم مردم افسون تو بسته خواها  
 آستین نه چشم من که از اشکم مباد  
 گبر و موس بوده اند از نسل آدم و بن  
 کے فرآوردے سرسبزین تو خشت و گل  
 و جلہ بارہا می چشم ای چشم کم مسبین  
 گردش لیل و نهار هستی ناپائدار  
 ساقیا بر خیز و ساغر پر کن و خالی مدام  
 بزم سے بجز لیت طعمان خیز کن از وی کنار

فتنه را از چشم جاوے توفیح باها  
 دشت و باهون اچو خار و خس فرسیلاها  
 هست از یک چشمه جاری شود شیرین آها  
 گزہ نقش ابرو او داشت این محرابها  
 جاریند از فیض بام عرش این نیز اها  
 هر چه می بینی نباشد جز پریشان آها  
 این صدا هر دم رسد از گردش و لاهها  
 گردش جا بستم اینجا گردش گرد آها

مید بسا قی گھے گاه خون دل عزیز  
 طبع من ناساز شد از اختلاف آها

داروی بهیسی عشق در کار کرد مارا  
 هم دل زد دست بڑو هم دست فیت از کار  
 بس خرقة بائے لستین بس شراب کردند  
 با اینکه هست پنهان و صفت پرده اما  
 از حد خود ز فیتیم یک گام نیز برون  
 خردار باز تسبیح گردیدیم ناز  
 ما دام در عدم کاش سرست خواب بودیم  
 از سایه پروران باغ نعیم خلدیم

از هوش رفتن ما هشیار کرد مارا  
 عشقتش بجا آمد بیکار کرد مارا  
 روزیکه چشم مستش مینخوار کرد مارا  
 در حیرتم که محمود دیدار کرد مارا  
 رفتن ز خویش گرم رفتار کرد مارا  
 روزیکه عشق در بر زنا کرد مارا  
 درد که خفته بختی بیدار کرد مارا  
 آب و هوای اینجا بیمار کرد مارا

آه اسی عزیز فردا خوار و ذلیل رسوا  
 کرد آنچه کرد کرد و کردار کرد مارا

هنوز اسی اصلان کعبه باید طی منزلها  
 که باشد آن طرف از کعبه گل کعبه داسا

ز افزونی دولت می شوند از هم جدا  
 ندانم از که باشد رونق هنگامه گیتی  
 بهر جادانہ از اشک خونین چشم من کار د  
 اگر وصل است و گر هجران نباشد پیش از آنے  
 ز ضبط گریه صد با عقده در دل بود از اشکم  
 تا شای درون پرده دیدن بر نمی تا بد  
 بعبرت اول ای رهبر سوگور غریبان رو  
 بمقصد کے رسد ہر کس کہ اورا بخت بد باشد  
 بسایغ دین محبت ہست نخلے گز نو ہرم

بود موقوف بہن بحر قرب و بعد ساحلہا  
 ہزاران شمع شد خاموش ہم گریست محفلہا  
 بجائے گل نخل تا حشر می روید از ان دلہا  
 میان ما و ادہست ارتباط موج و ساحلہا  
 از چشم خویش ممنونم کہ کرد آن حل مشکلہا  
 نگہ در خون نشست از دید چون بر خاست حالہا  
 کہ بی نخل شینان سبگری افتادہ محفلہا  
 بیائے خفتہ نتوان کرد ہرگز طے ز لہا  
 چو تار سجدہ پنہان می دواند ریشہ در دلہا

دلت با محبت برمی تا بد عزیز آخسر

تو این آدمی ہان ہستے بر خیز و اچملہا

بر وعدہ فردا است نظر بے بصرن با  
 بگذر ز رہ عشق و محو ہمسفران را  
 بسم اللہ اگر مرد رہی یائے ز سر کن  
 رو قبلہ خود راست سوچ کج کلہی کن  
 ای لطف چہ پیچی بیانش کہ نہارند  
 از حال درون حرم دوست نباشد  
 بگذشت با فسانہ شب وصل و با فون  
 باید لب خشک و مژہ تر بچست  
 باز آئی کہ سرتا بقدم ہر بن مویم  
 از عشق ابا کرد ملک تا فلک آخر

فردا بود امر فردے دیدہ درازا  
 زین عرصہ گذرست جہان گزارا  
 این مرحلہ می فلکند از پای سرازرا  
 شد قبلہ غلط حیف کہ این کج نظر ازرا  
 نازک کمر ان طاقت این بار گزارا  
 کس را خبرے لیک خود بخیر آنرا  
 می راندم از خانہ کہ خواند گزارا  
 اینجا بجوی کس نخرد بی ہزارا  
 ماند برہ شوق تو چشم نگرازا  
 خاکست کہ برداشتہ این بار گزارا

در بادیه عشق عزیز از تو نهی گام  
هشدار که خوفست و خطر نو سفر از آنرا

<p>می دو آتش را خورده کرد دست مرا که جام می بگفتست بر عشق دست مرا که کرده مست ز جام می است مرا که جایی ماهی است بود شربت مرا که پیر میگردم هم در بردی بست مرا که زردبان شد خود این بلند بست مرا که نقش مهر تو بر لوح دل نشست مرا ز نیست هست هم از نیست باز بست مرا</p>	<p>هوای بوسه لبهای یار بست مرا بدل که هست پراز راز عشق می ترسم به بنده پردری ساقی بود نامزم بین بشوخی زلفش که گوید در گوش همین نه شیخ حرم در حرم رهم ندید چه کوه و دشت چه ارض سما گدازم از آن هنوز لوح دستم بود در سواد عدم چه شکر گویم الهی که کرده و کنی</p>
--	--

کشاد بند قبا در بردی غیر به بست  
دهد نوید عزیز این کشاد و بست مرا

<p>لبختر آنچه خواهی دید بینی در شراب اینجا دوزخی باشم اگر حبت هوس باشد مرا</p>	<p>جهان میخانه عشق است غمور کن خراب اینجا بر خس و خار ریهت گردست رس باشد مرا</p>
--	--

<p>سز این نامه سر سبزه ز عنوان مطلب موج از کوه گذشت اینهمه طوفان مطلب ناز ضایع مکن و از همه کس جان مطلب رود نیل و گراز جانب کعبه ان مطلب همت از کس بی آن سب ز نخلان مطلب جام حمشید مجومر سلیمان مطلب نرخ بالا بکن و تمیت ارزان مطلب</p>	<p>حال آنسوے فلک اختر تابان مطلب نحوی خجالت ز سرم بر شده بگذر خطا هر گران جان نسزد کشته تیغ نکبت چاره گریه یعقوب کن ای یوسف مصر خود بخود میوه جنت سدا ز شاخ بلب دل آگاه طلب دستگه عرفان خواه قدر بیجانہ حسن تو ندارد کونین</p>
---	--

چشم لطف و کرم از کج نگهان نیست عزیز  
مرهم چاره ز الماس فروشان مطلب

۱۰۱

شراب ناب بجم آفتاب در حل است  
که عشق بے مے و معشوق علم بی عمل است  
که دشت تاجبل از بے برقص جان حل است  
بحرفتی که تو دانی صراح در نخل است  
که سنگ اہ تولات است ستره ابل است  
که زخم کاری من چشم در ره ابل است  
که جام بر لب شیرین لبش در نخل است  
ہزار شکر کہ پیکانش بہترین بدل است  
کہ این معاہدہ اس شہادت ازل است

بہار آمدہ وقت ترانہ و غزل است  
چو عشق بازی و عاشق ندیم سانی باش  
دلہ بنا لہ آہی در امی محل کسیت  
برم بہد رسہ اکثر صراحی نے ناب  
رسی بمنزل مقصود امی برہمن کے  
ز بجنیہ چشم ہی دارم و نہ از مرہم  
برند خسرو و جمشید ہم بر آئکس رشک  
دلہ کہ خون شدہ از جوش غم نیم بیدل  
بی بیچ سر ز بلا گر تو صادق القولی

بہ تیغ غمزہ خدارا مریزہ خون عزیز  
عزیز دار کہ عم غمزہ بے بدل است

بوی گل نیز شکارے ز قفس رستہ است  
کامین گل سر سب آتش گلدستہ است  
ہر کہ لب تشنہ دست از دو جانستہ است  
بندہ بے ادب ز مندہل حبستہ است  
دو جهان در نظر مہر و پوشتہ است

نہ ہین مرغ چین صید جگر خستہ است  
دل پر معرفت افسردہ و زخم مردہ مباد  
نکند تربی از کوثر و از آب حیات  
خضر و این قید حیات ابدی باد ہست  
نقش تماشال ویت اینمہ پیدا و ہمان

چند مشق اطبا شوی ہی جان عزیز  
چارہ درد ازان جوے کہ دلخستہ است

<p>وقت سجود و پروردگرم تا جبین است          تا جلوه گر بنزل ما حسین است          پیوسته آن دوزخ دیر کین است          در چشم ما بلندی و پستی بر است          ما استین بملکت چین نشانده ایم          هر خطه طرح کردن ادای دگر بناز          ما عاشقیم زهد کجا عاشقی کجا          مردمیم تا نگاه ز روی تو باز گشت</p>	<p>گوئی که هر دو کون بزیر کین است          چشم ستاره بر سر رخاش و کین است          صد شکر ملازبایار و کین است          هر جا که جلوه گاه تو عشقین است          چینی مگر زلف تو در استین است          مخصوص دلربای ادا آفرین است          داغ دل است این که عیان ز جبین است          در یاب و دکان نفس و اسپن است</p>
<p>جان عزیز چون سلامت بریم ازو          نازش جدا و غمزه جدا در کین است</p>	
<p>هر کس از رشک بهم دست بگیربان بر خاست          دل دیوانه چو از کوه جانان بر خاست          همت از دست طلب کن که ز گلشن بنم          غمزه را چشم تو بر خونم اشارت فرمود          جوش ز عشق پذیرفت چو پیکر آدم          گرچه عمری کجین رفت درین صید گم          سالها بر در میخانه فلک بردنیا ز          شکر صد شکر غرور دل شورید شکست          سیراج کمال است کسی را که بشوق</p>	<p>من آن برده که از چهر جانان بر خاست          شور عشق ز پیش سلسله جنبان بر خاست          بدد گاری خورشید در خشان بر خاست          که ز ابرو بمیان برده دامان بر خاست          کشتی نوح مهیا شد و طوفان بر خاست          نه شکار نه غبار نه بیابان بر خاست          که حریفی چو من از حلقه زندان بر خاست          خوب شد خوب اثر از ناله افغان بر خاست          با پی بر خویش نهاد از سرمان بر خاست</p>
<p>هست سهل انیکه عزیز از دو جهان بر خیزد          لیک از خاک کوهی تو نتوان بر خاست</p>	



جلوه کردی وز دیر و حرم افغان بر خاست  
 هست نزدیک که بتانم از وقت مراد  
 شهره یوسف و آن غلغله حسن جمال  
 کرد شرمند ه ام این سینه برین زدوست  
 جلوه زهره گداز تو که بر می تا بد  
 عشق تارفت هوس گشت مسلط بر دل  
 خدرا زگرگس نقان فسون پرازش  
 این چه حسن است که هنگام تماشای از عیب

برده از روی تو خلق از سر بیان بر خاست  
 کز میان شرم چو از گنج نگهبان بر خاست  
 بود گردی زره او ز کنگان بر خاست  
 کز در و نم غم او بر زده دامان بر خاست  
 شمع از بزم تو با دیده گریان بر خاست  
 دیو از رنگ نشین شد چو سلیمان بر خاست  
 فتنه دشت ازین گوشه نشینان بر خاست  
 دیده ماموی بر اندام مفرگان بر خاست

زین چه خیزد که نقاب ز رخ او بردارند  
 چشم من هست خود آن دره که نتوان بر خاست

عمر من در این حرمان از غم دنیا گذشت  
 فیض از حد دل خود از تنگ ظاهرها گذشت  
 دایم از گرمی قمار جوانی گوئی سپاه  
 عشق سا میر که تا گور غریبان بخش قیس  
 دست تا برداشتم دیدم که کار از دست رفت  
 یار و صحن باغ و طرف جوئی انگه زک

وامی بر جام چو امروزم اگر فردا گذشت  
 قطره بر خود آن نقد را بلبید کرد با گذشت  
 همچو برق ابر بهار از مغزار ما گذشت  
 باشکوه شد که گوی محفل لیلی گذشت  
 تا کمان سازه کنم پنجه از صحرای گذشت  
 کس بمیومی تو اند زاهد از مینا گذشت

بخیف من کند آشتی ساقی و شاهد را عزیز  
 چون گذشت از این دین آن یارب از دنیا گذشت

روزگارم بیزد او چون شب بلیدا گذشت  
 جان سلامت بردن از درد تو هم مشکل بود  
 چاره دیوانگان کن زود در درنگ است

چشمها زد دیده مهر من ز چشم ما گذشت  
 گر چو بی امروز چون امروز اگر فردا گذشت  
 شهر و ریان کرده گران فتنه تا صحرای گذشت

داوری گاه محبت خوش گذرگاہ بود  
ابر رحمت دجله ریزب نیازی شعله خنجر  
ترک دنیا کردن زاهدانه از تقوی بود

کز نظر قاتل گذشت کشته از عوی گذشت  
سینه با تفتیده ماند ویل از دریا گذشت  
کار دنیا چونکه نتوانست از دنیا گذشت

عهد نازمی بان سبت است با قاضی عزیز  
ترک می لازم نمی آید گرازه صبا گذشت

هر که را همنی شوخ خود آرائی هست  
هر که را چشم دل و ذوق ناشانی هست  
چند دل تنگ به غمخانه هستی باشی  
شور حسن است که شد غلغله فلک در نجد  
آب حیوان بخضر جام بهمشید گذار  
در خور حوصله دیدار پرستان شاد اند  
بطرب کوش یکای روز بهشت می نوش  
بر سر خاک عزیزان قدم آهسته گذار  
گر چه داغ ز حد لیکن بجان دارم دوست  
یوسف مانند داغ غلامی بر خویش  
بخشش از حوصله افزون چو بودیل بکاست  
گرنش طاعت حق بندگی عشق بر است  
اکیه پس مانده از قافله سعیمی مسکن

وامی بر من که مرا کار بخود رانی هست  
جلوه هر شررش برق تجلانی هست  
خیزد زین خانه برون آئی که صحرائی هست  
در نه مجنون چه خبر داشت کجای لیالی هست  
پیش من آر اگر جرعه صهبائی هست  
شمع در دید پر روانه تجلانی هست  
هم بفردا بگذار ار غم فردائی هست  
که بخواب از تو بهر حمله زلیخائی هست  
هر که از تو بدل داغ تمنائی هست  
گر چه بر هر سر بازار زلیخائی هست  
غم آبی بره مورچه دریائی هست  
نیست گرد داغ جبین داغ تمنائی هست  
تا بر آهش اثر نقش کف پائی هست

صبر کن صبر بیهنمای جهان در نه عزیز  
خیزد زینجا بسلامت و اگر جانی هست

ز نفس بدل زارم بجال بد گرفتار است

چو آن مومن کج از همسایه کافر در آزار است

<p>به بت بر دم نپاه آن نیز سنگین دل ترا زیار است          کلید فتح باب اینجا بدست ناله زار است          دله یکباره دل بر کندن از دمی سخت است          بهزانی که میخونند عاشق را سزاوار است          در سکان برنج کس سینه بود چشم بیدار است          رسیدم به معراج که نام دیگرش در است</p>	<p>نه تنها که جانبا را آن ابروی خمدار است          کشا و کار اگر خواهی براه او نبالی ای دل          اگر صد کوه هم باشد آسانی توان کن دن          غریب بنیوا و بکس و بیچاره و بیدل          برو شب زنده داری کن کشتود کار اگر خواهی          رسول ملت منصورم احوالم چه می پرسی</p>
--	---

عزیز از کهنه سالان می کشم ناز جوانان را  
 چشم پشت خم را جلوه ابروی خمدار است

<p>بومی گلم که خانه خرام نیم ساخت          چشمش بیک کرشمه چو دل از دیم ساخت          نتوان قناعت از تو ببلغ نعیم ساخت          بلائی گنج طرف طلسم حکیم ساخت          خط آمد بوسه لبش اگر کم ساخت</p>	<p>آواره ام غم تو باغ نعیم ساخت          اثبات کرد معجزش القم بخلق ساخت          با این کرم که هست بدل خستگان ترا          رویش هر آنکه دید بوشش ایرت ساخت          زین پیشتر بدادن بشام نخل داشت</p>
--	---

غیر از الم نخواند عزیز آیت عشق  
 زین مصحف انتخاب آکم ساخت

<p>که معان را هوس آتش نپایم سوخت          لیک هماغی مهر در خشانم سوخت          می کنم گریه که هجران گلستانم سوخت          عشق آورد به جلوتکه جامم سوخت          فلک افسوس که در مخیل کویم سوخت</p>	<p>شعله روی نعیم خویش دل و جام سوخت          رسته ام از چمن حسن چو زلف خوبان          شلخ شادابم دانگند و گلخن و سلکم          داد می امین از آن شمع که از دخته بود          شمع خلوتکه قدم نه جهان جامی نیست</p>
--	---

لی حجابانه ز چشم من بتیاب گذشت نیست اوضاع جهان قابل دیدن هرگز	ساق بالا زده بلبقیس ازین بگذشت ای خوشامرگران مایه خواب گذشت
--	--

— ۴۱ —

کدام اسپر نفس گرم شیون افتاد است گرابه تنگده یارب فتاد پرده زرے بدامن تو در آویزم ار رسد دستم نه من ز عرش نفیشت افتاده ام نه نا، بهر عشرت و سلم بود که صاحب دل ز داستان زلیخا و یوسف است عیان دشمن ز سوختنم بنیخبر حوید هفانیت	که مرغ سده نشین از نشین افتاد است که بت ز طاق وز چشم برین افتاد است که با پی بوس تو مخصوص من افتاد است که حله بائی بهشتی هم از تن افتاد است بگلخن هست داند بگلشن افتاد است که حسن نهرن در آفت زین افتاد است که خفته باشد در قرشن بخمن افتاد است
--	---

کنند وقت مصیبت لبومی دست رجوع  
عزیز آه گرت دوست دشمن افتاد است

در حسن اودهان میان این دو چیز نیست در حسن و خویشی همه هست چه چیز نیست در بلغ حسن بو که باغیاری بسته راه هم حشر و نشر حسرت و هم دار و گیر غم یارب بروز من بنشیند نقاب می فهرنامه مهر تو تا برد بان ماه ایدل بفعج غمزه که آورد بر تو تاخت می در توز سرد بهیخ کرده میدهد میرم بکنده طبعی ترکان سنگ دل	دین حسن دیگر است که هم هست نیز نیست غیر از دهن که چون کمرش هست نیز نیست شدمت که با دصبا مشک نیز نیست هر ساعت فراق کم از رستخیز نیست کس صبح در کنار رے صبح خیز نیست جان بر لب آ مد از غم و راه گریز نیست خود را حواله کن که مقام ستیز نیست بابی شکیب و ساقی بابی تیز نیست عشاق را کشند به تیغی که تیز نیست
--	---

اگر روزگار یار ندارد سری بصلح | باروزگار و یار محال است نیست

بر اتحاد وی نبود تکسیر ام که او  
جان عزیز است ز آن عزیز نیست

چشم آئینه خواب به کفان شده است پرده از روی بر افکنده که نهان شده است تا کف خاک ازین باد به انسان شده است نرده امی نخمش نگهان سر زبان شده است بر من آتشکده امروز گلستان شده است عالمی هست خریدار که ارزان شده است	انجم افروز بخوابم رخ خوبان شده است حیرت است اینک که حجاب رخ جانان شده است چه نهر با که قضا و قدر آورده بکار گردش چشم کس داده غبارم بر باد خوم آن عهد که گلزار شد به تشن نخلیل ایک گفنی دو جهان قیمت یک نازم است
---	--

دل پر داغ بوی داده نخل گشت عزیز  
دانکه دل بر خود او نیز پشیمان شده است

شد آشکار که با من درون اوصاف است اگر بهشت برین باشد و گرا عرف است به تیغ غمزه کنی گرد نمیش انصاف است دل است مال غنیمت شمال اوقاف است دران دیار که بیدار عین انصاف است چو پامی شمع که تار یکدوش طرف است	ز بس چو آئینه اش سینه صاف و شفقت است قسم بکوی تو مشت خسی است در چشم بقصد برین دل است چشم و ابرویت شکر می بگذار و دلبری بگذر یقین شناس که فرمان روشن شو قیست من از جمال تو محروم و عالمی پر نور
---	---

عزیز هر چه بگوید بگوش هوش شنو  
که یادگار سخن پروردان اسلام است

بیا بسیر چین صوفیا هوا صاف است طبع مدار که عنقا شود شکار ترا نیم عقده کشامی موز کثاف است میان تو و او بوقاف با قاف است
---

ز بلبل و گل و پروانه شمع شد روشن  
مدار نقد دل و دین جان دریغ از دو  
ولا بدوزخت ادا کنند شکر بجن

که عشق و عاشق و معشوق هم صنایع است  
که هر چه صحرایی در شش اسراف است  
که با چنان حال سیم کمال الطاف است

حدیث حافظ شیراز و گفته امی عزیز  
همان حکایت زردوز و پوریا با فاست

دلی که رسته ز قید خرد خرد مند است  
خیال او که ز چشم نمی رود گل به  
بحیر تم بکه دل را و هم نمی نام  
بلطف گرچه نیز زم عتاب کن که سباد  
بخش هم بود از وصل جان جان یاکم  
جمال روز فزون بین کج از سخا شام  
بقتیار چه نسبت درخت طوبی را  
مبا و سحکس مده دل که این اندوه  
بود ز شمس قمری روشنش مقصود  
بجاست فخر با انجام بینی من را و  
بدین خیال که یاکم حیات جاویدان

اسیر اوست که بی قید بند در بند است  
چو لیلی بسیمه خیمه نظر بند است  
که هر چه در نظر آید بدست یانند است  
گمان بر بند که این بنده بختاوند است  
همین زود گل سخت دیر پیوست  
نبار و عشوه دو چند و بجاوه ده خندانست  
مخور فریب دروغ که است یانند است  
جلگداز ترا ز داغ مرگ فرزندانست  
بصحت و بقسمه است است موگندانست  
نه جو می شیر که گوری با می خود گندانست  
نکشت گرچه قتل من آرزو مند است

اگر بباغ نعیم و اگر بنار حسیم  
بهر چه دوست پسند عزیز خرد است

چشم بد و راز نگاه او چه صاحب جگر است  
منزل آن همه نام تا کلامی منظر است  
گر می بازار حسن و عشق را باعث یکسیت

گه سان که تیر گاه تیغ گاه خنجر است  
عالمی را چشم بر در است گیتی شد است  
انچه در سر شمع را پروا نگازد در پر است

هست نوح و راحت عقبی نصیب عاشقان  
 حُسنِ عوہی خدائی گر کند می زیدش  
 کرده ز گس چشم ازان بر لاله حمر اسبیاہ  
 آفرین بر صنعت صنّاع صفت آفرین

دوزخ و کوشرہین داغ دل و چشم تراست  
 غمزه اش روح القدس باشد و لم پیغمبر است  
 کش بود ساغر بدست و دگر ساغر است  
 کا نچہ بینم دلر با تر خوشتر از یکدیگر است

چون شدی پیرای فلک بگذر ازین نیزنگہا  
 غمزه ہامی لا جوردی در جوانی خوشتر است

در مصحفِ جمالش کائینہ دار ذات است  
 اسی برہمن ز بنیش بے بہرہ و گرنہ  
 اگر محوروی و مویش چشم و دل تو باشد

خال و خطی کہ بینی ز آیات بنیات است  
 ہرنگ پارہ اینجا آئینہ دار لات است  
 ہر روز روز نور و ز ہر شب شب برات است

پار

شاہِ خوابانی و از حُسن تو ملک آباد است  
 طاقت کندن کا ہے بود عاشق را  
 تن بطاعت بید زابد و جنت بخشند  
 بومی گل نیز جو بلبل ز اسیران است

دادہ داد کہ حق جاہ و جلال داد است  
 قصہ کو کہنی تہمت بے بنیاد است  
 تاجہ باشد عوض آنکہ باو دل داد است  
 ہر چہ آن بان پے داشتہ از صیاد است

در لغت

در نظم آفرینش ذات تو از کمالت  
 یارب چہ آفتابے ہر چند در حجابے  
 معراج تو ز رحمت شد باعث کرامت  
 شد سہوا ز مقالہ اقوال از حایان  
 کیتا و بے عدیلے بے شبہ بے نظیرے  
 شد پارہ ماہ کامل از جنبش انامل

ہم مطلع جلالت ہم مقطع رسالت  
 باشد جہان منور از بر تو جہالت  
 روز نجات اُمت آمد شب صیالت  
 شد محو از جہالت تاریکی ضلالت  
 بے مثلے آفریدہ حقا کہ بی مثلالت  
 یا شاہدین عادل آوردہ بر کمالت

بان ای عزیزا لکن در نعت شونوازن  
کا دازه قبولے بخشند چون بلاست

<p>کو کبے تابنده از هر حلقه گیومی تست در حقیقت هر دو عالم بسته گیومی تست غالباً گلدسته طاق خم بر روی تست هر برهن مومن و هر بوسنی هندوی تست آبروی جمع اهل قبله از ابروی تست کعبه و بتخانه هم سرور هوای کوی تست آفرین صد آفرین بزرگ برابروی تست لیک سوزن مراسومی تو و گیومی تست</p>	<p>آسمان حسن را خورشید تابان روی تست در سراپایت میان مایوی از گیومی تست هر دلی کان رونق گلزار رنگ روی تست کفر و دین حقا که هر یک خواجسته نشان تو اند گرمی بازار گبران ز آتش رخسار تو نی همین شیخ و برهن را بود سر بر دست کشته تیغ تو از رنج طبعین فارغ است فاش نتوانم که گویم دل ز بهلوم که بود</p>
---	---

آنقدر محو خیالت هست دراز تو عزیز  
سرخستی خفته و داند سرانوی تست

<p>از روی تو شرمی ز رای تو حیاست جز نور خدا ظل خدا کنه خدائیت گر عرش و گز فرش مقام تو کجائیت مجموعه عشق است اشارت شفائیت جور است جفا هست اگر نه وفا نیست آسایش کهنین بجز بیم و در جائیت در ساغر ماچیت اگر آب بقائیت در دست کمان درود شربت خطائیت جز را هنر امروز که رانائیت</p>	<p>دعوی ضیا از من خورشید نیست روی تو و گیومی تو و موی سیاست هر سبت و بلندی که بود جلوه گشت شرح دل من جز تو حکمی نتوان کرد معشوق ز عاشق نکند قطع تعلق دل خون کن خون مخموری کس و عیبش یک جرعه کند زنده بے مژه دل از را تا غمزه رسید که دارد که ز ابرو گر راست بپرسی بره عالم تجرید</p>
---	--



<p>عشاق تو خون جگر خویش نخوردند بس خانه که چون تبکده و صوصه دارد امی کعبه نشین خیزد سوی درین خان و شیرین حرکاتی که زیاتاً بسراو</p>	<p>در مملکت عشق اگر قحط و غلامیت تا خلق نداند که کجا هست و کجا نیست زان خانه چه خواهی در خانه نیست جائے نبود کان چو لبش بوی زانیت</p>
<p>مرغان جان مست نفاسی تو عت نریزند یک نغمه سراسی چو در هر دوسرانیت</p>	
<p>یار بے پروا دل بیمار در تاب تاب است ماه رویم رو بروی و آفتابم در سبوت عاشقم عاشق که جز عشقم بود فریاد رس رومی خویش نیز زلفش هست لکش تر و لے برشکار دل عنان غمزه را از کف مده سید به سلیم صید دل ادا و غمزه هم چون شوی دیوانه شو با وحشیان صحرانورد با جوانی رفت عیش زندگانی پس کھون</p>	<p>نوش دار و در لب هست جانم بر لب است خواب بایبیداری است این روز یارب یا شربت هر ششم با عشق رلب جامی یارب یا شربت نیست لبستن شگون کاشم تبه در عقر است صید وحشی در زمین و شوخ این مرگ است نی سوار می را که جولانگه منوزش مکتب است کاین خمیل چشم لازم بے این نصبت ترک ندی آن است تو به از می نیست</p>
<p>داده اسل دین جان فظ این فروخت امی عزیز ورنه این تاثیر دولت از کد امی کسبت</p>	
<p>با تیغ غمزه ترک من تسلیم جان گرفت بهرتہ جان کزان لب جان نخر جان گرفت از دور باش غمزه و از ترک تا زناز در سر هوامی تو سن علوی ام کسبت آن آشنا که لطف دیم دستگیر بود</p>	<p>این تیغ زن جرید تو اند جهان گرفت گر جان دهد اسبل نتواند از ان گرفت آن شہسوار را که نتواند عنان گرفت مشت غبار ما که ره لا مکان گرفت در ورطه ام فلکنه و از من کرا گرفت</p>

ترسم درین معامله نخلت کشد عزیز  
دل دادونی نوشته ازونی ضمان گرفت

کاهے سبک سبک چه کوه گران گرفت  
رود در دل شکسته سرغش تو ان گرفت  
نازم با جان حریف که دل ناز بان گرفت  
او اندرون پرده پوش جهان گرفت  
هر کس که خاک دینی آن آستان گرفت

باریکه بر نداشت فلک آدم آن گرفت  
قصر رفیع و کوشک سنگین نه جایی دست  
دزدیده دل بود دویت نمی کنسم  
چون شمع کس سایه فانوس جا بود  
شد استین فشان بهمان همچو گرد باد

بے فیض لبکه اهل جهانند اے عزیز  
حاشا که کس تمتع از نیان توان گرفت

افسوس اینکه جای مراد دل تو نیست  
ویرانه به دله که درد منزل تو نیست  
این ناله ناله جرس محسوس تو نیست  
جز مهر و جز وفا که در آب گل تو نیست  
صد پرده در میان دیکه حال تو نیست  
کاین دست بازی تو و کار دل تو نیست  
پروانه بار یافته محسوس تو نیست  
آگه که ز ماضی و مستقبل تو نیست  
در خورد تخم ریزی بجای تو نیست  
بسم الله این شکار مگر بسمل تو نیست  
جمعه حریف تست تنی قابل تو نیست  
دعوی خوش است گرچه تنی قابل تو نیست

غم نیست منزل من اگر محفل تو نیست  
دیوانه به کسی که دلش مائل تو نیست  
شوریده بناقه مگر بسته است دل  
حق پیکرت سرشته زهر خوبی و غلی  
نازم که چون ظهور سپیدی و خود نما  
شادم که کشته ز تو باور نمی کنند  
بیگانه از حضور تو افتاده است دور  
فی الحال است فتنه آخ زمان تو  
واعظ بختم چه فریبی که خاک من  
صد زخم کاریت بدم همچنان طپان  
از فوج ناز و غمزه مجنون با عزیز  
بر فوج غمزه نیست قصاص ای عزیز

<p>عالمی پروانه اما شمع این محفل یکسیت  ورنه خورشید درخشان مکامل یکسیت  سالک هر طے را مرجع منزل یکسیت  عشقا زان ترا گویا زبان دل یکسیت</p>	<p>هر کس شوق شهادت اورد و قاتل یکسیت  پیش ارباب بصرفرق جلاست و جمال  کعبه ددیر و کلیسا گر نگر و دستگ راه  هم بیا نم خون فشان هم در و خم پر خون</p>
دیگر	
<p>دل و داغنت بود ز جاج و سراج  می بر می دل بجای کس جاج و خراج  یافت درد در ز کس تور و راج  نیت این صید تیهو و دراج  هست ترک علاج عین علاج  باز پس میدهد بن امی کلاج</p>	<p>نیت پروا بهرم از شب و اوج  شاه خوبانی و زتا جوران  ذوق مستی نبود در هستی  صید دامانه کار هر کس هست  صبر کن صبر اے دل بیمار  دل خرید و عبت پشیمانست</p>
<p>گر کنی توبه در بهار عزیزی  کن ز پیر معنان هم استمزاج</p>	
<h2>ردیف الهمله</h2>	
<p>تا که احق آفرید انکه مر میخواره کرد  صوت مایه تصویر بر بهر مایه کرد  سینه ما چاک شد هر کس گریبان مایه کرد  آنکه در دم داده بود و عاقبت خجسته کرد  ذوق صحبت های میخواران میخواره کرد  دیدن هر باره هم مشتاق دیگر باره کرد</p>	<p>لطف نامازم که پیش از در فکر چاره کرد  چون کتان صید اول احیرت نظر کرد  با جانان در غمش کجان و قالب بود ایم  غیرتش بازیچه مشق طبیبانم نحو است  شیخ عهد خویش بودم می کجا و من کجا  دیدمش صد بار و تسکین دلم حاصل شد</p>

گوتهی از اختر ماهست و زنه مهراد  
 باشد از چشم بدنام حرمان امین که او  
 صبر گویخت اما من گوارا کردمش  
 در پریشان خاطری خسته خوش و گنجی  
 ترک چشم اوزستی می نه سخن بل  
 گو بکن فکر سلاسل هم بی دیوانگان  
 تا نگری پیرایه حسن خدا و ادش کنند

ذره های خاک ابر آسمان سیاره کرد  
 برقع از دامان پاک خویش بر خواره کرد  
 در دغور اهرت از خود کس نم اند چاره کرد  
 آنکه دل ایاره و هراره اصدیه کرد  
 کثرت میخواری او را عاقبت غم خواره کرد  
 آنکه بهر ساعیدین یارم یاره کرد  
 عمر با خون در جگر از بهر گو خاره کرد

بیکدم از حد خود بیرون می رفتی عزیز  
 صحبت آوار گانش عاقبت آواره کرد

نخچه گل گشت و عنبل خون کجاست نشد  
 داغ مهرت از بجز دل هیچ یک قابل نشد  
 خود جدا می شود و پروانه می سوزد جدا  
 ابر نیسان دیگر و فیض محبت دیگر است  
 میخورد و حسرت خضر تشنه کاسهای خویش  
 دیده هر ذره چون مخمّن بحیرت مانده باز  
 گشته هر گریه ز فیض بت پستی بر همین  
 در ره چشم غم کوتاهی عمرت بس  
 کس نگرود سداه اختلاط عشق  
 نیست خیالی از خیال نلف عنایان سر  
 سنگ جیس هم تبوحیدش گواهی داد است  
 آدمیت ابودسج ملائم ناگزیر

عقد باشد با ما حل این مشکل نشد  
 گر چه به دریم مکمل شد اما دل نشد  
 شمع تنها باعث سرگرمی مخلص نشد  
 قطره گدازت از خود و گوهر شد اما دل نشد  
 کاب حیوان غم خورد از تمغش حل نشد  
 این چه بود اوست ازین صحرای گل نشد  
 لیک نیچ از حق پستیها مصلحت نشد  
 طاقم طاق از درازهای این منزل نشد  
 در میان بلبل و گل باغبان جان نشد  
 این بلا از عالم بالا کجا نازل نشد  
 بر همین جفاست که سنگین دلی قائل نشد  
 مشت خاک آدمی آدم نشد تا گل نشد

حسرت دیدار را میسر که بعد از کشتنم	جان زلفت از تن رو بن تا از نظر فلان شد
گرچه مخموریم ساقی نیست از مابے خبر	چند روزے تغافل ز درنا غافل شد

برهمن بت پرستش میکنند خود را عزیز  
در حقیقت کس خبردار از حق و باطل شد

شنیدم جلوه عام ستانند اینچنین باشد	دعای نیم شب آه سحرگاه اینچنین باشد
نمکه تیر و مژه خنجر بسرا ز طره اش افسر	سپاه ناز و خیل غمزه را شاه اینچنین باشد
اگر آدمی و گر آبان بیابن بشنید بخواران	که دور آسمان گاه آسپهان گاه اینچنین باشد
اگر جنت عطا سازد و در دوزخ اندازد	من آنخواهم که او خواه آسپهان غم اینچنین باشد
با لطف زبانی چون لم راضی ندید از خود	بم بر لب نهاد از دل بل آه اینچنین باشد
تغافل پیشه کافسانه داند شور محشر را	رسید خسرو دم ناله د آه اینچنین باشد
جهان ست و شرارت و من مخمور محروم	تو باشی ساقی میخانه آنگاه اینچنین باشد
بمی گویند دار و رنگی از لهامی میگویندش	توان جانے بجای داد هر گاه اینچنین باشد

عزیز بے سرو پا را غمش حضرت طریقت پس  
چه پاک از گمهی آرزاکه همراه اینچنین باشد

شب همه شب بتو امی ره سترم از خاک بود	چشم انجم سومی من چشم همه آفلاک بود
ناله من دوش برق خرم آفلاک بود	طعمه آتش دعا من چون جگر خاناک بود
پیش پنهان شده روی جلوه فرعون داشت	آن جلال پاک او خور نگاه پاک بود
فیض بیک رنگی عشق است این که بر پیش سحر	گل گریبان خاک بود و سینه ما خاک بود
لطف او برداشت از خاکم درین بختیر گاه	ورنه صید لعنم کے لائق و تراک بود
تجربت کردیم در آیم غیر از عشق نیست	دار و تلخی که گاه زهر که تر یک بود
شب بخوابم بود در بر روی دل و بهای فیض	صبح چون بیدار گشتم سینه لم صدک بود

یاو ایام جوانیها که هرب تاسحر دست گستاخ بود و شوخ من بیایک بود

گشت روشن از جمال او سواد ما عزیز  
جلوه او صیقل آئینه ادراک بود

نیک چون دیدن پنهان بجا خاک بود  
دیده منناک با یا خاطر غمناک بود  
صدیفر به بود و نازک حلقه نقره بود  
انچه با خود بدم از آفاق عشق پاک بود  
جذبیه که جانبگن حلقه نقره بود  
چشم وصل از یار و چشم مهرم از افلاک بود  
غمزه اش صدیگرنگن ترکان ابرسفاک بود  
دائما بر فرج من ابر را اساک بود  
اینهمه سامان چه لازم بهرشت خاک بود  
سبزه کان سایه پرورد نهال تاک بود

آنکه خلق در ره سرگشته چون افلاک بود  
در قیامت آنچه منظور نگا و پاک بود  
از گرانجانی من آنست عهد زینت  
دین دنیا جان دل یکدین به ختم  
سرکوبه و در الان حرم داده است  
ساده لوحی بکن این معیانی صبح و شام  
جان سلامت بزم از دست امکان شد  
چشم من بر نشسته کامیهای دل اشک بخت  
جنب حور و قصو و کوثر و ماد معین  
صبح محشر نیز سر از خواب مستی بزداشت

بجز بهرشت باعث این باده نوشها عزیز  
ورنه زین آلودگی کام و ز باغ پاک بود

بهر از نا که گره در گلو که خاموشند  
بدل شسته تیاراج طاقت هوشند  
تو هوشی و تماشایان کتان پوشند  
شهید عشقم و خوبان جنازه بردوشند  
که خون مردم ریزند خود بوی پوشند  
که این غزال شکاران بخواب گوشند

جماعتی که با خفاسی راز میکوشند  
پری و شان که رخ از چشم مرمان پوشند  
بر آرز پرده احوال حبیب امان بین  
کس زفت ز گیتی بشان شوکت من  
حذر ز حیل و چشمان فتنه پردازش  
دلم به غفلت شیخان باریا لرزد

جماعتی که زد دست تو خورده دست برگ  
کنون که لشکر غم ساقیا برند آن تلخت

خو زند حیف که با جوریان قبح نوشند  
بیار باده که تاملی کشند می کوشند

درند پرده عاشق بتان هند عزیز  
علی الخصوص چو پیرهن تنگ کشند

آسمان که سعی طلعتش جای سو کشند  
گلهای خود نما که گلشن نمو کشند  
روی نیاز هر دو جهان بومی و کشند  
یک نیزه آب خنجر و پیکان شود لبند  
گو یا که جان بکالبد خاک می دهند  
هجران رسیدن ترار و ز بازخواست  
اینجا غم فراق به کس نیدهند  
خانه راز رخنه بود چشم پر تو  
خوتابه گشته از مژه بایم روان شود  
کاریکه در شبانشد کن به پیریش  
جمعه بخون طپان گردیده باده مست  
بان زود تر بیا که سی بر باد خوشیش  
چاکه که هست دلم از خنجرستان

امی کاش در حرم دلش جستجو کشند  
بومی تو از نسیم صبا آرزو کشند  
آری بیک محیط جمع این دو جو کشند  
گر خاک کشتگان از شست و شو کشند  
این ساقیان که باده بجام سپو کشند  
انیت بر چن آنکه ترار و برو کشند  
امی آن کسان کج وصال آرزو کشند  
ظلم است چاک سینه ما اگر رفو کشند  
آن می که در فراق تو دم در گلو کشند  
شبانچه گم شود سحرش جستجو کشند  
تا روز بازخواست کرا سخر و کشند  
ترسم که دیر آئی و در را افزود کشند  
امی کاش که بنا و کن دیگر رفو کشند

امروز هم گذشت ز قتل عزیز یار  
با حوریان بگو در حنبت فرو کشند

آنرا که رخت ز لیت یدن نمی دهند  
امی امی ناتمامی جوش خجالتم

برقع ز روی یار کشیدن نمی دهند  
گشتم تمام آب چکیدن نمی دهند

<p>این بیدلان که جا بیدن نمی دهند بسمل کنند لیکت پسیدن نمی دهند از دیده با چه سود که دیدن نمی دهند گر بر مراد خویش رسیدن نمی دهند این سره ابدیدہ کشیدن نمی دهند حرفیت وصل او که شنیدن نمی دهند</p>	<p>دارند که روا که کند سینه چاک کس این ظلم تازه است بید و پیشگان محروم مست شبیره از نور آفتاب ای کاشکے رسم بمراد عدوے خویش چشم از هوس بربند که صاحب تبارن سرتاپای گرمه تن گوش می شوئی</p>
<p>جان میهم در غم شیرین لبان عزیز ای ای اگر لبے بگزیدن نمی دهند</p>	
<p>حریف غمزه و ناز آمدن از من نمی آید برون از عهدہ ناز آمدن از من نمی آید که میداند به پرواز آمدن از من نمی آید که هر دم بر سر ناز آمدن از من نمی آید سخن کو تہ سخن ساز آمدن از من نمی آید</p>	<p>بسویش برمان باز آمدن از من نمی آید تکلف بر طرف بتان دل جانم که هر ساعت نه رحم ست این که آزاد از قفس دست ستایم کنند صد ناز و من قربان این نازم که می گوید بخاموشی کنم فریاد و خواهم داد دل از منی</p>
<p>غریز از مرد این اہی بر تہنا ز من بگذر بکوشش رفتن باز آمدن از من نمی آید</p>	
<p>ہر طرف ملک نجا چون بگوشش آمد نور صبح ظاہر شد مرغ در خوش آمد از تو بود پیغامے ہر صد ابگوش آمد تیغ در کفش دیدم خون من بگوشش آمد</p>	<p>ہر کجا کہ در گفتار آن لب بپوش آمد موسپ پییم رود داد دل ہی کند فریاد از تو آگی میداد ہر چه در نظر افتاد جان بہ تن نمی گنجد بچوشتن یہ پیرن</p>
<p>دیگر</p>	
<p>ناد کے میشود و در جگر ریش رود</p>	<p>بتو ہے کہ بروم زد دل خویش رود</p>



تا بهنگام تماشای تو یارب چه کند  
 پلوسن بنشانید خدارا نفسی  
 میرد بر دل غم دیده ام از گریه ام  
 ناله تا هست بل فاش نگردد راز  
 گل بکفت میروم در شکب آنکس ام  
 تالاب دردن پیمانہ تکلف دارد  
 تسلیم فرود کرده نعیم خستایم

آنکه ناکرد نگاه تو از خویش بود  
 اینکه هر لحظه همی آید و از پیش بود  
 آنچه از سیل بکاشانه درویش بود  
 خون بر آید زنگ آن دم که بر پیش بود  
 کز گلستان جهان با جگر ریش بود  
 اخیش آن زندگانه خورده می از خویش بود  
 تا چه در خاطر آن بصلحت اندیش بود

خرقه بفروشد بخز باد و خاموش عزیز  
 گفتگو بیوده تا که بکم پیش رود

کعبه رسم از راه پارسائی بود  
 خط پمیری آورد خط شکنیش  
 چه بود جان نشاسم بغیر اینکه مرا  
 نم رسید ز پلوسیدم چو رسید  
 بحضرتی که در عالم سر بگو غادت  
 فغان که ناله و آه منی رسید کفون

و گرنه پیش خودم جامی جیبائی بود  
 و گرنه در سرا و دعوی خدائی بود  
 ز مدتی تو پیوند آشنائی بود  
 سیاه روز شدم آنچه پوشنائی بود  
 خموش بودم از شرم بنیوائی بود  
 بجزرتیکه در خود مرا رسائی بود

دیگر

وصل با جان جهان تاندهی جان نشود  
 گرچه انسان بریاضت شود انسان آخر  
 بر سیه بختی آن هند و نادان افسوس  
 حال زار من خسته گوئید بوی  
 هر دو عالم اگر آشفته و در هم گردد

شرط عشقت کیت این نشود آن نشود  
 لیک دشوار همین است که آسان نشود  
 که لُخ خوب ترا دیده مسلمان نشود  
 ترسم از کرده خود یار پشیمان نشود  
 یار بآن خاطر مجموع پریشان نشود

گر مجوشی محبت اگر اینست بمن | عجب از باغ خلیل آتش سوزان نشود

دو سه خم می بخور امروز و نگهدار عزیز  
که در ایام بهار این قدر از زان نشود

<p>در داکه کار ما محبت کجا رسید آخر در از دستی ما تا کجا رسید آخر بداد در دول ما خدار رسید این چشم زخم آه با از کجا رسید در تاک پیش از آن کج سدمی ما رسید یک قطره خون ز ختیه صد بار رسید خالی چو گشت خمکه نوبت ما رسید کز خاک ما پی خسته دلام دوار رسید یارم ز در در آمد و سحر از قفار رسید</p>	<p>بیگانه هم پیش احوال ما رسید نوبت بچاک سینه ز جیب قبا رسید بعد از فنا بخاک من آن پور رسید چشم من نه است از خون گریستن ما زود خواه و ساقی ما بیدنگ بخش دار عشق خدمت ناکرده اجر ما ساقی ز روی ما مجلد ما ز محبت خویش داروے خود بخاک بزمی طلبی بهر نازم بطول مدت عیش و نشاط خویش</p>
---	---

کے از ظہوری ز نظیری رسد عزیز  
فیضی کہ از کلام آہی ما رسید

<p>کہ خیل غمزہ پشیا پیش زلفش بر قفا باشد ہنوز این شت ہامون پر آواز درا باشد کہ ہر یک شیوہ کز روی تو آید دلر با باشد و گرنہ چشم بد دورا نچہ پوشی خوشنما باشد کہ جامی او بغیر از عرش یعنی دل کجا باشد نیتانے کہ دار و شیر مرے پوریا باشد نیشن گاہ زراغ سایہ بال ہما باشد</p>	<p>سر ایش گرفتن ز ہرہ عاشق کجا باشد مگو لیلی و مجنون و نت پشست آنہ شورش تو خواہی ناز و خواہی غمزہ سکین ہر سخن خواہی ز حال عاشقانہ چشم پوشی خوش نمی آید پدیر و کعبہ اش جو بنیدانان دزین غافل بود جامی پلنگ شیر ہر یک بشیہ اینجا غور سلطنت از سرنہ کاین افسر شاہی</p>
--	---

یکے رادر تری مسکن یکے را بر تریا جا  
عزیز است آنکه جائی می بزن ناما سوا باشد

<p>هر در در ادا بود و چاره گر بود زخمی که از خدنگ توام در جگر بود از چشمش الامان و ز تر گانش الحذر نازم بدر بای ادا آفرین خویش عمرے گذشت کز می عشق و غور حُسن گر صد هزار تیغ بلا بار د از سپهر شود سنگیر عاشق از یافتاده را رازے که در میان گل و بلبل است زبان</p>	<p>جز در عشق هر چه همه درد سر بود چشمے ست کان براه خدنگ گر بود کاین رخنه گر بود اگر آن فتنه گر بود کز هر اداش ادای دگر خوبتر بود من بخیر از وزن او بخیر بود نازم بدایع عشق که دل اسپر بود تا وقت کار دست عایش سپر بود آگه نه باغبان نه صبارا خیر بود</p>
--	--

از ناو کے که زدنگه ناز او عزیز  
دل ریش و سینه ریش و جگر ریش تر بود

<p>دل گبر و مسلمان عشق او بیباک می سوزد بعید از اشک گرم و آه سوزانم نه پنداری برای جلوه اش بیدوی از کوه سنگین تر برنگ دود می پیچد بخود زلف سیاه او پس از مرگم با لب فلکج از سوز نهان من چه غم گر سوختم اما غم آن سوز دم کاخر طلسم طرفه از آب آتش عشق می بندد چو شمعے کان بغاوسن هم پاشید جا دارد عزیز از تاب آتش خانه ایران همی ترسم</p>	<p>که آتش پاک ناپاک نچه پاید پاک می سوزد که ماهی زیر خاک ماه بر افلاک می سوزد تجلی کوه را چون گاه اینجا پاک می سوزد مگر از قربت آن روی آتشناک می سوزد مبادا خانمان خفتگان خاک می سوزد دل او نیز بر حال من عنمتا ک می سوزد که گرید چشم لمتاک دل غمتاک می سوزد دل غمتاک من در سینه صد چاک می سوزد که مغز اهل فم و صاحب ادراک می سوزد</p>
--	--

بنامش چون نگارم نامه دستم رسته درگیرد  
 جمال باجلال او ز رخ چون پرده برگیرد  
 که دانسته که مشت خاک مثال بشر یا بد  
 دل من از دم پیران روشن دل ضیا دارد  
 برنگ شمع سرازیت عاشق را سرفرازی  
 براه آن نازنین مال بدل بردن شود هر سو  
 که امین شمع روست ایمن آرا درین گلشن

که جامی نامه ترسم دل دست نامه برگیرد  
 زبان از اهل عرفان دیده از اهل نظر گیرد  
 بشر در حسن خوبی خورده برشمس و مگر گیرد  
 چراغم چشم بد دور از نیم صبح درگیرد  
 که صدره گرسرش بری سری دیگر ز سر گیرد  
 که زلفش با دودست از امین ایسر کمر گیرد  
 که چون پد انگان آتش برغان سحر گیرد

سوادم روشن از نظم نظیری شد عز ز آتش  
 چراغی را که دوت هست در سر زود در گیرد

در غم و غصه به تیغ تو بر اتم دادند  
 شمع محفل که عشقم که نباتم دادند  
 چشم بنیا به تاشامی صفات آدم  
 غرقه الجبهه توحیدم در ره عشق  
 سیما طلبش رفت بهر سو آخر  
 رفتم از صومعه تا میکده افتان خیزان  
 هست چنین ختم ز رنگین زانکه مرا  
 داغهای جگرم در هم و دنیار شمار  
 بنده عشق شدم ترک دو عالم گفتم

زهری خواهم و آب جیاتم دادند  
 صدر هم کشته و صد بار جیاتم دادند  
 دل دانا بے آگاهی ذاتم دادند  
 یعنی از ورطه تفریق نجاتم دادند  
 درد دل خویش نشان عرفاتم دادند  
 صله این حرکاتم بر کاتم دادند  
 بکف از حلقه گیسوی تو خاتم دادند  
 که ز گنجینه عشقش بز کاتم دادند  
 خط آزادی من لات مناتم دادند

کک حافظ دهم ز شکر کرده غزین  
 نمرے تازه ازین شاخ نباتم دادند

که دارد روی موی چشم و ابروی که او دارد

که باشد ز خوبان جهان خوی که او دارد

<p>برورنگی که او دارد بوی که او دارد          برودل از صنوبر قد بوی که او دارد          وگر لیلی و مجنون صید آهوی که او دارد          که هست آینه دار دست بازی که او دارد</p>	<p>نه گل راهست ملدانه عودے رانه عنبر را          زندیلی پسبل زلف پچانی که هست را          اگر فر باد و شیرین خسته آن نسبت شیرین          ز تیغ او چه پرسی سینه صد چاک من نگر</p>
---	--

عزیز از چار سومی و شجاعت میسو بود آن رو  
 که سومی یار دارد و بهر سومی که او دارد

<p>مقام قاب تو سین آمد ابروی که او دارد          برد از جادوان دل چشم جادوی که او دارد          طپان در خاک خون از دست بازی که او دارد          ربا بد گومی از خورشید گومی که او دارد          عیان خومی نکوانه روی نکوی که او دارد          بهشت عاشقان باشد سر کومی که او دارد</p>	<p>شب معراج دلهاست گیسوی که او دارد          با یای می آوردند صدین سامری ایمان          چه جائی صیغیر است بنگر شیره مرغان را          ز نغزش بدن گیسوی مانند چو گانش          بدان روی نکوزان روی دل آدم که می دیدم          مده هر دم فریب و ضمه رضوانم ای واعظ</p>
--	--

انه تنها جیبای آستان روی عزیز آمد  
 بود در سجده بر تن هر سومی که او دارد

<p>جلوه از تنگی جادو در دست توان کرد          هیچ یک فهم سخنهای در ان توان کرد          از ادب پیش روی اظهار خطا نتوان کرد          کاین ناز است که ز نهار قضا نتوان کرد          هر چه پا کرد و کند چون چرا نتوان کرد          سر گیسوی می از دست بهان نتوان کرد          لیک نهار را از تو جدا نتوان کرد</p>	<p>آنکه جا جز حرم سینه بهان نتوان کرد          حال این دشت پانی تو که غیر مجنون          اگر چه دست خطا پوش و عطا پاش و علم          غافل از عرض نازی شو ای دل نهار          گر همه هر دو فاد همه بیداد و حبنا          گر گرفتار بصد بند و سلاسل گردد          عضو م عضو کند از بعد فنا گر چه جدا</p>
--	--

تا ز حافظ بگفت سلسله هست عزیز دست در حلقه آن زلف و تا نتوان کرد	
انحراف از خط فرمان قصاص نتوان کرد اگر شوی متکی من در جاه و دولت رود آن بت بفر به که من از خود جرم ناخن کس نکند و اگر ه کار مرا	نیک و بد هر چه کنی جز برضایت توان کرد تکیه جز بر کرم و فضل خدا نتوان کرد جای شکست حواله بت بخدا نتوان کرد حل این عقده بجز دست دعا نتوان کرد
بر سرش برین گرچه بود جامی عزیز لیک در خاطر او حیف جان نتوان کرد	
دم از محبت او گریه نتوان زد یک جرعه از می عشق باشد و کون افس در بزم اهل عرفان از معرفت سخن بان راه گرد درون نداری با بنی بجز روزاری باز از عشق کن گرم از بے تعلیقها فرصت مده که گرد و صیت شکار غیرے دیوانه اش تسلی از سنگ کوه دکان نیست بخت سماع و جلالت باز اهدان حرام است	تا در دهن زبان و در تن توان توان زد ساقی اگر تو باشی رطل گران توان زد با دوستان شرابے در بوستان توان زد هر دم سر نیازے بر آستان توان زد اگر خانه نیست آتش در خانان توان زد گر در کین مانی تیر از کمان توان زد بر سینه طور سینا از هر کران توان زد با جنگ و دوفستان این استان توان زد
هم ابرو ان کمان کش هم صف کشید مکرگان تنها عزیز خود را بر این دآن توان زد	
جلوه شام و بکا هوش نگرید شرم آلوده نگاهش نگرید اللہ شد با قبله طرف	هر دم چشم بر آهش نگرید دیدن گاه بگاهش نگرید بجی طرف کلا هوش نگرید

وه که نارنجیه خونم نخل است  
هر کجا بود دله گشته هفت

شرم ناکرده گنا، هوش نگرید  
قدر انداز نگا هوش نگرید

یار خود رفت بر بالین عزیز  
حبذ به ناله و آه هوش نگرید

آنکه که داد صید آن ترکمان دهد  
ایزد بر کس دل جان و جان دهد  
لعل لبست برده صد ساله جان دهد  
آن پر توے که از موه خور دره خلیل  
حقا که هست دشمن عشاق دایه کو  
گیرم که مرگ امان دهم تا وصال یار

شرکان بغمزه ناوک و ابرو کمان دهد  
خوش طالع آنکه چون تو بوی جان دهد  
چشم عنایت تو با هو زبان دهد  
اکون مرا فریب زدی تبان دهد  
در کودکی بدست تو تیر و کمان دهد  
اما امید نیست که بجزش امان دهد

❦

غمین مباش که اندوه و غم نخواهد ماند  
ز جذب پام خط و دانهامی خال تبان  
اگر تو مرده دیدار می دهی امروز  
بحال خویش سخن گریه زان پیش  
چو کاروانی و با و تلگاہ کاری کن  
چو زرباره سنگه خود کند فریاد  
مستم بخوردن خونم چو خوره می خور  
سر تو خم شود ای نوجوان ز آرزو  
اگر عنایت حق خضره شود بعد  
کبومی خویش خدارا مرز خون عزیز

جهان و همه چیز بوی هیچ هم نخواهد ماند  
کبوترے بجز هم جسم نخواهد ماند  
بعینیت که کس عدم نخواهد ماند  
که آب رد دل در دیده نم نخواهد ماند  
که غیر جام نشانه زجم نخواهد ماند  
کرم بانده صاحب کرم نخواهد ماند  
بگردن تو و بال مستم نخواهد ماند  
که در سراسر زلف تو خم نخواهد ماند  
میان من و او کیفیت دم نخواهد ماند  
که حرمت حرم محترم نخواهد ماند

زود چشم نیم بازش که بخواب باز باشد  
 دل من ز چنگ لبرکت دهنوس بهائی  
 می لطف سانی ارزان سرکشان سلامت  
 چو حرف سوز و سازی شمار هو بازی  
 باد او عشوه نو دل هر کس را بید  
 بکه گویم ارنگویم بتو حال دل و گرنه  
 بسرش هوامی صید نه بود بغیر عاشق  
 نکند سیر چشمان هو سے جز نقایش  
 شب هجر سرگذشت سز لعل یار گویم  
 من اگر چه از تو دورم همه وقت در حضورم

که بعضی کتب در ترازان

برخ دو عالم امشب در فتنه باز باشد  
 چه کبوتر است الهی که حرفت باز باشد  
 در تو به بسته گوش و در دیر باز باشد  
 غم عشق و عشق بازی غم جانگداز باشد  
 که هزار شیوه اورا جز او اونا باز باشد  
 نتوان بخوبیش گفتن سخن که از باز باشد  
 نگهش چو عشق ترازان بحمین باز باشد  
 طلبد بهشت آنکس که اسیر آرزو باز باشد  
 سخن در از باید که شب در از باز باشد  
 چه نماز یا الهی به ازین نیاز باز باشد

بقمار عشق بازی برداے عزیز بازی

که ز فرط بے نیازی بهو تو پاکباز باشد

ز قول و اعطی شهر اجتناب باید کرد  
 چرا بمیکده خود را خراب باید کرد  
 پے صبوحی محشر پس از فنا من  
 سواد زلف تو دار دل ریشام  
 هر یکے چه دهنی دل گروسی ضننی  
 چرا پرسش بیمار خود نمی آئی  
 کینم رونی می بین لیل روشن است  
 ز خرقة های مرقع که در خور خرق است  
 بیا که ماو تو ساغر ز نیم بر لب آب

عمل گفنه چنگ در باب باید کرد  
 که می پرستی وستی آب باید کرد  
 نهان بخاک خمی از شراب باید کرد  
 و لے مقابله این کتاب باید کرد  
 ازین صنمکده اش انتخاب باید کرد  
 خیال پرسش روز حساب باید کرد  
 که پشت بر همه چین آفتاب باید کرد  
 چه ترچه خشک همه غرق آب باید کرد  
 جهان و هر چه دروغ غرق آب باید کرد



حساب معصیت بمبتیاری خویش عزیز  
حواله بر کرم بے حساب باید کرد

<p>زهر کس مسکنم گوش اختلفانی در بیان دارد جهان پیر احسن خود آرایش جوان دارد که قرب دست در هر حال عاشق از زبان دارد بدان ماند که قصد آسمان بار ایمان دارد که پیرے در کینت هست تیرے در کمان دارد که هر خار ره این افسانه بر نوک زبان دارد چه لذت دارد آن عاشق که یار و یار دارد سر رخا ش با بهفت اختر و بهفت آسمان دارد و گرنه شمع در دل هر چه دارد بر زبان دارد که چشمه سوی گل چشمی بسوی ماغبان دارد و گرنه اندرین ره لیلیه هر کار دان دارد ندار دیبج یک از این آن آنے که آن دارد چنان خرم که جا در بوستان با بوستان دارد</p>	<p>محبت هست یک فسانه صد فسانه خوان دارد هوای عشق بازی بسکه از اهل جهان دارد بسوز بجز رضی باش از پروانه عبرت گیر کسے کو از ره طول اهل قربت خدا خواهد مباش می جوان از کرا این چرخ کهن امین چه پرسی سرگذشت با پی افکار جهان کردم نه امید جفا کاری نه ذوق دل آزاری تو از فریاد من بطن مشوکا مشد لانا لان بجز پروانه اسرار محبت کس نمی فهمد ندانم تا چه بلند عنایت و بصیت مقصودش چو مجنون در بیابان نیست یک دیوانه هم اکنون سرایا غمزه و ناز مد خوبان جهان آتا خوشا دیوانه کو با وحشیان درشت در باشد</p>
--	---

عزیز از رحمتش دارد امید مغفرت ورنه  
نه آئینه و نه دینے نه این دارد نه آن دارد

<p>دامن من از قفا خار مغیلان می کشد ز جنتے گزود و دارد دل ز درمان می کشد انتظار من بکینت چند رضوان می کشد کس بخود از مهر خورشید در خشان می کشد</p>	<p>از من آن مردمان در ره چو دامان می کشد رنج تلخی دوا ناز طبیبان می کشد بان بکش شمشیر قربانت شوم زودم بکش دور از وی نیست قدر شبنمی پیش مرا</p>
--	--

<p>با گریبانست دستم را کاشکش در خون در سر سودا می مجنون نیست از لیلی العبد سزای خط را بر دیش آب تا دیگر است</p>	<p>دل گمان دارد که آن گیسوی چنان می کشد رخت اگر از بخد بگله در بیان می کشد کاب از سر حشمت خورشید بان می کشد</p>
<p>اینقدر خنما که دارد از زنگین عزیز گو بود بسیار خوار آمازستان می کشد</p>	
<p>دل بیادش باز گلبانگ پشان می کشد دل که در بجز تو این فریاد و افغان می کشد جامه نگذاشت بر تن خلق دست خون خالی از مهر و محبت نیست کس در نشأتین در کاشکش از دو گیسویش لم افتاده است بے نیازی بین که یوسف ابان حسن جمال قصه آشفته حالها که من هم مگو</p>	<p>بلبلان را در بهار از گلستان می کشد انتقام خویش از گردون گردان می کشد تا که سر در گریبان پا بد امان می کشد هست آن می این که هر گز مسلمان می کشد می کشد که این بسوی خویش که آن می کشد گاه در چاه افگند گاهی زندان می کشد نخلته ترسم که آن زلف پشان می کشد</p>
<p>مانی صورت نگارم در سخن سخی عزیز خامنه من یک قلم تصویر خو بان می کشد</p>	
<p>چشم خورشید برویش چو شام افتاد چشم مست صنم بر من ناکام افتاد با دم نیست که قاصد زبان تو دهد دل که گیسوی تو نادیده گرفتارت شد نامه با کرد رقم یار با غیار دله دل که دارد دهنش خندانش با دام محتسب بر سر زندان تبه کار رسید</p>	<p>شد چنان بنمود و بهوش که زین بام افتاد رعشه در کفم جام دمی از جام افتاد فردده وصل که چون بوسه بنیام افتاد بلبله هست که در دام تو بیدام افتاد از کفش خامه بنام من گننام افتاد پخته کاریت دله در طعنه خام افتاد اگر گدر گله آن جمع کالانام افتاد</p>

اگر چه خصم دل و دین لاف و خط و خالت است  
 هست نازم به نیازیکه زنده و صنان  
 من نه امروز به زادی عشقم ممتاز  
 دل را ببین که چون سودا می رود  
 من می رسم ز خویش اگر بار می رود  
 قدر متاع حسن بود تا جوایم  
 جوایمی که سیت شام و سحر کز دین نفس  
 دل در جهان بند که جائی قیام نیست  
 ای راه و محنت بعبرت بین که شمع  
 از من چه پرسی نیکه ز نفس بل چه پرت

زین میان غمزه بیباک تو ب نام افتاد  
 هر که می کرد رم از سایه من نام افتاد  
 در ازل قرعه بنام من گن نام افتاد  
 خون گشت و خون ز دیده خونبار می رود  
 آید چو یار دست دل از کار می رود  
 سودا بجن و گزنی حسرت یار می رود  
 صد بار باز آید و صد بار می رود  
 بسیار کس که رفته و بسیار می رود  
 راه فنا بدیده بیدار می رود  
 دانه که شب چه بر سر بهار می رود

نای دست دل بکارونه یار سیت در کنار  
 عمر عزیز حیف که بیکار می رود

از خارم دل جان زار و زار آخر شد  
 جوش زن خون عناد دل که بهار آخر شد  
 همچو ز گس اثر خواب و خار آخر شد  
 دست بر سر چه زنی کار چو از دست نیت  
 عار و ننگ است درنگ از پی نخر فلکن  
 من گران بار گنه بودم دره دور دراز  
 مدت عیش بیک خنده کفایت نکت  
 شمع را گوی که بر حن شب افروز مناز  
 روز نیش بست هوا سر زهر سو بر خاست

تمام است

ساقیا بر سر کار آه که کار آخر شد  
 باغ تار اغ پر از نقش و نگار آخر شد  
 چشم تابان کم فصل بهار آخر شد  
 کف افسوس چه مالی خوگار آخر شد  
 تا کمان زه کم از دیده تکرار آخر شد  
 تا دران عرصه رسم روز شمار آخر شد  
 گل نشد غنچه و ایام بهار آخر شد  
 صبح دم هست قریب شب تا آخر شد  
 روی و موشه سینه با گرد و غبار آخر شد

اندرین صید که از بادیه قدس عزیز  
بشکار آمد و خود نیز شکار آخِر شد

غم تو شادی درد تو دوار اماند ابروش قبله ارباب صفا را ماند دام دلهاست چه دنیا و چه عقبی الحق غنچه با لب گند و شاخ ببالد که باغ بو که آنی پے گلگشت گلستان دنی از بهار دل پر باغ چه پرسی که ازان حیف ارباب سخن منبیه بگوشتند همه نکش ز حمت نازے که ربا بدلسا رخت بر بند ز شور شکده دهر کزان جو رو بیداد و جفائے که بعشاق کند مکش از کشتن با بگنجان دست و ترس کو کهن ماند در دنیا که ز شیرین ناکام	هتر تو مهر جفائے تو و نارا ماند مردم دیده من قبله نما را ماند دو جهان سر سبز آن زلف و تار اماند رفتش آمدن باد صبا را ماند زانکه هر شاخ گلے دست عارا ماند روضه خلد برین پشت گیار اماند ورنه هر مصرع من آه رسا را ماند زانکه هر شیوه او ناز و ادا را ماند هر صدائے که رسد بانگ در اماند به تسلی و تولا و مدارا ماند خون عشاق بست تو خارا ماند اگر چه جان دادن او شیر بهارا ماند
---	--

هر یکے نامِ خدای کند اعزاز عزیز  
گو ولی نیست لے اہل دلا را ماند

لالہ و گل بنظر خار و خم می آید عاشقی کے ز دل بُو الہوم می آید کیست یارب چمن آرائی فضائے دل من رنج جان کنندن من امی ملک الموت کش طارے را کہ نشین گلستان دارد	یا چون ز بہت کنج قفسم می آید کار پروانہ کجا از گسَم می آید د مبدم بومی خوشی از نفسم می آید آنقدر باش کہ عیسی نفسم می آید ریشک بر ز بہت کنج قفسم می آید
---	--

<p>دیده نقشش و نگار قلم صنم هست گر چه من قسین نم لیکن هم غیبی او چون بخوش حالی ارباب تمناعت میگرم</p>	<p>منغ زرین نظر هر نگسم می آید روم از خویش چو پانگ بگم می آید رحم بر اهل هواد هو سم می آید</p>
<p>که دهاد من بیدل بیچاره عزیز گر بیداد دستم داد رسم می آید</p>	
<p>خوش طالع که ماهی با ده پایا من امشب شد در آمد چون بهم از در سحر سر زد از خاور شب هجر است ده صبر دل متبایب مضطرا ز عمره خوا تم راز دلش گویم به تمنائی ایکے هست اصل حُسن و عشق اما جلوه گر چون شد نه دنیا را نموسے نه وجودے بود عقبی را</p>	<p>دو دل چون شیشه و پیمانہ یکجان و دو قال شد شتم چون روز روشن بود روزم تیره چون شد زیار بایر ب من عالمی بیدار یا ر شد چو تنها یا فتم محواز دل من حرف مطلق شد بعاشق گشت موسوم این بعشوق آن ملق شد منور هر دو عالم از طلوع این دو کو کشف شد</p>
<p>رقیب از نخوت آخر رانده آن بار که آمد عزیز از خاکسار هیا دران حضرت مقرر شد</p>	
<p>بناز تیغ بکف قصد استخوان دارد نظاره چمن دهر کن که هر شاخه پسینه چاک ز نم سرنگ می کو بم</p>	<p>بهشت مفتحت ان طالعی که جان دارد بکف مرقعه تصویر باغبان دارد چو بشنوم که فلان یار مهربان دارد</p>
<p>﴿پدر﴾</p>	
<p>زیر خاکم کنی و خاک بس خواهی کرد چشم دارم که تو لای گریه از خواهی کرد بیش از مینا من آخر چه دگر خواهی کرد</p>	<p>خیال زین بعد و فاقم چه دگر خواهی کرد نالہ من نکند دل ادتا شیرے سینه سوراخ و جگر خسته و دل شد انگار</p>

## روایت اسی ناملہ

حسن و اجڑ مصر و کفغان است کفغانے دگر  
 قصہ عشق از زبان ہر کیا بد خوش دلے  
 لہنجین دامن کشان گمیر وی از دانت  
 ہر مرض دارد و واہر در را باشد علاج  
 کفر و دین با دا مبارک کافر و دنیا را  
 از بر اسے دستکار یہائے جوش و چشم  
 آستینے گر نہی بر چشم خونبارم چہ بود  
 کہ مہر و گہ بقہر و گہ مدارا گہ بن ساز

یوسف ہرم کشد سر از گر یہا نے دگر  
 عند لیبین داستان گوید بد ستانے دگر  
 دست برداریم و می گیریم دا مانے دگر  
 در دول را نیست غیر از صبر در مانے دگر  
 عاشقان دارند دینے دیگر یہا نے دگر  
 ہر زمان می با یدم جیب گر یہا نے دگر  
 غیر از ہم نیز باشد زخم پہنا نے دگر  
 دل نہ ہر س می بردا نا بنوا نے دگر

در جنون ہم نیست موزون مقالات عسیر  
 گوئی از بردار و این دیوانہ دیوانے دگر

ہر زمان گردون دن باشوکت دشانے دگر  
 باغ گیتی را بہین کز نو بہار صغنتش  
 بگذر از بے برگی و بے طاقتی و بیدلی  
 نے نہی در دیدہ ام ماند و نہ آ بے در سبگر  
 آ بے گل را کے بو و سرائے این رنگ و بو  
 جان نثار جان جان مردن نید اند کہ پیت  
 از نیاز بے نیازان نیست واقف ہر فقیہ  
 جوش طوفان خجالتمائی عصیانم بہین  
 بشکند ترسم کہ میزان قیامت اسی عزیز

می نواز دنو بت شاہی با یوانے دگر  
 در بغل غنچہ پیر دار گلستانے دگر  
 بے سرو سامانیم راہت سامانے دگر  
 ہست خاک تشنہ ام محتاج بارانے دگر  
 آن گل نوخیز باشد از گلستانے دگر  
 یار اگر جانے ستاندمی دہد جانے دگر  
 کاین نماز دیگرست دارد ارکانے دگر  
 ہر بن مو بر تم شد چشم گریانے دگر  
 بار عصیان مرا بایت سیزانے دگر

## دین نامی معجمہ

<p>کس از ہزار کیے ہم نگفتہ است ہنوز          کیے شگفتہ کیے نا شگفتہ است ہنوز          عجب کیے اور رخ خود را ہفتہ است ہنوز          غبارِ سینہ مارا نرفتنہ است ہنوز          کہ سر ز بانوں یار خفتہ است ہنوز          کہ کس نگفتہ و نہ کس شگفتہ است ہنوز          ز راہ او خرم خار جزو تہ است ہنوز</p>	<p>تنامی آنکہ ز مردم ہفتہ است ہنوز          دو غنچہ ہست و عالم ز گلشن صنغش          جہان ز جلوہ حسن دیت بالامال          صبا کہ صبح و سا خا کرد خانہ اوست          سحر و سیدہ و اورفت من بہان بمان          حکایت من او شد فسانہ وین عجب است          آبشت و کار بہشت ست ناز رضوان را</p>
---	---

سزد کہ عقد تریا کنست بر تو نثار  
 عزیز چون تو کسے در سفتہ است ہنوز

<p>نقاب از رخ در گیتی انقلاب انداز          متاع تر شدہ خود بافتا بانداز          ز چشم ست نگاہ باین خراب انداز          بحرف حون نظر اندرین کتاب انداز          عنان بجان آبا زرہ سرب انداز          بگردن مہ خویشید این طناب انداز          تو ہم خدنگ عالمی مستجاب انداز</p>	<p>گرہ گبسی و خلقے بی بیچ و تاب انداز          بیا و خرقة اسالوس در شراب انداز          نہ جام جم طلسم سا قیانہ جام شراب          صحیفہ ایست جہان ہم پاز حقائق حق          ز کوثر آن طرست آجومی مقصد تو          کشند شام و سحر سرز حلقہ زلفت          دال بقصد تو شاید کہ او کمان زہ کرد</p>
---	---

شب خرسست دنیا مد ہنوز یار عزیز  
 مگر خواب بر آید بنامی خواب انداز

## رویف شین

دلے دارم بیابان گردن کمانے که صد بارش  
وگر بر امتحان دل بود مرقگان خوشخوارش  
ندارد احتیاج مشتری کالای حسن او  
چه پرسی از دل ز این مجال پریشانم  
ز درد بیدلی گزشت از سود زبان کارم

ز دریا تشنه و ز پرده آوردم ز گلزارش  
ترنج ما بشرط کارد میخواید خریدارش  
که چون خورشید گرم از جلوه خویش است بارش  
گرین لطف پریشان است آن چشم بیارش  
بکونین ارکسے دل می فروشد من خریدارش

دیگر

آنکه خنبد جلا آئینه حسن ترا  
آنکه شکست ز پشمی خود آئینه را  
همچو پروانه سرختم شمع ندشت  
آنکه دارسته و آزاده مزاج است امی کش

مگر اندیشه نمیداشت حیرانی خویش  
آه اگر در دل عاشق نگر دثانی خویش  
آتش بال و پر گشت پرافشانی خویش  
اگر در آگاه ز دولتگی زندانی خویش

دیگر

مایوس گر چه بوده ام از کرد کار خویش  
تا که تهن کنارسن آخر ز بایر خویش  
تا کام رفته خلقه ازین صید گاه من  
آگه نیم که بر من ازین پس چارود  
منت کش بچارم و نه ابر نو بسار  
نے بازمانه سازم و نه بازمانیان  
یارم بخانه منتظر از مدته و لے  
بیرون در ستاده گرو ہے بانتظار  
باریکه بر نداشته روز ازل ملک

دارم امیدت از کرد کار خویش  
خود را بجای یاکشم در کنار خویش  
هستم رهین منت عنقا شکار خویش  
تا یار رفت رفته ام از خستیا خویش  
خود رود بار خویشم و خود آبار خویش  
معدوم از طبیعت ناساز کار خویش  
من رفته ام ز خویشم و کم انتظار خویش  
پایم بگل فرو شده در کنج دار خویش  
انداختم بدوش دل برد بار خویش



می سوزد دل از غم و ضبط فغان کند  
 هر آتشی نگاه ندارد شرار خویش

خواهی شوی بصیرت خاک عزیز رو  
 هست آن مزار سر سه فردش غبار خویش

ردیف صاد

دل از عوم را باید بجایه جان خواص که ذره ذره خاکست هوار قاص اسیر او نشود بعد مرگ نیز خلاص بکشته نیست نه تو امی شرع عشق تقاص کس که می نشناسد نیم ساده صاص	چو چمن هست خدا داد کز ره اخلاص فضائے کون مکان بزرگاه عشرت کیمیت ز قید جسم شود جان با پس از مردن کشنده گر طالب دست فرد خویش دست چه قدر و قیمت سپین تنان ساده رخس
---	---

هزار شکر به یار عزیز و جان عزیز  
 چو ربط فاتحه باشد لبوّه اخلاص

ردیف غین

گل از چه هست چاک گریبان و لاله داغ پروانه راز شمع که آخردهد سراغ روشن ز یک چراغ شود اینده چراغ مکتوب راز های نهان ببرد داغ کار سیت بس عظیم منیدار لود لاغ هم از دوزخ و دیمت آشفته زد ماغ هر جا که باشی از تو دلم بوی تو سراغ گو کوی تو نیست و اگر کاو کاو ز داغ هر چند بیستم ز علوم دگر فراغ	بویت اگر نبرد صبا سوی باغ و راغ دارم بر به شوق تو از جبهه سراغ از روی مست ثابت ستاره را فروغ بفرستت دل از نمانی کبکس هست دلمان ز دست بردن نگاه مایان هم از دهان تنگ تو ام تنگ تر نیست از فرش تا به عرش چه خلوت چه انجمن کم از نوامی و دودمان خارج از سرد از برنگشت اجد شتم هنوز حیف
--	---



پیام یار هست که کن جبر اعی سبیز  
برست گوش کردن برین بود بلاغ

ردیف کاف

<p>هر آفتاب پسته بود بسایه پاک هزار جان گرامی فداک باد فداک بس این دودید غمناک دیکید غمناک بجای گدوش جامست گدوش افلاک که چشم زخم مباد ارسد بسینه چاک بخاک تشنه بود ابر اگر امساک ار یکدانش شده گر خاک صرطل اراک که آتش آنچه در دست غش بسود پاک چونگر ند مجشمر اگر بیان چاک غزاله فلکش نیز هست در فتراک بغیبت که عنقاش هست در فتراک</p>	<p>از آفتابیت باده خوار چاک ندیده ام صنم با چنین جمال سواک مر از کونترودینم عشقش است بهشت خراب گس آن ساقیم که در زرش بدین خیال گریبان نمی درم گاهه چو آید جگر هست چشم تر غم نیست زهی گدای سلی که قیس شاهی است برای خلق بود عشق کیمیا و وجود تبرس زانکه بدان تو در آذرند همین شاهی ز ریزین شبست است به بند زلفش ارفقا چون بلم صید</p>
--	--

عز ز جیب گریبان نمی درم گاهه  
ز بیم آنکه شود فاش از سینه چاک

ردیف لام

<p>بخون نگاشته فتوای کشتن بیل که هست در طلب کل القین فوت الکلا اگر چه سنبله باشد و گر بود سنبیل بجای چار قل آمد اگر چه هست و قل</p>	<p>به ورق که نظر میکنی ز دفتر گل طمع ز وصل ببر بوسه عنینت دان کجا بکا کل و زلف رسای او برسد صدای قلقل سنیا مکر را سے زاهد</p>
---	---

<p>نه طوق هست که بینی گردن صلصل      که نشایتن بخواد بهای جریه دل      که می خورد حرفان با بنگ طبل و دل      نه من شناورم نه سفینه و نه پل</p>	<p>ز پایی سر و مگر کرده است خانجای      مگر ز تمبت من می فروشن بخیر است      بدور ز گس محمود ساقی نازم      عبور کرده ازین بحر نهران بشنا</p>
<p>عزیز جوهری گنج گوهر حکم است      که مستفیض بود طبع اوز جوهر کل</p>	
<p>من بعدا و دلبرد کج نمان دل      بر لب سیده آبله گرد و فغان دل      گوئی که صد دست مراد میان دل      اسی و اسی گر غمت نشود میان دل      بودی و لبران کس از قدران دل      اسی و اسی گر برفت امتحان دل      آورد عشق بازی امتحان دل</p>	<p>بر هم ز نیم هر دو جهان از فغان دل      از لب فتاده عقده بکار بیان دل      بیار عقده ها که بدل دارم از غمش      عمریت خویش را به فنا کباب کرد      از عضو عضو خویش ترا شدی دلی      سهل است کوه کندن مدرن چو کوهن      ان ازه که شد ز کز یاد و نیم ازو</p>
<p>خون کردی هنوز نیامی برجم های      جان عزیز تا بحب امتحان دل</p>	
<p>دیگر قدم برین نهنی ز استان دل      چون بوی گل صدابنود در فغان دل      خوشتر از نهمه که تو باشی میان دل      در وادی که راه رود کاروان دل      دل مهبان جان شد جان مهبان دل      بر یک و ش گذشت با و خزان دل</p>	<p>یکه اگر نواز در آئی میان دل      تا هست در لباس خموشی بیان دل      جان در بدن خوشترت بصر درین چشم      نه محل سپهر خجاک او فتاده است      یارب چه پایه داشت غم او که عمر را      در وصل بیم و هجر بجران غم وصال</p>

بانگ اسی قافلہ را ز جامی برد

اعضای تمام مضطرب اند از فغان دل

اردیث میسم

چو دلبران همه خواهند دل چه چاره کنم  
شب خوش است وصالت بمن از آن خوشتر  
نشاط وصل تو محروم دارم از وصل  
بخند ره ندیم روز حشر ز اهد را  
منی شود بمن آن ماه مهربان هر چند  
کنند روز جزا چون تلاش اهل جفا  
ز انبساط انگبده پیرین خسر  
ناز شام بر آید اگر بام آن ماه

بنیر ازین که دل خویش باره باره کنم  
تو استشاره بخود کن من استخاره کنم  
که در کنار چو آئی ز خود کتاره کنم  
ز پیر سیکه این باغ را اجاره کنم  
بچرخ عربده پر خاشن با ستاره کنم  
خدا نه کرده بسوی تو من اشاره کنم  
که غنچه از دہان وی استغاره کنم  
زین کوی وی از سجد پر ستاره کنم

بشیر خانہ شیرازم اسی عزیز مخوان  
کہ می خوردند حرفیان دمن نظاره کنم

خود خون خود بر زیم و جان خون بیا دهم  
تکلیف حضرت تو بیا و صبا دهم  
یار بنیادگر بوی خوش دے چه میکنم  
در حیرتم ز غمزه دناز و کرتنه اش  
منامی روی خویش و گردان خجل مرا  
چشم بروی لیلی دگوتم بحرف دست  
از پیر میکده نبود عجب که من

ز خمت بست مبارز و قاتل چرا دهم  
آفاق ابوی تو برگ و نوادهم  
گر جان بیای مزد نیم و صبا دهم  
ہر شویہ دل فریب بود دل کرا دهم  
صد جان صد جهان ہم اگر رونا دهم  
مجنون نیم کہ گوش بیا بنگ در ادم  
مے میکنم بسیل و بگیتی صلا دهم

شب ہمہ شب و دش با سپارہ صبا ز دم

صجدم تا خذہ ز دمن بوسہ بر لبها ز دم

دم زهر صاحب شوق القمر شبها ز دم  
 در قیامت دشمناس آفتاب گزستم  
 هر چه پیش آمد درین دایمی گذشتن باشتم  
 عاقلی دیدم غم امروز و فردا بود و بس  
 یا گهر آرم بگفت یا میدهم جان را بباد  
 کین بیابان بخت دل از جنبش زلفش بر بخت  
 بخت دوران کیمین اندوه و حرمان کیمین  
 فقر خاک راه و دولت افسر اقبال بود  
 گنج فیضی بود امشب باز و دست من دراز  
 نقد یار ان نار و اجنس شهادت بے بها

شیشه را بر سنگ دساقی و من صها ز دم  
 کز سجود در گه ادم سر بر سیما ز دم  
 پشت پا بر کوه طور و دوش بر موسی ز دم  
 خوشین ادا دیده دانسته بر سودا ز دم  
 هر چه بادا باد اینک غوطه در دریا ز دم  
 خون صد مجنون بدر شد تا رگ لیلی ز دم  
 خویش ابر یک جهان لشکر تنها ز دم  
 آن بفرق خوشین این بر سردار ز دم  
 تا نزد غورشید بر در قفل من لغیا ز دم  
 جان بگفت خلقی بجزت یا ندون بودا ز دم

عشقبازی پیشه آنکه ترک می گفتم عزیز  
 تیشه بر پایی خود آرمی شیشه بخارا ز دم

تن بجاک از مستی تکیه بر خدا دارم  
 این قدر که می بالم تا که می کند یادم  
 اسی عجبک خون خود رنجیم بدست خود  
 هر که بر علو دارد در نظر حقیر آید  
 نه که ما نم اندر دست خدگم اندر دست  
 از دو کون بر دم جان می کنم و لے زبان  
 همچو ژند و پاژندش به که در هم آتش  
 تازه عاشقم از وی کام دل حسابان هم  
 هر قدر شوم زود در می شود من نزدیک

سر روی خشت خم عرش ز پریا دارم  
 در جهان منی گنم در دل که جا دارم  
 دین شگفت ترکزدی چشم خونها دارم  
 مهر خیمین چرخم جلو که سها دارم  
 لب همیشه در بار بستان دعا دارم  
 مرده و صفا طے شد روسو سنا دارم  
 نیست مصحف آخردل در بغل چرا دارم  
 نو گدایم داز ننگ در طلب حیا دارم  
 صید چشم صیاد کوئی از قفا دارم

<p>در مذاق او تلخ طالع دوا دارم</p>	<p>بردش گران بستم حرف بند گو یافم</p>
<p>من عزیزم و دنیا در سیم ز لیا دار دل بنا له نویسی بی زبان گوا دارم</p>	
<p>ز لیا کور شد در حسرت خواب که من دارم بیاد دوست در دل آتش و آب که من دارم جهنم بر نمی تابد تب و تاب که من دارم در لیا کار با بید و قصابی که من دارم بتلخی مرگ بهتر از شکر خواب که من دارم بدل دادن چه می رسی ای بابی که من دارم</p>	<p>مهر صراست داغ از رشک هتای که من دارم نه گلچین را بدمانست نه در جام ساقی را دست این کان حرف آتش عشقت بود در به تیغ کند عشقم تا قیامت نیجان خواهد بود افسانه کز خواب باشد راحت مردم ببین آن رومی موسی خط و خال چشم و ابرو را</p>
<p>عزیز از هفت بخونه صفت بزمین بود جایش بعالم جستجوی دور نایابی که من دارم</p>	
<p>نماز می کنم و بت در استخین دارم عزیز مصرم فدای تو بر جبین دارم تو رخ بمرقع دهن جان استخین دارم که تشنه میرم و در یاد استخین دارم خوشم بیاد تو خاطر حرا غمین دارم که خانه پر گل ذریه سینه مایین دارم بسینه دل که بر بارنا زین دارم فزون و کم نشود قدر ریتین دارم توان شناخت ز داغ که بر جبین دارم که کیسه در سل دوزد و کین دارم</p>	<p>ز مهر لاف زلم سینه پر ز کین دارم جبین سنجاک جهان ته نگین دارم بر آرز پرده که من نیز جامه بگذارم به تشنه کامی من کس مباد در عالم چه غم که دولت دنیا نداده اند مرا تمام عمر ز راه تو رفته ام خس و خار بهیچ رنج و آرزوی می شود به عیب بکن او که گراز چهره پرده بردارد پرس بند و در گاه کیتم که مرا بدل همیشه ز تاراج نفس می ترسم</p>

عزیز چشم براه خدنگ آن شو چشم  
و گرنه صد قدر انداز در کین دارم

<p>سرور سر صراحی و پیمانہ میکنم میکخانه بر هم از پئے صدانه میکنم در لیزه فروغ زهر خانه میکنم بروانه تو هستم در روانه میکنم شد سالها که خدمت مینخانه میکنم پیش کریم ناز گلایا نه میکنم من میل آشنائی بیگانه میکنم گوئی بطره صحنه شانه میکنم</p>	<p>و بجه که حاصل از در میخانه می کنم خم را شکسته ساغر و پیمانہ می کنم تا خود چراغ کلبه تار که بوده چشم هزار شمع بسوی منست من شاید که جرعه بن بنیواد دهند لب لب تن از طلب خود می نیست با خدا دردا که نیست دست تراز دست کس لے دست مرا بجیب گریبان کشاکش است</p>
--	---

شد سالها عزیز که بر ترک عاشقی  
اندیشه می کنم که کنم یا نه میکنم

<p>غافل که او بخانه و ما خانه سوختیم کز داغ رشک فزیه در روانه سوختیم عمرے چراغ کعبه و بتخانه سوختیم بگداختیم شمشیه و پیمانہ سوختیم دردا که ما جو بنزه بیگانه سوختیم تا چون سپند سجه صدانه سوختیم ما خود بجای شمع بکاشانه سوختیم</p>	<p>دل را عبث بفرقت جانانه سوختیم نه آفتاب سوخته مارانه شمع لیک باشد که شمع کلبه تارم شود شب شرمنده همچو ژاله و داغیم لاله اسان شد هر گیاه خشک بسر سبزی آشنای امین شد است نرم می از چشم زاهدان هر کس بخانه کرده چراغان براه او</p>
---	---

بیرون نداد آتش ما یک شرع عزیز  
بنگر که سوختیم و چه مردانه سوختیم

می طیم تا حشر زخم از تیغ جانان خورده ام  
 سبزه رخسار خوبانم ز حیرت سوختم  
 توبه کردم بعد ازین هرگز نگیرم نام وصل  
 عشق بازی و حقیقت جانگدازی بوده است  
 چشم بدو دراز و چشم من و جوی غم رود  
 از سواد سایه خود ارگ رزم دور نیست  
 رفتم از خود ببولش صبحدم آمد شگون  
 با مزاج من نسیم این چمن آمد سموم  
 شرع باشد خورده گیرد عشق دارد دیگر

ای اهل ردا از سر کاب حیوان خورده ام  
 گوئی آب ز چشم خورشید تابان خورده ام  
 گوشمالی کای خچین از دست بجران خورده ام  
 عمر با خون خورده ام این نمی آسان خورده ام  
 چشم زخم تازه زان چشم فستان خورده ام  
 بسکه سیله با از ان زلف پریشان خورده ام  
 در ره ادل با نسیم کوی جانان خورده ام  
 ناز پرورم هوامی باغ رضوان خورده ام  
 خلق مے پنهان خورم غصه پنهان خورده ام

رند حکمت مشرب تن پرورم آری عزیز  
 روزه در فصل فتامے دز زمستان خورده ام

از نگاه وحشی رم چون غزالان خورده ام  
 سینه بایدریشتر مرهم چو باشد پیشتر  
 دورم از قرب تو داروخانه دشت خراب  
 از شکست رنگ من باشد شکست دل عیان  
 نیست اهل فضل از طعن ناهلان گزیر  
 کام دل در عین وصل از دیگ انم حال است  
 لطف را انازم که بر ساحل رسانده کشتیم

تا کجا اضم بره نخیر بیکان خورده ام  
 مے فراوان دیده بودم غم فراوان خورده ام  
 تا بصیم آمدی رم از بیابان خورده ام  
 جام یا قوم بسنگ از دست دران خورده ام  
 نخل پر بارم که سنگ از دست طفلان خورده ام  
 چون صدق در بحر آب از بر نیسان خورده ام  
 لطمه کز موجب گستاخ طوفان خورده ام

دیده ام خواری عزیز از دست ابنای زمان  
 یوسف مصرم که سیله های اخوان خورده ام

وداع یا ر لازم بود و ترک زندگانی بهم  
 شدم از ناتوانی شمسار از سخت جانی بهم



بیاساتی که داغم از غم و از سرگرانی هم  
 خزان دیده و در رخسار دل گذشت از حد  
 چه الیاس چه خضر از ادگی باشد غویب اینجا  
 رسد از تیشه را اینها می انفاس این صید اهرم  
 مکن دل را بد آموز نگاه مرحمت هر دم  
 نه از پندم دل آساید نه در بندم قرار آید  
 نه بر دم روز پرستش صرزه از قیل و قال آتا  
 دلی بسپرده ام در دست آهی بر لب صید  
 رخس می بینم و خود ان یکا و از دور بخوانم

بگردان مے که برگردد قضای آسمانی هم  
 رنخ چون ارغوان خج هم شراب ارغوانی هم  
 یعنی قید جاویدست عمر جاودانی هم  
 که کم از کوه کندن نیست قطع زندگانی هم  
 نگاه گاه گاه گاه سویم از نا مهربانی هم  
 ز ما دم دل بدتم نیست عشقت جوانی هم  
 بکارم آمد آخر بینوایی بنیربانی هم  
 سرت گروم بخوان این با من البتو بانی هم  
 نظر باز نیست لازم عاشقی را دیده بانی هم

عزیز ار طالب صداق ادا نم ست سید اند  
 که کم از مرده دیدار نبودن ترانی هم

بذوق زخم کاری و شر در قتل طیان بودم  
 خوشا عهدی که شهابا تو گرم دستان بودم  
 اگر گستاخی زین پیش از من رفت زین بگذر  
 زهرت گر نگشتم دشمن خود دل نمی دادم  
 ندانم وصل و ایجران چیست اما اینقدرانم  
 دماغ نازک او بر نمی تا بدخسالم را  
 قیام چند روز حسا نقاهم کرد پیر آخر  
 فغان کز تیره بختی هدم ز اغ و زغن گشتم  
 نخوردم گر فریب دانه از راه نادانی  
 چپانسون چشم مستش کرد کز خوشیم بود شب

که دست باز دادنازک من سخت جان بودم  
 نشد شمع شبستان تا خموش افسانه خون بودم  
 بنام ایزد تو بودی نه جوان من هم جوان بودم  
 تو بر من مهربان من بخود نا مهربان بودم  
 بکام دوست گاه می که بکام دشمنان بودم  
 سبک تر رفتم از یادش که بر خاطر گلان بودم  
 و گرنه ساکن منجان تا بودم جوان بودم  
 بمرغان بهشتی منکه عمری همزبان بودم  
 چرا امروز اسیر ام دور از آشیان بودم  
 و گرنه می همان ساقی همان من همان بودم

عزیز آن طالع بیدار بیدم آید و آن شب  
که سر بر زانوم خوابید او من دید بان بودم

خون همگیر نیم و دل دل می کنیم  
داغ دل را اشمع محفل می کنیم  
سعی در تحصیل حاصل می کنیم  
تکیه بر شمشیر تامل می کنیم  
مانظر بازی مجمل می کنیم  
از طپیدن قطع منزل می کنیم

خاک را از خون دل گل می کنیم  
پرده زان حسن جهان سوزا می کنیم  
قربا و خواهم دور از من نه ایم  
ضعف از حبت بشارت می دهد  
جلوه گاه لیلی ماهست دل  
سعی ما پرواز مرغ بس است

از خدا و خود نه ایم آگه عزیز  
فرق چون در حق و باطل می کنیم

بگویند از کسے دل می فروشد من خریدارم  
عجب نبود که گردد سبب صدوانه ز نامم  
که من جان بر لب از عشقم نه رنجورم نه بیمارم  
بود از طالع بیدار بهتر چشم بیدارم  
نیارد کرد غوغائے قیامت نیز بیدارم

ز درد بیدلی بگذشت از سووزیان کارم  
مسلمان زاده انگه از لب عقده در کارم  
به بیمارم چه درد کشی بے سودا سہم  
شهم روشن تر از روز است شمع چراغ آن  
پس از مردن باسیدیکه در خوابم دنی آئی

دیگر

دز پس دیوار با حوران نظر بازی کنم  
یا شهادت یابم و یا خویش آغازی کنم  
سرد هم اکنون بر آهش تا سرفرازی کنم

گر بخت ره نیابم خست اندازی کنم  
هر چه بادا باد خود را می زخم بر فوج کنم  
دل لعنتش خست شد در لیری شهرام

ردیف نون

تا تو ان رام تو ان کرد شیرین سخنان

سخن تلخ گوید بشیرین بهنان

<p>ہر چہ گویند بود در خورین دل شکنان حیرت مہست کہ چون بڑہ دل از بہیمان شمع فانوس نایب ز نیک پیر بہان کہ سراسر مہ کند الفت این سیم تنان کہ بود باعث آزدن نازک بدنان لب شیرین تو دارد بے از کویہ کنان باشدش ز ریز زمین منزل خونین کنان</p>	<p>صف شکن قلب شکن قلند شکن عمد شکن نہ تبسم نہ تکلم نہ ادائے زہنم نگہ شوق کہ پروانہ شوذیت لبید بے زرازا سودا می بتان نیست سوا وصف گلہا بر خوبان بہ نزاکت نہ کنید عاشقے داشته چون کوہنی گر شیرین ہر کجا معدن با قوت بود کان عقیق</p>
<p>از عدم گریہ کنان آمدہ ام کر چہ عزیز دارم اُسید ز لطفش کہ روم خندہ زنان</p>	
<p>آنکہ خاموش است در تقرر تحریر است و من انچہ آمد بے اثر فریاد زنجیر است و من بعد ازین تدبیر ہا و امان تقدیر است و من گریہ ہائے صبح گاہ و آہ شبگیر است و من دار و گیر چرخ پیر و محبت پیر است و من ہر حرفے گوش بر آواز تکبیر است و من قطع و فصل کار ہا بس کار شمشیر است و من روز و شب صبح و مساکلت کثیر است و من</p>	<p>آنکہ از حیرت بود خاموش تصویر است و من انچہ باشد بے ثمر نخل مراد مہست و بید میشوم دیوانہ و جیب و گریبان میدرم محفل اغیار و یار و دورے آہنگ نے بیکیم ہاں اسی جوان مردان خدا را ہمتے عجلتے در ذبح من کن کز و فور شک و شوق از رقیبانم برور نہ خجالت می بری از فراقش سینہ داغ و دل سیاہش باغ باغ</p>
<p>خاک راہ آل پاک بو ترا ہم لے عزیز چشم بدور این سترن مخصوص اکبیر است و من</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>گذرے بہتر ازین نظرے بہتر ازین</p>	<p>چشم بدور بسویم گذرے بہتر ازین</p>

اسی کما ندر لبویم نظرے بہترین  
 درخور خیل خیالت نبود هیچ سرے  
 میرساند تو حال دل سن نالہ کہ نیست  
 ہر سحر بوسی خوشش سیک صیابی آرد  
 عالمے گرشہ بیدل چہ بعیدت کہ نیست  
 از قضا گر نظر لطف تو افتاد ببا  
 غواب و تلخ نگردد و بخوابم آمد  
 مے و نئے ہر و مقصود سارساند کہ نیست  
 طاعت پیرنجان خدمت یرم فضاست  
 برواز خود چو مننی بزند راہ حجاز  
 امین از داغ غم عشق تو دل مست نیست  
 لن ترانی کہ جواب رانی یافت کلیم  
 بخودی اہل ہر راہ خدا بہت عزیز

ناوک دیگر وز خم جگرے بہترین  
 بہر سودایتو بایت کے بہترین  
 نامہ بہترین نامہ برے بہترین  
 بو کہ می آید ازین سخن کے بہترین  
 دلبری و لشکنی دل شکرے بہترین  
 چشم داریم کہ اُفت قدرے بہترین  
 لکن نالہ و فریاد اثر سے بہترین  
 رہبرے بہترین بگندے بہترین  
 جبہ سائی مرانیت رسے بہترین  
 بہر ہر دنیوورہ گذرے بہترین  
 از پے تیغ حوادث پرے بہترین  
 خواست نظارہ او دیدے بہترین  
 برواز خود کہ نباشد سفرے بہترین

نخرد کس بجوئے شعر و سخن را چو عزیز

بہتر آنست کہ گیری ہنرے بہترین

چہ دہی فریم شب بگرشم ساز کردن  
 تو بقصد من چہ داری ترکتا کردن  
 ز تو گر چہ بدگمانم کہ بود دل اندام  
 گر ہے ز زلف بکشا کہ دہن فشار دل را  
 تو چو تیغ در کف آئی چہ بکست آہی  
 نسیم صبح ماند کہ سو چمن حسرا د

بر خم ز بند بقیع در صبح باز کردن  
 پے قتل عالمے بس نگے باز کردن  
 ہزار شیوہ نتوان ہم امتیاز کردن  
 نرمد ز بند صیت بر سن دراز کردن  
 سن سرفرد نمودن تو سرفراز کردن  
 بس نیاز مندان گذرش باز کردن

چو عجب که باز باشد ته خاک چشم محمود	آنظرے نہفتہ خواہد برخ ایاز کردن
بچنین جمال خوبی کنند خلق باور	من دیدہ باز بستن تو پرده باز کردن

ز نظیری اندرین رسوب امی عزیز خواهی  
بخدا که واجب مدرتوا حتر از کردن

تو بصدق گرد آئی بس نیاز کردن	بدر تو کعبه آید ز پئے نماز کردن
تو که بخرومی عاقل ز گذشته گذر ایمل	شب وصل کوته آنکه گلہ دراز کردن
تو که می پرست دستی بگذر ز حق پرستی	که بجالت جنابت نتوان نماز کردن
ہلہ امی غم محبت مکن شستلم ازین پیش	که بجالت جنابت نتوان نماز کردن
ستم است اگر شود خون بعد از دوید بیرون	دل خون گرفته دارد کشف از کردن
در شہت باغ ضنون شود ارکشا دہ بر ما	در دیدہ بر رخ او نتوان فرار کردن
دو جهان دور کعت آمد که گذارشن بکیبار	چہ نماز بہت دیگر با زین نیاز کردن
شب تار عاشقانرا نبود بشمع حاجت	کہ کنند خانہ روشن بچکر گداز کردن
ز غرامی نفس کافر کنی بخون وضو گر	بجنازہ شہیدش نتوان نماز کردن
گرہ ز زلفن شکنین گرہ ز دل کشایم	شب وصل بہت خواہم سخن از کردن

بردامی عزیز شوقش بچہقت از مجازم  
برہ عراق سبگر سفر حجاز کردن

چون من جانیان است خراب گردان	ہر جا کہ بہت آبے یارب شراب گردان
یار بلمر حشرم با بوترا بگردان	جادہ مرا بظلل این آفتاب گردان
دور سپر گردان بہت آفتاب گردان	ساقی تو نیز ساغر پراز شراب گردان
پیری رسید با بدید در شراب ہر دم	دور شراب آسے باشد شباب گردان
دیوانہ را چہ پرواز آفتاب گر ما	ہر نخل سایہ دارے بہت آفتاب گردان

<p>از رویه قیبان رخ در عتاب گردان          روز از جهانیان و چون آفتاب گردان          اگر سلبیل خواهی خمی بر آب گردان          از جلوه اش نور چشمم خواب گردان</p>	<p>خواهی ز باختر سوگر باز گشت خوش رشید          در خورد و دیدن کس وضع جهان نباشد          سرشتمه نشاط عقیلی بود غم عشق          اسی بخت خفته اش بیدار شود ارا</p>
<p>ای در سخن پیر لویان فراهم آور          یعنی عزیز خود را صاحب کتاب گردان</p>	
<p>این دآن هر همه از آن می آن از من          سایه هم هست شب روز گریزان از من          نظر لطف من داشته نهسان از من          کیست آشفته تر ای زلف پشیمان از من          هست مشکل که ربا بند دل آسان از من          جام حمشید و بود مهر سلیمان از من          هر چه خواهی زد و عالم بخز ازان از من          بزبان داده بے جیب و گریبان از من          سینه و سنگ ز من شیشه و دندان از من          شهر و ریان شد آبا و بیابان از من          نخرو گبر نه ترسانه مسلمان از من</p>	<p>دو جهان هست ز جانان غم جانان از من          نه همین گشت آن مهر در خشان از من          چشم بد و در نخواهد که شوم شادی مرگ          من بجای و دلم جائی چشم حباتی          دلربایان جهان جمله اگر جمع میشوند          چشم بنیاد دل دانا ز ازل آوردم          گر ببار محبت سر سودا دار می          من دوست من دامن جنون روز حساب          اگر شکسته رسد من نیست ز کس شکوه که هست          خلقی از گریه من یا دویه پیا شده اند          جنس ایمان اگر این است که دارم بجوی</p>
<p>مغفرت گر طلبی رو بجز ز آری که او          هست معروف تر از مرد ز لجر فان از من</p>	
<p>ردیف واو</p>	
<p>در کنم اعتبار هم طاقت انتظار کو</p>	<p>و عده اگر چه کرد او قابل اعتبار کو</p>

<p>جبر مکن که دل مده بر دم اختیار کو          دل که هتی زغیر شد مژده وصل یار کو          باغ بنفشه پوشش شد باغ ذغونش شد          راز جهان نوریم در ره عشق کرد گل          تا بد یار یار ما هست هزاره مے          خسته دل فسره ام تشنه عمر جاودان          تا شده سستیم مقرر عمر گذشت در سفر          هست بخش خجسته تا که کند شفا عظم          صاحب پرونی گو بر سر گیر و دار باش</p>	<p>نپد مده که صبر کن صبر کجا قرار کو          رفت خزان ازین چین آمد نو بهار کو          گل همه گوش پوشش شد ز فرم هزار کو          آبله مائی باپی را ز نشی ز خار کو          رهبر در نما کجا ره رده سپار کو          دشمنه شعله ریز کو خنجر آبدار کو          از وطنم دهد خبر یارے از ان یار کو          اینمه کرد و کار راجست کرد کار کو          طالب حق سراسی اجنبیه بوق دار کو</p>
---	---

جز رخ ساده دل بعل نگارم امی عزیز  
 آتش بے دخان کجا باد بے خار کو

### رولیت های هوز

<p>طپانچه بر سه دیلی بافتاب زده          بسین که شبه پر شخون بافتاب زده          که بوسه ماه جبینان بافتاب زده          جهان نقاب کتانیست بافتاب زده          برومی آب و ان خمیه چون جاب زده          چه نفیها که چو کرمان به کتاب زده</p>	<p>در از دستی آن گیسوان تاب زده          برومی او شده گستاخ زلفتاب زده          ساره زار شده خاک آستانه ادر          بجن او که نگرود حجاب او چیزے          بدان نبات بگردنده آسمان که قضا          جماعتی که بدزدند معنی دگران</p>
--	--

بیا که آمدنت باز دار و از رستن  
 اگر چه جان عزیز است بس تاب زده

صلحای نرم طرب بر بطور مای زده	سرد ز هر دو شان راه شیخ و شاب زده
-------------------------------	-----------------------------------

<p>بر روی زرگس خوابید ششم آب زده  نمک بزخم دلم بی تو ما هتا ب زده  بر آتش آبی دهم آتش آب زده  شبابست برفتن اگر تبا ب زده  در ساری منان بهر فتح باب زده</p>	<p>بوی سنبلی سچیده کرده شانه صبا  بفرقت شود اسباب احتم آزار  بین که ششم گلزار عکس لاله بجو  بغیر پیغمبران سدره که می گردد  کشاد کار چو زاهد ز خانقاه ندید</p>
<p>چشم محاسب شب عزیز خاک انداخت  که می بصومعه بر یاد بو تراب زده</p>	
<p>گفتم روم از کومی تو گفتا که دشوار آمده  گفتم زندیت بر ابروت گفتا که اندر آمده  گفتم رخت چون گل بود گفتا که گل خار آمده  گفتم ز حیثیت یک نگه گفتا که بسیار آمده  گفتم ز مهرت مست شد گفتا که هشیار آمده  گفتم کن آسان مشکلم گفتا که دشوار آمده  گفتم که بتان دل ز من گفتا دولت زار آمده  گفتم نظر دارد اثر گفتا در آثار آمده  گفتا که در زلف سپه سگین گرفتار آمده  گفتم که نخت عاشقان گفتا که بیدار آمده  گفتم چراغ خانه ام گفتا که دیدار آمده</p>	<p>گفتم که آیم سوی تو گفتا که بیکار آمده  گفتم برود دل گیسوت گفتا که طرار آمده  گفتم لببت چمن مل بود گفتا که مل خوار آمده  گفتم که بنبار و چومه گفتا که اشب نه بکه  گفتم که بل از دست شد گفتا که تیر از دست شد  گفتم طپد از غم دلم گفتا که با شد بسلم  گفتم بر جانم زتن گفتا که جانت شد کن  گفتم لببویم یک نظر گفتا حذر مسکن حذر  گفتم که ماه چارده آید لببویت شام که  گفتم که چشم این و آن گفتا نخوابت این زمان  گفتم دل دیوانه ام گفتا که شد دیوانه ام</p>
<p>گفتم عزیزت هست چون گفتا بدار و جنون  گفتم دلش خون گشت خون گفتا ز گفتار آمده</p>	
<p>شام و سحر و کوب قبالت تو هر سه</p>	<p>ای روی دمی تو و خال تو هر سه</p>



تشیخ تو تصریح تو اجمال تو هر سه	زلف و خط و خالت خط جلال تو هر سه
نقش تو و عکس تو و تمثال تو هر سه	زاهد مجرم رند بهر مخته بدل نیست
ملک تو و مملوک تو و مال تو هر سه	عقل و دل و دین هر چه بخوای بر زمین
افعال تو و حال تو و قال تو هر سه	بریک دشمن طرز وادانیت در بغیا
جان و دل و دین می طلبد خال تو هر سه	زار می و زروز و بیک چه نیرزد

سر سبز و زرد تازہ عزیز اشک تو دارد  
باغ و چمن و مزیح آمال تو هر سه

یا ترجمه مصحف اجلال تو هر سه	نست تو بود زلف خط و خال تو هر سه
پیدا است موزونی تمثال تو هر سه	تر دستی و زور قلم و صنعت نقاش
خود چشم سیه داشته بر مال تو هر سه	زلف و خط و خال است گمان خیرت لیک
چون سایه در افتاده بدینال تو هر سه	گیسو سیاه نه هر و شان ماه جبینان
یعنی که زده تکیه بافضال تو هر سه	زاهد بعصارند خیم خسته بدیوار
گیسوی تو و حظ تو و خال تو هر سه	در پرده تثلیث نهان ساخته توحید

شبنم بچمن شمع بنرم ابر بصحرا  
گر نیند عزیز آه بر احوال تو هر سه

بیار تو شیدائی تو هندی تو هر سه	ای چشم و خط و خال تو بروی تو هر سه
از موی تو و بوی تو و خمی تو هر سه	یک لقمه بود چمن خط و خستن ای شوخ
آزردن دست کف بازوی تو هر سه	ذوق و هوس و مشوق شهادت سرم برد
ردی تو و ابروی تو و موی تو هر سه	عید است و هلال مه عید شب عید است
طوبی لک گوئی قد و بجوی تو هر سه	شمشاد لب جوئی و سهی سر و دهنو بر
ای بوسه کوه لب بجوی تو هر سه	یک بوسه چه پرستی هم از رخ که بواز لب

<p>اسی ہر دم و شمع رسالت کہ صفایا جاسی سن و لجامی سن کعبہ من بس ایامی تو و عرصہ ہستی کرہ خاک</p>	<p>ملک و ملک و مملکت از روی تو ہر سہ راہ تو و در گاہ تو و کوی تو ہر سہ چو گان تو میدان تو و گوی تو ہر سہ</p>
<p>حقا کہ عزیزست حبیب است و تو کل مداح و ثنا خوان و دعا گوی تو ہر سہ</p>	
<p>خجل از جور و از جفا شدہ با چنان جن این تنک روئی عالی را بر شک خواہی کشت زا فانیان کسے نامد جبا نتوانی بعد حجاب نفست قبلہ خلیل کجکلا ہانے صنعتے نہ صد آ حشر کم نگاہے برائے ماکم بود</p>	<p>مگر آگہ ز حال ما شدہ مہر تابانی و سہا شدہ کہ دگر مہربان با شدہ کہ بہ بیگانہ آشنا شدہ راز عشقے کہ برملا شدہ اللہ اللہ چرچ ادا شدہ غائب از چشم پاچرا شدہ کہ توج کج بازوج کج ادا شدہ</p>
<p>روین یامی</p>	
<p>نظرے گرنہ سوا از نظر افتادہ کنی بہ کہ برگ طربی وقت گل آمادہ کنی نقد دارین زمینجانہ بہت آرائگاہ گرم سوائے تو ہرگز نشود بادہ فروش دلے از کوہ گران سنگ آدرا نگاہ رہ عشقت کہ چون سجبہ صدنہ ہم دل بخوبان مخطط چہ ہی نمی دان</p>	<p>گذرے کاش بخاک من دلدادہ کنی کیسہ از زرتہی و کاسہ پاز یادہ کنی سجہ باید ز گہر حسابم ز بیجاہدہ کنی مہن آتش اگر خرقہ و سجاہدہ کنی قصد نظارہ آن حسن خدادادہ کنی طے این دارہ باید کہ بیکادہ کنی بہ کہ در کار رخ سادہ دل سادہ کنی</p>

<p>طمع روزی خویش از در نکشاده کنی به که تمیل سخنها می فرستاده کنی</p>	<p>طلب بوسه بود از آن بن تنگ عبث تا فرستند پیغام رضا مند شود</p>
<p>تو گدای عجبی حد آن نیست عزیز که ثنا خوانی سلطان عرب داده کنی</p>	
<p>کن یاد با خلاصم و بفرست درود یا آنکه بخورے کنی از عنبر و عود جاری شود از چشمه رحمت تیرود ما از در حق بهر تو خواهیم کشود رضوان برج من در جنت نکشود بود می وجود می نمود می شهود وز جود آبی همه است جود چشم کریم هست ز درگاه دود</p>	<p>چون بر سخاک منت افتاده درود سوز دل جان تو باندوه فرستم بر خالم اگر قطره اشک بفتانی گرفتم از سر احلاص بخوانی از دیدن نادیدنی اردینه بستم جز ذات حق الحق همه هست که بینی از نام آبی همه دارند نمونے هر چند که ترا بقدیم غرق گننا هم</p>
<p>اشعار عزیز است که خوانند بهر جا در مدرسه سیکه بابر بطورود</p>	
<p>بیرون ز جهان و در جانی آنے که بهیج یک نمانے یک روز بروز من نشانے من نیز جهان تو هم جانے حاشا من و از تو بدگانے من دامن و دل دگر تو دانے جای دو کیش به کامرانے</p>	<p>آنی که نهان و هم عیانے دیدیم ز ماه تا به ماهے اسی کاش رقیب شب نشین را آن هر و موت کجا رفت چشمان تو بے شراب بستند رازے که میان من و تست این عمر و روزہ دان غنیمت</p>

## هفت بند نعتیه

صد هلال عید قربان میکنم

بند اول

صد هلال گوشه بروی تو

السلام امی خطیب صاحب فصل الخطاب  
 خار صنعت مگر بر صفحه ذات نهاد  
 ناسخ ادیان پیشین گشت دین روشنت  
 دین و دنیا هر دو گشتی محو یک نظارهات  
 از لب جان بخشش آگه چشمه حیوان چو گشت  
 خیمه چرخ افتد از باد حوادث بزمن  
 امی فدای روضه ات جانها که درون مکان  
 ما و اوصاف تو بهیوشیت یارب که هوش  
 طاعتی کان بی ضامی تست باشد نادوست  
 آن که چون شد ناصب ایات دین کارنت  
 اسی خوشا آن شب که گشت اوره گرامی لامکان  
 تا نفس از سیننه و حرنی ز لب آید برون

خطبه مجموعہ فضل تو بر اُمّ الکتاب  
 نقطه از نثر نبوت از برائے انتخاب  
 محومی گردند آن خم چون بر آید نقاب  
 اگر نمی فرمود حسنت جلوه با چندین نقاب  
 از خجالت آب شد حتی توارت بالجاب  
 گر نه از جبل المتین مهر تو دار و طناب  
 ان من جنات عدن روضة حسن المناب  
 ما و سودای تو بیدار سیت یارب که خواب  
 خدمتی کان بی ولایمت است آمد ناصواب  
 بود کس طاق کس برایش نخستین مستجاب  
 جان پاکان در عنان خیل ملائک در کاب  
 رفت زین نه خانقہ همچون عامی مستجاب

چون نگه آخر سکون در پرده های عین یافت  
 تیر حبه باز گشت جای در قوسین یافت

بند دوم

بگذر از معراج کان خود پایه اذنامی تست  
 عرش و کرسی مانده از حیرت چو نقش پای پراه

جای ناز ستانیکه اینجا نیز با حق جایی تست  
 ره گرامی راه اسری محل والامی تست

جز تو و حق هیچکس آنکه ازین اسرار نیست  
 آنچه در آنجسم ضیا و آنچه در مردم صفت  
 اسی عجب با اینکه سر و قامت بی سایه بود  
 شکر بشد کار ما از رشک همچو پیمان گذشت  
 خاک کنگان خود کجا بود اینقدر با حسن خیز  
 آن سجود قدسیان برشت خاک و لعل روح  
 دیده و دل مهر و تسنیم و کوثر باغ و دراع  
 گر چه بایاد تو در خدم ولی دل می کشد  
 روئے بنا و زار و جنبشی در کار کن  
 حرز با زومی اولی الایدیت نقش نعل تو

بیمبر جبریل هم از ستر ما او حامی تست  
 لمعه از روئے تو یا پر تویی از رامی تست  
 هر دو عالم سایه پرورد قدر عنای تست  
 چون خدا خود و اله حسن جهان اگر امی تست  
 گرمی بازار یوسف زایش سوامی تست  
 رمزی از خاک ره تو حرفی از لبهای تست  
 هر کجا آبی بجومی باشد از دریای تست  
 اشتیاق منزلی کان مسکن ما و امی تست  
 بخشش کون مکان و ابته ایامی تست  
 سر نه چشم اولی الایضا خاک با می تست

چون توان دیدن باین آلودگیها سومی تو  
 دیده را از گریه شویم تا به بنیم رومی تو

**بند سوم**

خاست از راه تو گرد می چرخ اختر ساختند  
 در حریم قدس بهر خطبه تعظیم تو  
 نقش نعلین ترا کان نقش تسخیر جهان است  
 اولین حرف کتاب فریش ذات تست  
 افسر جسم را شمار دگتر از جام سفال  
 قننه ریاجوج خویان راز تار عنکبوت  
 از خدا فرمان کوثر تابناست شد سجل  
 حیف کان قوم گهر شناس از سنگین دے

سایه ات بردند و از مے مهر انور ساختند  
 از سپهر تو بتونه پایه منبر ساختند  
 از برائے پادشاهان تاج و انفسر ساختند  
 امی خوشا حرفی کزان طومار و دفتر ساختند  
 هر کرا از دولت فقرت تو انگر ساختند  
 از برائے حفظ تو سده سکندر ساختند  
 دفتر بے معنی کفار است ساختند  
 دُرچ گوهر را پر از باقوت احمر ساختند

مزدندان تو حبت بس که در را چندا  
 هر کجا زان رومی چون گل قطره ها غمی حکید  
 چشم زخمی کان بوقیع تو از خور رسید  
 روز رزم از بیم تیغ غازیانت کافران

گوهری داد می زان قصر گوهر ساختند  
 رومی و موی نوع و سان اعطر ساختند  
 سینه پر کینه اش را وقف خنجر ساختند  
 پیرهن از تن بر آوردند و معجر ساختند

چوب بی پیکان با عجات کند کار خدنگ  
 حجت ناطق بدت باشد از هر پار پهنگ

بند چهارم

امی هوای کومی تو باخته جانان سازگار  
 صبح رویت دکشا مانند صبح روز عید  
 سایه حق شهر یار و سایه ات باشد جهان  
 مو کبت می کرد با صد کرد فر عزم و غنا  
 تاب میدانت که می آورد چون روز صاف  
 روز میلادت ز گردش بانامدی آسمان  
 تا نیفتد چشم جاسوسان بد بین بر خست  
 عقد با حل هست اینجا چون توئی مشک کشا  
 تشنه لب گذار در صحرائی ناکامی مرا  
 دیده هر ذره از مهر تو خورشیدی بر  
 زلف مشکینت کشد خیل ملائک را بدم  
 نیست نقشی چون تو در ارژنگ هستی نشین

خاک راحت دار و در دول امیدوار  
 شام گیسوی تو جان پرور چشم روزه دار  
 با جهان دار و از ان دل بستگیها شهر یار  
 مرخصایت از بین جبرئلیت از یسار  
 حق بدت بوده و در دست حیدر و الفقار  
 گرنی فرمود طوف بارگاهت کردگار  
 عنکبوتی را فرستد حق که گردد پرده دار  
 کار با سهل است در محشر چه باشد با تو کار  
 امی روان از دست فضیلت گشته خدین چو بیار  
 سینه هر قطره از فیض تو دریا در کتار  
 آهو حشمت کند لهک شیران اشکار  
 آفرین بر دست و کلک مانی صورت نگار

کیستی یارب که در خوبی ز هر یک بهتری  
 دلبرهای می کنی در پرده پیغمبری

## بند پنجم

نی ز فردایم بود پروانه از امروز بسیم  
 مرکز اناناً فکتنا نقطه پر کار غیب  
 رانده دست سخایت هر چه در کان از گهر  
 کوثر می از پهلوی هر یک میندانت روان  
 در تجلی گاه اوصاف تو در کار من بست  
 با جهان فیض درد و زهت آموذ تو کرد  
 لعل نوشین تو هر جا می شود حکمت فروش  
 کمبیا می کم عیار پهای قلب ما بود  
 مرکز پر کار روز و شب که باشد آفتاب  
 من کجا وین نغز گوئی در سخن سخی کجا  
 چاره من کن که حال درد پنهان مرا  
 در گروه انبیا ذات تو دار دنیا جهان

چون خدامی ما رحیم است رسول ما کریم  
 معنی حسد و مفهوم صراط المستقیم  
 ریزه خوان نوالت هر چه در خلد از نعیم  
 جنتی در سایه هر نخل صحراست مقیم  
 عقده که از رعب حُسن افتاده در طوق کلیم  
 آنچه با گلشن کند باران و با گلبن نسیم  
 کاغذ عطار گردد که نه تقویم حکیم  
 خاک کویت را که دارم دوست ترا ز زویم  
 اوج جاهت را نماید نقطه دامان جیم  
 میح تو ذوق صحیحیم داده و طبع سلیم  
 یا تو میدانی و یا دانند خداوند سلیم  
 نسبتی کان در کواکب با سهیل است دادیم

گرچه در خوش طلعان هستند مستثنی بے  
 نیست همتاے توجز کینامی بے همتا بے

## بند ششم

جان بتیانی و عشق جان جانم داده اند  
 عشق صد حسیم نمود دل نشد مائل بهیج  
 کوثر و تسنیم که لبهای من جوشد چنین

وز برائے شکر نعمتها ز بانم داده اند  
 آگه از پوست این کار نام داده اند  
 اجر خدتهاست که پیر منام داده اند

روز و شب با کنان عرش دارم اختلاط  
از دیا بر قدس دست خالی آورده ام  
بهر ایشا رت دل دوستم توانگر کرده اند  
از نمک پروردگان خوان احسان توام  
تا با سانی دهم جان در هوا کئی تو  
طاقت صید مضامین کس ندارد در رست  
چشم آن دارم که خاک شرب و طبع اشوم  
کی بر اوست پایی همپائی من دارد ملک  
هم ز اسرار خودم این آگهی بخشیده اند

تا بدرگاه تو جا بر آستانم داده اند  
دولت جاوید در کوسیت نشانم داده اند  
خامه چون دیده گوهر نشانم داده اند  
کین حلاوت وین طلاقت بر ما نم داده اند  
خوش فریب عدّه بلخ جانم داده اند  
دست باز و دیده این تیر و کمانم داده اند  
گور و اوج سرمه در هند و ستانم داده اند  
ناقه شوتم که سرور لا مکانه داده اند  
هم چشم خویشتن این عز و شانم داده اند

هست هر شی مظهر انوار عشق و حسن پاک

لَيْسَ فِي دَلْقِي سِوَى اللَّهِ لَيْسَ فِي قَلْبِي سِوَاكَ

## بند هشتم

ای خوشا آن دم که گرم مست لبیت یار رسول  
در کنار قطره لبم چنان گنجد محیط  
کیتی کز ذره تا آن جسم همه محو تواند  
بسکه مشتاق حدیث و نشینت بوده ام  
می تواند شست هر کس داغ پیرن ولی  
هست خلقی شرمسار از کرد های خویشتن  
تا بجز از دست تاراج خزان امین بود  
هست از ربط گل و ریجان و سرسنت عیان

میروم از خویش و می آیم بسویت یار رسول  
کرد چون جادو دل من آرزویت یار رسول  
هر کرا چشمی بود باشد بسویت یار رسول  
بشنوم از پرده دل گفتار بیت یار رسول  
کی رود داغ درون بی شست بیت یار رسول  
روئی بنامتا بخشد حق برویت یار رسول  
گلشنی کش تازه دارد آن جویت یار رسول  
صنعت گلدسته بند رنگ بسویت یار رسول



هر زمان بچشم نوید سره بنیش دهد  
می کند از نکست گلزار حبت اجتناب  
جذب کن از دفر لطف در کار غزنی  
چشم و ابروی بود خوش طلعان باغوشنا

می پرد چشم لبوق خاک کویت یارِ رسول  
هر که گیرد نفخه از حن خوبت یارِ رسول  
تا رود از خود براه جستجویت یارِ رسول  
دلر با باشد چو زلفت موبویت یارِ رسول

قبله کوی تو هست امید گاه عالی  
بیک نگه کن سویم امر سویت نگاه عالی

قصید نعتیه

لوامع الالهام

دو شرم بگوش آ مده کامی بنده خدا  
دستی فراز کن که نیازت بشود قبول  
بر دار سر ز پیش ز حیب فلک آرد  
کبر تو خیر است چو شکنی ز هم  
طوفانی بکوی عشق که هم کعبه هم حرم  
نخش تو چرخ سیرجه پومی هفت خان  
طبع تو دیور یو کن غفلت از غریب  
تو صاحب بیار و ترا هر نفس همی  
در قمر چاه یوسف تو چند مضطرب  
چشم تو پرده ایست بر می تو بسته دار  
رو کن بکنج عزلت و بگریز از هوس  
این گوشه صبح حشر شود کوشک است

از بند خود بر آزد در بندگی در آ  
صبحی نیاز کن که نمازت شود ادا  
بگذار با پنجویش و بعرض برین بر آ  
نفس تو کافرست چو آنگنی ز پا  
سعی ز روی صدق که هم مژه هم صفا  
دست تو دیو گیر چه بیچی بر آ  
نفس تو اثر دهاست مه فرصت از دها  
تو طالب شکار و ترا در نفس هما  
در لطن حوت یونس تو چند مبتلا  
جسم تو عقده ایست بکار تو بر کشا  
خو کن تبرک لذت و پرهنراز هوا  
وین روزه روز نشود روزه صفا

ق

کفرست در طریقت ما فکرنا صواب  
 حج و زکوة طی مکان بود این آن  
 آمد در یاریاضت شبانپے ریاض  
 آهوگر فتنیت بود آسان بخوشتن  
 مرگوش را شنیدن نشیدنی شنیع  
 برگوشمال گوش سخن گوشش ای فطن  
 کن تیز خنجر مره خون دیده ریز  
 جسم تو بارگاه و اساطین او عظام  
 دستور عقل و شخته غضب کار کن حواس  
 در دار ملک قلب بود خنجر چشم و گوش  
 مگذار اینکه حمله از آن ره کند غنیم  
 مائل مشو عیش که لشکر کت موس  
 از سرنه غرور و مده تن باین سمور  
 بر قامت قباد قبیج این قبا بود  
 گر میروی ز خویش ز راوی بگیر زاد  
 فهمد با پی نه که وصل هست پیش ما پی  
 بیکره بچشم دل نگرانی کاهل از خودی  
 کاؤسیان ز کاسه تحقیق بنخبر  
 نیز برست از درون سینبلی فروغ  
 قدے بندسی نبود وقت و قار  
 هر کس که راز دارم گنگ دگسته دم

ق

ق

شرک است در معرفت ما شکر نارد  
 صوم و صلوة گفت لسان ترک ما سوا  
 باشد ربا عبادت بانپے جزا  
 کز بس خطا وجود تو شد خطه خطا  
 مردیده را نظاره نادیدنی زنا  
 بردار و گیر دیده بد به فتوی ای فتی  
 کاین شوخ دیده هست بخون خنجر  
 قلب تو بادشاه و اراکین او قوا  
 دولت ملری سینه بر سر پرده اش حیا  
 در پایی تخت اسن بود فتنه دست پیا  
 پسند اینکه فتنه ازینا شود سپا  
 غافل مشوز جیش که بشخون زند هوا  
 از کبر شو نفور و ابا کن ازین عب  
 بردوش مرد راوردی باشد این دوا  
 و هست عزم پیش بخضری کن اقتدا  
 سنجیده راه رو که اجل هست در قفا  
 بیکره گوش جان شنوای غافل از خدا  
 ناقوسیان ز نغمه توفیق بنوا  
 آذر فروز را ز برون دیده بی ضیا  
 فلسفے فلسفی نبود قیمت و هب  
 هر کس که ره سپارم لنگ و تکستیا

غوغایان مارا نقاره بی صد آ  
 کس حق پرست بوده بتلیت معرفت  
 آن غافل از حقیقت بن بود کائنات  
 آخره فائق است یکی بر بدو دسه  
 زاید حکم قدرت من بے پدر سپر  
 ز موج خیز بحر وجود تو ام نئے  
 بارده همیشه ابرو محیط همان بچوش  
 فیضان من محیط بارباب احتیاج  
 دریا بود سبیل بیک شهر تشنگان  
 در غرش است مهر تو بارنده آسمان  
 آن قطره قطره باره دوزان بر آبخوار  
 با دست سخت کوش که باری مد گیاه  
 آن کف ز نان بوادمی کلین نشوین نشاط  
 آن سید هد نوید که شد جان خسته شاد  
 این سبط و این ساطت این کشت این شبت  
 با اینهمه نعم که هتیا بود برت  
 مانان دهیم و توند هی تن به بندگی  
 خوانت ز آن با تو خوانی ز خان دهر  
 اگر خدمت نمی بری از خوان من مخور  
 ما خافر الذنوب تو مغرور بر سمل  
 من می کنم علاج و تو میرانی غیب

صحرائیان مارا آتمازه بی حبا  
 کس بت گرت و گشته بکفیر مبتلا  
 وین جاہل از بدایت و مبداء مساوا  
 آخره سابق ست الف بر به با تا  
 آید ز ابر رحمت من بے کیا گیا  
 ز بزرگ ریز نخل نمود تو ام نئے  
 آرد و هاره خاک ز بعیم چنان بجا  
 احسان من بسیط با صاحب مدعا  
 صحرا بود کفیل به یک دشت چاروا  
 در گردش است مهر تو گردنده آسیا  
 وین دانه دانه سایه زان سوه غذا  
 رعدست در خروش که کاری کند کیا  
 وین دت ز نان ز شادی کلین باین جوا  
 وین آرد کلید که شد قفل بسته و  
 این نرسع و این نراعت این فیض این  
 با اینهمه چشم که میسر شود ترا  
 ما جان دهیم و توند هی نان بے نوا  
 نانت ز خوان ما و تو دانی ز نانا نوا  
 و رطاستم نمی کنی از خان من بر آ  
 ما سائر العیوب و تو مستور در عبا  
 من می دهم شفا و تو میدانی از دوا

ما حاذق و ترا به حکیمان صلح حاجت  
 میل تو بر کبار و مخز تو بر کبار  
 سر بر در امیر و سرت در سر نمود  
 یکپایه در خلافت و گرای پی در کرب  
 بوک و مگر نسبت بی شبهه بی عیال  
 شیر تو در کتابم و غزالت بود بدم  
 گاهی بزهد بر در مسجد کشوده خست  
 گاهی ز تاب عرصه محشر عرق نشان  
 جمعی نخبنده از تو بهر سو به قاه قاه  
 شربت ام را به دلائل کنی مباح  
 دوزخ به طمع خام فروری میسکان  
 حوران کنیز تو که بهر کس کنی حلال  
 طبع تو در یا مثل بوری یا و نفث  
 تا کی ترا ز نشه پندار در نهان  
 باشد همیشه پشه فرود در دماغ  
 آخوندانی اینک بود مره رسول  
 با این گنه بر عالم بزخ منفرحیان  
 هر چند هست طبع تو با مل به بن عمل  
 شرم آیدم که هست شفیق تو محترم  
 آن سرور یگانه که نگذشت نگذرد  
 مصداق اسم اول آخر که چون الف

ق

ما رازق و ترا به لیثان صدالتجا  
 چشم تو بر غوانی و گوش تو بر غنا  
 دل در کف قبا و دنت در بر قبا  
 یک دست در شراب و دگر دست دعا  
 چون و چرا بحضرت بچون بی چرا  
 تیغ تو در نیام و زبانت کند غزا  
 گاهی بو عطر بر سر منبر نموده حساب  
 گاهی ز آب چشمه کوثر سخن سرا  
 خلقی به گریه از تو بهر کوهلای  
 اکل حرام را بسائل کنی روا  
 جنت باخذ کام فروشی به انجیا  
 غلمان غلام تو که بهر خس کنی عطا  
 نفس تو در با عمل گاه و کمر با  
 تا کی ترا ز ریشه دستار بر ملا  
 ماند چهاره انفی سخاک در قفا  
 آخوندانی اینک بود کرده راجرا  
 با این خطا جز آتش دوزخ مقبر کجا  
 هر چند هست نفس تو قابل به بن سرا  
 تنگ آیدم که هست شفیع تو مصطفی  
 شهنش به چگاه در اندیشه قضا  
 آغاز انبیا بود و حسنم انبیا

بحر السُّعین یقین مصنع فیوض  
 درویش تاج بخش سلاطین با ولاست  
 در نقطه دهانش بود کتبه با که هست  
 هنگام خنده وقت خموشی دم سخن  
 موئی میان دژی نگو عنبرینه مو  
 بینی پاک و طره پر خم دهان تنگ  
 چشمان سرگین و لبهای شکرین  
 بر خلتش دوزلعت سمنبوی او دلیل  
 مورصف رخش همه آثار خوبی است  
 قدر ایت الهی و آسرت آ که  
 تن عین جان جهان جهان جان  
 از فرق تابیا وز پاتا به سر سمر  
 خار ریش غبار غمش خاک در گمش  
 با مشت استخوان نه خرد مرگدای او  
 موسی ز ابروی می صد چله کمان  
 خمور چشم او نکند رغبت شراب  
 بے امر او پناید گر چرخ در زمین  
 ماهیکه بوده حاشیه بوس می آفتاب  
 کیشب همین نه که در غریب آسمان  
 صد گنه کجوه ماندورفته بجمله گاه  
 صد گاه ز هر زهره ز تهرش در چرخ

ق

ق

موج نخست جوش سپین منبع عطا  
 سلطان با جگیر ارکین بالوا  
 درج رموز و باب شفاعت در صفا  
 صبح ازل حیات ابد چشمه لقا  
 کنه خدا و نور خدا سایه خدا  
 لاریب هست شرح الف لام میم ا  
 حق بین حق شناس حق و می حق  
 بر معجزش و لعل سخنگوی او گوا  
 اما جنبش آیت کبری ز کبریا  
 عین هدایت آمد و هم غایت هدای  
 روح روان و صلاح روان روان ما  
 شان خدا صفات خدا قدرت خدا  
 باغ ارم ریاض کرم روضه صفا  
 بالها و پر هم سایه هما  
 بوتی رگیسوی رد می صخره خط  
 رنجور عشق او نکش منت دعا  
 بے حکم او نتابد گر مهر و رسها  
 شاهیکه بوده غاشیه دار می انبیا  
 کیشب همین نه بر جنبیت در آن فضا  
 صدره به سده رانده در کشته زلفتها  
 صد راه سده صدره بهش کند قبا  
 صدی چاک شون

چاک شون

گر با پیستی تونی بود در میان  
 جنبش نداشت چرخ برین زمین سگون  
 صحرا شجر شرب زهر هم شکر  
 ناز است ارض از زول تو بر فلک  
 آفاق بر سبیط و لاسی تو در سلوک  
 این نیلگون پرند بصد حلقه نجوم  
 در حر بگاه قد تو در عیست نادرست  
 زخمی که در عشم تو خورم میوه بهشت  
 عرفان خزنیه و رضای تو پاسبان  
 به طلبی که با تو قرین با خدا قرین  
 خاقانی آن بعقد بیان معدن گهر  
 بحریت بکیران چو شود آن گه فروش  
 آن بر فراز عرش بر انداخته کند  
 هر عهد را از طبع سخنور رسد نوی  
 امروز گشته خدمت نعمت من پسر  
 حاتم از عیب بتولا کند خطاب  
 من نکته ران ابل یقین محو آفرین  
 سازم به شعرا از تو و سازم بود دست  
 خورشید از لونه من تاب در جگر  
 نه به شعر فهم و شعورم بود چپان  
 نه به مرا چه بهره که گردم سخن طراز

ق  
 خطاب بجناب سادات عالی حضرت علی مرتضی علیه السلام  
 ق

لے قائم از وجود تو از ارض تا سما  
 تابش نداشت مهر منیر و مهما ضیا  
 دریا صدف صدف در وقت بهنا  
 نحرست فقر را از قبول تو بر غنا  
 افلاک در محیط عطای تو در شنا  
 دین مغربی در دست بصد شوشه طلا  
 در ضر بگاه بدل تو نقدیست ناروا  
 زهرے که در ره تو کشم چشمه ایت  
 ایمان سفینه دولاے تو ناخدا  
 هرناکے که از تو جدا از خدا جدا  
 قآنی آن به نقد روان مخزن ذکا  
 ابریت در نشان چو شود این سخن سرا  
 دین در فضای چرخ بر افراخته لوا  
 هر باغ را از مرغ نو اگر بود نوا  
 امروز گشته دولت مکت من عطا  
 سبحانم از طرب به تمنای زند صلا  
 من روح خوان روح این مست در حیا  
 نازم بهج از تو نازم بود بجا  
 ناهید را از نعمت من رقص بر سما  
 نه به نظم سور و سرورم بود کجا  
 نه به مرا چه بهره که باشم غزل سرا

خرگاه مه کجا و کجا گردید زار  
 لطفش دهد اگر نه جبارت دم مستم ق  
 هم نامه ام ز فرط تحیر و دزد دست  
 شا باش ای عزیز به نطق تو آفرین  
 وقت است که ز ثنای تو مخطوط شد بی  
 وقت است این که کشای لب طلب  
 یارب یا شکباری آدم که الا مان  
 یارب به خوش بیانی گستاخ حضرت  
 یارب بآبدیده متاعی کز اهل بصر  
 یارب به اولین گهر آخرین ظهور  
 یارب به خوش عنانی شوقی که جبرئیل  
 یارب به چار نامه نامی که هر یک  
 یارب نقش باز پسینی که بهشت  
 یارب تشنگی لب آسنا طهر  
 یارب بس کسی شهیدی که در غمش  
 یارب بحق آن تن در خاک خون طیان  
 پسند بے وقار مرا پیش همسران  
 داریم التجا تو گردوز و شبست  
 گفستی منم غفور کندگر کس گناه  
 آخر ز ما کجاست سیه کار تردلی  
 که چشم بر سما که کند حمت نزول

درگاه شنه کجا و کجا مرد روتا  
 مهرش کند اگر نه اعانت که ثنا  
 هم خامه ام ز بانگ تا و فتنز یا  
 شا باش ای عزیز به طبع تو حیا  
 وقت است که ز نوامی تو خوشنود شد  
 وقت است این که بر آری کعبه عا  
 یارب به زار نالی آندم که تر بنا  
 کش دست داده طول مقالات ارمضا  
 دار دسر خریدنش از شاه تا گدا  
 کز گوهرش زمین زمان بانیه بنا  
 در نیمه راه مانده ز همراش جدا  
 نازل شده به چار گرانسا یه بنیا  
 برنامه های پیش کشیدت خط قضا  
 یارب به خستگی دل پاک مرضا  
 ماهی در آب می تند مرغ در هوا  
 کش تکیه گاه بوده بدوش مصطفی  
 انگذار شرمسار مرا پیش اغنیا  
 خواهیم بس ترا تو گر صبح و درسا  
 گفستی کفم قبول کندگر کس دعا ق  
 آخر ز ما کجاست دل افکار تر کجا  
 که گوش بر صدا که شود مقصد ودا

می نالم و ز ناله من لرزه بر زمین  
 در گریه آبروده در آبر و نوی  
 هر فرض کان بنامه من بهت مکش <sup>بازگی</sup>  
 از طاق کعبه ام بنگین طوق بندگی  
 از کان مکنتم به زکاتم بکن غنی  
 خاموش اے عزیز نوامی تشنوبید  
 خاموش اے عزیز که شد از میان خودی  
 در عرصه و داد سمن شد روان  
 تا حوضه قبول پیاست بر نسیم  
 از لعل سواطع اسرار افتخار <sup>احاطه</sup> ق  
 شد خلمات مصور اشمن و القمر  
 هر حرف ازین قصید بود آیت بسین  
 رخسده گوهر است آتش نه خگرگت  
 تکرار در توانی اشعار ناپسند  
 نے نے درین صحیفه که مرآت معنیست

امی گریم وز گریه من سوپه بر سما  
 در ناله رنگ بوده و در رنگ بو نو ا  
 هر فرض کان بند من بهت کن ادا  
 وز روز روزه ام بنا روضه رضا  
 بر خوان سلوتم به صلواتم به صلا  
 خاموش اے عزیز عنای تو شغنا  
 خاموش اے عزیز که شد مهربان خدا  
 بر ذروه مراد کست تو شد رسا  
 تا روضه رسول سلامت بر دصبا  
 وز جلوه لوا مع انوار اصطفای  
 شد نامرات منسیر الفجر والضحی  
 هر سطر ازین جریده بود غایت منی  
 از زنده مصحفیت نه ژرند و نه اوستا <sup>آند</sup>  
 اشعار در تلافی این عار خوشنما  
 افتاده است قافیه اعلس بر قفا <sup>ظاہر کرمین</sup>

این چامه <sup>عزل</sup> الواع الالهام من لقب  
 دین نامه اسواطع الاعلام من لقب





## قصیده دیگر

سروش دوش با جد جوش آمدنا گم از در  
چنان آمد چه وقت آمد چه آمد کجا آمد  
چه احقر احقر مضطر مضطر مضطر بیدل  
چو موسی از قسین با خود قسین آمد بر موسی  
چو باد عاجل از مرتع چو آب سائل از منبع  
نه باد این بر زده پوهر سو مر آزا پویه درینو  
نه که کش تیره ادغم رومر آزا چهره در گسیو  
نوید رحمت از یزدان بر دولت از خاقان  
نزولش زل انزل و صولش صل اول اصول  
همه خندان همه حیران همه در خدش نازان  
ز تائیدش بکفت بهم ز تقریرش بلب عسقم  
ز جابر جسم و رقم چو گل شکفتم و گفتم  
خوش آئی خوشتر ک خوش نشینی خوشتر ک نشین  
عرق از چهره بر چین تا شود آب ز خجالت گل  
تو داین رنج داین محنت من این گنج بی منت  
گذشت رفت طی گشت مر آمد در غم هجرت  
چه پیش آمد کنون باری که بایوت آبد از یاری  
ولیکن هست این دیر آمدن سرمانه سودی  
حدیثم را چو شبنفت او چو گل شکفت می گفت

سراپا نوش صاحبش و دانش کوش و دانشور  
نسیم آسا سحر که هر تسکین پیش این احقر  
چه بیدل بیدل جانان چه جانان جانان پرور  
چو عیسی از فلک با خود ملک آمد به پیغمبر  
چو ماه کامل از مطلع چو مهر نور از خاور  
نه آب این مایه در از جو مر آزا بهر از کوثر  
نه خور کش زهره در هلو مر آزا زهره زهره از  
عزیز مصر از کفنان خضر از پیش سگند  
وجودش جو در اموج صدرش صدر امصد  
ز پائین تا بصد از دیده تا در خواجه تا چاکر  
کلید قفل صد مخزن نوید فتح صد کشور  
تعال ابلأ و سهلاً مر جبا خوش آمدی خوشتر  
بصد تر من بصد تکین چو گل بر سر چو دل در بر  
نخار از مور بافتان تا بر آید گرد از عنبر  
تو داین لطف بی غایت من این دولت بی مر  
نه یک سال دو سال افزون از افزون بلکه افزون  
که می آئی ز در باری که نخلت باد باد آور  
درختی کش بدیر آید ثمر بسیار آرد بر  
چه می گفت او که می گفت او دادم او لوگو هر

نه آن گوهر که میخوانند حکمیش نطفه نیان  
 نه آن گوهر که از موجی با وحش می برطالع  
 نه آن گوهر که شاها را بود سرمایه نخوت  
 نه آن گوهر که در گوش تیان از گیسوان مینی  
 نه آن گوهر که دانی شبنم گلزار جاه او را  
 بل آن گوهر که دامن امن از جیفش یزد  
 بیک خر مهره می آرد بیک گل مهری ماند  
 لبش زین گونه چون گوشتان در فروش آمد  
 ز گوهر زیر لیش همچون صدف شد خانام پرور  
 خلیفه آنکه اتی جاعل ز سید ایشان او  
 بهار و وحه معنی نه سال روضه خوبه  
 سعادت با سیادت در نهادش آب و لو  
 کف او منبع قلم در او مرجع مردم  
 نقود عشق و عرفان او وجود حسن احسان را  
 بود الحق برون از حیطه عقل و خرد و صفش  
 بوضفش ساکن و ساکت بهش عاجز و قاصر  
 بود یادش شود ذکرش و وحش رسدش  
 بساط و بستر و فرش و رباط و شمن جاهش  
 زهی درویشی و شاهیه که دارد در نق از دیش  
 عروس دهر او در عهد او بهفت می دارد  
 سپاهش تیغ جانکاهش غلامش خرگه جاهش

که در لطن صدف گیرد از صانع کبر یا سپهر  
 که گرد و گوکب بخت بلند تارک و افسر  
 ولی چون بخت برگردد هم افسر می برد همسر  
 که گوئی بفضیه کنجشک از دماغ زیر پر  
 وزین غافل که بینی ترا لاکشت اهل آخر  
 که بهر خردان بهتر بود از گنج باد آور  
 بار جش باج صد کشور بدیش تاج صد قیصر  
 دل و دست تمنگشت گوهر چین و گوهر خر  
 لب او بهره گوئی داشت از بحر کف داور  
 هر آنکس کرد ابا از دگرش شد آنده هر در  
 فروغ دیده موسی چراغ دوده حید  
 فصاحت با بلاغت در دقتش شیر با شکر  
 لُخ اذ قبله انجم ضمیرش کعبه خاور  
 لبش مخزن دلش معدن رخس منظر درخس مصد  
 اگر حق گفته ام حق هست از و هم و گمان بر تو  
 اگر آرمه اگر خامه اگر نامه و گره دستر  
 بهر محفل بهر منزل بهر کشور بهر بندر  
 پراز مار و پراز خار و پراز انعی پراز آذر  
 اگر سجاده در سندا اگر اورنگ در منبر  
 مه و خور زهره بهرم و عطار دز اویش و زاور  
 غضنفر و واژ در در پلنگ گر سکن در در

گسته خسته بر لبه شکسته شخته عدش  
 پیش گلشن لطفش بر آه مطبخ قدرش  
 چه جامی طبع بدخوان که گرد و موم درش  
 ز پنج انگشت او پنجاب جاریست هرچیز  
 فدای ناکش جانها که آواز ز شفقت  
 خلیل دعوت مور و بلخ گلکش بشوده  
 ز کلک و تیغ باشد مجمع البحرین دست او  
 ز تیفش خانمان هستی کفار سنگین دل  
 رخس مرات فتح هفت کشور آماز تالش  
 چو هر سفت از سلاح حرب میازدن خود را  
 فلک پیش از ظهور او سندی بودی را کب  
 بدست او قلم از بسکه می بالد عجب بود  
 نگنجد اندرین بحر از بزرگه نام پاک او  
 رواق چارارگان از دو کن نام او قائم  
 گریه در کنایت سفته ام در ربلا خواهی  
 محمد هست بو بکر و عمر عثمان پس حیدر  
 محبط و ابرو کان فیروزه و یاقوت زمانی  
 کند بر تفتگان آن ابر فردا سایه رحمت  
 غریز آوخ کزین رنگین بانی بوی خون آید  
 ازین گفتار تن زن بازمی گوانچه گمشتی  
 آهنگ خطاب نیک نوشتم مطلق روشن

کمند زور بند و ز دست شور و پای شمر  
 ارم یک بوته خار آمد فلک یک توده خاکستر  
 اگر فولاد اگر حاره اگر آهن اگر مرم  
 فرات و آب چون سلسبیل و ز مرم و کوثر  
 خط آ زادی مشت گره قماران بگرد بر  
 کبیل و وزی زاغ و زغن تیغش بکوه و در  
 یکی اسود یکی احمر کفش عنبر تفش آذر  
 خراب از دست البرهیم چون تخته آذر  
 و مش فهرست مرگ هر دو عالم باشد از جوهر  
 سپری و آنکه هفت اقلیم را گیرد هفت اختر  
 جهان پیش از ورود او دعوی بودی شوهر  
 که نخلی گردد و با سدره و طوبی شود مهر  
 نباشد در خور این باده سرشار هر ساغر  
 فروغ هفت حرفش هفت اختر را بود ز یور  
 شمار سخن کن اول و آخر بسم آور  
 بود زین پنج دین ازین دین جاه و عز و فر  
 بهار و باغبان و باغ و سرود لاله احمد  
 شود خستگان زان لاله گلزار آتش محشر  
 قلم بشکن که ترسم بر برگ جانها زنی شتر  
 که باشد روح قبر نیز مدح خواجده قبر  
 که باشد از دو مصرع مشرقین نور هم دیگر

الا ای کرده نصیبت خاک از قطره را گوهر  
 باوج علم و موج حلم هم عرشی و هم عرشه  
 ز رویت پر تویی شمس و قمر پر دانه و ذره  
 مراد از هر دو ایشان تو گر مفلس و گر منعم  
 جگر افشوده عشق تو گر فر باد و رخسار  
 تو خورشید جهان تابانی مروت نیست کز نصیبت  
 تو صدر ز بیم دورانی ز اداری که در دورت  
 چو اجزایم ز هم باشد حکم جوهر ذاتی  
 نه پنداری که ز جعفری دارم طمع از تو  
 نگویم یک ده و ده بدرگاه شهم ره ده  
 ز تکرار قوافی لذت دیگر ده نظم نسیم  
 فلک تا زاله ریز از خار نشتر خیز تا با موی  
 بدان دیشان جا بهت اقبال ماه و گه بیگه

(مطلع)

چو مهر و ماه باشد سایه پرورد تو بحر و بر  
 براه فضل و گاه بذل هم سوزی هم سرد  
 ز مویت نغمه حور و ملک دیوانه و مضطر  
 شود در گلک من نظم آنچه گردد و صفت گوهر  
 نمک پرورده حسن تو گر شیرین و گر شکر  
 سحر گل در گریبان دارد من بخت دل در بر  
 کند خون در دل من آنکه نبرد با ده در ساغر  
 شود آیم در آتش لعل و باد الماس و خاکم زده  
 که در فضل و سخایت داده ام ترجیح بر جعفر  
 نخواهم صدده و ده ده بدو داد سخن گستر  
 سخن قدست گرد و قد از تکرار شیرین تر  
 آیین تانغمه انگیز از طبر سرشار تا عجم  
 بدستی سنگ دستی دشنه این بر سینه آن بر سر

هواخوان بزمت را بباغ و دراغ روز و شب  
 بدامن گل بساغر با ده این در کام آن در بر

### فریاد عزیز

محضر حسن ترا هر بعنوان شده است  
 مستغنی از لب تو عیسی مریم آمد  
 هر که دلمی بچین داشته از بندگیت  
 طاق کسری شده گلده طاق نیان

ختم خوبی بتو حاجی خاتم خوان شده است  
 مستیز از رخ تو موسی عمران شده است  
 مرتابان شده او یار کعبان شده است  
 شمس گنبد ایوان تو کیوان شده است

یافت ایران ز حفاظ تو امان از نیل  
 با جهان کرد و دزدت اثر باد بهار  
 مین از مین لبست کان عقیق است هنوز  
 تا چه افعال بگویم ز امت سرزد  
 روس منحوس نمانند اگر سایه چو بوم  
 دولت مشهد اگر رفت به بغیان بدش  
 حمله گشته با جراب بنان دار اطلی  
 بوم گویی که همه بوم در بزم گرفت  
 آنکه از هسیت اولرزه فکای بر گوه  
 آنکه کند از هسیت شیر زبان دندانها  
 حیف شیرازه مجموعہ اسلام گوست  
 گشته تا بشکر دین دست در میان خسر  
 ملک یونان چو پیون چو دون حصین  
 مسزور سر و پیه هم بر کنین ست بین  
 باغیان خرم و شادند که کوه و صحرا  
 تیره دتار جهان گشته بحشم مردم  
 سومنان پنبه بگوشند و بجای تکبیر  
 هر انور افق گشت چو پیداناکاه  
 موسی کو که بر آرد و بعضا بازو مار  
 عیسی کو که فرود آید ازین بام رفیع  
 خواب خوش تا بجا صبح قیامت بید

سر و شد آتش و آتشکده برین شد است  
 هر بیابان قدم تو خیابان شد است  
 طائف از مقدم تو شکفتان شده است  
 که گرفتار به بند غم و حرمان شده است  
 از چه دیران همه معموره ایران شده است  
 خاک آن خطه همه گنج شهیدان شده است  
 روی چیره به شیرین نستان شده است  
 بام شام از اثر شوی تکان شده است  
 چون پرگاه بخود حیف از ان شده است  
 چون زبان شنه خوری و دندان شده است  
 که چو اوراق خزان دید پریشان شده است  
 اگر چه بلقان جگرش باره خلقان شده است  
 سرکش و مخرف از دولت عثمان شده است  
 شاه بلغاریه غارت گرایان شده است  
 لاله زار از اثر خون مسلمان شده است  
 که ز غم صبح وطن شلم غریبان شده است  
 جامی حیف است که ناخوش نشان شده است  
 ماه کامل ز میان فترت و نین شده است  
 پر همه کوه و دراز اثر تعیان شده است  
 چار سو فتنه و جال نمایان شده است  
 شورش حشر سپا و بگه بیان شده است

<p>گرم تسبیح سحر مرغ سحر خوان شده است  فتنه بیدار شد و خلق ایران شده است  بتلا کشتی اسلام بطوفان شده است  زانکه از سایه اش بلیس گزان شده است  که از در حجت خورشید در خشان شده است</p>	<p>صبح شد صبح تو هم اذن اذان ده بلال  صبح سر رزده بردار سر از بالش خواب  ناخدائی زره لطف خدار ابرست  عمری تا بشیر خیل شیاطین بگبار  شام اسلام دگر بام شود کو علی</p>
<p>گوش کن ناله فریاد و بده داد عزیز  که بداد تو داد تو نالان شده است</p>	
<p>در خویش گشت مجلس شاهان شده است  حکم فریادرسی از دندان شده است</p>	<p>شاهان قافیه چون گشته مکر این نظم  گشت موسوم بفریاد عزیز این اشعار</p>
<p>قصیده</p>	
<p>ز در آور آمده ماهی مهم از روزن  که گشت نازل و آتش و نضحی بر من  دو هور کرده پراز نورخانه تارزن  یکه ز جلوه او خانه دادی امین  یکه چو بومی گل آمد چنان طن چین  ز راه دیده مرا این کرده در دم مسکن  یکه بصوت اعرابیان عریان تن  یکه ز در و گهر نخت در میان زمین  یکه ببقه کشائی ز هم کشاده هن  یکه رو اش بود ماه نیم مه گفتن</p>	<p>سحر که گشت زمین زمان مبهوشن  سواد کون و مکان گشت روشن گویی  دو نور گشته ضیا بخش سینه تا سینا  یکه ز چهره او برقع استین کلیم  یکه چو جام مل آید عیان طاق بلند  گر آن ز رخسار در آمدم بخانه دون  یکه بطلعت سقلا بیان اطلس پوش  یکه ز قند و شکر نخت از لبان خردار  یکه به ذره نوازی مبهربسته کمر  یکه سزاش بود شاه نیمروز خطاب</p>

انیس این بہ بہاران بود چه نند و چه شیخ  
 یکے بچہ روی شان خاور زائے  
 جان کشائی و لشکر کشی و ریت کش  
 یکے رخ جو ہمش زیر گیسوان سیاہ  
 ندیدہ ز گس او حتم محرمی لیکن  
 گر آن ز پر تو تو بر توش متن چلتا  
 یکے ز طلعت او مرغ بام در فریاد  
 پراز عقیق قیق ست گرا زین ساغر  
 بجلوہ او ز فلک باز چید گنج گہر  
 ز چشم زخم حوادث بخوش تریدم  
 یکے ز شام بخلوت نشستہ سب جو  
 یکے بجلبس زندان ساندہ شب بحر  
 ترکتا ز سد آن ز پارس تا پیرس  
 جہان فروز بچہ آن چو مہر قصیر مند  
 یسا را دست عطار ز در سبیل سیر  
 کہن مجاور در گاہ او دست بخت جہان  
 ز باغ فضلش یک نخلہ و ثمر بے مر  
 بزور بخت فریدین فرو سکندر در  
 ز خلق او دست کہ میر فقیر در مطبخ  
 ز قہر و ہریت اینکہ ہر شمس دوست

جلسہ آن زمستان بود چه فرو چہ پن  
 باصل چینی و لیکن ز لطن نگین زن  
 عطش فزائی او آتش و شمی آتش زن  
 فرشتہ شدہ سیلی خورد و اہر مین  
 کرشمہ زاد و بسوخی مدام آ بستن  
 مرا این زلف خم اندر خم سرخوش  
 یکے ز رفت او خلق شام در ستون  
 پراز شیتق بزنگ عقیق او دست ہن  
 بچندہ این ز لبان بفتانہ در عدن  
 کہ رخسہ رخسہ او یار گشت چٹک زن  
 صفا و صدق ز سیامی روشن روشن  
 ز ہر روز گشتش بگردو شدہ این طن  
 بہ نیم ناز خرد این ز ہند تا بر لن  
 روان فزای متن این چو چہ کر زن  
 یمن او دست ضیا پاش بر سبیل مین  
 کہین ملازم خر گاہ او دست چرخ کہن  
 ز بومی خلقش یک نفحہ و سمن دوسمن  
 بروز مہر کہ نیم برو ہمتن تن  
 بجائے ہنرم سوند صندل و لاون  
 گئے زمانہ بود گلخن و گئے گلشن

## قصیده نعتیه

<p>گویی ز خاک چشمه جوان برآمده  زان بحر پیکران دردمجان برآمده  هر روز که آن برآمده غلطان برآمده  وز نار برق خرمین ایمان برآمده  المبیس از ان مخالف انسان برآمده  بسیار سعی رفت که از کان برآمده  که با جلال موسی عمران برآمده  بر طارم چهارم گه مان گه مان برآمده  بالشکرے ز نیل چو پیلان برآمده  از نار شعله خیز گلستان برآمده  نوح از بلائی در طوفان برآمده  ما ہے کہ آن ز خطہ کنگان برآمده  چون ماه نیم ماه ز گیلان برآمده  کہ چشمہ سار تختہ عرفان برآمده  کہ پاسبان خلق چو کیوان برآمده  کز مکہ آفتاب درخشان برآمده  ہر ذرہ سمجھو آئینہ حیران برآمده  ہر مہفت مہفت گنبد گردان برآمده  از ہر کنار سنبل در بیان برآمده</p>	<p>با این صفا کہ از زمی انسان برآمده  زان چشمہ قطرہ قطرہ بود بحر پیکران  ہر نسبتش قیمت با قوت ترکست  از خاک چشمہ کہ بود فیض آن محیط  چون باد و خاک آتش و آب ضد ہم  آسان بگنجد خلق انسان کہ گوہرش  کہ با جمال عیسی مریم نمود روی  گاہے زیگر و دار گرفتہ پای و ار  کہ آب در ز شہ شدہ پایاب کوچہ داد  گاہے ز آبیاری فیض قدم او  یونس ز بطن ماہی یوسف ز قعر چاہ  روشن سواد مصر ز فرودغ کرد  شد مہر نیم روز نخل از فروغ جود  کہ آبیار مرتجع شرع شریف شد  کہ فرخی فزانی جہان شد چو شتری  ہر کو کبے کہ جلوہ ہی کرد شد ہنان  فر فرغ آن ہمہ عالم فرا گرفت  ہر ششہبت ز پرتو آن رونق گرفت  شد خاک مردہ زندہ سر سبز کوہ دوست</p>
--	--



حسان ثابت از عرب آمد مدیج سنج  
از ہند ہم عزیز ثنا خوان برآمدہ

## قصیدہ

گرچہ در دستیم و لے دارم ہمارے در نفس  
ہرچہ بنی فانیت اندر بس باقی ہو س  
عنکبوت آساچہ ہستی در پے صید گس  
سیکند چندین صورت و نقطہ ہمچون عدس  
کاروانے میروا از جا بفریاد جرس  
پابگل ادا نگبین دست بر سر چون گس  
فزہ تا خورشید تابان از جالش مہتاب  
مُحرمش اناقہ باشد نے حدی نے جرس  
صبح را کن مبتلائے علت ضیق النفس  
طوطی گو یا کہ باشد با کلاخے مہنفس  
خاصہ در راہ حجاز ارا باشد انیکے جرس  
طے کنم چون نگہت گل راہ را در یک نفس  
طرقو گو جبرئیلش پیش و اسرافیل پس  
مرکبش بس اہو اور راہ پاک انصار و خس  
حلقہ در چشم در رہ داشت کا مد باز پس  
بہرہ من ہم از ان دارم ز الطاہوس

ہست در فخرم ز بیض دل بولت دست بس  
نقش بر آ بے چو آ بے با سر بے پیش نیست  
شاہباز عالم قدسی شکار ت دیگر است  
چشم بنیش باز کن بگر کہ کلک صنع او  
شورش صاحبان دارد اثر در ہر دے  
چند باشی مبتلائے رنج دانندہ تا کجا  
قطرہ تا دریای عمان از نوالش مستفیض  
محرش را نالہ آمد نے نواد نے صدا  
این شب وصل ساریت بنا ردم زدن  
جان پاک و قربت نفس دنی در کالبد  
چون جل دشت و جبل از شوق می آید بر  
سیر سام خویشت اور روضہ سلطان دین  
شہسوار عرصہ اسرعی کہ رفتی در کاب  
موکبش با برگ ساز و نسرش دور و دراز  
گر می رفتار را نازم کہ بستر گم مایفیت  
اکیہ آوردی ہ آوریے برای صالحین

## قصیدہ لغت

ناکس و کس ماند ذلیل نہ گل نے خار خوش  
رفت از ہر پایہ بالاتر و بہیم بیشتر  
سیہالے اینچنین و نیز مانے آنچنان  
انچہ از را زو نیازے کاندان در گاہت  
از جہان باید گذشت حبابہ می باید گذشت  
اسی شیخ عاصیان رحے باحوال عزیز  
چند می نالد زور و بیدلی شام و سحر  
شد جدا آخر ز تنہا رفت تنہا آن مقام  
جذبہ شوق اہی استمین او گرفت

یا بحق کن ہر نفس اللہ بس باقی ہوس  
ہمچون نقش مایہ از حیرت دو عالم ماند پس  
یافتہ بر سفرہ اخلاص و خلعت دسترس  
نے ملک لوجے شنید از مے نہ شد آگاہ کس  
جامہ ہستی عزیز از لبکہ گشتہ مندرس  
از تو دار و در قیامت بس شفاعت ملتس  
چون تونی فریاد رس بے بفریادش پس  
سرسہی از ہر خیال و دل تہی از ہر ہوس  
برد تا جا نیکہ آنجامی نگنجد پیش و پس

## مطلع ثانی

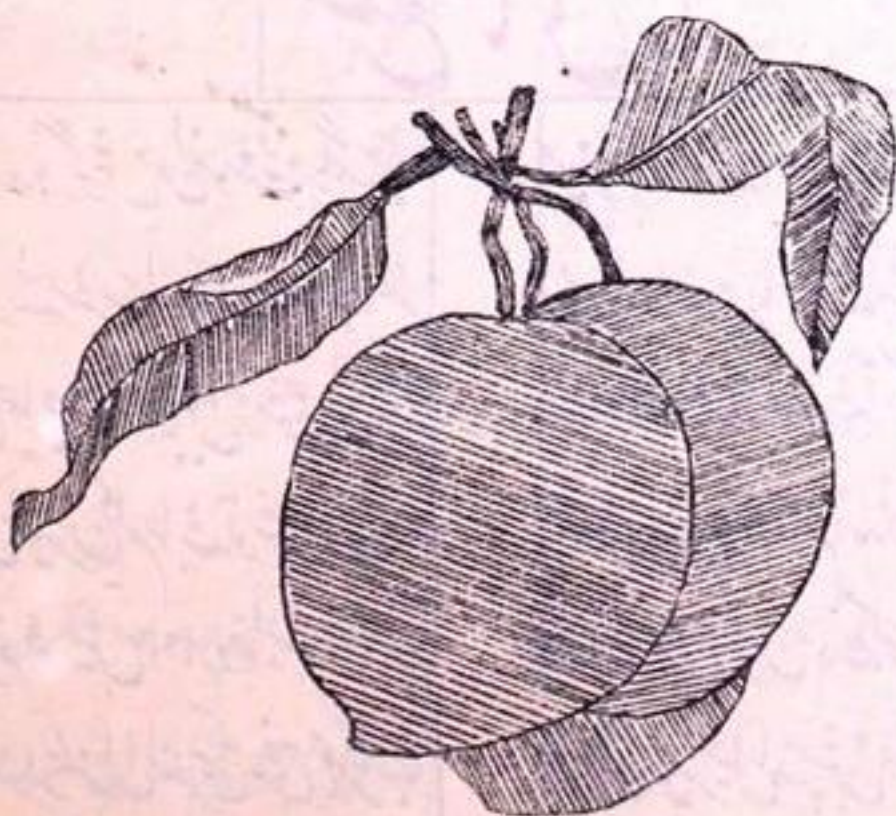
می رسد در گوش من از شوق دربانگ جس  
اللہ اللہ مریم رہے کہ باشد بے خطر  
چون حمل دشت و جبل از شوق می پرید  
ذوق شیرین کام باشد تو شہ منزل فرد  
میرانم خویش اتار و ضہ سلطان دین  
شہسوار منزل سر ہی رفتی ہم کباب  
موکیشن با برگ ساز و نمزش در دراز

سیروم از خود کہ نبود تیز و تریں فرس  
نے غمے از ہر زبان نے گیر و آراز  
خاصہ در راہ حجاز ارباب شد آہنگ جس  
شوق بے پروا خرام آمد فریق ز دورس  
چون نسیم صبح این رہے کم در کینفس  
طرقا گو جبریل از پیش و اسرئیل پس  
مکیشن بس راہ و راہ پاک از خار خوش

ہمچو نقشِ پازیرت ہر دو عالم ماند پس  
 سرستی از ہر خیال دل تہی از ہر ہوس  
 برد تا جائے کہ انجائے نگنجد پیش پس  
 این معانی باش از آیاتِ شوق تفتیش  
 سیر چون یافت بخوان ایامی سترس  
 نے ملکے فی شنید از وی نشد آگاہ کس  
 حلقہ در حشم در رہ دست کا مد باز پس  
 بہرہ من ہم از ان دارم بالظاہر ہوس  
 کز تو دار در قیامت اور شفا عتلمش

رفت از ہر پایہ بالا تر وہم پیشتر  
 شد جدا آخر ز تن ہر رفت تہا از ان مقام  
 جذبہ شوق آہی آستین او گرفت  
 حاصل شد بسور و نور وصل شد بنور  
 میربانی آنچنان و مہمانی اینچنین  
 ہر چہ از راز و نیانے کا نذران گاہ رفت  
 گرمی رفتار را نازم کہ بستر گرمیت  
 اسی کہ آوری آوری سے بے صاحبین  
 اسی شفیع عاصیان رحمتے با جوال عزیز

چند می نالد ز در بیدلی شام و سحر  
 چون توئی فرما دین بارے بفرما دیش برس



قصیدہ در منقبت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

<p>             کارہر کس نیست بار عالم برداشتن              خاک عالم بختن با ہم دگر آ و بختن              خام و جام و زرم و زرم کوس و کالین آستن              برزد و بار و زور و باز و دست دل غم اہدی              شربت از بہر جا ضربت از بہر عدو              یک جهان یو پری گویا سحر کردن است              تا چه خونہا خوردست اشک سحر بختن              ہم عرفتا رخت با ہم ہوسہا خاک کرد              رونق دنیا دین رسایہ ہم خواستن              بازو شاہین عقاب از نصف انفا و او              پیکر فانوسی از دامان عدل آرستن              لیک با بد خویش اباینہ سعی تلاش              بار دنیا ہر کس بر اشت گاویش نیست              چیست دنیا مشت خاک تیرس کوری بود              شو برون از پڑہ صوت کہ دانی خویش را              بگذرا ز بہوہ گروی گسل این سر شتہ را              شو جهان افروز ہر منے کہ همچون آئینہ              اگر سفر خواہی نمود از خویشین چون بوی گل              یک دل پرورد بگ صدیابان رحمت است         </p>	<p>             درد بسیار دارد بر سر افسرداشتن              خون خلقے رختن شمشیر و خنجر داشتن              بلج و تاج و بخت تخت و زرد زور آستن              تیر و ترکش تیغ و خنجر و برع و منفرداشتن              جام در یک دست و در یک دست خنجر داشتن              اینہم بیل و گوزن اسب است داشتن              یک بدبختان لعل و یک عمان ز گوہر آستن              ہان ندانی سہل بحر و بر سحر داشتن              در پناہ ہمدگر دیہیم و منبر داشتن              دیدہ بان تہو و کبک و کبوتر داشتن              شمع و مصباح امین از تاج مصر آستن              خوفناک از باز پرس و ز محشر داشتن              شیر و دست آنکہ اند دل از دبرداشتن              از برای مشت خاکے دل مکد داشتن              چون نگہ در عین عسیرانی مستر آستن              خویش اما چند گردان چون فروداشتن              میوانی خانہ خود را منور داشتن              از نسیم صبح خضر میبتون برداشتن              در نہ بے سواست دل چون صنوبر آستن         </p>
---	--

دل منہ بر سرخ وز درد باغ کابل در دریا  
 عاقبت در جنگل شهباز خواهی شد اسیر  
 بگذر از سوامی خود کامی باشی عین غنیمت  
 ای که چندین خرد بار ترا غافل مباحش  
 در لباس زر پرستی گشته آذر پرست  
 حرص و آز صحاب فیل و کعبه خاص است دل  
 حرص جان کا دو تو میز می لبانی حرف طمع  
 خرقه راز رفته آما دل بر بقیع باختم  
 گفتگو بر عظمت توریت و انجیل و زبور  
 آرزوی نهدم چار دیوار حسرم  
 شام و خفتن با ادا ناکرده نفل نیم شب  
 تا کجا برامی رویو دیو گشتن به سپار  
 چار چیز است آنکه از دی چار سومی هرا  
 پر تو صدق است عدل ملو آرم و رزم  
 هست بهر چار دیوار سلامت ناگزیر  
 بست هست در صعود این دواق چار طاق  
 سوش از هر سو که می بینی چشم کم بین  
 در ره همدی خود باید که باشی چار چشم  
 جوی شهید و شیر جوی مابده هم از دست  
 بگذر از کثرت که دار و میشکر ناگزیر  
 نوع و سان را بیک آینه باشد کار و بس

خوشتر آید دید احمد هر چه صفر داشت  
 تا کجا سر در هوا همچون کبوتر داشت  
 چشم بر نخچیر گاو از بهر عنبر داشت  
 شب مخفته عیسی از تبار یک خرد داشت  
 این کله با چند چین ز رشت بر داشت  
 کعبه ابا یصون زین فتنه و شر داشت  
 دزد نقاب تو خواهی قفل برد داشت  
 جامی بر سجاده آماجاده دیگر داشت  
 مصحف اندر بر پاژند از برد داشت  
 بهتر از بر کردن بنیاد خیر داشت  
 صبح و پیشین را خوانده قصد دیگر داشت  
 تا کجا ابلیس تلبیس رهبر داشت  
 میتوان با زین دین عزت فردا داشت  
 آدمی لازم است این چار گوهر داشت  
 آب خاک باد و آتش را برابر داشت  
 در فردین پایه ماند از لنگ و لنگ داشت  
 کعبه را از چار سو باید بود قهر داشت  
 نه که چون حال خود را خواهی سعور داشت  
 کفر نعمت است نهادل کبوتر داشت  
 از جراح و ساقه و از این اسیر داشت  
 مورد از زیباست چار آینه در برد داشت

بایست در چای موج زرق زور و مکرو کید  
 با صفا و صدق مهر و لطف کن دل اسهل  
 نه طهوسے راجو از و می هست می هم از دست  
 جراتے در کار و بایست دولت یار غار  
 ظرف هر کس نیست با جدمیه ساز زندگی  
 طاعیان شورید بخت افتاده ز نه سهل  
 از در دین کن طلب دنیا که مستغنی کند  
 شوق را می رسم که ماه نو بمصحف نیست  
 رد لبوس می چار بند شهر علم آری اگر  
 لیک میدانی که در دار و بنا چار چوب  
 رہنمائی کرده ام در پره این رمز و پس  
 حید صنفه که اشرا هم عظم هست ان  
 بنده اش ا بس بود نه بکست لشکرے  
 آن جهان پاک خوا نذا بحاشی بوی رب  
 نیست جز تا میدی در پره که چون حیدرے  
 هم خدا خرسند بایست طلوع هم بلند  
 هم بکجی دار و مزیو هم با ویز دستیز <sup>قطعه</sup>  
 زمین جهان دشمنان غرقاب دروغ ختن  
 از وجود خویشین بودن نجیر اندر سجود  
 پستی فکرست بهر خطبه تقطیم او  
 تشنه اش ارور مشربحت خجلت بود

کشتی ایمان خود را چار بست گرداشتن  
 زانکه ما بهر نشان نیاست محضراشتن  
 چشم من دفرخی از سعد اکبر داشتن  
 سوخ از افغی کشیدن گنج در برداشتن  
 ساغر جان پر از زهر آب خنجر داشتن  
 نیل چون پیل و طغیان مسخر داشتن  
 چشم امیدت ز درویش تو نگرداشتن  
 دیده بر قرآن متغ تیز بر سر داشتن  
 دولت چشم کشائش باید از در داشتن  
 گر یک داری بگفت باید سه دیگر داشتن  
 بایست اسه مقصد زمین در ایدر داشتن  
 میتوان در کف کلید مفت کشور داشتن  
 در غل شمشیر و بر لب نام حیدر داشتن  
 خاک امی باید از افلاک بر داشتن  
 کندن بر کنده ما برکت و معبر داشتن  
 از نبی دختر گرفتن ان و اختر داشتن  
 تیغ در یکیت و در یکیت ساغر داشتن  
 زمین و ان دوستان سیراب کوثر داشتن  
 در کف بیدین منکر زخم منکر داشتن  
 کرسی نه آسمان از بر منبر داشتن  
 درین هر مردان تسنیم و کوثر داشتن

گشته از منفرد گانی تیغ او انگشت کش  
 دارد گیرش گزنیار و کیشان هفت دست  
 زارع کشت شکوه او بودی گر سپهر  
 رحمت خورشید کیسونه که او پیش مدام  
 جان بقران سراپایش هیچ علاج ساین  
 عرش و کرسی آن زمان لرزید از هیبت بخوش  
 هر که در هر هوای عرش سپازی بود  
 شب چو آستین مبر او بودان در خوراست  
 چون مبر مهر او آورده خط بندگی  
 نسبت فرس مشین با عرش کرد آن بلهست  
 هست آکیر وجود و کیمیاک معنوی  
 پادشا هر دو را تو خواه چه دمن جا کت  
 بنده کم خدمت ساده اخوان طاعت  
 جان که از جو فلک بخورد مخزون آمده  
 میرسد گر بر واد این برق نازد عزیز  
 نامه شوقی که دارد آن سواد از خط من  
 گزنی از وصف فلک خواهد بزر بخید نم  
 ز غلط گفتم فلک نیست سنگ این عبار  
 گر تو با خاک ره خویشیم بسخی از کرم

گزنی آموخته راه ادو سپید داشتن  
 در عدم عطف عنان از رحم مادر داشتن  
 از برای صیقلیت چرخ دگاد و گوذر داشتن  
 رحمت روز از ان با لیت با در داشتن  
 سر عرش و پایی بر دوش هم پلر داشتن  
 طاقت کس نسبت این بارگران بر داشتن  
 باید از مو ان رهش غم آهش بر داشتن  
 نام زنگی بجه خورشید اندر داشتن  
 مر قمر را مهر خوان با لیت قنبر داشتن  
 آسمان را با زمین نتوان برابر داشتن  
 خاک راه آل را گوگرد احمد داشتن  
 خواجه را چشم کرم باید بجا کردن داشتن  
 خواجه مسکین نج از بنده پرور داشتن  
 در جو بار روضه ات خواهم مجاور داشتن  
 آسمان بر خود چو بال بالذرا خرد داشتن  
 بایدش بهتر ز صد طومار و دفتر داشتن  
 در تر از دوازده هست این خموده زود داشتن  
 گوهری نتوان شدن از گنج گوهر داشتن  
 پیش من بهتر بود هیچ سنجدر داشتن

خوش بشته هست بهر رخ گستر روز حشر  
 جانزیر آن لوی سایه گستر داشتن

## قطعه مثنوی بفریاد غیب

ای که رای تو بود روشن و طبع تو بلند  
 سطر سطرش بسزلف دل آویز شبیه  
 هست انگاره دلخواه تراز انگلیون  
 نکته با هست بهر نقطه و هر نکته بود  
 قبله پاریان است همانا هر بیت  
 معنی و لفظ ز مجنون نشان دل برد  
 بقلم هر که در این راه قدم بردارد  
 صد چو خورشید درین بادیه بی شایفته  
 جاوه پیشروان سیر می از تو طهر  
 سر را فراز که ملک سخن از ملک تو شد  
 چشم دارم که گنتی کلبه تارم روشن  
 چشم بد دور بود طرفه سودای چشم  
 چاه کفان بجیال تو بود گر چشم  
 مگر از دیده مشتاق من آموخته است  
 ده که مشروط باین شرط بود آمدت  
 هوش و صبر و خرد از آمدت باز آید  
 پایی رشک ارچه نبود بیان میگفتم  
 امی خوشا چون تو حریفی ندیده چو من  
 چون شود از من تو جمع سخن پرک

جامی آنست که نظمت به فریاد ماند  
 حرف حرفش بجز و خال دل آید ماند  
 یکه با پاره از ژندوز استماند  
 و نشین نقطه که گوئی بسویا ماند  
 کزدل آویزی خوبی بکلیسا ماند  
 که به لیلی و سیه خمیه لیلی ماند  
 بعضارا رود لیک با عمی ماند  
 صد چو جمشید درین مرحله شیدا ماند  
 پیشتر رفته و حین است که پس و اماند  
 بسکندر برسد آنچه ز دارا ماند  
 ای که بارامی تو خورشید بحر با ماند  
 کز خیالت بسیه خمیه لیلی ماند  
 دل سخلو مکده خواب زینجا ماند  
 که بر اوست در غمخانه من و اماند  
 که فلان همسر و همره و همپا ماند  
 چون تو زینجا بروی کسیت که برجا ماند  
 که خدا با تو چه پنهان چه پیدا ماند  
 باده پیا دید هم بادیه پیا ماند  
 جام گردد جمن و گنگ بکینا ماند



و نذران مجمع بحرین وجود من تو  
 باز میگرددم ازین راه مقصد پویم  
 نرم آرا چو شود فرقه روشن باین  
 جادو و شعبه و مکر فسون پروازان  
 تشنگان را بهد ساعز و سیراب کند  
 نشاء اخروی و نشاء و نیادی را  
 که گرانا به سخابی زافق بر خیزد  
 که روان بخش نسیم بچمن آویزد  
 که ادیب ز فصاحت بهدار آید  
 که خطیب ز میان خیزد و است بر پایه  
 اشک هر دیده شود سیل و بطحی برسد  
 اینهمه گفت و شنو باشد از آن که بقوم  
 دین و دولت و دنیا همه توهم باشد  
 لیک هر کس که دنیا بفروشد دین را  
 و آنکه دنیا بشکست کشت رود هم  
 دین و دنیا همه آنست که تا جان درید  
 در همین کتب و ملا و همین طفلانند  
 گر همین فتوی همهت بود امی ساده ملان  
 گر قضا و قدر انگونه تقاضا دارد  
 هیچ زمین باغ و ازین باغ نماند بهیبت  
 اگر چه اسلام غریب است دشمنان غریب

فاش گوئیم که با خضر و موسی ماند  
 موسی و خضر همان به که همین جا ماند  
 مهر خشان خجل از پرتو آرا ماند  
 همه باطل ز عصا و دید بیضا ماند  
 لطف ساتی که بتدرستی سقا ماند  
 بیکی جرعه می نشاء و وبالا ماند  
 قطره ریز آید و هر قطره بدریا ماند  
 نفخه نیز آید و هر نفخه طرب با ماند  
 که طیبی ز خدایت جدا و اماند  
 تا در افتادگی آن طائفه برپا ماند  
 آه هر خسته کشد قد و بخر ما ماند  
 دل و دانی و دین ماند دنیا ماند  
 پس همان به که هم اینها و هم آنها ماند  
 به یهود و باخوان یهودا ماند  
 تا سپاسی ست نفور ازین مسلولی ماند  
 غم امروز و هم اندیشه فردا ماند  
 هر یک از دانش از داد معرا ماند  
 نه فتادی و نه مفتی و نه افتا ماند  
 زود باشد که نه قاضی نه قضا یا ماند  
 لیک دانش بدل از بهر دلا سا ماند  
 ای غریبان نگذارید که تنها ماند

آخر از خانه خرابی خود اندیشه کنید  
 دل بران لعل گران بایه چرخون نشود  
 یوسف اندر دهن چاه رود و اسفاه  
 کعبه لرزد و بخود از جمله سپلان تا چند  
 مگر آن طائر فرخنده کند باز مدو  
 های آن طائفه کو طائف بیت الحرام است  
 کوکب دولت این کوکبه غرور و قار  
 عیش از خیرگی این وقت بیا تم ارزو  
 اتفاقت که شیرازه جمعیت است  
 نیک مرد آنکه ره در رسم نیاگان گیرد  
 نیست بیداع ازین غصه و غم هیچ دلی  
 یاد آن خطه آبا که خوانی بغداد  
 رفت آن عهد شد آن عهد که از زیلای  
 میتوان گفت جهان خلعت عباسی یافت  
 اگر این نخل کهن پرورش از نو یا بد  
 گرازان نانه که از نانی زمین خاست دگر  
 مدد امی کوکبه طلوع دایمی خجسته بلند  
 با چنان بے سرو پاوی و چنین بست بلند  
 از زمین باز با فلک رسد این گفت خاک  
 آن زمان هر دو جهان و می یک قلب بود  
 آن بلبل تن و شکری قلم امی معنی سخن

میندید که این خانه بصر اماند  
 که بره خوار تراز خورده مینا ماند  
 یونس اندر شکم حوت دریا ماند  
 زیر صد کوه محن دامن طحی ماند  
 عزت و حرمت مرغان حرم ناماند  
 دور از قافله گشته بید اماند  
 حیف کز فون شریا به شری و اماند  
 روز از تیرگی افسوس کس شب را ماند  
 ورنه دشوار که این نسخه مجتزا ماند  
 آب مندا که بر سم دره آبا ماند  
 گل درین گلده بالاله حمرا ماند  
 داد از ان بلغ کز وداع بیا ماند  
 خار آن با گل و خارش بدیاباند  
 روز روشن که کنون بلشب لیدا ماند  
 برگ و بار آرد و باسده و طوبی ماند  
 نفخه گل کند این بادیه بو یا ماند  
 که دگر رایت اقبال فلک سا ماند  
 سر فلک سا و قدم بادیه فرسا ماند  
 سیر اگر بر اثر ساک اسرعی ماند  
 در نظر چار جهت چار مصدا ماند  
 دست دل چند بانها و بانها ماند

بندہ شو بندہ گرت خود پیش آنادستی، بندہ آنست که خرد لب بند بود	رنگار سیت گرا این سلسله بر ما ماند بندہ آن نیست که دگر زمعلی ماند
ہست نقش و نگاری بجان نقش بر آب مانما نیم و نامد بجان هیچ ز ما	مگر آن نقش کہ از سجدہ سیما ماند بجز این ماند و ماند کہ جانا ماند
نے غلط اینکہ ماند ز جان هیچ عزیز گشت موسوم بفریاد غریب این شمار	ہمہ ماند کہ خداوند تقالی ماند اسم باید ز حقیقت بمستی ماند

### خمس در منقبت حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شاہ خوبانی و خوبی بشامی زید باچنین صدق و صفات وفا می زید	چتر شاہی بسب از ظل خدای زید باچنان دمی چنین لطف و تاملی زید
---	--

خط تراخال ترا حسن ترا می زید

ہمچو سرد از گین بسے خاستہ اند تا سرا باپی تو روز ازل آراستہ اند	قدر عنای ترا دیدہ ز غم کاستہ اند جامہ زیبی تو از در گہ حق خواستہ اند
--	---

خلعت ناز بغیر از تو گرامی زید

بیچ سر سے چو تو از گلشن امام نجات چون قضا بہر تو تشرف بکارم آراست	ز آنکہ نخل قدر عنای ترا حق افزاست جانہ یہی خوش اندہست از ایزد جاست
--	---

خلعت ناز بغیر از تو گرامی زید

تو را اطلاق چو شد دائرہ بیامی وجود احمد از پر وہ توحید تجلی فرمود	حلقہ میم ز آنغوش احد کے نمود ذات الاهی تو شد مرکز پر کار شہود
--	--

قطب حق گویت از قبلہ نامی زید

تو رعین نبی دین علی قرہ عین لطف حق دادہ سر الہی از بر دین	منظر خلق حسن مر تکب چشم حسین جلوہ گر شد لبیاس تو جمال حسین
--	---

این قبائلیست که بر قد شامی زبید	
خلق احمد دم عیسی کف موسی داری	طلعت یوسفی از چهره زیبا داری
در کیتالی و تبرج شهان جاداری	آبرو از صدف حضرت زیبا داری
همه اوصاف نکویان بشامی زبید	
خادم درگه تو در غور شاهی باشد	زیر فرمان تو تا ماه ز ماهی باشد
سینه ات مخزن اسرار کماهی باشد	چهره ات منظر انظار آبی باشد
لاجرم نام تو محبوب خدای زبید	
گردن اهل دلا از قدمت طرفت	نقش باپی تو درین آه بگوشی بست
ز سید هیچ کس را بقدمگاه تو دست	دست پاکت که درین ویرانی هست
دستگیر من افتاده ز پامی زبید	
نالم از حرص و هوا ز زو شب و صبح و مسا	گوش کن گوش فغان من بگری و نوا
داد خواه آمده ام پیش تو زیبا در سا	مشو آزرده ز فریاد من این غوغا
بر در اهل کرم شور گدای زبید	
هست پر نور ز انوار رخت ارض و سما	ماه و خورشید ز حسن تو کن کسب ضیا
روشن از تاب جمال تو بود هر دوسرا	کرده درید اول عکس رخ خوب جا
هر دو جا جای تو امی بدو جی می زبید	
دمدم از طرف ناظم بیچاره کلام	برومی و آل کرام و جی آبای عظام
خاصه بر جد کریم و می اصحاب تمام	پیرسان شام و سحر تازه تحیات سلام
(ناتمام)	

# عرض حال درگاه حضرت خواجه معین الدین چشتی علیه الرحمه کجالت بیامی

حساب بجانب جمیہ رو بصدتگ تاز  
 دہند بارت اگر بندگان آن درگاہ  
 غریب و آدمی شوق عزیز بے دریا  
 وے دروغ کہ از سخت نارسازید  
 ز رفت راه حجاز و زاندا قہ شوق  
 جمال کعبہ ندید و طوان خانہ نکرد  
 نہ نفس را بنا گشت کرد قربانی  
 حدیث شوق بر فرو کنایہ کرد ادا  
 ہنوز ہست گرفتار حزن و رنج الم  
 دلش بدست غم جان شکار از عمرے  
 چہ نسبت است شب افروز شمع اباوی  
 ظہور سوز و رون ابناء حاجت نیست  
 چنان زخارش جسم نزارے فرسود  
 روان زد دیدہ اویل اشکتا بجای  
 اگر نوامی قبولی ازین فواج رسد  
 اگر صلاہی حضور می درگاہ تو دہند  
 اگر ز جانب این روضہ باشدش کشتہ  
 تو نیک آگہی از حال او چہ گویم من

سلام من برسان با ہزار عجز و نیاز  
 بدہ ز جانب من عرضہ کامی غیرت ساز  
 نوشتہ عمر و دوش بسے نشیب و فراز  
 بدان دیار کہ باشد بہشت نعمت نماز  
 نیافت رہہ بحقیقت نعرصہ گاہ مجاز  
 نہ سعی و عمرہ نہ رمی نہ بانیا ز نماز  
 نہ خدیہ کہ بران شرح دادہ حکم حجاز  
 بہ بندگان تو پوشیدہ کے بودین باز  
 ہنوز ہست اسیر ہوا و حصن آرز  
 بود کجالت کنج شک اسیر جنگل باز  
 کہ روز و شب داو ستلای سوز و گداز  
 کہ بے فقیلہ و ہر روشنی چراغ کا ز  
 کہ ناخوش نتوان کرد عقدہ ہارا باز  
 ز چشم لطف نگلہ بسوی او انداز  
 ز پردہ خود می آید برین چون غمہ ساز  
 رسد بمنزل مقصود پیش از ان آواز  
 چو برگ گاہ بہال ہوا کند پرواز  
 کہ عمر کوتہ وی باشد این فسانہ دراز

بخدمت تو چو امروز التجا آورد	بحضرت تو چو آید کنون هیچ طراز
امید هست ز لطف و عنایت کرمت	که از غریب نوازمی شومی عزیز نواز
امید هست که در هر گویتی از مهرت بغز و عزت اعزاز می شود ممتاز	
<b>عرض حال دیگر</b>	
ای طیب درو مندان عیسی دوران ما	لطف فرمان علاج درو بیدرمان ما
جان ما جانان مای دین مایمان ما	آگهی از حال زار ظاهر و نهپسان ما
یا معین الدین چستی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را مای معین	
ای درت طجای من ای بنده ات مولای من	در دل خدام درگاه تو بادا جائی من
در طریق مستقیم آنکه که لغز و پای من	گر نگیری نست من ای من ای وای من
یا معین الدین چستی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را مای معین	
ایکه هست اکیرا عظیم خاک پاک کوی تو	خشک مغزان جهان را تر دماغ از بوی تو
روز و شب در جستجوی تشنه کامان جوی تو	در دمنده ان را شفای کامل از داروی تو
یا معین الدین چستی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را مای معین	
ایکه خیل انس و جان دار و طوفان دمنت	عرشیان رو بند شام و صبح فرش مسکنت
روز و شب فلک را اگر دیش بود پیرامنت	فرق ما و آستانت دست ما و دامننت
یا معین الدین چستی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را مای معین	

آنگه از وی مندرج است با صید زین	کرد حکم عرض حال خود مرا وارث حسین
از جمال با کمال او منور شرقین	آفتاب اوج عرفان عین اعیان نورین

یا معین الدین چستی کن اعانت شو معین  
خسته را لطف تو مرهم تشنه را ما معین

ده مراتب تو ان شاها بحق این جوان	پیر و لگیرم ضعیفم خسته جان و ناتوان
تا بکے در سینه دل باشد طپان در تن روان	تا کجا از بنوا ایامی خود با شتم توان

یا معین الدین چستی کن اعانت شو معین  
خسته را لطف تو مرهم تشنه را ما معین

باد لے پر تب و تاب با روانی پر تاب	باد نور اضطراب و با کمال اضطراب
آرزو دارد که گردد بار بار آب سختاب	بر درت آمد عزیز امیدار فتح باب

یا معین الدین چستی کن اعانت شو معین  
خسته را لطف تو مرهم تشنه را ما معین

### قصید در مدح حضرت شاه موسیٰ نجفی رحمه الله علیه موسوم فیض موسوی

من عصی و من غومی گردید زرق از دها  
اتکایش بر خدا و نه عضایش متکا  
سیند فرعونیان اغرق امواج فنا  
زهر ادا دے دش خصیت آب بقا  
با خدائے که خدا یکدم نمی گشتی جدا  
مانی صورت نگار معنی الا و لا  
با جلای که جلالتش مهر احاطت صفا

اسی ہے موسیٰ بنام و امی خیر موسیٰ عصا  
موسیٰ کش بود تسلیم در ضابست کجیہ گاہ  
رہ دہد موسائیان رہیل بانیل مرام  
موسیٰ عیسیٰ دے خضر مبارک مقدے  
باولائے کردائے حق نشد فانیل گے  
نقش بند و لپند کار گاہ لا آ کہ  
با کمالی که کمالش ماہ را کامل فروغ

در شریعت در طاعت کرده حال بود شب  
 والی ملک لایت اله خاص رسول  
 در حقیقت غیر حق با هیچ یک از بندگانش  
 تاجدار ملک فقر و تاج فخری بر سرش  
 کج گلاهِ بے سپاه و لشکرش خراب که  
 بسته زنجیر و تازی و سنگ البس و نفس  
 ذرّه ناچیز یعنی بنده مسکین عزیز  
 از توجوید آبروایش بود پس آرزو  
 آفتاب اوج عرفان بودی عن العضا  
 کرد ما مورم باین خدمت که گشتم و دید  
 صحبت او کمی باشد برای طالبان  
 سیند اش گنجینه سرخنی است جلی  
 علم ظاهر علم باطن او جودش منتهی است  
 پایه پستانیم بخشیدن احسان دیت  
 اندرین اشعار کلک من میباید

گر صفا از مصطفی او که رضا از مثنوی  
 سرگروه اتقیا و اولیا و اصفیا  
 حق رست حق شناس بود حق بین دنیا  
 شهریار شهر عشق و تنگناش بود یا  
 پادشاه بے کلاه دانفش ظل خدا  
 گشته شمشیر او فرید و گور آرزو هوا  
 گر نظام غائبی میداندا و حاضر  
 از تو میخواهد عا انیش لوح و بس عا  
 جانشین و نشینت مند آرامی قضا  
 از تنای خاک درگاهت هست آتین  
 پر تو سیاهی او بهتر بود از سیاهی  
 مایود آینه کز هر دو سودار و جلا  
 فیض جاری فضل ماری هست بهر ما سوا  
 از مدیح سرگروه اوست خیر الورا  
 گر به فیض موسومی موسوم شد باشد واد

برو عا این چایه را که درم تمام ای طالبان  
 سایه او باد یارب بر سر ما و شما





تفسیر تهنیت مشتمل بر فتح یونان بحضور نور حلقه بگوشان باب عالی متعالی و خاص بوسان  
 علیه عالی امیر المومنین و خلیفه المسلمین سلطان البحرین خاقان البحرین خاتم الحرمین  
 الشرفین زادهما الله شرفا السلطان عبدالحمید خان غازی خلدشیر ملکه و سلطان  
 و افاض علی العالمین بره و احسانه

ای طراز لشکر از تبرع شاه دین  
 مهر دست دولت بس مهر ختم الانبیا  
 جمع انصار ترا پیوسته نصرت نصیر  
 اشبهت در دبدبم گوی فاک در صوب جان  
 هست بزرگت مدار آسما و آسمان  
 ز انحرافت سرکشان عصری عمر الیم  
 آسمان زمین و کوه باشد جیبانی در گت  
 نازش فغفور بر چین ابلهی باشد گت  
 پیش ایوانت سبر افتاده هر الانشان  
 چون نمخندند اهل دین بودا فتحی آنچنان  
 گوی این فتح است معراج مقلات منبع  
 حق چو این مفتاح دادت خیزد بکشاد آ  
 وقت آن آمد که کوس بکوبت آرزوش  
 کرد یونان همچو دونان شورش بر ملک دم  
 جمله بے مهر و فامست سرشار جفا  
 عاقبت این سرکشان انگری از حص

رایت انا فتحنا آیت فتح بسین  
 چه تر فرق صلوتت بس فی ال عالمین  
 فوج جبار ترا نموره خربا لشعین  
 اوهمت آرد بسم یونان زمین زیر انگین  
 هست بر امرت قرار او ریا و یورین  
 وز خلافت خسروان عهد فی خسرو بسین  
 از نشان چون هلالش کرده حق زین حسین  
 ز یردستان ترا پیوسته چین در استین  
 گرد او رنگت بیا استاده هر کرسی نشین  
 چون نگرینید اهل کین افتاد کسری آیین  
 گوی این فتح است مفتاح فتوحا بسین  
 چشم بر دست هر جا بهت قفل آهین  
 گوش بر آواز دارد هر بین هر کین  
 مشت سگ عمعوز زنان جستن بر شیرین  
 دل هتی از درد دین زدودن بر انگین  
 پاگل افتاده مانند گس در انجبین

جامی حیف است اینکه شتکس حق نماند  
 سرکشی شد باعث لشکرکشی در نه نداشت  
 فرج یونان آن طرف از دهه کان انظر  
 کوکب مسعود با منحوس کرد آس قران  
 شیر جبت از کنا موشیران از خیام  
 نعره یاجی زنان و نغمه چون نه زنان  
 شورش باشی بزوق غوغا قرناد بوق  
 ابر و باد آورد برق در عد بر اهل عناد  
 از خلید نهامی تیر از شکاف تیغ تیز  
 جسم و جان آمد بون آن از تفنگ این تیز  
 در رماح از حرب هم شد اتصال لهن  
 جا گرفته گردن بر سینه ای دشمنان  
 هند شیر آویخته با هم دیگر چون شهد شیر  
 گردن کجبارگی استاده بر خون خوارگی  
 کرد چندان دست پانزدستی ترکان مسلم  
 با هتاپ دولت یونان در آمد و قول  
 آفتاب نور سلطان که ظل از دست  
 هست مشهور اینکه نون در سلف شد غریب  
 قصه کوه بر غنیمت دستها آمد دراز  
 زان هر میت از غنیمت شد نصیب غازیان  
 بنده آزاد کوا از بند فرمان کشید

سرکشی کردند از امر امیر المومنین  
 بهج سزای سر یا مال جمع اهل کین  
 آن چو اصحاب شمال داین چو اصحاب بین  
 موکب منصوب با مقهور شد باره قرین  
 تیر بیرون از کمان دیر افکن از کین  
 بر یونان سوزان بان هین آن این  
 بر شد از میدان کین تا آسمان هفتین  
 تور تیر افکن تا تبجان مفیدین  
 هر صاحب بر شد هر صحرای سرین  
 دست تیغ آمد بر نین از قراب این  
 در سیوف از ضرب هم دندانها مانند سین  
 خجری در دست ای سر خجری اندرین  
 شور و شرمخچه با هم دگر چون دطین  
 دشمنان از بارگی افتاده اند را کین  
 کز کتابت گشت شل دست کرا ما کاشین  
 از اخلافت هر یک احب آل فلین  
 یافت چون بر یونان هم آموهم آمین  
 حالیا بیم که شد غرقاب بیل آتشین  
 پوست از شیران کشیدند زو به پوین  
 تیغ و خنجر در ع و مغز جل استر زین  
 مرزاسی او همین است مکافاش همین

می شود در وید خوار افتد ز اوج اعتبار  
 واد این گشتگان را خود طبیب روزگار  
 لطف را نازم که با این کارزار و کرد و کار  
 بر چنان مهر مروت مرخص صد حسرت  
 این تلمظها که دیدند آن نه برت و دگان  
 شد عیان و خلق آنها غنا جای عنا  
 گشت شاد از عهد افت گزین و گر کبیر  
 نغمه خوان مرغ خوش احوال ز سوز هم  
 خاک قسطنطنیه از جوش بهار خرمی  
 شاد و خرم دستان تازه در دستان  
 آهنت بخوان آهنت گوشت بلبل با گل  
 و اورادین پسر سلطان دین و داد گر  
 عرصه هندستان ز دین استان بوستان  
 راند بر خصم ادهم از دم و غیر از لکنه  
 چشم بویان شد سپید از لطف خیمه آن  
 این به تقریر آن شمشیر این چه آفران چه کرد  
 اجرت این خدمت آن باشد گویی بر پیش  
 ای که از آرایش عهد تو ز رخسایت  
 روشن است از لکنان و گولدن باله رفت  
 مرغ ز زین بابت تاب آید در نظر  
 است این ارژنگ هم بزرگ آن خرم سود

ز اتفاق و محبت گردونی شود گردون نشین  
 عاقبت سودا شکن صفر کن کین گبین  
 ملک شد این که فاتح داد امان شد این  
 بر چنین لطف و فتوت آفرین آفرین  
 خسته را کنگبین شد رشته راه معین  
 شد بلند از خلق او امر چنین حاجتین  
 کرد جاد در هدایت گریبات و گزین  
 گلستان باد بهاری آمد از هر گل زمین  
 یک خیابان همین شد یک خیابان یاسین  
 دوستان از فردین بوستان از فردین  
 چنگ ز ن آهنگ ز ن خید بار بار امتین  
 قهرمان خشک و فرمان برداری <sup>سلطان</sup> دوطین  
 دوستان دستان سراسی سرخ شاه رشین  
 این شمشیر زبان آویخت آن با تیغ کین  
 روز دزدان شد سیاه از خانه خیر این  
 ترز با سها بسین و سرفشا سها بسین  
 آفرین صد فرس بر کلک معنی آفرین  
 هست گیتی گردن و گوش عروس نازین  
 شاخ زرین از کف گاو زمین گل دبرین  
 هر سر آن شاخ زرین هر طرف کاخی زرین  
 بیت سبزه گلش و لیشین چنین نقش چین

<p>چیدہ ام حوائی کہ گیر دہرہ زان نکستہ چین کن دعا اکنون کہ آیین میکنید روح لایمن آن ز حرج اولین این از سپهر چارپین</p>	<p>گر تصرف در قوائی رفت و تکرارے درد چند لانی اسی عزیز از ترنباہنہا خود تامہ نوضو نشان خورشید تار توفشان</p>
<p>چتر ہر دو تیغ قدرت سایہ گستر در جہان آن بفرق سلیمین و این بفرق مشرکین</p>	
<p>قصیدہ در تہنیت و دو مسعود شہیار کا نگار سراج الملکہ والدین نہر محبتی احمدیہ الشہ خان بادشاہ دولت خداداد افغانستان خلد اللہ ملکہ و سلطانہ</p>	
<p>سپہر و در سپرے یا جانے در جہان آمد کلیم از طور سینا یا سبح از آسمان آمد فریدی در افغان بادش کاویان آمد زمین زیر نگین و آسمان ز بریران آمد بہارے بر سر ہر خار و خار اگل نشان آمد صلائے فتح باب از درگہ پیر مغان آمد عجب کز با ختر امروز سوئے خاوران آمد خوش آمد خوشتر آمد شاد آمد شادان آمد چنان چون باد نوروزی چرا بدل افروزی آمد کنایت تا بکے آخر کہ بہان و فلان آمد ایسر المؤمنین یعنی حبیب اللہ خان آمد چہ قرآن حافظ ایمان و حرز مومنان آمد سجل با مہر مہر حنا تم نمیب بران آمد</p>	<p>جہاندارے تبر عظیم ہندوستان آمد ز شمشیرش بدبصیا بجان بخشی بد طوئی منو چہرے جہان افروز با چہر نور شد کبف ہر سلیمان شہو ابا مال جو لاش سحابے در رہ ہر خشک و تر گرم گہر ریزے صدائے کامیابی از لب سیاغ بگوش آید مدام از شرق سوئے غرب آید آفتاب اتا نشاط آمد آمدین کہ از ہر سو بگوش آید کے آمد روز فیروزی چرا بدل افروزی الا ای نکتہ سنج نکتہ پرواز سخن پرور سراج ملت و دین آفتاب مطلع تکمین وجودش آیت رحمان چہ چون جزوی از قرآن سلیمان فراولی الامر کے کہ توفیق جلال او</p>

خوار از بهر کلاش گاه زر گاه ہے گم آرد  
 جهان گیر و جهان دار و جهان بخش و جهان پرور  
 سرد خلیل سرداران که در تاب و تب سہجا  
 آہمن گیر و شیر افکن سہدائے کہ در میدان  
 ز بس رُح و سنان نیرہ لشکر گاہ او باشد  
 بفرج جان نثاران فادارش بود نام  
 بباد و قہر او کہ گران گاہ سبک باشد  
 و بتانے بود میدان مشق لشکرش گویا  
 لوا می سر بلند آسمان سائش بود نخل  
 بہر حکمتش بہر کورد کے بوزر چہرستے  
 نگاہنیشیں آفرقا دوش بر بیابانے  
 ز بس شد سبز و خرم اکبر آباد از قدم او  
 فضائے تلج گنج دروضہ گوہر نثار آن  
 سوئے مسجد چو از بہر نماز آمد مؤذن  
 بہر کوبستہ اندامین و ہر سو یافتہ زمین  
 فلک کے سیرامان چنین ہمان تو اند شد  
 چہ سنج محفل و فرخندہ بڑے بہت این نسل

مہ از بہر سپاہش کہ سپر گاہ ہے کنان آمد  
 جوان دولت جوان ہمت جوان طالع جوان آمد  
 بسرطل حبیب کرد گارش سائبان آمد  
 بہ بر حفظ خدایش بہتر از سیر بیان آمد  
 آستانے کہ پراز یکجان شیر زبان آمد  
 کہ جان در آستین از شوق و سر آستان آمد  
 بیاد و حلم او گاہ سبک گویا آمد  
 کہ ہر رُح و سنان شہنامہ بر نوک زبان آمد  
 کہ بر سے نظر آرد درین باغ آشیان آمد  
 ز شہد نصفتش نوشین بدان نوشیروان آمد  
 عبارش سرسہ و چشم غزالان سرسہ دان آمد  
 کے گلگشت آن گویا کہ خود باغ جان آمد  
 بچشمش دُرّۃ التاج عمارات جان آمد  
 تعالیٰ شانہ اللہ اکبر بر زبان آمد  
 کہ مہمان عزیز فیصر مہند و ستان آمد  
 کہ کینے غاۃ و یک بڑہ اش منبت حق ان آمد  
 کہ ناہید از فلک این چاہے بلبل نعمت خوان آمد

### مطلع ثانی

ہمایون یہانے کابین چنیش سیربان آمد  
 ازین سونائب فیصر از آنسو صاحب کشور  
 دو جمشید دان افزا ہم گردیدہ بزم آرا

سبارک سیربانے کابین چنیش مہمان آمد  
 بیاسعدین را بنگر یک منزل قران آمد  
 دو خورشید جان سپایمان اندر عنان آمد

ز نخب و اتفاق است این فاق اتحاد آری  
 و دول چون شیشه و پیمان یک جان و قابل شد  
 ازین صدق و صفا آرائش کون و مکان باشد  
 الا ای شهریار شهر بر و شهره گیتی  
 خوشا گاهی که شبی چون توبری جلوه گر گردد  
 عزیز آورد از بهز تارت گنجی از گوهر  
 نه آن گوهر که گیرد رنگ از خورشید معدن  
 رگ ابروی زور بایک سخایت بهت کلک او  
 بجز این گنج گوهر اسبج آسان که از بهرت  
 بسیم وز را اگر بنجی مراد ز نم بیفتنراید  
 عیار من بسنج از قدر دانی تافت و غوغا  
 نه ز این ذره ناپیخته نخواهد نه بسیم اما  
 عرد سان معانی را که کلکم موکشان آرد  
 در نحه طرفه نشاند دام در باغ اوصاف  
 بوسی این دست گل که از باغ دیگر باشد  
 ز تکرار قوافی لذت دیگر شود حاصل  
 دعامن مسکینم اکنون ملائک مسکینند آمین  
 صبحی میکند از سانغ خورشید تا دوران

دو دولت متفق شد بیا دو عالم تو امان آمد  
 دو تن از یک ضیا چون مهره و شن روان آمد  
 وزین مهر و وفا همایش جان و جان آمد  
 که صیت دولتت آذر به گوش نشان آمد  
 خوشا مایه که مایه چون تو همان همان آمد  
 که به از گنج باد آورد گنج شاهان آمد  
 بل آن گوهر که کانش در فضای ممکن آمد  
 که مانند کفت شام و سحر گوهر نشان آمد  
 بصدج روان در و تم این گنج ان آمد  
 هوا خواه خودم بختیت بهتر از ان آمد  
 که گاهی همچو من هم پله کوه گران آمد  
 ز راه مهربان اسیدار غم جوان آمد  
 ز هر سطر این زمین آینه دار کشتان آمد  
 که هر یک میوه زان خجایی سبت میتوان آمد  
 بنوش این ساغر لعل که از دیر مغان آمد  
 ازین قند مکرر علی شیرین بیان آمد  
 اجابت چشم در راه دعایت این زمان آمد  
 صبحی کان دان بخش و توان افزای جان آمد

شمان سرشار از جاست نهان سرخوش ز انعامت  
 جهان باد ای کاست که تو خلقی کا مران آمد

قصیدہ مطبوعہ اورنگ حضور می و تہنیت جلوس مندرجہ نشینی حضور پور نظام الملک  
 نظام الدولہ آصف جاہ نواب میر محبوب علیخان ہاہنستہ جنگ والی ہایت حب آباد  
 خلد اللہ علیہ و سلطنتہ کہ ہم از ہر صرغ تاریخ جلوس ۱۳۳۰ ہجری برمی آید۔

<p>نقش مراد عہد شانہ بدھا          یا گشتہ نازل آئیہ کرسی صبد دعا          زمین نقش نو چو پانیت نے کلک مانوا          طلح شدہ ستارہ چہ نیکو بھد ما          سر رز دا آفتاب می از مطلع صفا          حقا کہ حق بمرکز اینک گرفتہ جا          داد از ادب صدا کہ علی عرش استوی          زان ہر روز لفت ویش کا لبدنی الدجی          گل بانگ دام ظلہا می زندہ سما          قربان آن جلوس چو شد نشین ما          کسب سماع کرد شب روز بر سما          می پرورد بجان گہر و لعل راجرا          افزود زان نوید دل دیدہ راضیا          گیتی بآن نوید نوے شد نشاطا          ساتی قدح کش وئے مطرب کشد نوا</p>	<p>۱۳۰۰ نازم بکاک قادی نقش آفرین دلا          دیدی چہ نقش ناز بکسی نشادہ اند          گویا نواز تازہ نشیدے بر آورد          از مشرق شکوہ بزیر صفاحسن          ہند آسمان عزت جاہ است نہیں سبب          پرگار و ہر بودہ بکامش اگر چہ لیک          بایے شد آن سادہ نشین کز فلک نلک          باشد با وج مسند کا شمس فی الہنار          گلدام دولت آمد شاید گیشوس          گشتہ رفان فزا بلم شرفہ جلوس          ماہید بس لبوق بہین جشن ہرمان          طالب نہ مہر بودہ با تیار اد اگر          آمد ازین بہار بجان دتین سرور          عالم ازین امید بود انبیا بخش          ہر کس تباے نوے نوش درین عہد با برد</p>
--	--

بر لب صفت بجور من ناله می کند	۱۳۰۱	حاسد که خورده دالم از و همچو دق قف
آری بر انبساط دلیر است ناطق این	==	کامد زبان ماباد ب اهنیت سرا
زید کنیم لب سپاس نظام باز	==	از بس کزان نظام بود ملک بانوا
از ما ثنا باید و از خواجہ دلدهی	==	کز بنده مدح آید از دست او سخا
اکنون که دست او در گنجینه پاکشود	==	شناس باطل اینکه محال آمده خلا
وانکه که زرفشان گهرایش آید و	==	قارون بجمع گوهر زر می شود گدا
صفه نماید خائنه و چونکه گاه خود	==	خالی بود از ان برقم از نقطه عطا
هر گل برآه دود لطفش شود نهال	==	هر کس میان قلمم جودش کند شنا
خور از نوال بجدوز مهر عام او	==	بر خوان او باهل جهان ورد و صلا
باشد لال لجه عدش سرور زاک	==	زید بسیم گلشن لطفش طرب فزا
در شهر و ده ز تانگی عدل و می بود	==	باد سحر همیشه دزان صبح تا مسا
از عدل او بدان که بچرخیر گاه دهر	==	با هم بجا و میش بود شیر آشنا
لطفش ازین حقیر نوازی بهر دیار	==	نامی شد چو از کشش گاه کمر با
شرح دلیریش چه دهد ساز گلک کس	==	کوتاب و کوتوان ز کجا زور و کوقوا
زان رو که رای او شد آئینه دار و دهر	==	گویی که رفت رونق جام جهان نما
شد بلجی دکن بر بار گاه او	==	بل مهند نیز برد بصد شوق العبا
مقصود سندی آمده با خوبی و کرم	==	مطلوب مندی آمد محبوب خوش لقا
زید زمین کند لبها فخر از علو	==	از بس گرفته عالم از در رونق و بها
بر نام خود چو سکه زن آید زر و جواه	==	ماه و خود آید از بے او نقره و طلا
با عهد و مکن سخن از عهد کس و می	==	جائے که مصحف است چه گویند از اوستا
در عهد و رواج چهار شرع را بود	==	صد شکر دیده رونق از او دین مصطفی



صافی آفتاب کجا شعری از کجا نام ستاره ۱۲	۱۳۰	ہر شعر کامیاب نگر دیدہ ز اسم آن
کاش بودا بدولت محبوب کبریا	۱۳۱	از نام او چو هست عیان کبریا و شان
بر سر بود چو سایہ این سایہ خدا	۱۳۲	خلقے شود بسایہ ام آسودہ دامن
ای آنکہ آفتاب زہرت بود سہا نام ستاره ۱۳	۱۳۳	آیا نگہ بلطف باین ذرہ ہم کنی
چون صبح کاذب آمدہ امروز بے بقا	۱۳۴	ای آفتاب اوج بہرت کہ مدعی
بکشا و گل چو ما بہ نسیم درت قبا	۱۳۵	دارو امید آنکہ دان درو مدین
زود از دور صدق دین آستان بیا	۱۳۶	خوش آنکہ زود آید از آنسو بنوید
خوایم دین قصیدہ گوئی کہ حبا	۱۳۷	خوش آن زمان بود کہ ہم از غرناز و جاہ
مخ تو بایدیم کہ شود چشمہ لبت	۱۳۸	امروز کا بے فتنہ در آید میان حجے
شد زندہ گوئی انوری آفتابے ثنا	۱۳۹	ہر جا کہ وصف لعل تو می آورد غیر
یکہ بز بسج نسجش گران ہبا	۱۴۰	در نطق آن کلیم تو شاہ جہان و
نازد ہی کہ باید ازین مہر خوان صفا	۱۴۱	وز مہر خانی چون میدہی باد
ہم کلک و نامہ ہم بدبضیا و ہم عصا	۱۴۲	باشد کلیم وی چو درت طور آمدہ
ارزنگ بمیشال اگر گوید از صفا	۱۴۳	بینی درین قصیدہ ز بہر دو درت
بہمیت گواہ و بدلت ہم او گوا	۱۴۴	ہر مصرعے بسال جلوست گواہ بس
تقوم عیسوی بود و طرز دکشا	۱۴۵	اعداد بمیشال چو باو می کنی شریک
فرسنگ حال شاہی داو رنگ بادشا	۱۴۶	ہر بیت از ان جلوس ہا این نشان دہد
اکون تمام می کنم این قصہ بردعا	۱۴۷	آسودہ می شدے ز سخن جان کجا و لیک
تاجرہ جرح آب بجوریز و از سما	۱۴۸	تا دانہ دانہ تاک بے آورد نمو
اعدائے تو بگام ز سر چشمدہ فنا	۱۴۹	احباب تو دمام ز جام مرادست

قصید در تهنیت صحت با سعادت حضور نور نظام الدوله نظام الملک آصف جاہ  
 نواب میر محبوب علی خان بہار فتح جنگ ظفر الملک والی ریاست حیدرآباد خلد شہ سلطنت  
 الی یوم التثاویف کہ از ہر شعر چہار تا پنج بر می آید یکی از مصرع اول و دوم از مصرع ثانی و  
 سیوم از حرف منقوطہ ہر دو مصرع و چہام از حرف غیر منقوطہ ہر دو مصرع

<p>بگمش نویس از ماہی ہا شد یوسف از خزان          ز لطف وے با برہیم کہ گلزار شد نیران          بچہ اللہ بنا کہ رستہ توح از ورطہ طوفان          بگمش دیدہ عہد ازین ہرم بود حیران          زمین باشد فلک او بہان تن آمد آن بہ جان          ہم او ہرے ستال فوز و ہم ادسایہ زردان          دکن را نوشدہ دیگر ہیا از طرب سامان          بر آمد اسحاب یدر جہان آرامہ تابان          بود ہر یک زرنج امین شدہ از جود ایشادان          بطوف در گمش ہرم دو دین گنبد گردان          بحکم او بود گوئی یکے خادم دگر در بان          عزیز از ہست قاسمی د آصف آمدہ قآن          سمن آباد سر آزادہ سنبل شاد و گل شادان          مدوے از خدایا بد کہ مشکھا کن آسان          مبارک صحت این باد از بہر آصف گیہان</p>	<p>طرب باید کن شکر و سپاس داور مہمان          خود از احکام حق مدبوسی کہ سر آب آن آب          با مراد گو آصف زرنج جان نجات او دید          بے باکی بے گویا نگہ کردست سومی شہ          چمن گرد ز گارین گل بر این گل آید آن بلبل          ہم او شاہی ست داد آموزد ہم ماہے سما آرا          بچہ اللہ از این موسم کہ آمد جن صحت ہم          شدہ صحت با وصل تو گوئی جلوہ آن دارد          جہانے با و داد اورا سر اسزین با طباش          علو آستانش ہم سپر آمد بجا و داد          چہ گردن چہ زحل انیم بفرانش ہم آن ہم          ہم اد مر جود را آصف عزیزش ما و حوا صفت          بوسے آن و بر قد و بر آن گیسو بردیش ہم          بدہرا الحق نماید را می اور عتدہ ہارا حل          محبوب خدا ہم نام و ہم ہرے سے</p>
--	--

قطعه در مدح ہر بانس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ سریر آرائے  
رایت بھوپال

نازم کزین سہ عقدہ ہایون بجا رسو  
از فرخی عہد ز فرخندگی ہمد  
تہانہ ز خاک بہت بہت است شہت  
پیما نہ بلور و صراحی ز زنگار  
ہر صلصلے بطرز وادائے ترانہ زن  
ناہید را براہ خوشی و فکرت بود  
از تہنیت سرائی مرغان باغ و راغ  
در وجد سار و ساری و کبک و تہرست  
کیسوی کلی کبک خرامان ترانہ زن  
از چیت باغ و راغ معطر ز من ہر س  
خوش گفت و دلفت پے سال آنکہ گفت  
دین چند دانہ گوہر مکتیا کہ سفتہ ام  
شاہجہان کہ ماہ جہانست مہرا و  
مہت او کلاہ دار و بود فلغ از کلاہ  
خان ختن ز خوان نوازش و تکلفہ خوار  
تانی را بعبہ بود از پاک دہنی  
او تاجدار و تاج محل پائے تخت او  
گر خود بہفت پردہ مقیمست چن بصر

محکم نظام سلسلہ چار گوہر است  
ہر کو کبے کہ جلوہ کند سعدا کبر است  
ہر مہفت بہفت چرخ ہم از ہفت اختر است  
ماند بروشنک کہ حرفین سکندر است  
ہر بلبلے برگ و نوائے نو اگر است  
خورشید را بنرم طرب کے پیانغراست  
ہوش ملک پرید و گوش فلک کہ است  
در قص ساج و سنبل و سر و صنوبر است  
کیسوی ز نگہ کہ بیای کبوتر است  
بنگر بسوی لاکہ کہ عودش بجم است  
این عقدہ با بنقدمہ عفت گوہر است  
پیوستہ چشم و دوختہ برگوش داہر است  
چشم و چراغ با خرو و شمع خاوار است  
گاہش سپر و ظل آہیش افسر است  
خاتون خاورش کبیر می فرخوار است  
وز پیردان اول اصحاب کبر است  
دان پائے تخت سجاد کہ بہفت کشتور است  
اما سیر و لقتش این بہفت نظر است

همدش بسیرت ایش بجای خویش  
 کنه خداو شان خد هست ذات او  
 یا آنکه هست منظر تار پاک او  
 بگذرز فکر جتیش ایدل که حضرتش  
 از گوهرش چه شرح دهیم باز جوهرش  
 بلیقیس اقدار که در بارگاه او  
 بر کس که بار یافته چون بهد از ادب  
 نامش هفت حرف گرفت شش هفت  
 هم روز و شب تو سن چا پاز خویش  
 آسوده هست در کف رفتش جهان  
 باشد شعبه بتما شاگش فلک  
 تا تیر خلق اوست که آرند نافه بار  
 از پر تو عدالت و نصفت عجب بدان  
 نازم بشهر و شهر نیایش که در نظر  
 هم شرع را ردانی و هم ورع را راج  
 شد خوار طاق کسری و تخت خسروی  
 هر داده نوش تائب و خائب نامی نوش  
 هر قطعه هست لبکه گهر خیز هر مکان  
 آیش تباب قطعه الماس آبدار  
 بھوپال تال جامع هزار و نعمت است  
 آسوده از فرایش و کاهش بود مدام

چون آسمان که دایر و سائر مجبور است  
 پیدای معنی آمد و پنهان بظاہر است  
 هم پرده پوش کهرس هم خود شتر است  
 مانه بخانه است که بے وزن دست  
 آئینه است کائینه دار سکندر است  
 سهر کرسی ز تخت سلیمان فراتر است  
 از با کشیده موه گرش جنفیه بر سر است  
 پیداست کیش بزنگین مہنت کشور است  
 هم مهر و مہ در وزن دیوار و منظر است  
 مانند کودکی که در آغوش مادر است  
 اگر شب هزار چشم سحر گاه اعور است  
 آهوی مایه هست مگر آهوی ز است  
 گرد و زوش بملکت او برابر است  
 ماند نبوعردس که گوئی بمعجز است  
 هم شهر یارین و هم شهرین و دست  
 از لبکه زیب زینت محراب منبر است  
 هر خرقة پوش گوش بر آتش کبر است  
 گوئی دکان جوهری دکان گوهر است  
 خاکش در اصل سوده یا قوت لحر است  
 بھوپال جنب است اگر تال کوثر است  
 ماه اندرین دیار بخورشید مہر است

او آسمان قدر و زایش بود چو بدر  
 اما مدار آن بقطب است و در و قطب  
 آن ماه چارده اگر این مهر میروز  
 ز انخوان باوقار و ز خانان وزگار  
 ستارگان سوار و ثوابت پیادگان  
 شیرش بزیر و فعی سچاین بدوش  
 از بزه تا بتره همه خورد و برداد  
 در پرسی از عطار و از خدش نشان  
 سجد ز بسکه اهل سخن با نر چو چرخ  
 اسی آنکه با نوال جلال تو در جهان  
 تو در زمانه شاه جهانی و سن کلیم  
 نئی نه سخت قلب و عیار مرا بنج  
 از زنده گوهر و متوارزان همی هم  
 و برح خود بدان گهر فشانیم عجب  
 سحر و دودانه گوهرم از حق بود بکام  
 چون مایه و ز فیض دو گنخور بوده ام  
 شکر حق و سپاس تو با هم سرشته ام  
 شیرم بکام هست که دندان کنم سپید  
 تکرار قافیہ همه از شان مصحف است  
 وحی است وحی آنچه که می جوش از لبم  
 او در دل است هر سخن کان ز دل بود

بدر یک صدر انجمن خلیل اختر است  
 خطی است اتحاد که مصداق محور است  
 آن سواد صفاست گر این سواد کبر است  
 هر منزله مرقع اشکال دیگر است  
 بهرام قلعه دارد سپهر لشکر است  
 عقرب بکف حاملن جزا شن در بر است  
 مه تابا همیشه همه رشقت اندر است  
 آن خود غزیز است با کلهک و نوت است  
 پیوسته در تراز و او خورده زرا است  
 هم بله معنی است نه هم سنگ سحر است  
 سنجید نم بسیم و زرامروز و خور است  
 طبع گهر شناس تو معیار هر زرا است  
 حاسد اگر گران بشمار و سبک سرا است  
 درج دهن ز خود تو ام برزگوهر است  
 صد گنج گوهرم ز تو در دامن اندر است  
 این گونه در فشانیم ایدر ازین در است  
 صد شکر آنیکه هر چه هم شکر است  
 شکر بجام زانکه شکر مر زبان ترا است  
 مانند آیتی که نزدش مکر است  
 قائل خدا مخاطب کن چون تو ترا است  
 گر نیست از خدا ز کدی سخنور است

بان اسی بہشت فیض کہ لطفِ عمیم تو  
 شور زبان بشکر کہ کوثر شدت عطا  
 بس کار نامہ میں کہ جو علوم صحیفہ ہا  
 منشور جاہ تست کہ چون مصحف مجید  
 این ہدیہ کان پیشگیست پیش کردم  
 در معنی از دفور گران مانگی و قدر  
 نے خواہش ز رونہ تنگے گوہرم  
 لعل گزنجبے عرض بہت الغرض  
 در شکر انیکہ ذات تو با این صفات پاک  
 در سلک بندگان خود سازندک  
 اکنون کہ داد خواہیم جاگری تو  
 ما شد عزیز بندہ در گاہ دولتت  
 لا بلکہ بندگیت بود بندگی حق  
 یعنی سچینص اولی الامر شکم است  
 دست دعائے من کہ لواسی ظفر بود  
 دست مرا بگیر کہ دست دعائی من  
 شخصم قلم و لیت کہ ہموریش تبت  
 و صفت تو بر لب است دعائی تو بر زبان  
 باشد دعائی تو بحقیقت دعائے خلق  
 کون و مکان ز عدل شمان کہ روشن است

از بہشتنگان جگر تفتہ کو تراست  
 خصم تو ابر و ثمرہ تا دیداش تراست  
 فسوخ و محو و سہو تجلیت ہے تراست  
 محفوظ در حفاظت زردان تراست  
 ہر چند با جمال و جلالت محقر است  
 بہتر ز باج کشور از تاج قیصر است  
 رنگ فلکت بہترم از زوز لور است  
 در معنی انجہ جو فہر اتبت گوہر است  
 از بندگان خاص حق و بند پرور است  
 کان جمع در گمہ از اہل جوہر است  
 صد بانوم کینزک صد خواجہ جاہر است  
 فارغ ز بندگی خداوند اکبر است  
 دین و عولیت حق کہ نبوتش ز حضرت  
 فرمان بندگی کہ ز دار امی اور است  
 بر ہر چہ است ہجوید اللہ نظر است  
 تعوید بازو تو ز ہر قنہ و شر است  
 ہر خطہ عالمی ز تو دورے مقرر است  
 یاد تو در دل است ہلوی تو در سر است  
 کا سودگی خلق بہدت مصور است  
 جان و جان زہرمان تاکہ انور است

یارب کہ رومی شاہ جہان باد در جہان  
 ماہ جہان کہ چشم جہان زبان منور است

## قصیدہ در مدح سلطان عالم و احد علی شاہ

ز بسکہ بہت فنا و است یقین این خرگاہ  
 ہجوم کردہ چنان غم بدہرگز تنگی  
 نہ تاب رفتن پیش و نہ پامی گشتن  
 بود بخبرگہ تنگ فلک وجود من  
 بروزگار بود از حوادث انہوہے  
 زمانہ جام زخوم کند لبالب چرخ  
 اگر بہت گلستان قدم ہم گاہے  
 دمد ز خاک گاہے کہ سچیم چون مار  
 سیاہ کاری گردون ز پیرنگان پرس  
 آسمان ہمہ سو برق فتنہ بار دامن  
 زد ہرجان سلامت نمی توان بردن  
 بزور عہدہ برا کہ توان شدن از زو  
 بذوق کفر نہ ز نار بر میان دارم  
 خورم ہمیشہ ز رخسارہ ہامی زہر خان  
 ز سبزہ خطِ نوحیر یاری شنوم  
 دلے چہ سود دادا چونیت حکم شفا  
 تو خود لباس سیکن بگر خوش و زکس  
 فنان ز چرخ کہ تیغ جہا می رنگینست  
 غلط نگویم و بہتان نمی کنم دارم  
 شبے کہ بود بظلمت فزون تر از شکر گوی

بوقت رفتن پیرن ازان شوند دو تہ  
 ز لب نفس نتوان شد برن دیدہ نگاہ  
 ستادہ ایم بیک پای چون الف در راہ  
 چنانکہ جسم کے در فشار تنگ قباہ  
 چنانکہ در دل افزوہ گان ز غصہ وآہ  
 بمن لطنہر بگوید نبوش و بسم اللہ  
 و گر بسوی آستان گذر کنم ناگاہ  
 ہمد ز سنگ شرابی سووم چون کاہ  
 کہ دیدہ اش شد بے نور گشت روشن چاہ  
 بہ پنہ روز نہ گیرم بحس در خرگاہ  
 کہ شیراز عقب بہت چاہ اندر راہ  
 بسین کہ رسم دستان فتادہ اند چاہ  
 کمر عشق تہان بتہ ام خاست گواہ  
 ہمان فریب کہ از ہر مہمہ خلیل اللہ  
 کلیم آنچه شنیدست از زبان گیاہ  
 طیب کا چہ گنہ چون مرض بود جا گاہ  
 مدار چشم کہ پوشد با تم تو سیاہ  
 ز خون عاشق گاہے ز خون لبر گاہ  
 بدین مقالہ ز شیرین کوہن دو گواہ  
 شبے کہ بود سیاہ ز زرداہن گناہ

مثال اشک سُرخ ز نگیان ستاره نمود  
 چنان نمود کواکب میان تاریکی  
 فلک ستاره بدمان من ز شکر کجیب  
 دلم ز غصه شکسته چو جامه از رنگ  
 که ناگرفت در آمد ز در پر پر دے  
 ز جلوه سُرخ ادر در تحیر افتادم  
 کشیدم آبه از جامی خویش برستم  
 بنا ز دست مرا برگرفت و گفت ایسوس  
 شراب تو به صاف و تو ست در می درو  
 بیا و پائے ز سر کن که ره برت کنم  
 بگفتش تو خود انصاف کن بر می خدا  
 بگفت گر طلبی زر پے نثار آنجاست  
 فرو شدم ز تحیر بخویش کاین مطلع

حریف پنبه دلخ سیاه جلوه ماه  
 که تیره دودی دارد شیرازه با همراه  
 شهاب ثاقب از آنسو حرکت نین سواه  
 سرم خجاک رسیده چو نقش با پر راه  
 بنا ز بسته میان ز شکسته کلاه  
 گکے بدو نگرستم گکے بجانب ماه  
 بگر می که سیند هر چند ز آتش گاه  
 بخشم چین چین بچین کردو گفت داو پلاه  
 نوامی تو همه سازو تو توقف ناله آه  
 بدرگی که ز خاکش منورست جباه  
 روم چگونه بدست تھی بان درگاه  
 و گرز خفته پرسی پس است حست شاه  
 برآمد از دل تا که فقاد در افواه

مزمین آمده تلج شهی تبارک شاه

چنانکه باشد تشدید بر سر الله

شته قومی دل واحد علی که طاقت اد  
 بو اد می که بود شهنه بهم بعدش  
 بگلشنی که بود سبزه زار اسرارش  
 بمنزله که برد کاروان جنش راه  
 ز دارو گیر نبیش بعرضه عالم  
 بشوق حلقه فتراکش آهوان حرم

بر آورد ز زمین کوه را بکچین گاه  
 کند کردن شیران شود دم رو باه  
 شکفت نیست که روید زبان بریده گیاه  
 بجای آب برآرند لوی سفی از چاه  
 ندید فتنه بجز چشم پار جای پناه  
 ستاده اند همه سر بر دوش چشم بر راه



نگاه و تاب رخ او کلیم و مشعل طوز  
 چو باو تند بزیرش آسمان گفت خاک  
 سپهر و تاب نگاهش ترنج و کز لک تیز  
 بگاہ چون نشیند ز چرخ پا انداز  
 وجود حاتم طائی بحسب جو و او  
 کف عطاشن بجام شراب می ماند  
 همین بست نه داد سخا دکهن است  
 به تیز گامی خوش سبک و شن نازم  
 فتانده بر دو جهان استینش هر دم  
 سمش سراج و کفل فریض میان لاف  
 ز لبکه پیکر او همچو جان لطیف آمد  
 بکوه طور تجلی هرا نکسی که ندید  
 پر در زرم گمش رنگ از رخ بهرام  
 چه زرم هفت فلک خود ز مینا کش  
 ستاده چارون هوشان زهر جبین  
 تمام ذره نواز و تمام مهر پرست  
 پیاله نوش نه از باده بل زستی حسن  
 جهان چنین جهان با جناب تعالی  
 تو آفتاب جهانی و آفتاب آرم  
 قریب است که آنی در شنگاه شود  
 شها نسیم که وجودم چو خاک نشه لب است

خیال جلوه گه او خلیل و آتش گاه  
 چو برق قهر سبتش دو کون مشت گیاه  
 جهان و جلوه تیغش کتان بر تو ماه  
 بسر حوتاج گزار و زعرش مسند گاه  
 چنان بود که کنار محیط باشد چاه  
 که می کند پر خالی نمایدش صداه  
 هزار دست دگر از اشاره هانی نگاه  
 که گشت عمر سفر در زمان او کوتاه  
 زده هفت فلک پشت با سمش صد راه  
 جبین کشاده بالمش در از دم کوتاه  
 توان گذشت از افلاک چون شدیشه نگاه  
 بگو که نگر رشت خوش جلوه شاه  
 شود به زرم گمش زهر زافر اش راه  
 چه زرم هشت جبین پیش است گیاه  
 نشسته شاه میان چو در کواکب ماه  
 تمام غصه گداز و تمام عیش سپاه  
 ردابدوش از زهد بل زلف سیاه  
 شه اینچنین پرستندگان چنان خداه  
 همیشه عود نماید نه دیرینه نگاه  
 خرابه که ز بهر تو هست ماتم گاه  
 شها تویی که کف جو دست ابر سیاه

بگو با بر که بار دهمه بکشته من  
 عطا لشخص تو مضمون در محمد امیم  
 به بجزو کان که پراگندگی دهد کف تو  
 بر زم زم که فردوسی نظامی من  
 توئی که نقش سجود در تو شام و بحر  
 سم که بر درین صد سلام عجز آلود  
 ز وصف تست که شعرم رسید شعری  
 عزیز پس کن تن زن که از مدراج به  
 تنامی شاه کجا و کنز رسات کجا  
 فرو به بند و لب از سخن که وقت دعا  
 همیشه تا که منقش بود صحیفه باغ  
 دل محبت خندان چو غنچه گل باد

بین بجا که آمد تمام مهر گیاه  
 گرم بذات تو مدغم چو لام در الله  
 ز رو گهر که فراهم کند ترقی خواه  
 بجنگ جشن که سکندر فریدون شاه  
 بر ندقیص و خاقان پنهان بجایه  
 رسد ز خط شران چه شاگه چه بچاه  
 ز مدح تست که نامم فتا و در افواه  
 ز بهت صیت کلامت رسید تا به راه  
 حذر که بام بلند است زبان کوتاه  
 فرا کشای دوست هر نیم خواهی خواه  
 بهاره تا که مبد نماید این خرگاه  
 تن عدیش بجان چو صوت دیباه

### قصیده کشمیرت نظیر

شاه انجم چو شود انجم آرامی حمل  
 آن گدازد بشال که ز آتش بخت  
 گرم گرم آهن خود سنج در آتش کند  
 آن چو میشی که به بند رخ شیر می آید  
 شب ندر محک غم نشین از بهر عیار  
 خون شب بکه شود فاسد ناقص بینی  
 روز را با همه بهر ز می اقبال بکام

شب بخورے کند روز فرزند نقل  
 دین فرزند بجای که ز روغن شعل  
 نرم نرم آینه خویش ز نداین صیقل  
 وان چو شیر که خود خون برے امثل  
 روز چندا نکه گدازد ز خالص غل  
 صوت رنگی برص نقصان خلل  
 دولت روز فرزند صوت ابد اول

وقت آنست که قاوره زینخ برنگ  
 برف را پنجه خورشید فشر دست گلو  
 آن زرو سیدن گل داشته آتش نه پیا  
 بیضه از هم لشکافد که رسیدن بگذار  
 از درودشت فرا چند ساط قاسم  
 بارش دباغ بود دروغن آتش با اثر  
 دسته در دسته بیاضین چه نشیب چه فراز  
 چون گل امروز نگنجد بیاس از رحمت  
 شمع فانوس گریبان می مردن گل است  
 آن در مدرسه سید سبق جامی را  
 ریش قاضی ز کف باده پرن پیش است  
 قلم شیشه می صبحک است بالین  
 بلبل از گل مترصد کند گوش بوش  
 چشم بر کمرست و حرمت باده فروش  
 گرد می ابر بهاری بچمن می بارد  
 گل ز خلوتگاه هر شاخ کشیدت سر  
 پنجه ها گشته خانی دم و دین شیر  
 خامه صنم بشخون مگر آلودست  
 جلوه گرد در دل سالک بود انوار خدا  
 سرو از نسبتش از فخر کند آبیات  
 ماهی هر کس ازین بحر بدم آورده

وقت آنست که خرگاه کشد گل بر تل  
 خاک را انتر ایام کشادست کحل  
 دین ز جوشیدن مل مانیه مینا به نعل  
 طوطی از بیضیه بر آید که مدسره ز تل  
 بر تر و خشک فرو بسته بساط تحمل  
 آتش موم بود برف و شقایق بعمل  
 پشته در پشته شقایق چه بیان چهل  
 تو تو خرقة برداشته هر کس جو بصل  
 هر کرا بود حسیلغ تبه دامن منقل  
 این زمان جابجی هر هست صراحی نعل  
 فرق صوفی همه از دست حرفیان شده کل  
 نغمه ناله نه حی علی خیر عمل  
 گل ز بلبل متمنی که غزل بعد غزل  
 زاهد آید سو میخانه بکف نقد عمل  
 می شود رنگ گل و لاله روان در نعل  
 بنشای که بر آمد کف موسی ز نعل  
 لاله و گل بود از بس خوش رخ جدی حمل  
 کز گل و لاله نهاده دو نقطه بر تل  
 یا بود عکس گل و لاله که افتاد بیدل  
 کابر و یافته از خاک در حضرت بل  
 من هم انداخته شخصت بس از طبل نعل

بسکه این قطعه نمودن همه مضمون خیر است  
 از حدی خوانی مرغان هر کوه مدام  
 در چنان ره به تنالی چنین باز بهشت  
 چون نسیمی که گذارش بسمن زارفتند  
 گاه از حمله او مویه کنان شیر فلک  
 گاه از خوشه پرنیش بدی جو بدین  
 گاه مائل شده بر پیش چو اعمال ترفین  
 مرکز قله هر کوه که گشتم دیدم  
 هر تما که بدل داشتم از غایت قبر  
 پرده های همه فلاک بر دیم شده باز  
 مشتری را بسند فتوی مسکن  
 دید و خندید و بسجیدین دو چه داد  
 گفتم این فضل نیز در بجوی در کشیر  
 گفتم آخر تو خود انصاف بفرما که هنر  
 گفت تا حال تو هم سخت گشتناسی  
 گر بمنز ان خرد علم و هنر را سنجی  
 رسد این کف ز راه بسکی تا فلک  
 علم اگر روز ترقی به تنزل آرد  
 جام در دست هم آنکه که موافق بخرد  
 گفتم آخر چه کند ما بن عاری ز خرد  
 گفتم اینک من دقاوس فضیلت برش

میتوان رفت ز هر گوشه رباعی و غزل  
 آسمان در ره کشمیر کند رقص حمل  
 رسیان باز صراط آدم از طول ائل  
 بر سرف زوی گام خزانده کتبل  
 گاه از صیحه د نوحه زنان صبی و حمل  
 گاه از اختر تابانش شدی خمی بکفل  
 گاه نازل شد از چرخ جو وحی نزل  
 دو جهان امثال دو نقطه زیر حبل  
 عرضه دادم همه در حضرت حق عزوجل  
 عقده های همه جرم بچشم شده حل  
 وز برش دفتر احکام عطار و عیال  
 شد نسل با نساد و بیران اجل  
 گفت آرخ که فضولی نود کیسرا کفل  
 طبق لعل و گهر است نه مشت خردل  
 که دهی نسبت معقول بسوی اهل  
 در دگر گفته نمی کان جو امیر شبل  
 باشد آن کف بدان سان زگرانی بحبل  
 کوه را گاه نماید به بر این دل  
 هر در دست سلیمان چو مرافق بحبل  
 گفت یا شخص کنانچه که دیبا و حلل  
 گفتم اینک من دقانون سعادت بحبل

گفت نبویں چه از رنگ مضامین غزل  
گفتش آینه کجا داد و اجازت بر حل  
گفتش پیش که گفتا بر سعود ازل  
که سبب دهم بر مربع امید و ازل  
گفت آندم که سخن میرواز علم و عمل  
گفت آندم که رود تیغ بگفت بهر حل  
گفت زیرش چو بود خوش تناور سبک  
که ز دست کرش عقده گوهر شد حل  
عکسبوتیست که سکن بوش در غنطل  
توسنش چون تهر آن زلزله درشت حل  
کور را هر چه باشد ز چراغ و مثل  
که از دانه شود روح جری و حنطل

گفت بجشای چه بزرگ معانی و هنر  
گفتش خامه کجا کرد اشارت بدیر  
گفتش نامه مرتب شده گفتا که بسیر  
گفتم آن کسیت بوگفت سحاب فیض  
گفتم آن ابر که آید بگه افشانی  
گفتش برق درخشان که ازومی تا به  
گفتش سایه سنگین که بسره شود  
چشمه جود و کرم بحر سخا و بخشش  
آنکه در کاخ جلالش فلک مهر منیر  
ناوکش چون بکمان دلوله در ارض سما  
علم و فضلش ز کجا تیره سودان ز کجا  
مطلع نو کم انشا و باهنگ خطاب

ای جهان را نشود عقده تو صیف نعل  
در جهان هست جود تو جهان محسب

سر و آزاد ترا هر دو جهان عبد قلم  
یا بود سر و روان چمن علم و عمل  
میل سر است گزودید بیساکل  
زلف آویز به رخسار بیدنگ و حل  
زلف در پایی کشان لیلی مجنون سبک  
شزه شیرین بستان بنان کرده محل  
دست پروده دستور شناسان اصل

حلقه زلف ترا هفت فلک حلقه گوش  
خامه زنی در کف ایت فتح مست و ظفر  
رگ ابرست کز دشت تناسیل  
شک آینه بجانور لصد طرز و ادا  
نافه هر گام نشان آهوی لیلی انشال  
شاهبازے بدست شمان ساخته جا  
ارغ مضمون نگر می طار دست آموزے

عقل است نهادش نجز این مفتاح  
مگر از شوق کفش گشته سیه تمام  
داورا قدر شناسا بتو عرضی دارم  
عرفی و انوری این راه نکو پیوند  
آن یکے مسئله آموز دستان هنر  
من که در بار چنین جنس عزیز می دارم  
نشمار می که پی کس نه است این مقال  
دل چو بر خاست دنیا نکند خویش ز  
می گریزد ز ترش رویی دونان طبعم  
سزدار شهیر جبریل گس ان گردد  
نکنی عیب که زمینده چو انعام است  
بله آ هسته غریز اینچه طریق است چو راه  
باوه بانته بود تا که بهم شیر و شکر

علم را هست وجودش سبب این کوشل  
که بهر گام فرو میروش پا به دحل  
گوش کن گوش که گویم بطریق محمل  
که نکردند تجاوز بره از هیچ قبل  
وین دگر مشعله افزوشتان اول  
کوز لیخا که به بیجا نه دهد دل اول  
قالم انگاره حال است نه نینگ حمل  
نشود دامن بر چیده باستعمل  
باوه راهم خلیقه هست ز آئینش خل  
کاخچه ریزد ز لب من همه شهادت عمل  
گر تبکار شد قافیه باستعمل  
بگذر از خویش ستایی که نفیستی بوجل  
نوش بانیش بود تا که بهم دست و نعل

سراجا بقی سرشار تراز جام شراب  
تن اعدای تو سواخ تراز شان عمل

قصید در مدح عالیجناب نواب گور ز حیرل بهادر ملک مسند

بر سپرخ برین چون علم افزاست سکند  
گردید کلغ سیهی طعمه شاهین  
آورد بتا شیر مشک ختنی پخت  
بے دل وور سن یوسف از چاه برآمد

با خاک برابر شده چون سایه پلنگ  
شد کعبه از زن همه وز می کبوتر  
کافور مظفر شد بر غارت عنبر  
بے بد رسته کرد از سیهی عود سکندر

خاتون چشتن ناز کنان جلوه گر آمد  
 ترکانه بر آمدت چینی دشن شب  
 از رفتن تاریکی شب و زعیان شد  
 سمارخه از حمله شرق آمده برون  
 گراز خم نیل آب سیه رختیه دوران  
 آن مے که بود صاف تر از هیره خورا  
 آن مے که زند گل بگریبان فلک اندی  
 آن مے که بود رنگ ز پیرین گل  
 آن مے که شود خچته از دمیو نورس  
 آن مے که کند رنگ خساره یاقوت  
 آن گوهر دیا قوت فلک کرده فراهم  
 آن داور حجاب که در زیم که او  
 از عجلت جودش عجبی نیست که گردد  
 یا سوخته بختان سیه دمی عتابش  
 برگشتن این قوم ز فرمان خداوند  
 در کشتن و گشتن چه تفاوت بر نم نیست  
 بنیدار که این سوخته بختان صفت ستم  
 جز باد نبوه مکفیش عاقبت کار  
 اگر خجلت بسیار ندارد چه گردون  
 ترسم که ز خجلت بشود آب بریزد  
 دین منسخ فرج بخش که رود او جهان را

با حسن خدا داد نه بایاره و پر گرا  
 چون طره آئینه رخان کرد پس سر  
 زان سالکه ز لبتردن خط چهره دلبر  
 لیلے دشنی ارشد بد از محل اخضر  
 می یافت بدل چرخ سیه کاسه بساغر  
 آن مے که بود پاک تر از چشمه کوثر  
 آن مے که مه نو کنش گدی بساغر  
 آن مے که بود سر سیه کش دیده عبهر  
 آن مے که دهنش کهن را طرب تر  
 آن مے که دهد پر تو آن آب بگوهر  
 آرد به نثار سر نواب گورنر  
 گردیدن افلاک بود گردش ساغر  
 هر قطره نیسان بصدنا شده گوهر  
 آن کرد که با خار و خشک میکند آذر  
 از طلح برگشته خود بود مستر  
 برگشتن شان رفت از ان کلک مقدر  
 بگداخته زان شعله که سر بر زده از سر  
 گر خواهش باد می گل داشته صرصر  
 بر کرده خود هست پشیمان و نگون سر  
 زمین گردش بجای می که صادر شد از ختر  
 افزایش ز ادش شد او درش ز اور

آن اهل جهان باشد فتوای ده عشرت  
 با جلوه خورشیدیه فتاده مقابل  
 اثر مرده این عید مبارک گلستان  
 زمین نشوونامی که جهان از فریاد  
 ز اقسام نعم گشته جهان مایه شاه  
 سرش نشوونامی که جهان لب جبه  
 بچند اگر تیرگی آینه مه داشت  
 آن بزم که برهم زده بودش فلک دن  
 آن مرغ نوازین که ملبت بجز است  
 آن غمزه کشان شک با من بهشت بود  
 آن پیر کهن سال که از ساد مزاجی  
 هم غازه برود کرده وهم وهمه بابر و  
 با قامت خم دیده بهنگام تاشا  
 آنکس که سر عجز برین بار که آورد  
 و آنکس که بگردن کشتی افراخته سرا  
 خار که خراشید کف پامی نگارے  
 بیمار جگر خسته دوا خواست ز عیسی  
 شد مرتبه دولت آئین عدالت  
 وقت است که از فرط خوشی باز نگنجد  
 هم از ره عشرت دل دیوانه مارا  
 ای نصرت و اقبال از آن دی منور

دین جشن خوشی از طرب گفته نو اگر  
 در بزم خوشی مهدی شیشه و ساغر  
 مصروف بخل گیری هم سر و صنوبر  
 سنبل شود از لطف هواد و دجمر  
 ز انواع گل و لاله زمین دلوق قلندر  
 برخاست غباری اگر از جنبش صرص  
 شد از اثر پر تو خورشید منور  
 میخانه شد از کثرت پیمان و ساغر  
 هم اجر خزان یافت که گردید نو اگر  
 امر و زبیل یافته گنجینه گوهر  
 سیداشت کفش عازن انگشتر ک زر  
 همدوش بر خویش گرفتت بزبور  
 دلچسپ تر آید ز حسن ابر و دلبر  
 اکنون ز سر رتبه بگردن شد همسر  
 صد پایه نه قارون زمین رفته فرد تر  
 تاراج لکد کوب ستوران شده کیسر  
 مظلوم زبان بسته امان یافت ز داور  
 بالاتر و افزون تر و نیکو تر و بهتر  
 بودر گل و گل در چمن و باد و ساغر  
 شد سلسله جنیان هوس مطبلج دیگر  
 پیداست هر آینه جواز آینه جوهر



آنجا که روی با رخ چون گل تهاشا  
 شمع از پله پروانگی بزم جالست  
 صد مایه ز مهانی خوان تو بخاقان  
 بیجاست بدیوان تو جادادن همیشه  
 در نامه فضالت نبودت فضولی  
 شمشیر تو یکپایه ز مرینخ سترتر  
 کان چار حروف آمد و پنج دریت  
 شمشیر بدین مایه زانی نتوان گفت  
 یک مصرع و صد سنی رنگین نهانش  
 هنگام فرد بر دن دافراستن تو  
 وانگاه که اندر حید خصم در آید  
 رهوار فلک سیر و آرمی چو بچولان  
 در سپنج زدن باتن خمی کرده تو گوئی  
 آن رخس سبک با پی و سبک تاز که شکست  
 گرساغر لبر ز بود بر کف را کب  
 در کج نهنگ آمد و بر باد عقاب  
 در دیده تن خود صفت شسته توان رفت  
 در تیز روی برده سبق با پی ز دستش  
 از خوبی این عهد عجب نیست که از دهر  
 شد مومن هندی غنی از جود تو چندان  
 جامی که دهی تاب سکون مضطر با نرا

از نقش کف با پی ند و دیده چو عیبر  
 نبود عجب اروام ز پروانه کند پر  
 صد پایه زور بانی قصر تو به قیصر  
 زیباست بدر بان تو سنجیدن سخن  
 در خارمه جا بهت نچکد لفظ محقر  
 گو هست بخاصیت و اعلا و برابر  
 بکنا ده از ان پنج دم معرکه ششدر  
 موجبیت که برخاست ز بحر کف دور  
 یک سطر می طومار حوشیت ز جوهر  
 گردیده پراهی و دنباله اختر  
 گویند که ش مثل مرغ دو پیکر  
 ز نهار بگردش ز سد فک سخند  
 گردنده سپهری بود حبلوه اختر  
 افتاد گرش بفضیه تا چو کبوتر  
 یک جرعه ز نیرد بس خاک ز ساغر  
 بر خاک بلنگ آمد و در نار سمندر  
 گراه بود تنگ تراز وزن گوهر  
 در چرخ زدن کرده دش مروحه بر سر  
 بر خیزد اگر فتنه شود قامت دلبر  
 کان سجه ز گوهر کند آن صنم از زر  
 سیاه کند عربد با شعله آذر

آنجا که شوی مانع نزدیکی اشیا  
و آنجا که در مخزن انعام کثالی  
گرسایه حفظ تو بود بر سر اسپند  
از پیر فلک مقصد علمی تو حبتن

باشیر محال آمده آینه شش شکر  
ز سید که کتادرز شود صاحب کشور  
چون خال رخ یار بود امن در آفر  
دوشیدن شیرست همانا ز نر نر

## قصید در مدح هزار نو افینت گوزر مستن صاحبان در صوبه متحد آگره و او

آنکه از وحی ختم مردم جرم انجم روشن است  
داور بنیاد داناتی که ذاتش در جهان  
هر پیام جان فرامی او نوید دولت است  
سرفراز و سر بلند از مقدم او شد او ده  
نی هین هر گلزمین باشد گل افشان در پیش  
نظم و نسق عهد او نازم که در صحرا و کوه  
با من گبر و مسلمان مخزن لعل و گهر  
از شمیم خلق او هر خشک مغز زرد باغ  
نی همین گل در سماع از نغمه بلبل بود  
گرچه هر کرسی نشین را پایگاه برتر است  
پایگاه به به او خواهیم بالاتر ازین  
با چنین احسان عام و با چنان حسن نظام  
سفته ام این چند گوهر در شنایش امی عزیز  
نائب جم پایگاه جارج خجسته که او  
هست ذات با صفاتش سایه یزدان پاک  
یار باین شاهنشده این نائب جم یا گیه

آفتاب عالم آرایش هزار مستن است  
چون بصر در خیم و دل در سینه جان تن است  
هر کلام و کثالی او کلید مخزن است  
بر سر این ملک ذات او بجای می کرن است  
آسمان بهر نثارش هم گهر در دامن است  
رهنمای سهردان گردیده هر جا رهزن است  
آستان مستن است و آئین مستن است  
وز نیم لطیف او هر گلزمین گلشن است  
ارغوان هم گوش بر آواز او این ارغن است  
تکیه گاه او فضای قلب هر مردوزن است  
این دعا از من اجابت از خدی و این است  
هر چه بختد حق بمستن حسن و مستحسن است  
زانکه او گوهر شناس و قدردان هرفن است  
قیصر بندستان و شهر یار لندن است  
ریج مسکون در نطل رافت او مسکن است  
جاودان مانند کز نشان ملک ملت این است

# قصید در مدح نواب سر آسمان جاہ بہادر وزیر اعظم مملکت آصفیہ آباد کن

مستانہ پیکے صبحدم بانامہ یار آمدہ  
 گیتی نما جام از کجا دار و باین نجومی جلا  
 ہر از سحاب مدد ظلمت نین شد از نظر  
 آہم بجز تا ہم مورنگم برے در سو  
 گل از چین لعل ازین گوہر ہر یی عدن  
 باشد تفاوت سرسبز مضر تا کنگان مگر  
 مکتوب یار با وفا آئینہ با صدق و صفا  
 آن خامہ گوہر نشان مفتاح گنج شامگان  
 از چشم زخم این آن سپودرتن چون پند  
 آن نامہ بر قطرہ زدن ان جامہ پیش خمین  
 خوش نامہ گوہر نشان آید سوی من روان  
 از مہربانی آیتہ ہرست ہر و لفتہ  
 یا حقہ بر بستہ آورد پیک ہ سپر  
 نے حقہ باز گیران بل شقہ دولت نشان  
 آن قطعہ شعری ضیا مشعری شہزادہ صفا  
 سرخوش دل ازادہ شد جام ہم پر بادہ شد  
 ہوش و خرد بیکار شد ہر درع بیکار شد  
 ساتی بدہ می از سہونامی بہ ذکر گفتگو  
 بیگانہ از خویش ادیوانہ دلش را  
 لعلش چو شکر بریز شد طعش طاعت و غیر

سانہ بکف گری کہ ہم از دیر خار آمدہ  
 آئینہ جانان نما از بہر دیدار آمدہ  
 ماہ از افق شد جلوه گر روشن غنبار آمدہ  
 بے آرزو بے جستجو یکبار ہر جا را آمدہ  
 بواز سمن مشک از ختن نافہ ز تانار آمدہ  
 جذب لیخا را تگر یوسف با زار آمدہ  
 زان آئینہ گوئی مرا طوی بگفتار آمدہ  
 وین نامہ خبرت نشان مرات انوار آمدہ  
 این حرز جان ارم نہان کز باغ غنوار آمدہ  
 از ابر پرین پرین گوئی پدیدار آمدہ  
 یا آنکہ موجی بر کران از بحر خار آمدہ  
 یا آنکہ ابر رحمتہ سوی گنگار آمدہ  
 زان حقہ عقد سی گہ در سلک اطلار آمدہ  
 یا حقہ عنبر نشان جو طبع عطار آمدہ  
 نسی پارہ مصحف با گوئی ز دادار آمدہ  
 ساتی جو خود شہزادہ شد سپاہ شہوار آمدہ  
 دست دلم از کار شد ساتی چو در کار آمدہ  
 چنگے بزین مطرب گویا را آمدہ یار آمدہ  
 جنس من درویش را سلطان خریدار آمدہ  
 طبعش چو گوہر زین کاکش گہر بار آمدہ

در خدمت فلک خم با این همه جاه و چشم  
 شیدا بودش ای او صاحب عجب برای او  
 رنگینی طبعش مین جبین آن از رنگین  
 سلطان بشیر الدین آن هره شدون بدان  
 ای آنکه نظمتش به اسلک گهرت انصفا  
 عمرت لب بر لبه ام از شعر گوی رستم  
 نه لذت از نه مرانی رغبته بامی مرا  
 لکن بامرت زنبوش صوفی صافی درون  
 خون گرید از بس متصل گلهای می روید گل  
 امرت بود فوق الادب بهت دل کردم طلب  
 آخری حسن عمل انشا کردم این غزل

در حضرتش دارا و جم چون من پستار آمده  
 طبع بلاغت ز امی و معیار اشعار آمده  
 این هست نقیض دلشین ان نقیض یوار آمده  
 رامی نیش در جهان خوشید انوار آمده  
 پیداست کان دانه باشتی ز خردار آمده  
 آزرده و خسته ام زان دیده خونبار آمده  
 امروز نه از که مر از نیگار انکار آمده  
 ناچار دل خون گشت سخن سپایه شکار آمده  
 جان عزیز خسته دل انگار افکار آمده  
 در سلک تحریر از طریقین چند اشعار آمده  
 کامم پرازدند و عمل در لغت مختار آمده

### قصیده در تهنیت غسل صحت جناب راجه صاحب جهانگیر آباد

چشم بد دورای جمالت آیت کبری بنور  
 گرد و روز مصحف ذات جمعیت داشت  
 در نصیب دشمنان چندے مکر بوده  
 آنچه میدانست یوسف جاه آن خود بود جاہ  
 دور فرودین رسید و سرد شد بازار دے  
 از و فور فرخی هر منزله بیت اشرف  
 گل کند از راغ خیر می بسکه جاری گشت خیر  
 پای کوبان بر زمین از عشرت انگیزی خوش  
 عقد پروین چرخ آورد و من این سلک گهر

مصحف فضلی و مصحف را بود صحت ضرور  
 آن پریشانی شده منوخ چون حکم زبور  
 منت این زد که از آئینه شد آن نگار دور  
 و آنچه می پنداشت موسی را آن خود بود نور  
 یاد نور و زری وزید و ختم شد دور دبور  
 و ز ظهور سر خوشی هر خانه بیت السور  
 سر کشد از باغ سویدی بسکه ساری هست سور  
 دست افشان بر هو از بال جنبانی بطور  
 بهر اشیاء و شارت هر یک از نزدیک دور

<p>اسما کے گمش چومن آ عطار و چون تو ہور نقش صد در صد شمار آنرا بی دفع شرور</p>	<p>زیب زین این سماوی نامہ انگر کہ ہست کردش تیر چون با صد داد و صد خلوص</p>
--	--

ہم دعاے دولت ست و ہم ادای تہنیت  
دیدہ بد دور از تو چشم اعدا باد کور  
۱۲۹۹-۶-۱۲۰۵

قصیدہ در مدح تشریف آوری خانوای لایق علیخان صاحب بہادر سالار جنگ و دروغ  
از حیدر آباد در لکھنؤ

<p>خلق دارد لعل و گوہر لعل و گوہر آب تاب دین دہد اعلیٰ و ادنیٰ را از فضل خود نصاب و ان بموی خود ہفتہ ماہ را در شک تاب و ان یکے در مہرہ انجم ز چہرش رنگ آب ہم رکاب مرکب این امید و دعدہ شتاب باغ از ان خلد اعتبار باغ ازین منو قباب مہر این در پرنیان و چہرہ آن اندر سحاب این چو کوثر آن چو آذر این بو عذاب و اکند تفل در ہر مخزن این بہر ثواب آن رود در قعر آب این رود در قصر خواب وین دود سرنگ یک آنگہ دار در جناب صدی آن یک شیر و صدی آہوش صد شیر غاب وین بچش عیش او صد لولی احمر ثیاب عسکر ان مسکن در جم شیاطین از شہاب</p>	<p>ہست روشن انیکہ از فیض و روشن آفتاب آن دہد نیسان و عمان از بذل خود زکوٰۃ آن ز روی خود گرفتہ راہ را در سیم خام این یکے در چہرہ مردم زہرش آب رنگ ہم عنان موکب آن سیر فصل بہار شاخ از ان گل در کنار کلخ ازین بازگار مہر این بر بگنان و قہر آن بر ہم ہلان این چو جنت آن چو دوزخ این چو فیض آن چو غوط می شود مہر لب ہر مومن آن از روی صنوم چون پرند قیرگون بر روی گیتی بر کشند آن بہفت اورنگ یک سرنگہ اندر جہلو ماہنی آزا شہت بہت ماہ این را بدام آن بزم سوراو یک زہرہ از ہر لباس لشکر این موری قلب سلاطین از سہام</p>
--	---

آن بود مصروف در تخیر اطراف جهان  
 زان فلک پراخترست زمین پرگوهر است  
 آن کند سیر و شوشش منزل بسایه از دزدنگ  
 از محل تا حوت از ان منزل منزل بهره در  
 از وصول آن بود برج حل را عزو جاہ  
 یعنی آن لائق علیخان کش بود صبح و سنا  
 آن که هست از بس سرفرازی والا گوهرے  
 ہم بود سردار بزم و ہم بود سالار جنگ

وین بود مشغوف در تمیر و لهامی خراب  
 زان ثمر پرشکر است زمین بزم پرشده ناب  
 وین کند گشت دو صد محفل باہے از شتاب  
 وز دکن تا لکنؤ زمین دہ بدہ شد کامیاب  
 و ز نزول این بود موتی محل آب تاب  
 آفتاب اندر عنان ماہتاب اندر رکاب  
 تاج فرق آسمان دغا کپاے بو تراب  
 ہم بود مختار ملک ہم بود مالک وقاب

مصرع سال درودش از سر و شش آمد بگوش  
 صبح دولت جلوہ کرد و لکنؤ شد کامیاب  
 ۱۳۰۳ھ

نظم روز تقسیم انعام و کیننگ کالج ۶ اکتوبر ۱۸۸۷ء مطابق ۱۳۰۶ھ بشد

در این عہد مبارک ہدیہ پنجہ سالہ دارائی  
 چو دارائی و دانائی کند مشاطگی ہر دم  
 رعایا پروری موقوف دانش پروری باشد  
 ز روی مہربانی داوری شداہ این مجلس  
 ازین انجسم کہ ہر یک نیز بیج شرف آمد  
 زہے بخت و شہد دولت کہ آمد عدل این اور  
 تواند کرد و صفش بے زبانان زبان آور  
 ہنر آموزان کالج محیطے ہست کہ فیضش  
 نہ تنہا انگریزی فارسی نازی کہ ہر علمے

ترقی کرد علم و فضل و عقل و فہم و دانائی  
 عروس ہر از بید کمی نازد بر عنائی  
 بود برداشل فزائی مدار دولت افزائی  
 کہ گشت انجم فروز این انجمن در جلوہ فرمائی  
 زمین چون آسمان ہفت شاد از فطر زیائی  
 او را تا بد پیرایہ بخش از ملک پیرائی  
 تواند داد لطفش تا توانان را توانائی  
 کند ہر قطرہ دریائے دہرہ یا گہر زائی  
 ازین دارالعلوم آمد علم در عالم آرائی

بیل سرمه گویا سرمه سانی میکند اینجا که روشن شد سواد مهندزه هر یک یافت بینا می

اکی صاحب این مجلس ارکان این مجلس  
بگام از دور جام مهر و دور چرخ مینائی

ایضا

<p>کابین مروت آمده بحر سخاوت آمده چشم مروت و کرم عین عنایت آمده ماهی دولتش تشبیه باطلت آمده خاک ره جناب او کحل بصیرت آمده روشن از جهان شد صبح سعادت آمده کالج از وصف گرفت اختر دولت آمده دست کرم کشود او مخزن همت آمده صاحب با جودیش است اینک شکر آمده بدر جمال صدرین بهر صدارت آمده خیل ستاره صف بصفت مخیرت آمده کش کشش و چین چین با همه زهت آمده قلزم علم و حاصل منبع حکمت آمده بیل داستان سر بر سر جت آمده بر لبین دعای تو وقت اجابت آمده</p>	<p>نائب دولت آمده صاحب خست آمده صاحب خیل و چشم خسته جود و الهام نهر جلالتش بدست مهر سپهرت و دیده دوران بیاب و هر همه کاسیاب عدل از وعیان شد ظلم از دهنان شده علم و هنر بها گرفت چشم خر و دنیا گرفت آب گهر فرود او حسن هنر نمود او ملک فرور مشعل است ظلم زد می مصقل است جاه و جلال قدرین قدر کمال بدین هر و می ز طهرت نازل منزل شرف سرو و صنوبر و سمن سعدی لاله ترن سیرا کابر اهل گال لقب پرنسپل سور و سپهر اگلبن سایه گستر چندم تناسی تو کز ته دل برایی تو</p>
--	--

ایضا

<p>کابین مدرسه در عالم از علم علم آمده یک چرخ مروت پرین از خیل چشم آمده</p>	<p>بین دادگر اعظم با جاه و چشم آمده یک باغ گل و نرسین از لاله شکنین</p>
---	---

جم پر سراجہ او خم قامت جاہ او  
می وہ کہ سر آمدے طومار خزان شد طے  
از ناقدا این کالج شد نقد ہنر راج  
آثار نجوم ایجا پیدا از قوم ایجا  
دانشوری و فطنت انادلی و فطرت  
ہر نامہ ہنر عنوان سرانیہ بحر و کان  
ہر حلقہ این پر کار گوئی کہ فلک کردار

یم پیش نگاہ او ناپ چیز چو نم آمد  
سر سبز او از وی چون باغ ارم آمد  
و صفش نہ رقم خارج معیار حکم آمد  
اقلیم علوم ایجا در تحت قلم آمد  
علم و ہنر و دولت ہنر بہت بہم آمد  
ہر خامہ گہر نشان چون دست کرم آمد  
با ثبات و با ستیاری از کلک دست آمد

این دو ورود و انشا این مجلس در کانش  
آباد کہ فیضانش عام ست اعم آمد

ایضاً

نوید عشرت افزا از زمین و آسمان آمد  
بناز اے چرخ کاینک آفتاب عدل طالع شد  
پرافشانی کن اے قمری کہ در آست گلشن را  
بیاری امی فلک خوانی بگیر از مطبخش نمانے  
مشام دوستان محوشیم بوستان باشد  
فروش طالع ہر دیدہ و ہر دل نمایان شد  
ہوا سرد و زمین خرم مبارکبادستان را  
بیلری مایں و حرمان زندہ شوای غایت کاینک  
فلک نقش مراد ہر کسی نبشاند بر کرسی  
زمین لکھنو خرم کہ دید از نو نوی پیسم  
خوشا آن باغ کش ہر گل چار شد خندان

کہ زیب و زرگار و زینت کون مکان آمد  
ببال اے ملک کاینک موکب نو شیران آمد  
غزل خوانی کن اے بیل کہ گل در بوستان آمد  
رسید از راہ ہمانے کہ خوداد میزبان آمد  
شمیم بوستان وقف مشام دوستان آمد  
چراغ خانہ ہرودہ ہر حنا نمان آمد  
ز کسار ابرا ذاری ہومی بوستان آمد  
پئے تیمار رنجوران مسیح از آسمان آمد  
کہ با صد غر و شان کرسی نشینی شہ نشان آمد  
او دہشدا با اہم دم کہ عمر جاودان آمد  
خوشا آن گلزمین کا نجا ہمار بیخبران آمد



شود شاداب باغی کا پنخانش باغبان باشد  
 چه می پرسی فلان آمد که بهمان فاش میگوم  
 بود آمد ز شور آمد آمد هر کس اینجا  
 بگو لفظنت لفظ اول آفتاب سا  
 نیازم شوکت شان آید آورد هر جانب  
 منور کرد ملک مغرب و ملک شمالی را  
 شمول این دو کشور چون قران اختران آید  
 ز عدس گرگ میش افتاده هم بهلوی هم بستر  
 بودا کیستی کیمیا عشت اخلاقی  
 بهدش خوابگاه فتنه چشم دلبران باشد  
 شود خود روشن این معنی که این رومی با این خو

بود آباد نرے کاین حنیش مرزبان آمد  
 بهمان خود آنچه از عمری تنها داشت آن آمد  
 چو پرندت کلام آمد کجا آمد چنان آمد  
 عنان از باختر گرداند و سوی خاوران آمد  
 جهانش در رکاب آسمانش زیر ان آمد  
 چراغ زرم این آمد فرغ نخت آن آمد  
 شگون آمد که اینک دانی صاحب قران آمد  
 بهدش باز و طوطی هدم و هم آشیان آمد  
 به پیش رفت گر صداله پیری نوجوان آمد  
 بدورش تکیه گاه خواب چشم پاسبان آمد  
 بانجم هرتابان و بمردم هم ربان آمد

## ترکیب

مشتمل بر سپاسگزاری قدوم مہمیت لزوم ندوة العلماء در لکھنؤ تخریک خان بہادر  
 جناب منشی اطہری صاحب و خان بہادر جناب چوہدری نصرت علی صاحب نگارن ہفتہ

یارب این زرم دل افروز چه منظر آمد  
 ہر کرامی نگرم غیرت خورشید بود  
 ہر یک از ذہن و ذکا عقل محتم یابی  
 ہر یک از علم و عمل و تاعدہ آموز بود

کہ سپرے ز خرا دانی اختر آمد  
 ہر کجای می گذرم روش خاور آمد  
 ہر یک از قدر و بہار روح مصو آمد  
 ہر یک از دین و دودل ماندہ گستر آمد

هریکه گاه سخن منبع دریا باشد  
 باعث رونق این ممدورین فرخ عهد  
 بیخ دانی ز چه این بزم مرتب گشته  
 از چه این کارگه آراسته از نوباست  
 از چه این باغ پر از زگس شهلا بینی  
 بدل از دیده فرود آمده این تازه خیال  
 فردین با خشم دینور و دیندار رسید  
 عهد آراستن مسند و پیغم گذشت  
 بله ای اهل طلب از ته دل گوش کنید  
 علم بجز است که پر از گهر شہوار است  
 آن گهر باعث پیرایه افسر گردد  
 علم نهر است لبش منبع کوثر باشد  
 لے خوشا آنکه درین نهر شناور گردد

هریکه وقت بیان معدن گوهر آمد  
 دولت قیصره و صولت قیصر آمد  
 بیخ دانی ز چه این خانه منور آمد  
 از چه این بارگه افراخته از سر آمد  
 از چه این راغ پر از لاله احمر آمد  
 گل بیخ آمد و لیک از ره دیگر آمد  
 فردین با علم سرود صنوبر آمد  
 وقت آرایش سجاده و منبر آمد  
 اطلبوا العلم اشارت ز بهیبر آمد  
 علم نخل است که پر از رطب تر آمد  
 دان رطب موجب سرمایہ شکر آمد  
 علم شهر است درش حید صفا آمد  
 وے خوشا آنکه درین شهر ازین در آمد

ق

چشم بدور فراهم شده اند اهل علوم  
 یا درین بزم فرود آمده از چرخ نجوم

این چه ایوان رفیع و چه وثاق است لہواق  
 این چه حال است محال است چه گفت است شنود  
 اندرین پرده گر سامه سر کرده سماع  
 شام شد بام که لامع شده شمع اقبال  
 پر تو طلعت این جمع و فرغ این شمع  
 همه والا نظران و همه عالی منظر

حبت یک طاق اطاقش بعد این نه طاق  
 این چه قال است مقال است چه سوت است  
 اندرین عرصه دگر ناطقه بر سبته نطق  
 روز نوروز که ساطع شده نور اشراف  
 همه آفاق منور کند از نور وفاق  
 همه صاحب بصران و همه روشن احداق

حرف شان ضرب مثل از پے صحاب مثال  
جامع جمله افراد کمالات علوم  
زود باشد که زبایند زرخ رنگ حسد  
هر امروز مصون ماند از آثار زوال  
دانش و هبل و طفل اند درین فرخ عهد  
هر و کین هست درین دور دور کرب گونی  
نیست دور از اثر تربیت آب و هوا  
بو که امروز چو گلدسته بینی هر جا  
بو که زین مرده بیالده نیستان اعلام  
همچو بختی حجاز آمده در رقص ملک

نطق شان شان عمل از پے ارباب مذاق  
چون الف لام که باشد ز پے استغراق  
زود باشد که زبایند زدل رنگ نفاق  
ماه امروزانان یابد از آزار محاسن  
که یکے زان دور شید است کی دیگر عاق  
ببویط این مترصد بصعود آن مشاق  
یابد از مرتبه کامل انسی و قواق  
دسته در دسته صحت بر سر هر طاق اطاق  
بو که زین نعمه بر قصد بگستان اوراق  
از حدی خوانیم امروز به آهنگ عراق

بر فلک خیل ملک نوبت شادی زده اند  
کز بهم آمدن ندوه منادی زده اند

فانش گویم که حکم و حکم از ما باشد  
شرق تا غرب بزل تا ابد از ما آید  
در عرب رایت علم ادب از ما علم است  
هم رعایت بالون ملل از ما مرعی  
با هم آئینش شیر و شکر از ما یابی  
سینه آئینه صفا دیده جهان بین داریم  
هم اساتین دول مرتفع از ما آید  
حفظ یزدانی داد و سماوی داریم  
از خدا صد گرم دیک طلب از ما آید

عالم از ما علم از ما قلم از ما باشد  
روم تا شام عرب تا عجم از ما باشد  
در عجم هبیت شیراجم از ما باشد  
هم عنایت بصنون امم از ما باشد  
با هم آراش شیر و غنم از ما باشد  
بخت اسکندر می جام عم از ما باشد  
هم قوانین عمل منتظم از ما باشد  
چاره آئینه و تیغ دو دم از ما باشد  
از گدا یک طلب و صد نعم از ما باشد

ای خوشا هجرت ما خوشتر از آن مرن ما  
 ماه و مهریم و سیه تا به سپید از ما هست  
 گوهر روی زمین باش پرازفتنه و دوشتر  
 نیست ما را سر تر صبح کلاه و در همیم  
 سر نوشت من و تو است همه صفحه خاک  
 آنچه با ما کند و کرده از بخت بود

هم حرم حرم و هم ارم از ما باشد  
 رونق شاگمه و طحجدم از ما باشد  
 دارالامن حرم محترم از ما باشد  
 در نه لعل و گهر کان و هم از ما باشد  
 اندرین راه سر به قدم از ما باشد  
 آنچه بر ما رود و رفت هم از ما باشد

می کند دیو دیری گریه بنادانی ما  
 رفت آه از کف با عمر سلیمانی ما

چشم بدور که از گردش سپنج دقار  
 جمعی از پرده غیب آمد شمع بر کف  
 سبزه می رود بدگل بوید و بسبل گوید  
 می خلد در دل مرغان غزلخوان از رشک  
 گر چنین نشود نمایی کند این تازه نهال  
 بو که این گلبن نو خیز شود گلزار  
 آب این چشمه جاری برود تا پنجاب  
 لکھنؤ یا فتنه خوش برگ دلوائے از نو  
 نیست یک بلبل رنگین سخنه همچو عزیز  
 نازد ناز زمین نغمه این باغ بود  
 کانیور است مگر کان سعادت کز می  
 چشم دارم که کند سهند سولے روشن  
 داعی ندوه بود قدوه ارباب هم

طالع خفته بیک چشم زدن شد بیدار  
 روز روشن شده از روشنی آن شب تار  
 نو بهار آمده اسال نکوتر از یار  
 مصرع تازه که بر نوک زبان دار و خار  
 هست امید که تا سال دیگر آرد بار  
 گرد بنگونه بود ابر به ساری در کار  
 فیض این ابر بهاری برسد تا به بهار  
 مژده ای لکنو یان مژده بهار است بهار  
 در نه در باغ بود مرغ لوازخ هزار  
 بو که این نغمه برد باد صبا تا به تار  
 گوهری زاد که شد رونق بهر شهر دیار  
 گر بهین شام و سحر هست و بهین لیل انوار  
 ز بدّه اهل کرم عسده جمع احوار

مفتی اطهر علی است آنکه نیاریم آسمش خانه پیراسته آراسته خوانی از نزل هست حق ناصر و حاشیش درین کار اہم	بر زبان تا کہ نشویم زبان را صد بار خان خانان بود آمدہ خود خوان سالار نصرت از جانب یزدان بودش از انصار
--	---

یار باین ندہ و این نادی این بادی باد  
شاد تا یوم تناد امین از ارباب عناد

### مخمس غزل حامی علیہ الرحمۃ

راہ خلاص از چہم آرزوست سیر فضایی و طعم آرزوست	رخنہ بزندان تمم آرزوست باز ہوامی چہم آرزوست
--	--

### جلوہ سرو و سہم آرزوست

گردمین بند و نصیحت چین کار عاقبت از کردہ شدم شرمسار	از می و بیجانہ گرفتہ کنار تو بہ زنی کردم و آمد بہ بار
--	--

### ساقی تو بہ شکم آرزوست

دل ز کجا وین ہمہ ذوق حضور موسیٰ عمران و کجا کوہ طور	دزہ و انگاہ تمنای ہور من کیم دزم تو لیکن زدور
--	--

### دیدن آن اہم آرزوست

کردہ بیت الخرم تا مستیم فارغیم از حبت ناز و نعیم	ہمچو نریخت دل از غم و نعیم نگہت گل را چہ کنم ای نسیم
---	---

### بومی ازان پیر ہم آرزوست

فصل بہار است و زمان شباب محتسب و شخنہ و قاضی بچواب	بلبل و گل بہر دستی خراب شیشہ شراب است و شب ماتاب
---	---

در بزم گلبه نم آرزوست

بے رخ تو دیده منور مباد  
بے لب تو باد به باغ مباد

بے سرو دای تو ام سر مباد  
زیستنم بے تو میسر مباد

بے تو اگر زیستنم آرزوست

امی بکلامت دم عیسی ندا  
نهر سکوت از لب خود بر کشا

گرد همت هست خموشی چرا  
پرسش اگر نیست بگو ناسزا

گرد همت یک سختم آرزوست

بیش بها هست سخن زان دهن  
چون ز عدن درد عقیق از زمین

پیش عزیز اینهمه دم بر مزن  
هچ گویا می از ان لب سخن

کاین سخنان زان دهنم آرزوست

قطعه رسید دیوان شهزاده مرزا فریدون قند

بنام ایزد مشرق گشتم امروز  
به تشریف شریف خاص سلطان

چه تشریف آفتاب عالم افروز  
چه تشریف آسمان انجم افشان

چه تشریف افتخار هر سخن سخن  
چه تشریف اعتبار هر سخندان

بخود می رسیدم نازش که آمد  
زدیوان نگاه خاصم خاصه دیدان

چه دیوان کز فروغ گوهر خویش  
بود چشم و سپر او معدن دکان

چه دیوان از ضیاء مصباح حقیق  
چه دیوان کز صفای مرآت عرفان

چه دیوان سر سبزه انگاره ناز  
چه دیوان یک گلستان از خوان نزار

چه دیوان یک قلم تصویر جانان

چه دیوان یک خیابان سبستان

عیان موج روم وحشی غزالان  
 زول آیه رحمت زیزدان  
 کلام ابن خاقان ابن خاقان  
 بصدور قدر همچون بدر تابان  
 جمال او سعادت راست برهان  
 جهان جان و هم جان جهان بان  
 بیابغ سلطنت سر و خرامان  
 لُخ او نور چشم ماه کنگان  
 برومی ماه گیسوی پریشان  
 درفش این بود گلک در افشان  
 ازین ست از در افلاک ترسان  
 عزیز آمد ثنا خوانش بصد جان

ز انداز خرام گلک مشکین  
 ورود این مقدس نامه باشد  
 بے خاقان تسلیم سخن هست  
 فریدون قدر روشن صدر گامد  
 جلال او شجاعت بر ادبیل است  
 توان عالم دهم جان عالم  
 بزم مصلحت شمع شب افروز  
 لب او آبروی چشمه خصم  
 بود از چشم آیات جاہش  
 فریدون گردش کاویان داشت  
 اگر او افعی صخاک راکشت  
 بہر وقت و بہر ساعت بہر دم

الہی تا سکون باشد زمین را  
 بکامش سپرخ گردان باد گردان

### دیبچه داتانی کہ آغا صاحب گاشہ است

کشائیدہ حصن آب و گل است  
 زبازرا بگفتن توان می دهد  
 نفس را بہ از گنج باد آور است  
 بہر بود و نا بود بہبود از دست  
 صلابر سرخوان نعمت دهد

پاسے کہ لوح طلسم دل است  
 پاسے کہ ذوق بیان می بہد  
 پاسے کہ گنجینہ گوہر است  
 پاسے کہ دادار خشنود از دست  
 پاسے کہ کام حلاوت دهد

سپاسے کہ رنگین از دنگو گوست  
 خدارا سزاوار و درخور بود  
 شد این نه سرار پده بهفت ازو  
 ز داروتے ہوشی کہ در کار کرد  
 بدان گونه بست این طلسم سنگت  
 ز بس ہر کس از فیضش انعام یافت  
 ملک را با کلیل سر بر فراز  
 نواجش ساز مناجاتیان  
 غمش داد دلدارگان می دہد  
 شبتانیان بنیش افروز ازو  
 زمین تا زمان بندہ فرمان او  
 ننازش نیفتد پچیزے نیاز  
 بہ و خشور خالصم داد اختصاص  
 محمد کہ از نام او نقش بست  
 ز ہے و نشین نقش مانی فریب  
 گرامی تراز ہر گران سایہ  
 چراغے کہ تا محفل افروز شد  
 بود ز آخواری ز خوانش خلیل

نفس با کہ گلستہ رنگت پوست  
 کہ روز می دہ و بندہ پرور بود  
 بہر پدہ نیز نگہسارفت ازو  
 بساختہ کز خاک بیدار کرد  
 کہ کس خوردہ برے نیار گرفت  
 سکندر گر آئینہ جم جام یافت  
 ملک را بہ تہلیل جان تازہ ساز  
 ہمکاش ز حشم خراباتیان  
 برد دل شہوخی و جان می دہد  
 دبتانیان دانش آموز ازو  
 سمک تا سما جملہ از آن او  
 بخود با شد از بے نیازیش ناز  
 با خلاص کرد از عقوبت خلاص  
 درین خانہ نقش و نگار کیہست  
 ہم اورنگ نیب ہم ارژنگ نیب  
 بلند می گرا تراز صہر پایہ  
 شب تیرہ روشن تراز روز شد  
 مگس ران آن شہر حبرئیل

عزیز آورد از رہ سوز و ساز  
 خدارا نماز و نبی را نیاز



خاتمه سفرنامه مولانا شاه محمد حسین الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

براہ خداوند بیت الحرام  
 برون کرد زان خانہ بیگانہ را  
 ہمہ بہتہ احرام آن بارگاہ  
 بان بارگاہ روز و شب و طوان  
 فلک ناقہ گرد و ملک ناقہ ران  
 نشیمن گہ خاص سلطان دین  
 سخن رانم از رہ نور دان حق  
 صلائے دلا بر ملا می زخم  
 دلے رہنا شاہ و درویش را  
 بعلم و عمل شاہ ملک شہود  
 بسیرت دمانید گلزار گل  
 کہ بود آفتابے میان نجوم  
 طریقت از طرفہ آوازہ یافت  
 بوجد آمدے عرش از آوازاد  
 نو اسخ اسرار بچون شدے  
 نگنجید در جامہ از بس طرب  
 گذشت از تر و خشک از بحر و بر  
 دل دیدہ اش را پر از نور کرد  
 کہ همان آن خوان و آن خانہ گشت  
 بہمانے اہل ایسان زدند

نخستین شود خامہ ام تیز گام  
 خلیاش بنا کرد آن خانہ را  
 چہ زاوش چہ ز اور چہ ہر چہ ماہ  
 فلک تا ملک قاف تا حد قاف  
 از بیجا شوم سوے یثرب روان  
 کہ آن بقعہ شہرے بود نشین  
 ازان پس و م راہ مردان حق  
 و م از اولیائے خدای زخم  
 کہ گم کردہ در راہ او خویش را  
 خصوصاً محمد حسین آنکہ بود  
 بصورت ربوہی دل از اہل دل  
 کسب ضیاء از دل اہل علوم  
 شریعت از در نفع تازہ یافت  
 زدے شوق چون زخمہ بر سازاد  
 بتار نفس زخمہ زن چون شدے  
 چو بر بست احرام ملک عرب  
 بچشم تر و بالب خشک تر  
 سیاہی جو آن خانہ از دور کرد  
 خوشا آنکہ این مفتخوان در نوشت  
 صلائے کہ بر خوان الوان زدند

لب بود لبیک و در دیده اشک  
 چو داد اشک دیده رشت شو  
 وضو تازه کرد و زمان تازه کرد  
 مشرف بطوف حرم آمد او  
 بصد شوق ز روز شب و صبح و شام  
 ز سعی صفامرده گوئی که وے  
 بسوے منارفت با جان ریش  
 پس از حج ازان خطه شده سپار  
 ز باد صبا ناله رهوار تر  
 بران محله بست در و نشست  
 زوے هرفس شوق بزاقه بانگ  
 در ابا حدی خوان شدی هم نوا  
 یکایک بره کاروان اوفتاد  
 ز بانگ حدی خوانی آن محل  
 بهر چشمه سائے فرود آمدند  
 دران بحر موج کشتی شکن  
 چه غم کشتی ره از موج و هوا  
 تو گوئی که بے باد و بے باوبان  
 چو اوروضه پاک از دور دید  
 ازان روضه گل چید شد باغ باغ  
 در آشفنگی خاطرش گشت جمع

چو اشک بجوان بران برداشک  
 تو گوئی که کردی بزرم وضو  
 بشکر آهی زبان تازه کرد  
 ز طوف حرم محرم آمد او  
 ادا کرد ارکان حج را تمام  
 بیکبار کونین را کرد طے  
 که شد فارغ از کشتن نفس خویش  
 سوے خاک شرب چو باد بهار  
 ز بیک خرد تیز رفتار تر  
 چو نشست طی کرد بالا دست  
 که باشد درنگ اندرین راه ننگ  
 که اینجا خموشی بود ناروا  
 ردار و بکون و مکان اوفتاد  
 برقص آمدے چون جل هر جل  
 بکام از سرود درود آمدند  
 چو کشتی شد بختیش قطره زن  
 اگر ناخداش بود با خدا  
 شدند از مساکن سفائن دان  
 تجلی چو موسی ازان طور دید  
 دزان بوستان تازه و تردماغ  
 چو پروانه می گشت برگرد شمع

اگر شام در بام چون ماه و هو  
 ز بس توشه از خوان نعمت گرفت  
 سفرنامه خویش تحریر کرد  
 سفرنامه هر چند باشد بنام  
 پرست از نکات علوم و فنون  
 سوادش بعلوم و عمل حاویست  
 بیاضش بود صبح عید نطنز  
 مناجاتیا نندازد بجام  
 بود هر ورق پرده ساز عشق  
 بهر سطر خطی ز راز نهان  
 کسی را که عسالی بود طنز  
 درینا که آن رهبر ره نورد  
 که از لکنو سوئے اجیر رفت  
 لکنه پد شاه پستی لقب  
 در آن بقعه روزی بنرم سماع  
 نوازن نوا سنج قدوس بود  
 بوجد آمد از قول قوال او  
 سخن چون ز قید رهای شفت  
 آزا دی بیش شد کار بند  
 بیک دم زدن جان بجان رسید  
 بدریا بود باز گشت آب را

به نظاره کرده نظر کسب نور  
 بر حجت سوهند خصت گرفت  
 بره انخبر روداد تصویر کرد  
 یعنی بود خصت سر راه انام  
 بود شرح مجموعه کاف و نون  
 تو گوئی که تفسیر بیضا ویست  
 سوادش شب قدر هر یزدور  
 خراباتیان راز و می بجام  
 که خیزد از و نغمه راز عشق  
 ز هر نقطه صد نکته باشد عیان  
 محیطیست بس زین هر حرفی  
 سفرنامه نبوشست و خود کوچ کرد  
 بے خاکبوس در میر رفت  
 سو خود کشیدش ز ملک عرب  
 که صاحب دلان داشتند اجتماع  
 که در رقص گیتی چو طاووس بود  
 که سرخوش شد از نشه حال او  
 مگر ز همان گفته را گفت و خفت  
 رها کرد خود را ازین چار بند  
 که یوسف ز زندان کینان رسید  
 بجان جهان جان بیتاب را

<p>بوارسته بند آئین و کیش      که گردند آزاد از قید پوست      شود خود گرفتار و خود رستگار      نسازمی گرفتار خواری مرا      نگه دار از خواری و ذلتش      بهر حال فرمان پذیر تو ام      جان از تو و جان ز آن تو نیز      و گرفتار دل هم بکار تو باد      که در جان نثاران شوم نامور      دعا از من است قبول از خدا</p>	<p>اگهی بحق اسیران خویش      بزندانین گرفتار دوست      بازاده کز ره اختیار      که فراداهی رستگاری مرا      عزیزے که بخشیده عیش      گر آزادم و گر اسیر تو ام      عزیز از تو چیزی ندار عزیز      اگر گوهر جان نثار تو باد      به بخشامی هر لحظه جانے دگر      کنم ختم این نامه را بر دعا</p>
---	--

خدا یا بحق نبی ماسلمه  
 که بر قول ایمان کنی خانمته



# مشوی بدیضا

که هر بیت آن ذوق بحرین ذوقا فیتین مع اجتناس است بلکه  
اکثر ابیاش سه سه چار چار تا فیه دار و بعضی سر ایاقی <sup>مقفی</sup>

و مسجع است و منقوط و غیر منقوط و فوق النقط و تحت النقط و قلب مستوی  
و حسن تعلیل و اشتباع و غیره

نام تو هست افسر نشور  
و می رسم از حال تو رعنا نگار  
بر در توحید تو آرد کتاب  
می کند این سله مطی لسان <sup>کات کرامیه</sup>  
و اصل این مرحله کامل برید  
تشنه او غیبی و هر مری است  
و در غم فیضان تو سرست یم  
لائق اوصان از آن و تست  
بجز از جام تو بیدانشان

ای ز تو اندر سر من شور  
ای می تسلّم از حال تو معنا نگار  
گرچه تحمید تو دارد کتاب  
می تند این بسمله ارضیسان  
بشکل این بسمله منزل برید  
در بین این نخله تر مری است  
از بیم احسان تو سرستیم  
لایق اوصان از انصاف تست  
اینمه از نام تو پیدانشان

می رود اوصاف تو بان کی زیار	می شود الطاف تو زان می زیار
مزرع انعام تو بی مزر بان	بهره دراز نام تو بی مزر بان
در گبه اجلال تو آن سومی ظن	درک در احوال تو آن سومی ظن
بنده فرگاه تو فرمان بران	رانده درگاه تو فرمان بران
ذره خاک در تو ذره تاب	فر تو بر کافر تو ذره تاب
منظر انوار تو هر صاحب دار	منظر انظار تو در صاحب دار
از در تو حاجت هر شه ردا	وز بر تو شهرت هر شهر و ا
باشه پرمان تو باشه پست	خاشه میدان تو باشه پست
خجبر تو خجبر سنجبر بود	آشت آب از دم خجبر بود
نه فلک از جا ه تو در و ا همس ق	بر در خرگاه تو در و ا همس
هر یک از اینان بر پر کارت	بنده فرمان بر پر کارت
اشک من از عفو تو بگیر بشیر	ده که شکر آمده در خور بشیر
قمر تو هم رایسته از مهرت ق	آتش نور آیتی از مهرت
آب یک آب مد شیرین و شور	جوش شیر آن داشته تسکین بشور
زمزم فیضان تو طوفان کند	محرّم ایوان تو طوفان کند
جاری از احسان تو خاک نیل	پر ز تو اندر خشم افلاک نیل
خاک از انعام تو زر گشت چون	قلبش از احکام تو برگشت چون
کامده از گلشن جان خوشه چین	بر رخ افتاد از ان خوشه چین
نارسی از آن خاک در آبی شده	کاروی از باد فر آبی شده
هر که از او تافته ردا آفتاب	آمده بر مزرع او آفتاب
یافته از لطف تو جان با یزید	آتش مهرت بود آن با یزید

قمر توره سبت بر این ره روان  
 قادر مطلق تو در عاجز بشر  
 انس و جن از شان تو آنگند

فیض تو بس هست این روان  
 نسبت تو نامه جا بز بشر  
 باشد از ایوان تو کوته کند

### خطاب بحضرت یاری با عجز و زاری

ذات از اندیشه باطل بری  
 کلبه ماننزل ماه است و بس  
 مروه جنبان شره برید است  
 جمله سر از کوی تو برگزیده ایم  
 موسی آن بادیه رامی من است  
 جامی تو هر دیده و بیدار تو  
 بنده درگاه تو تا زنده ایم  
 رحمتی از باب تو ز می بنده است  
 دانه کشش از خرمن باور است  
 مسکینی این نامه را ده خدی  
 دانه تدبیر تو شد قلب من  
 ذکر تو بس شربت هر دوزه ام  
 خاطر من کاهش شب خون کند  
 صیقلی آخردلم آئینه است  
 شیشه این میکده برنگ خورد  
 محل بس باور و بس یار رفت

ای ریخ زیبای تو در ولبری  
 جامی تو اندر دل ما هست و بس  
 عکس تو در دیده تردیده است  
 شمع دل از ردی تو برگزیده ایم  
 وادی شوق همه الین است  
 راه تو خوابیده و بیدار تو  
 ماهمه در راه تو تا زنده ایم  
 طاعتی از ما بتوز مینده است  
 بر تو تا بر من ما مور هست  
 در بر یک نیکی ماده و سه  
 بغیش از اگیر تو شد قلب من  
 فکر تو بس طاعت هر سوزده ام  
 یاد تو چون خواهش سخون کند  
 پیش تو از کلم آئینه هست  
 گشته دل از صدمه نیزنگ خورد  
 از شب روز اکثر و بسیار رفت

ناله ام از متافله تنها فتاد  
 می شود از محل ماره سپار  
 کشته مار ابد از رحمت آب  
 دولت علم ده و هم درک فن  
 تشنه لب از سرب جو یا عزیز  
 سرتو در محسن در جان او  
 در ره احمد قدم از سر دوش

دور از این حسله تنها فتاد  
 توشه وزاد دل آگه سپار  
 رشته مار ابد از رحم تاب  
 تا شود او در فرخ علم در کفن  
 بر در تو آمده جو یا عزیز  
 فی در از و هست نه در ج آن او  
 توشه ملک قدم از سر دوش  
 از سر دوش

### در نعمت سرور عالم صلی الله علیه و سلم

مشعلی از سوز دل آرام بست  
 طاقت رفتن نه و منزل در آرز  
 باومی ما حاوی راه هدای  
 چشم ما سرود از خویش تن  
 از در بلغ آمده فرخنده باد  
 بومی گل آورده از آن کوشمال  
 عشق بر آنست که میگوید دست  
 آید او جان پی تکرم خواست  
 در دل آورد دل آرام را  
 صدق دل اظهار کن ایمان بیار  
 او نبی و شاهد حق بنده پیش  
 وعده او محکم و هم عهد او

رهرو می اندر شب تارم بست  
 همزه من بهدم من دل در آرز  
 حاوی ما هادی راه هدای  
 غارت خجالت شود از خویش تن  
 غنچه و لها همه درخت باد  
 غصه و غم خورده از آن گوشمال  
 دیده در آنست که میگوید دست  
 در دل از جاپی تغظیم خاست  
 داوره آورد دل آرام را  
 نقد خود ایشار کن امی جان بیار  
 همسر او آمده کس پس نه پیش  
 محرم او همدم و هم عهد او



مخضر دین مستند از شاه دین  
 احمد بنی میم احد القاب او  
 علم و می از دفتر و درست نبود  
 هر سه بند آمده بر مرسلان  
 بیشتر از عالم و هم زاوم است  
 از پس پرده شده چون رونما  
 تا که خود این آئینه در خانه بود  
 روضه او حبت عشاق بس  
 خادم آن روضه و فرور باش

اشهد ان بود از شاه دین  
 ابجد بی جیم ابد العا با و  
 یک قلم آن از بزرگ در سینه بود  
 مرصع زویافته هر مرسل آن  
 نوشته عقبا می و هم زاوم است  
 نقد دو کون یافته چون رونما  
 ناطقه طوطی شکر خان بود  
 حوضه او حبت عشاق بس  
 الخدر امی بخبر از دور باش

### سراج معراج

نیم شب از خواب که آن شاه خاست  
 شب گوازه کثرت ضویر و ز بود  
 حله صد نور بر آن دوخت  
 جلوه گرا نگه بر رخس آن شده  
 جانب حق داشته چون روزگار  
 گشت از این منزل و کن دان  
 در ره او آمده مزدور باد  
 یک تگ او کرده طی آن شب جهان  
 همزه او مانده گرا و بردخت  
 رفته در این صوت و شکل امی سفیه

طالع بیدار از او ماه خواست  
 روشن از او طلعت نور روز بود  
 نور از او ماه و خوراند خست  
 از نظر آن اختر رخشان شده  
 شرح او آسنه افزونتر  
 چون نگه از دیده و از تن دلان  
 از تگ او دیده بد دور باد  
 دایره بر دایره مرگب جهان  
 یکتنه از سده مر او بردخت  
 نیست بر این شب و شک لیس فیه

منکرد اندر ره دین منکرست  
 دیده و گردیده از آن درکشاد  
 پاک شد او پاک ترا و باز گشت

بخرد آنکس که ازین منکرست  
 دیده او دیده از آن درکشاد  
 راه نه آنفلک بر او باز گشت

بسیل خطاب در آنجناب

ومی ابی امی بنی امی فداک  
 می همه فتران تو ایما نا  
 جامی تو در دیده ترش <sup>ع</sup> در  
 یا در هر یکس و حامیم <sup>س</sup>  
 اینمه نیرو می تو یار <sup>می</sup> است  
 کام و لب از ذکر تو ز منم خورد  
 ناله شید می تو نیسان بود  
 دست تو شکسته از او جام بدر  
 برق هر تنگده بالات برود  
 بر تو در آل تو از من درود  
 دامنم از چنگل مهندوستان  
 یا بد از آن خاص و از آن عام بخش  
 خواسته از سایه ما سایه بان <sup>الله</sup>

امی بنی امی ابی امی فداک  
 می دل و جان زان تو ایمان ما  
 بر لب جو جا بودار سرور  
 نام تو طه بس و حسم بس  
 مه نخل از روی تو یار <sup>می</sup> است  
 جان و دل از فکر تو بر هم خورد  
 گریه جو یای تو نیسان بود  
 میج تو روشن شد از او نام بدر  
 رونق هر تنگده بالات برود  
 طبعم از افضال تو خرمن در <sup>د</sup>  
 و اینم از بیل مهندوستان  
 بخشی از اخلاص و از انعام بخش <sup>ع</sup>  
 لطف تو بر ما شده تا سائبان

ساخته تا سایه تو با عسریز  
 آمده همپایه طو با عسریز

# مستی خوش نوانی در ذکر ساقی و نانی

<p>ساقی از آن حجه کمان حجم خورد خوشه از این تاک در فلک بزیر ساقی ما ساقی دوران ماست کشتی ما جانب ساقی روانست از کف او ساغر و گردن کشته نانی ما گر تنه در تن تنم بکمان و مدینه گر همه وز زمزم است زمزمه زین و خمه و برنخ من زمزمه ز آمده تاتار از او گر قره پر خون شده بے نایم هر که مرا این نانی و ساقیش هست</p>	<p>نانی از آن زمزمه کا نجم خرد زهرا از این طاق بر فلک بزیر ساقی و هم باقی دوران ماست تا که در این میکده باقی روانست بر سر میدان سرد گردن کشته پرده صد طنطنه بر تن تنم از لب او آن همه مرزم زمزم است یک تنه بر غنچه و بر زخمه زین غالیه سا آمده تاتار از او از نیش افزون شده بنیایم بر سر آن ملک باقی خسته است</p>
--	---

## ذکر اهل شیرازی مصنف سحر حلال و سبب تالیف این قیل و قال

<p>ساقی از آن ساغر چینی نژاد صیقل آن می برد از رنگ ما اهلی من منبع فرو بیان جادوا و جاز و سحر حلال دیدم مانا هم آن آمده دید معجزه خوان گر همه جادوستان</p>	<p>گر چه دورنگی دود بینی نژاد نقش دورنگ آورد از رنگ ما بانی فن مرجع کرب و بیان در کف او معجز و سحر حلال دیدم هم آن نام هم آن نامه دید طالب آن هر همه جادوستان</p>
--	---

مصنف سحر حلال شیرازی طارود

شعر تر آورد خوش اندر دو بحر  
 از بیم او تازه برآمد و رود  
 قافیه شد در سخن تنگ  
 اهل ار او اهل در آن کار بود  
 لیک بد آمد سر از احباب یافت  
 رشته تا بیده او تا نستم  
 پنجه ام آن زلف دو تا شانه کرد  
 او که گل افشان شده بر نام جم  
 کرد گرا در غور جسم آفرین  
 هست گرا و مونس میخوار جسم  
 کی دم از اسکندر کی نیز نم  
 نی سر سر پنجه و شستان مرا  
 کی سخن از لیلیه دیاچی ز نم  
 با سخن ار کمر از او حاشتم  
 حاجب در آمده هر مصرع  
 بپیده گو بس کند از لاف تا  
 موشده در دیده او تا نستم  
 یا ویر ما ویر ما صفر است  
 کلکم از این معرکه صد گویی برد  
 شاهم و شهنامه من صوبه است  
 چیده ام از فکر خوشی آن سلطان

منبع صد سخن زن گوهر دو بحر  
 زدیم او نغمه در آمد و رود  
 هم ره قید و در تاسیس تنگ  
 مشکل ما سسل در انکار بود  
 تا چشم از شمشیر این بات یافت  
 پنجه تا بیده او تا نستم  
 رنجه ام آن زلف دو تا شانه کرد  
 گل کند از نامه من جام جم  
 تازک ما در جم آفرین  
 من خود از آن مجلس می خار جم  
 کی ز دم این ساغر و کی نیز نم  
 دل شده خود رنجه و شتان مرا  
 نعره یا محیی دیاچی ز نم  
 باره محکم ترا از او حاشتم  
 تیغ دوسر آمده هر مصرع  
 کلک دوسر دم زند از لاف تا  
 زان سبب این زلف دو تا نستم  
 سرور ما حیدر ما صفر است  
 بل حد از خاطر بدگویی برد  
 در کف من خال من صوبه است  
 یافته بیگانه و خویش انبساط

شاطر من خرده شطرنج یافت  
 هر که در انگند در این رود بار  
 حافظ این غمزه بینا خدا  
 صدقه چشم شده تا با می هو  
 خواند هر آن دل شده چون با پیش  
 تلخی غم با مزه تر دیده ام  
 خاتم از اشکم گل و گلزار شد  
 گل همه تن گوشش بر آواز ما  
 گر چکد از خامه من مایس من  
 نغمه ارحانم من درود  
 خامه من زخمه آه من گز است  
 تیشه من کافه مرا این دوکان  
 کان دو کون آن من ارتیشه کن  
 لعل و در آن یکره در کان است  
 آتش و آبی بدم آ میختم  
 ساقیم آ میخته می با گلاب  
 شیشه ماهت پر از شهد و شیر  
 بادیه ناست در این جام بین  
 مجمع بحرین ازین آب جوست  
 میوه دود رنگ است در این شاخ در  
 خامه من سود بر این در حسین

خاطر من غرقه شطرنج یافت  
 ز ورق خود را ند بر این رود بار  
 کشتی مانا مده بی ناحدا  
 رفته ام از مدرس با می هو  
 شست می از گریه خون با سبق  
 دامن دل تا مژه تر دیده ام  
 وز غم من بلبیل و گلزار شد  
 بلبل ارهت در آواز ما  
 گل کند از نامه من یا سمن  
 دوخته از نامه من درود  
 چاره من نغمه آ هنگ است  
 پیشه من یافته مرا این دوکان  
 صیرفی امی دل شود اندیشه کن  
 سیم در اینیک سره ترکان است  
 بادیه نای بدم آ میختم  
 می شود از نخلت و می تا گل آب  
 بنش ماهت پر از شهد و شیر  
 آتش و آب است در اینجا بین  
 مطلع سعدین ازین تاب جوست  
 رود بد و سوخت این کلخ در  
 نکته هر سود در این درج بین

## حکایت

ساقی از آن با دوه حیرت فزا  
 آینه از سپیکر آن جام کن  
 گوش کن از بیل زنگین نغم  
 مهوشی از زمره مه سپیکر آن  
 تا نغمه هر ماه از آن ماه رخ  
 در سر هر کس سودا می آید  
 رخ چو آن سنبل ترا بدوش  
 روکش صفر آمده بیشک <sup>زلف</sup> دهان  
 خاتم هر قابل از اوصاف تر  
 کن سو مهر و مه نور و کنون  
 چهره اولاله دل آرا کلام  
 خواهر وزن مادر و باش <sup>ص</sup> صبود  
 دل همه چون ساخته خون بیزیش  
 چون ره صبرش زده از دهن جمع <sup>ع</sup> ع  
 رخصت از آن منزل و پرانه یافت  
 بدینی روز نیه نان آن <sup>ج</sup> ج بلا  
 غمزه او غمزه شهر آمده  
 شد سبک آخرب صفت گل گران  
 غمزده صفت لکده اگر گشت <sup>ع</sup> ع

مستی دل داده حیرت فزا  
 روشن از آن گوهر انجم کن  
 قصه عیش و طرب آگین نغم  
 در ره او هر که دلمه یک سان  
 یافته هر شاهی از آن شاه رخ  
 هر همه سوداگر سودا می آید  
 چون رگ ابر آمده هر بار پیش  
 خوبی حسنش شده از یک ده آن  
 چشمه حیوان بل از اوصاف تر  
 نور حق آن رو برش ابر که لون  
 زلف بر آن لاله حمرا که لام  
 مسکنی اما در و باش نبود  
 سینه او داشته خون بیزیش  
 جانب شهرش شده از ده جمع <sup>ع</sup> ع  
 کلفت از آن مردل و پرانه یافت  
 شدی آئینه جان آن جلا  
 رونق هر ذره شهر آمده  
 سرخوش در سر صفت گل گران  
 همدم محرم شد و شاگرد گشت

در سر کار آنمه پرداخت او  
 سنگ شد از صیقل او آینه  
 دید بر آن آینه در روی خویش  
 نادرکی از دست خود آن مست خورد  
 آب کز آب جگر آن خسته داد  
 نور شد از پرده نور آشکار  
 خاطر او بسته افکار شد  
 هم شزه تر آمده هم دیده تر  
 تشنه حیرت زده دید آنچه دید  
 ره دور عনা شده دامل بدوست  
 زنگ دل از آینه داری زدود  
 کلفت آینه دل صاف به  
 از رخ او گرشو آینه زار  
 سرکش از طلعت او سرکش  
 چشمه آبی و در آتش نهان  
 دین که در این درسگ استاوت  
 سوختن آموخته آذر پرست  
 صاحب دین مالک دینار شد  
 خاک شوامی پاک که تو زرشوی  
 بهر تو آرایش بلوغ جان  
 زینت حبت پی زینت چنین

ق

جان و دل از وای همه پراخت او  
 رنگ شد از همکل او آینه  
 بر محک او یافته زر روی خویش  
 شیشه دل گشت از آن دست خورد  
 این همه برگ و ثمر آن خسته داد  
 کرد دل آزرده کورا شکار  
 ظاهر او خسته افکار شد  
 شد دل آن غمزه غمیده تر  
 دشته حیرت زده دید آنچه دید  
 پر تو معنا همه حاصل بدوست  
 کلبه اش آمد تهی آرمی دود  
 شربت نوشینه دل صاف به  
 بیدل و معطر روی آینه زار  
 سرکش از طاعت او سرکش  
 بان سو سر چشمه در آتش نهان  
 خوار در این خانقاه استاوت  
 ساخته هر سوخته را زر پرست  
 طالب کین مالک دینار شد  
 پاک شوامی خاک که تو زرشوی  
 تو پس افزایش داغ جان  
 زینت حبت پی زینت چنین

<p>بنگری از جز من و جز ما صفا  دعوتِ فرع ما کدر را بشنوی  نخستم توجرت کثرت اعداد نیست  تفرقه جمعیت اعداد دان  طبع تو در این دوشه شش در شد  پرده وحدت بود اینجا دوی</p>	<p>از من و ما تن زن و خدا صفا  نغمه از نامش تر بشنوی  جامع جمعیت اعداد نیست  داشته جمعیت اعداد دان  بهر تو مرا این دوشه شش در شده  گرفته کثرت بود این جا دوی</p>
<h2>حکایت</h2>	
<p>ساقی از آن مستی نخوت میکند  عینک وحدت بود آن جام بین  احوالی احوالی این گونه است  خواجهاش آواز دود پیش خوست  گفت در این قصر آن طاق هست  رو بک آن شیشه در آورم  ابر و اد چون شد با طاق حضرت  آمد و گفت آورم آیا که ام  گفت که مفلک برخ اندر نشکن  بشکن و هم بکن از آن دو یک  چون سخن از سنگ بر آن گوش خورد  درنگ و تا ز آمده سنگه بکن  آمد و آن شیشه بر می شکست</p>	<p>رونق تر دست کثرت نشکن  دید و راز وی شود انجام بین  بر رخس از خال می این گوی است  بنده فرمان بر سر پیش خاست  نشیشه صهبا و مر آن طاق هست  تا که از آن بس در آورم  دید و می یافته آن طاق حضرت  دانه تو میخوای از او یا که دم  روی کی امی بیدل مضطر نشکن  قرعه سنگی زن از آن برد و یک  وز لب بشکر نشکن آن نوش خورد  گفت بلب آورده درنگی بکن  بت نشکن او گشته درین کی شکست</p>



بعد از آن دیدن زان دو یک  
 تازه از آن گلکده سنبش شد  
 بهره تو گر خودی و گردونی است  
 خود شکن آن بت شکن آمدت  
 همتی اسی آرش خیر شکن  
 در شکن این شیشه و شکن نهار  
 رخنه در این باره تن در فکن  
 کز در اخلاص هر آن کوشکست  
 بر در او جسم تو در رده هست  
 خیز و در این پرده هسته بدر  
 طفلی و استاد تو گردان فلک  
 حاقلی از صورت گردون مترس  
 سر بر آن پرده باز گیر است

یافت از آن نفع نه جان بوی که  
 چید از آن گل که ذوب سنبش شد  
 دور تر امی راه رواز هر و است  
 راج از آن سکه زن آمد دست  
 باره ات از بارش خومی بر شکن  
 تا دما و جیب تو روشن نهار  
 طنطنه چون نعره تن در فکن  
 منزل او خاص در آن کوشکست  
 ذات می از اسم تو در رده هست  
 تا شومی از پرده هسته بدر  
 کیت کند او صورت طفلان فلک  
 کو همه ترس آمده همچون مترس  
 عقل بر آن پرده بازی گیر است

## حکایت

ساقی از اندیشه آن شیشه باز  
 شیشه افلاک در آور بچرخ  
 فرقه از مردم بازی گران  
 شعبه در کیسه و پارگیس مان  
 بر در شیشه مشغله آرا شده  
 طرفه آن شعبه آرا سپرد

بند کن از شیشه اندیشه باز  
 ریشه ادراک بر آور بچرخ  
 قیمت شان مردم بازی گران  
 آمده بارسیه و بارسیس مان  
 روشن از آن مشغله آرا شده  
 کودک وزن هر همه نشه راسپرد

گفت که جمع آمده سر در هوا  
 منگه دم از داورد دیوان زغم  
 آیم از این رزمگه ارزنده ام  
 میکند از پورش شان کشته ام  
 صبر بر این کشته و کشتار شاه  
 خاک هم آب آفر از آن تو باد  
 شفته انداخته پس در هوا  
 داد سر از لطمه زد بکیشش  
 باز شد این رشته گران باز شد  
 یافته زان رشته کش آن رشته تاب  
 جاده ره بدی آن عمر نزار  
 چون ره آن مرحله بایت و  
 پس زره آن مرد در اندام کرد  
 خواسته هم تیغ و هم از شه سپر  
 در صف جنگ آمده با صد غرض  
 از لم خون گشت پس از دیرگاه  
 حمله اش آویزش نمودند  
 خورد در آن معرکه بس سخت سخت  
 رنجیده آن بای که آن دست گاه  
 خسته غم تفته هم همسرش  
 از دامن آورد یک انبار خاز  
 جمع و منته یعنی آثار خاز ۱۲

ق

شکر دیو از ره شرور هوا  
 میکنند بر لشکر دیوان زغم  
 بنده و از لطف شه ارزنده ام  
 میکند از پورش شان کشته ام  
 رحم بر این کشته و کشتار شاه  
 این صدف این گوهر از آن تو باد  
 شد ز کف آن فاخته بس در هوا  
 داشته در قبضه خود بکیشش  
 نسه چرخش مگر آنباز شد  
 جاده خود ساختش آن رشته تاب  
 رشته باشد پی آن مرغ زار  
 زان شد همسلسله با استوا  
 جای خود آن مرغ در آن دام کرد  
 بر خط آن رشته شد اوره سپر  
 ناوک شان را شده تا خود غرض  
 آن درودر که همه نخبیر گاه  
 بارش دم ریشش نم رود شد  
 رختیش اعضا همه بس سخت سخت  
 یافته آن با یک آن دست گاه  
 شد دلش آشفته غم هم سرش  
 گل شده در حسرت آن بار خوار

چون دل و جان سوخته هند زن  
 داله آن آذر و پروانه شد  
 بر تو علوی کده بالایش تافت  
 آتش او کان زده بود استعال  
 داشته با در ره در در هوا  
 منتظر آن سلسله مویان شدند  
 فتنه از آن راع بر آورد و دو  
 سوزد از آن غصه چه مندل چه چود  
 گفتت آن کز غم و هم چون گذشت  
 آمده با صد شد و در رشته باز  
 کرد ره اندر صف در بار شاه  
 کامی نمی از بحر تو با همچون محیط  
 خنجر کین آخته خون رستم  
 صرصر من چون شده ناورد کرد  
 زاده جان باز ده انبازوه  
 پرده شه از راز بر انداخت  
 زان زن آتش زن آتش زدن  
 هر همه گریان شده با پایت  
 گفت هی این با غلط آن با غلط  
 می شود از ردی تو هر آشکار  
 زهره هم اینجا و هم این جامه هست

آتشی افروخته هند زن او  
 شد همه خاکستر و پروانه شد  
 گو همه آتش شده بالایش تافت  
 گوش زد از شو شده زودش تعال  
 زن شده در آتش و شود هوا  
 هر همه چون سلسله مویان شدند  
 دوحه آن باغ بر آورد و دو  
 نالد از آن قصه چه مندل چه چود  
 گوش کن اینم دونه م چون گذشت  
 بر خط آن رشته که خود رشته باز  
 رنجینه در رکعت نور بار شاه  
 فیض تو بر دجله و همچون محیط  
 بر سرشان تاخته چون رستم  
 آتشم از آب بر آورد کرد  
 داده مان بازده آن بازده  
 باز و شهباز زیر انداخت  
 زان در گلخن زن و خوش زدن  
 هر همه تالان شده باهای  
 خود غلط اینها غلط آنها غلط  
 کرده دو گیسوی تو مرا آشکار  
 شاه جم از پیش جم این جامه هست

همسر من گر بود آن پیش شاه  
 بود که از آهیم کچه گل میکند  
 آه من از خانه اش آرد بدو  
 پس لبم او نعره و فریاد کرد  
 ناگهی آن گم شده پیدا شده  
 بر در شهر از تبه جان بوسه زد  
 هر مویی اندازه حرفت گرفت  
 کرد پس آباد شه از جودشان  
 نیک در این طرفه ترافان رش  
 نقش نو آراسته دستان نگار  
 آمده این واقعه بر ناس پند  
 هند از این پند از این بند باو  
 صورتش آینه اشکال در هر  
 فاتح این فتوح محکم حرم  
 هست گر این غمگده زیبا طلسم  
 پرده در افتاده مرا این پرده باز  
 هر خط نرضی که تو جوئی ز چرخ  
 بر سر هر رشته در دو اینچ  
 هست مر آن رشته بیجان کند  
 آمده هر رشته پیمانش مار  
 دهنه و بازی سبوح کاین سان دهد

میکشد این سوخته جان پیش آه  
 گل کند آنم که چه گل میکند  
 آه من از کشمکش آرد بدر  
 وز زین با فرقه و سر یاد کرد  
 وز رخ او گلگده بیداشده  
 غنچه اش ار گل شده زان بوند  
 هر مویی از کثرت حیرت گرفت  
 زان همه داد و پیش افزودشان  
 میوه ما آمده مر خانه رس  
 یافته ناخواست دست آن نگار  
 شد دل هر کس بر ناس پند  
 خرم و خرسند از این بند باد  
 یاد ز روئینه اشکال دهر  
 کم خرد آن کاین سخن او کم خرد  
 رو مکن امی غمزه زمی ماطل سم  
 پرده خلق و در کین کرده باز  
 رشته آو بخینه گوی ز چرخ  
 خود بودار رشته در دو اینچ  
 رسته از او مردم دوران کند  
 دشمن جان ست تبه جان شمار  
 لشکر انجم بی کین سان دهد

گرده گردان درد این شش زه شیر  
اولت از جذب مہری کشد  
بشمی ار حاصل این ملک مال

خون تو آن شمر این ہرزہ شیر  
عاقبت از حربہ قہری کشد  
گم کنی ای مائل این ملک مال

### در مذمت نیامی بدہا و در جمع تبوحید اتحاد

ملکت آن صیت جز این کید کشت  
حاصل این مزرعہ در دامات  
حسرت و غم کشتہ این کشت زار  
سرکشی از جانب او گر کسے  
نیست جز آب بارچہ در این کباب  
حرص بر او گر سنہ چون آردت  
آردش آ میخندہ دان با بسوس  
سفرہ پر نعمت پر ویز نیست  
نیست جز این یک برہ بران می  
ترہ و بزغالہ اش اندر چہرا  
سنبلہ آ بستن جوز آبین  
حاصل این مزرعہ کان گا و خورد  
کودکی و دندہ و دندان شیر  
انعی خونخوار تو خرچک دست  
کرده زہ از بہر تو محکم کمان  
مائل دلومی و مرا این کونہی است

سلطنت آن نیست جز این کید کشت  
مائل این مہر کہ در دامات  
با غم و ہم کشتہ این کشت زار  
می نوی ار طالب او گر کسے  
خون دہد او خواہد را این آس آب  
می دہد آ غشتہ خون آردت  
یا ہم آ د بختہ دان باس بوس  
بل ہمہ تن صورت پر ویز نیست  
نیست جز این یک ترہ دران می  
قحط در این دشت و در آخر چرا  
یک جو یک خرمن جوز آبین  
دستہ بار نیہ تمان گا و خورد  
بہر تو شد پستہ و پستان شیر  
دشمنہ آزار تو در چنگ دست  
خون خورد از پیکر تو کم کم آن  
دل منہ امی تشنہ بر این کوتہی است

فی وهداد آگهی از ماهیت  
 پله میزان بودار قلب سنج  
 توشه از آن وی میزان <sup>مست</sup>  
 با دمه از او خواهی و در سر خار  
 مسکن انجم شده هر هفت چرخ  
 این شب روز افی ابلق بدان  
 حمله پستم کشد آن از <sup>دیده</sup> با  
 آه از این هفته در این هفت خوان  
 هفته و صد هفته از اینگونه رفت  
 چشم رود از چشم تو هم کی رود  
 خلقی از این منزل این کوچ رفت  
 باقی و هم مستقل الذات اوست  
 جنبش دوری همه اسار است  
 هست بر این باره <sup>براد آسان</sup> فیروزه ماه  
 عقده امروزه دمی داشت  
 کیستی و چیت مر این چیت آن  
 زاده خاک اینه خاکی نژاد  
 در بر هر مرغ دو صد مرغ زار  
 زیر دل آزار به از صد هزار  
 اینه یک شعبه از کار اوست  
 آب یک بست از او صد حباب

فی بتو فلسی گهی از ماهیت  
 دشمن جان خود و هر قلب سنج  
 خوشه از آن وی <sup>مست</sup> میزان  
 الحذر امی چشم تو بر سر خار  
 دشمن مردم شده هر هفت چرخ  
 بسته دل از سادگی احمق بدان  
 این اگر از دم کشد آن از دما  
 و آنچه از آن رفته بر این هفت خان  
 دوره آن رفته از این کوز رفت  
 لیک وی از دیده هم کی رود <sup>براد دنیا</sup>  
 لیک از این مفضل این کوچ رفت  
 ساقی و هم را وقت لذات اوست  
 گردش <sup>شاپ</sup> توری همه آثار است  
 صاحب گواره سی رود <sup>نهم</sup> ماه  
 عقل از این مرحله دیوانه شد  
 چیت هم از کیت مر این چیت آن  
 بوجه پاک اینه خاکینه زاد  
 در بر هر مرغ دو صد مرغ زار  
 زار می هزار به از صد هزار  
 اینه یک <sup>مست</sup> حبه از کار اوست  
 لجه <sup>مست</sup> بست از او صد حباب

حبه حب ازل اجاب است

کار حق الحق شده زین باب است

## حکایت

ساقی از افشوده تاک آبی آر  
پس سو هر عامی و هر خاص بر  
مردمی از اصحاب هم ارباب صبیق  
در کف او کز کرم آن گور بود  
در بر آن یار که بودش روان  
اولاً او شکر بر آن هدیه کرد  
او هم از نیسان ره اعطان نمود  
همچنین آن تحفه ارشاد بار  
تا بر صاحب دل اولی رسید  
حبه حب ازل این بار داد  
خوش نم آن غوره اخلاص شد  
هر که شد او پیرد این مخلصان  
باعث به بود تو بخشش وجود

کامده در پرده خاک آبیار  
تا برد از دوحه احلاص بر  
صا و تم از دمی ز نم ارباب صبیق  
خوشه خرما و هم انگور بود  
هدیه او داشته زودش روان  
پس سو یار دیگر آن هدیه کرد  
جانب یار دیگر اهدا نمود  
هدیه یاران شده هفتاد بار  
در حدس منزل اولی رسید  
نعمت نعم الببل این بار داد  
خوش اثر آن سوره اخلاص شد  
آمده از پر تو دین مخلص آن  
یا فته از جود تو ارزش وجود

## خاتمه

ساقی از آن ساغر دور سپین  
بر همه کس پیش کن این جام را  
بگذر از این هر همه تن عزیز

مستم و سرمستی غور پس این  
نجیر از خویش کن این جام را  
نشمری این ز فرمه طنز اعزیز

راه بر این معدن سربسته به  
 نظم خوش آن کیره گنج روانست  
 جنس تو کاسد شده بی قدر دلن  
 طالب جوهر خرمی اینجا که هست  
 خامه تو خاتم <sup>دستان</sup> شده  
 از کف تو کاین گل معنا سگفت  
 رامی تو ناگه پیدایش نمود  
 دست تو زین نخند <sup>ترجید</sup> به  
 شاد از انشا و تو شد شاخ شاخ  
 یافتی از محنت درنج این ترنج  
 هر رومی از قافیه دار و خلاق  
 مختلف اعراب گر آمد رومی  
 بنگر دار با صره زیر دوز <sup>ب</sup>  
 هر سو این دایره گردیدست  
 از در این باغ در آسب خواه  
 در سر تو گر <sup>رازدنوی</sup> سیر <sup>گلچینی</sup> است  
 از در این مسیکه جامی طلب  
 لاله و نسرين بر اندر کیشار  
 تشنه لب آئی دم آبی کیش  
 از پی این خرمی افزا هست  
 نفوس مشکین دهد این گل زمین

دوری از این مخزن سربسته به  
 نور بود آن ناسره <sup>نچ</sup> رداست  
 وز کف حاسد شده بی قدر دان  
 طالب جوهر خرمی اینجا که هست  
 خامه <sup>نی</sup> خاتم دست آن شده  
 افکرت رنگین گل رعناش گفت  
 نامش از آن ره پیدایش نمود  
 طبع تو زان حسرم و بالیده به  
 سینه حناب و تو شد شاخ شاخ  
 نچ تو شد دولت و گنج <sup>پنجه</sup> اینست <sup>نچ</sup>  
 معجزه باشد که بر آرد خلاق  
 نشمری از تفرقه آن خود رومی  
 نیست در این دایره زیر دوز <sup>ب</sup>  
 دیدنی اسی با صره گردیدست  
 چاره هر نچ و هر آسب خواه  
 نشکنی این ساغر بل صینی است  
 بر سر این مائده جامی طلب  
 چشمه فیضی نگر از هر کسار  
 خاطرت از ورطه تابی کیش  
 روضه خلد آدم و حوا <sup>هست</sup>  
 هست پراز نازد چین کل زمین



خاک پراز سوزی و در سورا باد  
یارب از او دیده بد دور باد

## شوقی تزیه امین

بنامی بنامی پست و بالا  
ز دهر سکون بقعه خاک  
وین شقه پراز شقائق او  
کز مهرنگسده مهره در جام  
شد عقده کثابناخن روز  
روشن کن روز روزه داران  
مصباح زجا چه تاب مشکوٰۃ  
گلگونۀ رومی لاله رویان  
هم گردن علویان از و خم  
انگسده بنامی کبر از افلاک  
شش سوگردان هفت مژگان  
یاران بخواب رفته یار  
آوازه کوس پرخوشان  
دیوار بر آرمال اطفال  
دندان ده نیز مزد دندان

مایم و شنائے او تقالے  
گردنده چو هیر ساخت افلاک  
آن حقه پراز حقائق او  
شد شهره شهر یاریش عام  
از کار جهان ظلمت اندوز  
گلخن کن جون جیفه خواران  
مرآت نظر فروز ذرات  
مرغوله موسی مشک مویان  
هم خاک ذیل از و مکرم  
بر عرش نهاده پایۀ خاک  
هر هفت نسامی هفت گردان  
بر بستر خار و بن عسار  
آویزه گوش حق نبوشان  
کشتی شکنی به سُخره در حال  
قوت ده جان و قوت انسان

در جام تو آفتاب از لعل  
 کور و بینا و ماه و خورشید  
 چشم است چراغ هر کس را  
 هر ذره مهر او سحر خیز  
 عالم که پراز بدائع اوست  
 فریاد تراش تیش را و  
 شکرش شکر فرشتگان است  
 و صفش نه مجال گفتگو است  
 اندر قدش قدم بلد نیست  
 پیش از همه است بود بیشک  
 دارد حرمش بلند اساسی  
 انداخته دست بر دشیطان  
 آتش شده غول ره مغن را  
 هند و زده باده بر لب گنگ  
 بت گردل سنگ می خراشد  
 اسی خاک برین فراست هنگ  
 مومن سو کعبه را نده محمل  
 بر کس ز هوس کنش است  
 وین کیش کنش بجز هوس نیست  
 صد سال زمانه گر سر آید  
 اندیش بر راه او بود لنگ

در کام تو شه نایب از لعل  
 زود داشته جمله چشم اسید  
 باغ است و بهار هر نفس را  
 هر صعوه بیاد او شب آید  
 پیکر کده صناع اوست  
 مجنون آهوی بیشتر او  
 ز خمش نمک برشتگان است  
 او هست بدان صفت که اوست  
 ملکیت وسیع و هیچ حدیت  
 بیحیت شمار اول از یک  
 کاخ از سد صد شناسی  
 در ششدر همه سخوانان  
 در داده تمام خانسان را  
 غافل که زد دست شیشه رنگ  
 از دست خود او خدا تراشد  
 آتش است او که خواهد از سنگ  
 اما ز خدای خانه غافل  
 هر یک بخمال خویش خوش است  
 سر رشته است هیچکس نیست  
 حارث از صدیکه بر آید  
 میدان وسیع بر خرد تنگ

گر مردی قدم ز سر کن  
کاین بس انگشت ره نمانی

بر خیز عزیز و راه سر کن  
بسم الله کن بره گرائی

### پیش آمدن اولین مرحله در صفت بسمله

از بسمله یافت بال پر واز  
یا کنگر عرش اعظم است این  
اینک من و خصم گوئی و میدان  
صد گنج کثاد اگر کشیدم  
انگشت اشاره سوی قرآن  
بناوده کلید بر در گنج  
پس از ره معنی اندون آبی  
کز تو دگران بر ند در بار  
بیرون آید گسر بدامان  
مشقی بیرون در فشانند  
شود در ره معلمان گهریخ

هر مرغ بیان که کرد پر باز  
بام حرم مکرم است این  
از بسمله کرده ام جوچوگان  
هم تیغ من است دهم کلیدم  
هست از ید قدرتش نمایان  
نازم بطامی او که بیرنج  
بر درار کلید و گنج بکشامی  
ان مایه از ان حسنزانه بردار  
هر کس که ز بارگاه سلطان  
چون شکر عطا شگون بداند  
تو نیز که یافتی چنین گنج

### گهر پشی خامه ووزبان در صفت قرآن

هر گنج هزار عفت گوهر  
آویزه گوش اصفا هست  
یک باغ و هزار عند لیش  
یک مائده و هزار مسان

سی گنج بیک حسنزانه اندر  
هر گوهر آن پر از صفا هست  
یک خطبه دعای خطیبش  
یک روضه درود و صگلستان

خوش رنگ بلبوه هر گل او  
 مکتی مدنی بگفت گویشش  
 ابریت شرر فشان گهر بار  
 نقد هر کس که قابل دوست  
 زد مملکت زمانه حاصل  
 هر هفت بحسن خورش هفت  
 آزا که بود بسینه اندر  
 بر رحل چو داعی بنبر  
 گویا و خموش پر زوش است  
 قرآن مجید و رحل پر نور  
 سند خوش و جاگزین او خوش  
 پیدا است ز اهل عرش تافرش  
 معراج بود با وج طاقش  
 اعران بهشت مفلحون است  
 در سایه اش از گناه بگریز  
 دشمن بتصرفش زبون است  
 این گنج روان چو تیلیت

خوش ز مزمه هفت بلبل او  
 هندی عجمی با رز ویش  
 آن از پے خصم و این پے یار  
 این یوسف دلومی دل دوست  
 هفت استلیم اند هفت منزل  
 فی، همچو عروس زیر زلفیت  
 بحریت بیک سفینا اندر  
 آورده سخن ز خلد و کوثر  
 نور بصر و بهار گوش است  
 گو یا که کلیم هست بر طور  
 خاتم خوش و هم نکلین او خوش  
 کار رحمن استومی علی العرش  
 وزیر حل اولی حنجه بر اقس  
 انعام انفال و مومنون است  
 کاین پس پے توبه دست آویز  
 کاندکنت لجانظون است  
 بلسلام سز و خطاب است

### خطاب به اسم شه و رجب بان بارگاه

ومی جسر عبور هفت عمان  
 اول ز تو گشته چاشنی گیر

ای موج نخت بحر عرفان  
 بر سفره اگر گدا او گریه

بس غنچه که گردد از تو خندان  
 از باد تو آتش آب گردد  
 آبی که ز باد تو شود سرد  
 هر کس که کند سخن سرائی  
 بس نام خدا <sup>منظومی</sup> تو  
 شد مردم حشمت آن یگانه  
 ذات تو که حمله گاه ذات  
 سه را که حجاب از کتان است  
 بیلی که نهفته در عسماوی  
 گو هست بیام عرش جایش  
 بر اهل نظر حجاب هیچ است  
 تا دیده چه دید الله الله  
 تا نام که رفت بر ز بانم  
 دل یافته بومی آشنارا  
 صد شکر که باد شرطه آمد  
 جو دلیست وجود عشق نوح است  
 ز ورق دل و شمش چو بادش  
 تسلیم و رضا بود دو ساحل  
 وحدت که محیط بیکر است  
 طوفان کرشمه داد است  
 هر چیز بخویش می فریبد

مکتب ز تو می شود گلستان  
 ز اهل همه تب و تاب گردد  
 شاید که شود ددای هر درد  
 درج دهنش تو می کشائی  
 باشد که اسم اعظمی تو  
 کیش چشم بره بود زمانه  
 آرایش حمله از صفات است  
 گوئی که نهان و هم عیان است  
 مجنون نگردد ز پرده عساری  
 طالب نگردد بدل ضیایش  
 چون باو شمانقاب هیچ است  
 یا دل چه شنید الله الله  
 کان رفت فرو بغز جانم  
 آدینچه دامن صبا را  
 کشتی با مان زور طه آمد  
 گرداب زیبیح و تاب روح است  
 دریا خوش و نیز رهروانش  
 شد غرقه هر آنکه گشت غافل  
 یک موجه از و نه آسمان است  
 عالم نم عین دلر با هست  
 آخردل هست چون شکسید

این جدول و جو که بر سبیط اند  
 آن غمزه که کرد گل در آغاز  
 بلبل شد و گل و مید از خاک  
 هر غنچه در او دو صد گلستان  
 زه کرده کمان کمان کمانی  
 تا یار کرا بحسانه آید  
 یک ساقی و صد هزار ساغر  
 یک جلوه کجا کجا بسیم  
 ذاتیست که گریبند گریست  
 آن زیرک مرغ بلخ رضوان  
 از دست خلیل بت نکستن  
 فرعون و غرور پادشاهی  
 وز دست طفل خانه پرورد  
 ناگاه بخواب رخ نمودن  
 آن جلوه و آن نظاره کردن  
 رفتن در پامی ناقه از دست  
 با سنگ ستیزه ساز کردن  
 ایام بهار و جوشش لاله  
 رازی در گوش درویدن  
 لعل و در و کیسه لسیان  
 دریا دستان و العطش گومی

گر جمع شوند خود محیط اند  
 از زگس مست شوخ طنناز  
 مست آمد و خوشه سرزد از تاک  
 هر قطره در او هزار طوفان  
 آراسته هر یکین مکانه  
 یا تیر که بر نشانه آید  
 یک ناظر و صد هزار منظر  
 یک دیده کرا کرا بسیم  
 از خویش بخویش جلوه گریست  
 وان دانه و دام مکر شیطان  
 برگردن بت بجایه بستن  
 در شاهی دعوی خدائی  
 غرقاب شدن بر آمدن کرد  
 وز دیده زد دست دل ز بودن  
 وان دست و ترنج پایه کردن  
 گشتن از چشم اهو ان مست  
 راه سود دست باز کردن  
 بلبل بے صبر و منع ناله  
 پیش از گفتن زبان بریدن  
 اشک غم و کاسه میتمیان  
 صحرا گردان و آب در جوئی

<p>این جمله و هر چه از صفات مخروش عزیز ازین سخن این درد گوی به نا صبوران افسانه عشق و خاطر خوش نی نی زکے چرا هر اسم با بانگ بلبند راز گویم دیرست که گردم اندرین دیر با خاطر خوش درین چنہا باغ ست شراب چون نوشیم گل بیند کس چرا بچیند از گل بگذر که چینی هست برقی که نظر فروز موسی است خاکے تو و خاک خود حجاب است عالم همه عین عالم آراست هر شی که بکائنات بسینی</p>	<p>حرفے ز کرشمہ ہی ذات است خامش که خوش است تن ز دہنا آئینہ مدہ بدست کوران ہمدار کہ هست موم و آتش گویم ز خدا خدا شناسم می گویم فاش باز گویم اما اثرے نیایم از غیر با خوش نشسته ایم تنہا نوشیم و در گر چرا انجوشیم چشمے دارد چرا نہ بیند می بینم آنچه دیدنی هست امروز چراغ خانہ ماست ورنہ شب فردز آفتاب است گرداب و حباب موج دریاست آئینہ حسن ذات بسینی</p>
---	---

### سرمہ پیش و آئینہ آفرینش

<p>آن تشنہ موج جلوہ خوش از جوش ہوائے خود پرستی بر خاست کفی و آسمان شد افروخت چو شمعہا با فلاک</p>	<p>میخواست نهادن آئینہ پیش آبے آمد بجوے ہستی نشست کفی و خاک از ان شد میوخت ز رشک آن دل خاک</p>
---	--

طوفان ز تنور گرم برخواست  
 دین طرفه که شد ز جوش طوفان  
 چون جمله زمین گرفت جوش  
 اکنون بزین فلک بود شک

آب بحر و بهار برخواست  
 آباد همه زمین ویران  
 از عرش برین گذشت جوش  
 وز رشک بانش بود اشک

### تکمیل این احوال و تفصیل این اجمال

سنگین جگری خاک ز چنگ  
 بر بود چنان دل از کف خاک  
 درد هر که مباد بیدل  
 زمین ست که در جهان پر پیچ  
 مژگان کس که تیز چنگ است  
 القصه ز دست صنع و ایجاد  
 ابلیس ز راه دور بینی  
 هر چند بهر طرف همی کافت  
 ز در شکش باستان دست  
 پس روح دران وجود آمد  
 گل کرد بهار جان ز باغش  
 و اگر نسیم غنچه راز  
 چون شکر شکر فروش آمد  
 مسعود یگان گشت مسجود  
 شد علم نهان همه بر عرض

کز سنگ دلی نیامدش ننگ  
 کش سینه ز آه و ناله شد چاک  
 در هست بخاک باد و اصل  
 دل را از کف دهند بر پیچ  
 در بردن دل چه بید رنگ است  
 شد از دل خاک کعبه نبیاد  
 آمد ما بین اوز بینی  
 در کعبه خاص رهنمی یافت  
 دانست بسنگ شیشه بشکست  
 خود خانه خدا فرود آمد  
 گلبانگ ز عطسه زد و دماغش  
 شد گل شکرش <sup>چھنگ</sup> بشکر و مساز  
 بحر رحمت بجوش آمد  
 مردود زمانه گشت مردود  
 یعنی نهد اخلیفه الارض



چون کرد ز خوشه نوشته خویش  
 بشکست بچو شمر عهد بسته  
 افتاد برون ازان گلستان  
 از مشرم گناه شد تنش آب  
 آخر که خلاص ازان بلا یافت  
 زان روی حق آبرویش افزود

زان کوشک شد ز گوشه خویش  
 رنگدخ خویش تن شکسته  
 چون شاخ خزان رسید عریان  
 میداد چکیدنش به سیلاب  
 از دولت نام مصطفی یافت  
 کان گوهر پاک راضی بود

### پرده کشائی ظهور سمری جلوه افروز نور محمدی

آن پرده نشین محبله راز  
 شمس پی انجمن همی خواست  
 در در عشق با ختن داشت  
 بگزید مهر پاره نور  
 در سجده زیر عرش ماند او  
 هر جامی که او نسازمی کرد  
 از پر تو آن سهیل عطش  
 آن روز او را خلیفه کردند  
 یونس را اندران سه ظلمت  
 هم نار خلیل گلشن از وی  
 منت ز حفاظتش سراسر  
 در پشت پدر بامت او  
 بر نیت فدیة قرعه افتاد

میخواست که پرده را کند باز  
 پر دانه او شدن همی خواست  
 از خویش چو خویش ساختن داشت  
 پس کرد به بندگیش مامور  
 بر کرسی نقش خود نشان داد  
 آن جامی بچویش نازمی کرد  
 شد رنگ پذیرا دیم آدم  
 کان گوهر بے بها سپردند  
 شد شمع فروز از هدایت  
 هم چشم کلیم روشن از وی  
 برگردن ابن ابن آذر  
 بس هست دلیل هست او  
 انگه که بصد رسید اعداد

در ملک وجود تا سرافراشت  
 روشتت و موسی شان کرده  
 امین زگزند کار و نانش  
 ایزد بجفا نطش به پروخت  
 از هر خدا از عهد همداد  
 عالم که بیارسانی افزخت  
 شد خامه چو رانده کف پاک  
 جبریل امین بدرس پروخت  
 حق داده زگر مجوشی اورا  
 سیراب عطای کوش آمد  
 فتح که ز چالش او  
 در احمد سیم در میان نیست  
 چون دید محمدش شد از هوش  
 الحق مشهود و شاهد است او

سر در سر سجده خدا داشت  
 در کتم ازل نحت سانه کرده  
 ابر کرم ابره لفافش  
 از هفت ستاره میکش ساخت  
 شد همدی هفت همد همداد  
 دفتر کده های پاری سوخت  
 زان هست هنوز سینه اش خاک  
 پنج آیه اقراء ابجدش هست  
 تشریف گلیم پوشی اورا  
 ممتاز خطاب و انحر آمد  
 کعبه شده چار باش او  
 این راز بدیده و رنهان نیست  
 گرفت احد سرش در آغوش  
 احمد محمود و حادث است او

### خطاب جناب حدیث جمیع بحضرت نبوت

اسی لوح تراش تخمه خاک  
 بر ابجد خوان این دلبان  
 این روضه که با همه صفا هست  
 گردون که بیاض و ورق انیت  
 این نسخه هفت باب در اصل

هفت آیه نگار لوح افلاک  
 روشن شده راز این شبستان  
 تاریخ ظهور مصطفی هست  
 شکر کتاب از شفق یافت  
 ترتیب شد از دوازده فصل

هر باب ازین درق کتابیت  
 کثاف سواد این شبستان  
 حلال دقائوق و نکات او  
 از فر فرغ کاشف کان  
 صاحب سیری ز بس ابدت  
 کیوان که زد و دوده راز و  
 زان دوده که تیر از رطل یافت  
 بهرام که جنگ نامه خوان شد  
 اندوخته مشتری سعادت  
 نسر طائر همی کند سیر  
 یک مکتب و صد هزار کودک  
 ترسان همه از نگاه تیز اند  
 لرزند بخولش یک یک شان  
 این جمله اگر چه بس سنگین است  
 کن گفتمی و گشت کان بدیدار  
 امی نقش نگار نامه کن  
 دل را بهوس مخواه غمناک  
 هر گام این طالع یاهم  
 عالم از بیچ و تاب هر دم  
 از بسکه زمانه رخنه کرد است  
 رجمی که زد دست درد غم پنهان است

هر فصل ازین کتاب با بیت  
 شد علم آموز این دبستان  
 و صفات صفات کائنات او  
 آئینه شرح هر گلستان  
 از یافته خلعت خلافت  
 بگرفت از ان سواد دها سود  
 هم نامه و خامه در بخل یافت  
 ناهید بشوق چاه خوان شد  
 از سخن کیمیا سعادت  
 در سخن نظم منطق الطیر  
 در کار بزرگ لیک کوچک  
 ز استاد همیشه میگردد  
 ترند که میکنند فلک شان  
 یک سطر سواد آن حرفت  
 بس گوهر از ان پدیدار  
 پاک از دل من سواد شک کن  
 این لوح ز حرف سهو کن پاک  
 چون خامه در فلک سجده  
 چون خط شکسته هست در هم  
 دل نیست کتاب کرم خود است  
 آخر دل هست این نه سنگ است

مشکن که بیاد تست محفوظ

پند شکسته لوح محفوظ

## طے مراحل دروادی دل

دل کعبه فیض مطلق آمد  
 و می زرع فضا می وادی او  
 بنده و احرام اگر گدایش  
 انگه که رود ز خود مراقب  
 ناقه زانومی و سر عمار می  
 لا توشه قطع راه باشد  
 دارد بشمار جاده جاده  
 هم چاره و هم ره می که اور است  
 پنهان پنجان که گویش بیج  
 نی راست نرج نه پست و بالا  
 نزدیک و بعید و سهل و مشکل  
 از چوبک ضرب هوانش  
 وز زربلی نوامی پنهان  
 احرام گذشتن است از خویش  
 بستردن موز سرگذشتن  
 رفع و سواس رمی شیطان  
 سعی است دو کون در نوشتن  
 حاصل چو شود طواف خانه

حق است که منظر حق آمد  
 عشق است عصای وادی او  
 خرق عادت بود در دایش  
 گو پاکه شود بخویش را کب  
 نرگان پرده است بر عمار می  
 اثبات فرودگاه باشد  
 چون دست کرم همه شاده  
 با صدق و صفاست نقش اور است  
 پیدانه چنانکه نیست پر پیج  
 نی بیم سرونه ترس کالا  
 یک گام نی و هزار منزل  
 در شورش کوس کاروانش  
 باشد جرسش همیشه نالان  
 میقات فگندست سر پیش  
 فدیہ است فدا بشوق گشتن  
 صبح عید است نور عرفان  
 طوف است بگرد خویش گشتن  
 از شکر و ثنا بود ددگان

صد شکر که باز سویت آیم

لیک زنان بگویت آیم

## احرام حریم خالق کائنات بریل مناجات

ای کعبه جاودان وضالت  
 ای قبله نما می کج نگاهان  
 من در گذر و ترا مقام است  
 بگذر که بطاعتیم تا صر  
 از من که صغیف و ناتوان تر  
 زین بیش مخواه سینه رشیم  
 جان هست زیر بارم از غم  
 غم آه مرا ز کار برد است  
 در گریه نمک در آه اثر نیست  
 غم مونس من مدام بادا  
 زخم کهن مرار فوساز  
 زاهد بنما ز طالب حور  
 اینها همه هست سرسبز بیج  
 از شوق سو تو هرب آیم  
 در بسته بر آشنا نشاید  
 هستیم چو سایه پرور تو  
 نقش در تست بر جسمیم  
 از خاک در تو تلج من بس

وی قبله راستان جمالت  
 وی زنگ زدای روسیاهان  
 من در سفر در اقیام است  
 قصر آمده فرض بر مسافر  
 وز تو که رحیم و مهربان تر  
 زین بعد مران ز پیش خویشم  
 دامن ته کوه دارم از غم  
 این تیغ تمام زنگ خورد است  
 از حال منت مگر خبر نیست  
 در نیست غمت حرام بادا  
 یعنی که بدوز دیده آ ز  
 عابد بهو امی خلد مسرور  
 خواه هم ز تو بس ترا در بیج  
 بکشا در جلوه را که ما نیم  
 بیگانه به نیمه شب نیاید  
 ما نیم و گدائی در تو  
 کونین بود ته نگیسیم  
 وز ملک سخن خراج من بس

## سگالش بر احوال خود

دارا ب لقب سکندرستم  
 طغرای نگین هو العزیزم  
 فوق العرش است مسکن من  
 کز عرش بفرش اوفتادم  
 در تحت ترمی که بر فریا  
 ترم که بیگند بدوزخ  
 مانند گیا بیج بر هیچ  
 پیدا است که قلب خوک کونج است  
 آسے ہمہ آردش سبوس است

من آئینہ دار گو ہرستم  
 کلک دوزبان ست تیغ تیزم  
 تحت العرش ست مخزن من  
 پا لغز چہ فتنہ دست دادم  
 تازین سپہم کجا شود جانا  
 چون پایہ زربانست بریخ  
 دنیا کو ہیت راہ پرستیج  
 این کوخ کہن نخس کلوخ است  
 این آس روان کف فسوست

## خطاب نفس خود

دل را بنذا می جان بے فروز  
 وز دیدہ سماط کردہ باز  
 کردار تو بد دروغ گفتار  
 دان بڈلہ بگو کہ راست گویان  
 دان چیز بخور کہ عین بلح است  
 زان رومی کہے خوش است بانے  
 بابانگ بلبند می سراید  
 خوش باش کہ ہست نیست ہستی

ای گرسنہ دونان شب دوز  
 طبابخ ہوا و سفرہ چین آز  
 شرب تو حرام داخل مردار  
 آن کار بکن کہ نیک خویان  
 آن بادہ نبوش کان مساجست  
 شوہدم نے چو میخوری سے  
 نے کزدہم خویش جان فزاید  
 در عشق بکوش دمی پرستی

نے خاتمہ مشق راز باشد  
 نے نغمہ تردد آستین است  
 من کم نیم از نے اتھی منتر  
 اکنون کہ بود بساز سازم

نے شمع رہ نیاز باشد  
 در زمزمہ نے آفرین است  
 آہ از زم ترانہ لغزش  
 آخر چو نیم نے نوازم

### اظہار عشق حقیقی

امی سزودہ شکستہ سازان  
 دہا شکنی بدر دستدی  
 شادیم بحبان نوازی تو  
 سرگرم تو آتشین بیانان  
 موسی جو نحو خوش بیانی  
 از زخمہ عشق خستہ ام کن  
 یا چارہ ز حسم کاری من  
 اندک صبرے باین دل ویش  
 اندازہ طاقت و توان کن  
 کوہ از نظر تو خاک گردد  
 بنامی کیے بہ پارسا رو  
 لطفے کن و جلوہ گرشوازدور  
 گوہدی منت سزا نیست  
 از بہر سخن بہا نہا ہست  
 از بادہ عشق در خارم

ومی پردہ کشامی بستہ رازان  
 کاہنگ شکست دل پسندی  
 نازیم بہ بے نیازی تو  
 در آتش از تو ژند خوانان  
 مرغوب تو شعبہ شبانی  
 و ساز دل شکستہ ام کن  
 یا گوش بنہ بزاری من  
 یا پردہ برہنگن از رخ خویش  
 خود را بنامی و امتحان کن  
 دل را چہ گنہ کہ چاک گردد  
 تا در دمراکتند قیاس او  
 پندار کہ موسی ست بر طور  
 شایان تو پرس جو ہی مانیت  
 گز نیست ز موسی از عصا ہست  
 بگذر کنز ادب گذشت کارم

عمریست که در بهت خرابم  
 زمین گونه که با تو همزبانم  
 پرازمی وصل تست کاسم  
 مستم که تو سیدهی شرابم  
 آن مے که تو خورده بن هم  
 سرست شراب سر دم کن  
 بگذار که خامه ام شب داج <sup>بیان موج</sup>  
 آن شب که سواد روشنی بود  
 همزلف سواد او شب و تدر  
 شب بود سواد دیده حور  
 خورشید سیاه خانه زادش  
 عرش از ره سرخوشی دران سور  
 هم نافه شب بشک سائی  
 کونین شگفته چون چمن بود  
 آسوده طپور در نشیمن  
 هر سوی چو شاهان طنناز  
 هم یا سمن از سپهر در جوش  
 کز درگه خاص خاص درگاه  
 زو حلقه بدر چو زخمه بر چنگ  
 بکشاد زبان که خواب تا چند  
 ز در در گوش حلقه آواز

نگذارم اگر ترا بسیارم  
 پندار که من همان شبانم  
 کز خویش تر انی شناسم  
 سوزم که تو می کنی کبابم  
 وانگه تمام انجمن هم  
 سرشار غم محسوم کن  
 متانه رود براه معراج  
 عالم چو شگفته گلشنی بود  
 هم چشم ستارگان آن بدر  
 بل چشم و چراغ لمعه طور  
 مه هندوک جیش تراوش  
 پوشیده ز فخر برقع نور  
 هم ناف زمین بنا فزائی  
 تاسدره بهار موج زن بود  
 از انده دام ودانه امین  
 مرغی اولی اجخته به پرواز  
 هم خاک برهنه یا سمن پوش  
 بر درگه شه رسید ناگاه  
 با حلقه در شده هم آهنگ  
 امی چشم براه تو حسداوند  
 واگشت در کرشمه ناز



پیغام وصال گوش کرده  
 بر خاست و خویش ایبار است  
 بمعیت چو بدست او وضو یافت  
 آنکه که ز سحبه سر برافراشت  
 را ائیس ز ریاض مهت جنت  
 در آخور نه فلک یگانه  
 در خرقة حبل چو خورتی ابر  
 لعین لب و هم ز مردین مسم  
 کوچک دهنی سوراخ بالی  
 مانند عروس شوندیده  
 در معرض ناز همچو خوبان  
 حق داده ز داغ ران فراغش  
 کودک حرکات و هم چون رسته  
 از شوق برهنه پا دوان تر  
 تا دم زنی از فلک بدر بود  
 خور آمده شان کوش دمش را  
 چون شاه دو کون جابین داشت  
 مه بود سیاه پوشش راهش  
 ناهید ز بیم رنگ در باخت  
 از آهن نعل آن سبک گام  
 زادش زده بوسه در تابش

پیمانہ شوق نوش کرده  
 آراسته شد چنانکه دل خواست  
 سر حشمیه کوثر آ بر ویافت  
 سجاده گذاشت جاده برداشت  
 آورده براق برق سرعت  
 از جل برشس الملق زمانه  
 در برق ابر برق بی صبر  
 مشکین دم و نیز عنبرین دم  
 کوتاه می در از یالی  
 تنگش بکنار در کشیده  
 گیسو بدهن گرفت بر قضان  
 بر دل ز غم حبیب داغش  
 با عهد شباب در تگاپوس  
 وز و هم جریده روروان تر  
 گویا که دعای با اثر بود  
 مه شد فوه نگین سمش را  
 زان چار جهت تیگین داشت  
 دین بنز قباکتان ماهش  
 دق را بدرید و مقنعه ساخت  
 بر بست طرف ز تیغ بهرام  
 شد خاتم مراد و کابش

کیوان بفرود غزوثاننش  
 از جستن پایه پایه او  
 پاکز پے قطع رہ فراداشت  
 ہر سوی ملک کشیدہ صفہا  
 کردند وداع ہر ہانش  
 زان پایه نہاد پا برفرف  
 نشنید بجز شنیدنی او  
 بگذاشت ہمہ زمینہ راہ  
 واما ند چور فرشت ز رفتار  
 طے کردہ برہ حجابہا را  
 چون پامی جہات از میان رفت  
 فی جرات آنکہ پاہند پیش  
 زمین سوز تخرانتشارے  
 زمین روشدہ راہ بہ برہوش  
 زان سوے کشاد اگر نبوے  
 زان جاکششی کہ بی بجان پرد  
 در کعبہ بے بہت رسید او  
 ہم شاہد حسن باہمہ سرناز  
 شنناز و نیاز را یک ہنگ  
 فرقے بیان نہاند باقی  
 در حضرت ساقی محبت

نسوب چو شد بداغ زہش  
 در رہ نفتا دسایہ او  
 در نفی دو کون شکل لا داشت  
 افزوختہ شمشہا بکھنہا  
 او ماندہ و عزم لامکانش  
 شد دست بدست ہمجو مصحف  
 نے دید بغیر دیدنی او  
 خود نیز نہاند تا بدرگاہ  
 افتاد بیائے شوق این کار  
 برداشت زرخ نقا بہارا  
 حیرت زدہ تا کجا توان رفت  
 نے راہ چنانکہ رفتی از خویش  
 زان سوز درنگ اضطرارے  
 زان سوے کشادہ شوق آنخوش  
 این عقدہ بستہ چون کثوفے  
 تا حبلہ گم آستین کشان برد  
 وان ز مزیم معرفت کشید او  
 ہم حبلہ وصل باہمہ ساز  
 امکان وجوب گشت یک رنگ  
 میخوار کہ و کہ بود ساقی  
 می خوردہ بسم دمی امت

نازم بوفتاق و اتحادش  
کارش همه چون بساز آمد  
گردیده بعرضیان عطاریز  
همگشته بانبیا گهر سنج

کورفت و زفت کس زیادش  
زان گونه که رفت باز آمد  
آورده پئے جهانیان نیز  
هم داده باد لیا می دین گنج

### غاشیه داری خامه بر بیل خطاب آنجناب

ای آمدن تو از ره دور  
شد چشم زمانه باز روشن  
یک ره گزیده باین دل پاک  
یک نغمه از ان بکار من هم  
خلقه ز حبدائی تو مخمور  
بنامخ و این خار بشکن  
بشکن سر زلف پر بشکن را  
خومی کرده بچهره زو بشتاب  
هنگامه زرد هشت کن سرد  
دستی بدو زلف خم بچم زن  
بر خیز و بنبر آرز آهنگ  
از چهره خود نقاب واکن  
بر خیز که ملک فتنه خیزست  
نشیند فتنه تا نخیزی  
ملک از تو و بلج از تو بتان

جان بخش جهانیان هجور  
باز آمده جان رفته در تن  
ای رانده ز خاک تا با فلاک  
کاوردی از ان ریاض خرم  
تو از مے وصل گشته مسرور  
بکشایب گل بدامن اشکن  
بت بشکن و کفر برهن را  
آتشکده با بده سیلاب  
چون ز رخ زرد هشتیان بید  
یعنی که دو کون را بهم زن  
کاینده فرو شمان اورنگ  
صحبت بلال را ندا کن  
بر خیز که دیو در ستیز است  
نگر زو دیو تا نریزی  
تخت از تو و تاج از تو بتان

وقت است که رستخیز خیزد  
 رگهای زمین کشیده گردد  
 بر خیز که رستخیز بر خاست  
 شاه است ز خود جمل گداهم  
 بر خیز و بسوی خاکیان بپس  
 مانند نسیم نو بهار آن  
 که ز خویش شرندیدگانند  
 یک ره گذرے سو مقرر کن  
 خط بر سر حرم جمله در کش  
 بکشای لب ای شفیع است  
 وقت است که هر چه باز جویی  
 دارم ز تو چشم یک نگاهت  
 از مهر تو هست چون سترش  
 از لطف تو گر سواد دیاورد

وین سفت آهن ز هم بریزد  
 افلاک ز هم دریده گردد  
 هر کس ز زمین برهنه تر خاست  
 در مانده بخویش انبیا هم  
 از خلوت خاک امتی گوے  
 بگذر بصف گنا هگار آن  
 یعنی که خزان رسیدگانند  
 بر سوخته اختران نظر کن  
 دست همه را بگیر و برکش  
 تا باز شود در شفاعت  
 بخشد تو حق که خو بروئی  
 ای جان عزیز خاک اهت  
 بے شبه برند در هشتش  
 افسانه شوق بر نگار و

### بیان آغاز سخن سهری نامه نگار بیاری بخت مبدای حصول سعادت دیدار

شد ذوق سخن چو شمع راهم  
 عشق آمد و خضر راه من شد  
 هم قصر و سع ز پا در آورد  
 از مدرسه عقل نکتة میراند  
 واگشت ز ماه تابناهی

زان یافته روشنی نگاهم  
 بر عرش فرودگاه من شد  
 هم دلق ریاز سر بر آورد  
 عشق آمد و آن ورق گرداند  
 دیدم که گدائی است شاهی

روداد چنان صفای ادرک  
 از مدرسه بر دور خرابات  
 کرداد سخن مرا گهر مسنج  
 دل چشمه فیض از سخن گشت  
 هر قطره کزین محیط زد جوش  
 روزی بی ثنوی گزینتم  
 ما خویش بگوشت نشستم  
 آن سپکر نازنین دل افروز  
 چون دود چسپراغ خورده شها  
 ناگاه بنگ خورد ایا غم  
 سیلاب جنون بسویم آمد  
 خود رفتگی مقیدم کرد  
 من حسنه و یار بخبر بود  
 وان درو نصیب کس مبادا  
 القصة شبی ز غایت درد  
 گردون ز شب تاره آمود  
 کوکب بنظر ز تیره رنگی  
 تار یک و تنک بچشم ناظر  
 هر گه که شرار من طپید  
 که دست دعا بلند کردم  
 سیدخت نفس ز حدت تپ

کائینه من ز زنگ شد پاک  
 کاینجا شده حل نفی و اثبات  
 برداشته مهر از سر گنج  
 شد قطره محیط و موج زنگشت  
 شد گوهر تاج یا در گوش  
 زادره معنوی گزینتم  
 خون خوردم و نقش تازه بستم  
 پیرایه گرفت در دوسه روز  
 بگذاخت دماغ من ز تنها  
 زد عطسه و حشقی و غم  
 صحرا بطوان کویم آمد  
 زندانی کلبه خودم کرد  
 دین درد از ان زیاده تر بود  
 خاص از بی بو اوس مبادا  
 می سوخت بدم ز ناله سرد  
 چون خانه پر شراره و دود  
 هم رنگ بحال روے زنگی  
 چون چشم غراب نسر طائر  
 پیراهن سنگ را درید  
 و ز ناله گله گشت کردم  
 چون دود چراغ کشته بر لب

از هیچ درسی ننگشادم  
 دل میل طهارت و وضو کرد  
 جان گفت بناله گلو گیر  
 پشتم بنماز چون دو تا شد  
 دل سرخوش گلفشانیم کرد  
 گشتم چو پور و ورد بلبل  
 افسانه گل ز بس ششتم  
 دیدم که روان یک چو آبم  
 هم قافله بهار گشتم  
 جان ناقه براه دوست میراند  
 ره بود همه ز خار خوش پاک  
 ناگاه ز لطف کردگارم  
 کیوان ایوان و عرش پایه  
 قندیل درش دل فرشته  
 سکان رهش فلک میران  
 خورشید به منظرش ز تنویر  
 با کرده ز دیده نیش رفتم  
 دیدم که بر آستانه خاص  
 بحر عرفان در استنیش  
 طومار و ناعما مراد  
 ملک ملکوت ملک خاش

آخر سو قبله رو نهادم  
 چشم ز سرشک بر سبو کرد  
 بر خیز که هست وقت تکبیر  
 صد سحبه بیک نیاز داشت  
 سرست درود خوانیم کرد  
 غلطی نفس بخر من گل  
 در سایه نو بهار خشتم  
 بر سر شده چتر زن سحابم  
 بر نگهت گل سوار گشتم  
 غوغای نفس حدی همی خواند  
 وزا بر بهار خاک نناک  
 افتاد بدرگه گذارم  
 خورشید فروغ و جرخ سایه  
 پروانه او دل برشته  
 دربان درش ملک نظیران  
 یک ذره روز تاب شب میر  
 با خاطر خوش ز خویش رفتم  
 اتاده یک ز روی اخلاص  
 ملک وحدت ته نگینش  
 پیرایه صدق جامه او  
 در سلک سلوک اخلاصش

لب کرد سپید چون مرادید  
 پیش آیدم و سلام گفتیم  
 فرزند عراق دنی و شتم  
 دستم بگرفت کام جان داد  
 تاج سر عرش و سقف دادم  
 در پایه عرشیان رسیدم  
 کاین زمزمه از سر و شتم آمد  
 کز خویش بفرسخی برون آئی  
 جان کرد و جسم خلع لعلیک  
 چون گشت دست جمله کارم  
 بزے که غبار آستانش  
 بزے که ز روشنی جاوید  
 یکسوی شسته مه جمالان  
 در کسب صفا ز مهر چون ماه  
 آیات صفا خط جبین شان  
 موسی قببان شوق دیدار  
 دیوانه وادی دل خویش  
 خوش بمرت و خوشحال خوشتر  
 در غزوه عشق خنجر کین  
 بے مے همه مے پرست گشته  
 بر یاد حق از کهن رساله

دیدیم که رسید صبح امید  
 گفتا ز کجا تمام گفتیم  
 یعنی که غریب شهر عشقم  
 نعلینی بر درم نشان داد  
 برداشتم و بسزایا دم  
 تسبیح سلیمان شنیدم  
 دین مژده بگوش هوشم آمد  
 وانگاه ز بیرون اندرون آئی  
 دل آمده نعره زن که لبیک  
 وا دند به بزم خاص بارم  
 ریزند بعرش ساکنانش  
 فارغ ز فروغ ماه و خورشید  
 یک سوی ستاده نو نهالان  
 در نشو و نما ز ابر چون گاه  
 دعوات کمال در نگین شان  
 عیسی نقیان جان بیمار  
 پروانه شمع محفل خویش  
 خوش طینت و خوشصال و خوشخواب  
 از کشتن نفس کرده رنگین  
 بے باد تمام مست گشته  
 نوشیده مے هزار ساله

سلطان رسل بسندِ ناز  
 پیرامن اوستاده جمعی  
 خوبان زمانه دست بسته  
 از هر بن موئی اهل مجلس  
 من هم ز نشاط اندران سور  
 اما چو گدای روستائی  
 کز گوشه چشم مهربانی  
 آمد بیان بزم در گشت  
 برخاستم از مقام خود مست  
 سیراب ز شهد و شیر شستم  
 دادند ز بزم خاص ایامم  
 چشمم که ز جلوه طرف بسته  
 کز شومی بخت خفته امی آه  
 چشمم چون دید آن رخ پاک  
 تا حشر بخواب بودم ای کاش  
 زان روز که آن جمال دیدم  
 این دیده که بود جلوه گاهش  
 هر شب بهین خیال خوابم  
 و آنگاه که دل بدر و آید  
 امی یوسف حبله گاه خوابم  
 امی دولت رفته زود بازائی

چون مهر سپهر جلوه پرداز  
 پروانه صفت بگرد شمع  
 چون اختر گرد نه شسته  
 در شوق نظاره رسته گرس  
 از بخت رسامی خویش سرور  
 غافل از داب پادشائی  
 ممتاز شدم بهیسانی  
 چون مهر مه آفتاب پشت  
 بشستم و شستم از جهان دست  
 خوردیم چنانکه سیر شستم  
 نوشیدم و چاق شد ماغم  
 از هر نثره ام نگاه رسته  
 بیدار شدم ز خواب ناگاه  
 ز موج سرنک سر با قلاک  
 کاین درد کس نمی شدی فاش  
 یک لحظه بخود نیا رسیدم  
 عمر لیت که هست و ابراهش  
 کان دولت رفته باز یابم  
 از شدت شوق می سراید  
 بسگر که چپا به تب و تابم  
 باز از ده مهر جلوه فرمائی



کیره بنگر که چون بگرید  
 یازود بخوان بسوی خویشم  
 تار یک چو چشم پیر کنگان  
 آه از من و آه از فراق  
 بر خاک عزیز هم گداک  
 بر خیزد عزیز عالمی شو  
 بنگر که چه زار زار ناله  
 داغ تو برد بخوبیش در خاک  
 آرائش عالم از میان برد  
 چشم از خود و روزگار بندم  
 وز خاک در تو گوشه ام بس

چشمم که مدام خون بگرید  
 یارب سحر بلوه آسے چشم  
 بے رومی تو گشته بزم دوران  
 آه از دل و آه ز اشتیاق  
 یکبار ز راه لطف بارے  
 شد مصر خراب از سرنو  
 دل بے تو که بار بار ناله  
 روزے که عزیز با دل چاک  
 گویند ز رشک ہے فلان مرد  
 یارب ز جهان چو بار بندم  
 از داغ غم تو گوشه ام بس

بر نام تو باد اختتام  
 لبریز ز باد که تو حسابم



مقتضی نامه که از آغاز فتنه جنگ بغاوت تا اختتام صلح فیما بین شهنشاه روس  
و سلطان و مملکت اقطاعیگار و حالات کارزار برپیل اختصار درین نسخه مرقوم است

بنام خداوندگار آفرین  
جهان پادشاه خدیوان خدیو  
نه اورا نگاہ بدیم و گاه  
ازل تا ابد بار گاه و سیت  
درش ابدربان سرکار سیت  
تائیش سزایان تائیش گرش  
قضائیش بر آرد بهر جا که تیغ  
اگر از جلالش نندوم زبان  
به بکتائیش هر که دم می زند  
خرد را بدر گاه اورا نه سیت  
از کوش کا و سیان بر صدا  
به عثمانیان روم را رام کرد  
رخ غازیان انجون غانه ساز  
بشمیر کشور کتائے دهد  
بکمش ابابیل چون برزند  
کند قطره را در صدن در ناب  
بهین اند بر سر خوان بصل  
دل و جان دهد تا ب طاق تده  
اگر چرخ گردان بود در زمین

نهر ار آفرین صد نهر ار آفرین  
از آب کیش او چه گا و چه گیو  
نه اورا نیازے نخیل و سپاه  
کران تا کران در نپاه و سیت  
ولی ناکسان را برش بان سیت  
سر سر بلند ان نیاز آورش  
که آرد که دار دسرا زوی در تیغ  
بر زو سپرد و بجنب جهان  
نه دم بل دو عالم بهم می زند  
ز بن بودش اندیشه آگاه نیست  
وز و نامی نا قوسیان پر نوا  
بلی شام آن بوم را با هم کرد  
آب دم تیغ جان تازه ساز  
بتدبیر کار آزمائے دهد  
صف زنده پیلان بهم برزند  
ده سایه را پای آفتاب  
گس را کتد خانه پراز سل  
عجب استیکه بخدست اجرت دهد  
بقهرش آن بازماند نه این

هم او هست هم او بماند بجای  
 بهتر جا که منزل کنی کوی اوست  
 مرا هست یادش بخورد و خواب  
 عزیز از خدا مصطفی را شناخت

که جا ویدمانست جا وید پائے  
 بهر سو که رود آوری و می آردست  
 بر روز آفتاب و شب با هتاب  
 چو شناخت او را خدا را شناخت

## در نعت سر عالم صلی الله علیه و سلم

سز و اینک خود را نیایش کنم  
 چه دشور دستور دستور دان  
 فرستنده رامی برم چون سجود  
 فرزند خورشید بنده وار  
 یعنی ز رحمت نخست آیتی  
 ز من تا فلک روشن از دین او  
 نشسته شرف داده آدینه را  
 ز مهر نبوت که بر پشت زد  
 ز گردان و گردن کتان در بند  
 حبش از غلامی او داند ار  
 لبش راز ایزد بگوثر برات  
 بود بر ترانه فلک پایه اش  
 چو از پیشگاه خدا آید او  
 کسی کا نقابش بود بر قفا  
 ولی روز محشر با قبیل او

که دشور او را ستایش کنم  
 پیام آورد ایزدی تر جان  
 فرستاده راهم فرستم درود  
 شب افروز شمع ره گردگار  
 بظاہر ز دولت سپین رایتی  
 ز آئینه روشن تر آئین او  
 بهم بر زده دین دیرینه را  
 بهر سلیمان زد انگشت رو  
 بیکشت خاک بر آورده گرد  
 به بویش سواد بمن مشکبار  
 خضر را از آب حیاتش زکات  
 نیفتاد از ان بر زمین سایه اش  
 سزد گر پس از انبیا آید او  
 رود سایه اش پیش خود در قفا  
 همان سایه باشد بدنبال او

جهان سایه و اوسرا پپی نور  
بهرش صلا چار سو میز نم  
بود بر درم آسمان جبه سا

لبی سایه از نور دارد ظهور  
دم از آل اصحاب او میز نم  
که دارم سرے با در مصطفیٰ

### در اظهار شوق و تمنا می و بی

خوشا آنکه من رو بنزل نم  
فلک نایقه و نایقه رقصان شود  
چو خورشید خاور مغرب روم  
نخستین بز مزم و ضوئی کنم  
بطوف حرم چون نیاز آورم  
کنم از در کعبه روسومی او  
بیدار آن روضه شادان شوم  
بخاک در شش کاش خاکم کنند

بصد شوق بر نایقه محل نم  
ملک نایقه ران صدی خوان شود  
ز هندوستان سوئے شیرب روم  
دل و دیده را شست شوئی کنم  
بشکرانه آنجا نماز آورم  
بر ددل ز کف یاد بروی او  
اگر خار باشم گلستان شوم  
کز آ لایش خاک باکم کنند

### در عرض حال خود

د لاحتاجت از راست کیشان طلب  
در عشق زن دو کتادی بخواه  
کسی کز در شان گدای کند  
من از خاک شان همی خواستم  
بود دولت از دولت شان مرا  
نظامی بود بزم افروز من

دوامی دل از سینه ریشان طلب  
کتا دارد دهر و مرادی بخواه  
بلاک سخن پادشاه کند  
چو افلاک از خاک برخاستم  
دهر خواجگی خدمت شان مرا  
برو آفتاب آتش از سوز من

من از خاکش اکسیر آموختم  
 سرود کز چرخ اسرار گنجان کنند  
 بود لکنو گنجش من گنج سنج  
 بود آنچه در بحر و کان آن است  
 هر آن گوهر می کش من آرم بخت  
 اگر گوهر از لامکان آورم  
 خوشا آنکه جاد در جان داشتم  
 بعالم مرا آدم آورده است  
 بی هست کشمیر جنت مرا  
 از ان گلزمین است چون شاخ من  
 زمینی چو فردوسم آمد و طن  
 ملقب به داراب در گوهرم  
 بی فیض دارا است جو یاستی  
 عزیزم چو دارند اهل تینر  
 مرا یوسفی هست در کاروان  
 نشد کس خریدار جنس در  
 درین خانه تا خم نشین گشته ام  
 زمین رونق می پرستی بود  
 چو امروز عمر من از چل گذشت  
 هنوزم سردست پیمانی است  
 بر آنم که چون ترک تازی کنم

ز شمعش چراغی برافروختم  
 ز خالم جهان را گلستان کنند  
 و هم بی ترازوی بی دست ریج  
 که دریا و کان هم بدانان است  
 ندیدست آلالیشی از صدت  
 و گر گل ز بلخ جان آورم  
 ز کونین دل بر کران داشتم  
 ز دیر منامم جسم آورده است  
 بدوزخ در افکنده غربت مرا  
 بود سبز و خرم از ان کالج من  
 که خوانند فردوسیم در سخن  
 که آئینه حال اسکندرم  
 که چون طوطیم طبع گو یاستی  
 سر و خوانم از خوشی تن را عزیز  
 ندانم که باشد ز لجامی آن  
 مگر آید از آسمان مشتری  
 فلاطون بیکار بعین گشته ام  
 همین فرد چل ساله مستی بود  
 بی نایقه از رفی منزل گذشت  
 فرس در پی نعل فرسائی است  
 بترک فلک گوی بازی کنم

چو داود دارم نفسهای گرم  
 ازان درع سازم که در بر کنم  
 که هر کس در افتد بر اندازش  
 پس از هر دران نخست آدم  
 بتکبیل نفس من این بس گواه  
 کسانی که آیند و نبال من  
 بجائی خطائے اگر سنگرند  
 بیاساتی آن آتش تا بتناک  
 بمن ده که از خود بختام دهد

که پولاد در دست من گشته زرم  
 سپس ساز شمشیر و خنجر کنم  
 و گرسر آرد سیر انداز من  
 چو دیر آدم زان دست آدم  
 که مانند دران بارگه دیرگاه  
 به بیند قال من و حال من  
 بود چشمم آنم کزان بگذرند  
 که باشد چراغ شبستان خاک  
 پس از مرگ آب حیاتم دهد

### در تالیف کتاب

کهن آتش پارس ز پرده بود  
 نه آتش بجا و نه آتش کده  
 من آردم آن قفل را چون کلید  
 نگه کرد در تیرگه خیر گه  
 بهر گوشه خاکستری افتم  
 بدان اخگر این آتش از چشم  
 بمن تافت تا آن درخنده نور  
 کنون قال آتش ز بانی زرم  
 مرا این آتش از آتش دیگر است  
 ز من یافت چو آتش موده جان

دل و جان گبران هم افزوده بود  
 در دیر را قفل محکم زده  
 در رسته راشد کشادی پدید  
 درخشد برقی دران تیر گه  
 ز بس کافتم اخگری یافتم  
 چو افروختم خویش را سوختم  
 بگفتارم آرد چون نخل طور  
 بموسی دم لن ترانی زرم  
 نه از سنگ از تیشه آزرست  
 مراد از داود زنده جاودان

لگو آتش آب حیات است این  
 من آتش پرستی بجان میکنم  
 گر آید آتش گرفتن کس  
 آهی چو آتش پراز نور باد  
 مرا آفریدند چون سبزه بخت  
 گذارم گرفتارند بفتیله کشت  
 چرا غم بود روشن از برق طور  
 بخون جگر تازه دارم دماغ  
 نواشی نوی در سخن میزنم  
 شب تیره در راه تاریک پیش  
 شدم قطره زن تا حد کائنات  
 سرخسپه سار سخن یانستم  
 دلم شاد ازین سال فرخنده شد  
 باندیشه چون سرزبانو نهم  
 نهم سرزبانوی و پابر سپهر  
 چون سر بچیب قیامی کنم  
 گل گل گر بخواست گلستان دهم  
 گر این نسخه از هم کثافی بوش  
 دران روضه باشد که راهی کنی  
 اگر در خماری شرابی خوری  
 هوس گر بخوان دوا دت برد

روان تن کائنات است این  
 بخاکستر آتش نهان میکنم  
 برافروزد آتش من خسته  
 دم باد صحر از دور باد  
 بسوزنده آتش نشانم درخت  
 کند خرم آن را نسیم بهشت  
 ای غم پرست از شر آب طهور  
 شدم فارغ از فکر جامد ایام  
 دیارم شراب کهن میزنم  
 برافرو ختم شمع از پیه خویش  
 دران تیرگی کجتم آب حیات  
 سکندر طلب کرد من یانستم  
 باین نامه <sup>۱۲۹۵</sup> نوشن زنده شد  
 ز کونین خود را بکیسو نهم  
 ز نم پشت پابر سر ماه و مهر  
 در حسد بر خویش دایمی کنم  
 و گر لعل جوئی بدخشان دهم  
 صدای در خلدت آید بگوش  
 بچو رود قصورش نگاه کنی  
 و گر تشنه کامی که آب خوری  
 نعیم جهان را زیادت برد

چو در سایه طوبی آئی فرود  
 مگر طبع من نخل طوبا بود  
 بلی هست این سرزمین سبک‌کلام  
 کثاوم بخود از درمی چون در  
 چو در پهلوی پهلوانی کم  
 کسانی که زخم سان میخورند  
 مرا هزبان کم ز شمشیر نیست  
 سزد اینکه من هم بشمشیر تیر  
 خدارا عزیزانم لای چست  
 گرفتم که سالار لشکر شوی  
 سکن در چه بر از جهان چون بر  
 تو آن کن که هر که کنی عزم راه  
 بگیر از جهان آنچه با خود بری  
 بیاساتی آن جام کجس و  
 کم تازه آئین همشید را

برضوان آن دغه خوانی درود  
 که هر میوه خواهی هبیا بود  
 شد از آبیاری من سبز شاخ  
 سزد گر بگردون بر آرم سر  
 چرا چون خان قلبه رانی کم  
 همانا بشمشیر نان میخورند  
 نی کلک من کمتر از تیر نیست  
 شوم همچو اسکندر آفاق گیر  
 بدین فضل این نهر انصاف نیست  
 بکشور کشانی سکندر شوی  
 کف خاک برداشت آنم نبرد  
 شود صجگه بر تو آن شامگاه  
 که روزی ازین خاکدان بگندی  
 بن ده که از ساز و برگ نفع  
 دهم تازگه باغ امید را

خطاب آسمان رجوع بتائیش ملکه مغطیه و کتور یا قیصرند

بارای فلک تازه کن خاک را  
 بده ای نوشاخ را توشه  
 بگیر ای که پور از ان خوشه آب  
 بر آ ای شراب از ته خم بجام

بر آرای زمین بر فلک تاک را  
 سرای خوشه برکش ز هر گوشه  
 تباب آفتاب بکن شراب  
 که باشی بجام شهنشه مدام



شهنشاه فرزانه و کتور یا  
 ز عدل وی تسلیم هندستان  
 چو خلقش خدا داده ملکش وسیع  
 نگرید بعهدش کسی جز سحاب  
 نه بیداد صرصر سد بر گلے  
 چو از عدل داد دست پر پایش  
 می عیش دارد جهانے بکام  
 فلک هند جنبان زمین همدست  
 ز دانستش پروهان عالی مقام  
 چو انجم کنی انجن داده ساز  
 گور ز که صاحب کلاهی کند  
 بود هند را شاه داد وزیر  
 شهنشاه آری بود آفتاب  
 بود فیض او دهر را همچو نهر  
 پری چهرگان فرنگیش فر  
 فلک درنگا پو بکار دمیست  
 نه پیش بهر جا که لشکر کشد  
 زند فوج بحریش آتش آب  
 جهان را سحر تبذیر کرد  
 هند آسمان سرت پایی هند  
 برانداخته رسمهای کهن

که آمد شهنشا هی اورا سزا  
 بود خرم و سبز چون بوستان  
 چو اقبال او بارگاهش رفیع  
 نماند بدورش ولی جز باب  
 نه گل لشکند خاطر بلبل  
 بود بر تراز همسران پایانش  
 تو گوئی بود دور او دور جام  
 چو شهنزاده و یزد بعهد دست  
 که گرسی نشینند و منبر بنام  
 بدان میدهد سلطنت را طراز  
 بحکم شهنشاه شاهی کند  
 گر این ماه آن هست مهر منیر  
 که هر ذره راهت از آفتاب  
 که هر شهر دار و از ان نهر بهر  
 بخدمت گرمی بسته پیش کمر  
 کهن سال خدمتگذار میست  
 که دارد سر آن که سر رکشد  
 شود مرغ و ماهی بدربار کباب  
 که تدبیر او کار ستمشیر کرد  
 که در ظل مهرش بود جای هند  
 بر آورده نخل ستم راز بن

نشست آتش فتنه در عهد او  
 ز بهیری و جهل دوران گذشت  
 زمینی نه بینی بجز کار و کشت  
 بهر شهر طرح مدارس نهاد  
 بهر جا شفاخانهها ساخت  
 طلبم و گر ساخت از تلگراف  
 ز شهری بشهری تنیدند تا  
 هم از باختر تا بخاور زمین  
 روان گشته کالکهای بخار  
 به کشتی دودی با دمی مدام  
 به بیان دیرین ز راه و واد  
 بهر جامعین و مددگار اوست

نسوز دزن هند از مرگ شو  
 ز دختر کشی ای ایان گذشت  
 شده هند خرم و چو باغ بهشت  
 کزان هنده گشت روشن شود  
 که بنیاد صحت در انداخته  
 که گر خود ندیدم شدمم گزاف  
 سخن را ره راست شد آشکار  
 بل و راهها ساخت آهنین  
 جهانی برومی شود ره بسیار  
 توان رفت از هند تا روم و شام  
 بسطان رومش بود اتحاد  
 بزور و بزریار و غنوار اوست

### فیاضی اهل هند

لی شاه با هر که دارد وفاق  
 خصوصاً درین عهد فرخنده عهد  
 بد دولت پژوهی پیر خاستند  
 بهر شهر روده مجلس آراسته  
 که کار آگهان صرف میجاکنند  
 سعادت زده حلقه بر هر دری  
 سوروم گنجی ز هندوستان

رعایا کنند بشیر اتفاق  
 که بار و میان روس شکست عهد  
 بنام کسان دانه ساختند  
 ز هر حسرنی دانه نخواسته  
 بدان خستگان راه امداد میکنند  
 ز هر کشوری شد فراهم زری  
 روان شد چو برگ گل از بوستان

## فیاضی نیر اوج اقبال صد آرای و لنگه بھوپال

کہ خرم از و کشت آمال هست  
 نیارم شمردن یکی از هزار  
 کہ در خد متش ز ہرہ بند میان  
 محاشش نہ و لیک مانند ماہ  
 ہما ز اگر رفتست خود در حجاب  
 کہ پنهان وہم آشکارست او  
 کہ جان جهانست شاہ جهان  
 کہ در سایہ قدسیہ بیگمست <sup>نام مدوحہ ۱۲</sup>  
 کہ چون نام خودست قدسی صفات  
 رسیدت فیضش بدریای روم

ہم از فیض والی بھوپال هست  
 درین کار بندگی کہ برد او بکار  
 جهان بانو بانو بانوان  
 کلاہش نہ و لیک صاحب کلاہ  
 بود جائے حیرت کہ این آفتاب  
 بی منظر کردگارست او  
 سزد اینست کہ باشد ز مردم نمان  
 ز اقبال این بانو عالمست  
 ز ہی بیگم پاک دل پاک ذات  
 سخا بست دستش کرین مرز بوم

## فیاضی حضور پر نور الی پاست پور

کہ چشم بد از دست او باد دور  
 در چارہ برت گمان باز کرد  
 کہ رنجیدگان را رہاند ز رنج  
 کف جود کلب علی خان بود  
 رخس قبلہ ماہ و خورشید هست  
 بمعنی خود او سایہ کردگار  
 خداوند را بندہ خاص هست

ز ہی ہمت والی را پور  
 درین کار چون بخشش آغاز کرد  
 ز دنیا رو در ہم فرستاد گنج  
 سخا بی کہ آن گوہر افشان بود  
 درش کعبہ اہل اُمید رہست  
 بصورت زیوسف بود یادگار  
 خداوند را باب احسانست

که سجده اش روشن است از جبین  
کعب او که داد سخور و به  
بلندست چون آسمان پایه اش

که دارد دو عالم زیر نگین  
بهر نکته صد گنج گوهر و مد  
جهانی است آسوده در سایه اش

### فیاضی نواب عالیجا امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بهادر

بلی اینهمه فیض نواب است  
چه نواب سرخیل نام آوران  
جهانگیر باشد چو احسان او  
بگاہ خموشی محیطیت زرف  
بعلم افتخار گران مانگان  
ز خوش نظمی حکم این داور است  
بیاساتی آن باد فتنه سوز  
بسین ده که بریاد سلطان زخم

که بر روی امید زو آب است  
کسین چاکراتش همین سروران  
جهانی بود ز پر سرمان او  
بگوهر فروشی سخابی ننگین  
بحلم اعتبار گران پانگان  
که بچو پال رار و نقی دیگر است  
که گیتی فروز است هم جان فروز  
صلاتی بگردون گردان زخم

### خطاب آسمان و جمع ببح سلطان

الا ای فلک پہلوانی بکن  
سب تر بیاد قشونی گران  
بشمیر آتش بجحون زنان  
بخون کسان دپده بروخته  
سحر کرده خود را نهان در کین  
چو گرد آید آن فوج آفاق گیر

بپیرانه سالی جوانی بکن  
ببیر و گمان روکش ترکمان  
بشگیر شهباشخون زنان  
جهان سوخته رنج برافروخته  
شبانگه سری بر کشید بکین  
بگو خال و خط شان نگار دیر

بده فتوی از بهر شکر کشتی  
 و اهل جامی بر عبط بناهید ده  
 که ناید زهند و جز این هیچکار  
 که او هست سالار ایام را  
 پس آنکه خبرده شهنشاه را  
 عدو پست مهت بلند اخترت  
 که آرد که با تو کند کارزار  
 نشان با چنین شوکت و شان هی  
 بخشد متعشای عثمانیت  
 دولت آنچه میخواهد از وی بخواه  
 که از باب عالی طلب فتح باب  
 در آنجا فرود آید از بارگی  
 کنی زندگانی با سودگی  
 جهانی دگر راتا شاکنی  
 به بینی سران را سر افکنده پیش  
 با بوس سلطان شوی سرفراز  
 که آنجا مرا نیز یاد آورے  
 سپاشده را هم سپارش کنی  
 چون بلبل نوا نسج در بوستان  
 چه چاکر که بهتر ز یک لشکرست  
 باز وی دل قلب لشکر شکن

بز آتش بفرما که از سر خوشی  
 در آتش در افشان بخورشیده  
 بکیوان ره دید بانی سپار  
 با سپهبدی گیر بسرام را  
 به پیغمبری برگزین ماه را  
 که بخت غلامت من چاکرت  
 باین خیل این لشکر بشمار  
 بدینسان چو این فوج راسان هی  
 عجب نیست که حکم سلطانت  
 شود از تو خوشنود چون پادشاه  
 ولیکن همین است راه صواب  
 چو آزاد گردی ز آوارگی  
 درین کهنه سالی و فرسودگی  
 بیک گوشه در کوشکی جا کنی  
 بهر پایه از سرفرازان چو خویش  
 مگر آنکه روزی ز راه نیاز  
 ز مهرت طمع دارم این داورے  
 بپوزیش ز من هم گذارش کنی  
 که دارم عزیز می بهندستان  
 مرا خواهی هست و ترا چاکرت  
 به تیغ زبان خصم را مسکن

کلید در دست کلکش بدست  
 گم داستان رسم داستان  
 چو بر خشت اندیشه کرد سوار  
 خیالش کشد دیور او کند  
 ترا جان نثار است جانان مرا  
 از و منی هست بر جان ما  
 سز و کش چو من پایگاه هی هست  
 نیازی برین در فرستد دور  
 برین گفته خواهد اگر شه گوا

ز بر جسته معنیش ماهی شست  
 دم راستی هدم راستان  
 برون آرد از برق خشان دمار  
 سمنش در شیر ابل بند  
 ترا بنده و خواجه تا شان مرا  
 که او شد برین در گم ره نما  
 رهتی را درین بزم راهی هست  
 بصدقی که گوئی بود در حضور  
 بر آرزو بر این نامه و بر کثا

### تایش خاقان معظم سلطان عبدالحمید خان

مرا هست حیرت با حوال شاه  
 کجا ماه راهت افسر بسر  
 کند مه گراز مهر کسب ضیا  
 بقسط نظیه پایه تخت او  
 فلک بهر خدمت کمر حبت بست  
 ملک گفت سال جلوس سعید  
 با درنگ شاهنشاهی پچی اوست  
 بود دست خالی ولی دقت جود  
 همین پاسبان کهن خانقاه  
 ز پشتش قومی پشت اسلامیان

گهی هر گویش گاه ماه  
 کجا تیغ خورشید را بر کمر  
 دلش هست روشن ز نور خدا  
 پرخ برین تارک بخت او  
 که بر تخت عبد الحمید نشست  
 شدش چای گوئی بفرش محمد  
 ولی در دل عالمی جلب اوست  
 کند سرفرو لیک گاه سجود  
 کهن دید بان همین خوابگاه  
 بدورش بلند اختر شامیان

ولی مرکز پنج نوبت بود  
 که از دین دنیا بود بهره مند  
 باشد سپهر و بجنبند زمین  
 که گاهی گهر آرد و گه نهنگ  
 که انگنده شور می بدریای شور  
 بموسائیان سایه جبرئیل  
 یکی بار دار و یکی خار دار  
 وزین خصم را در جگر نیندگ  
 که ظاهراً شود گنج از قلب جنگ  
 بدست آنچه آرد آبش دهد

درش مرجع هفت ملت بود  
 شود کار بند او بوخشور بند  
 که حمله چون بر نشیند بزین  
 محیطیست دستش در صلح و جنگ  
 نهنگیست تغیش هنگام زور  
 بفرعونیان طئه رود نیل  
 دودستش و شاخ از زمین بسیار  
 هوا خواهد رازان بکف بار و برگ  
 کند گنج از ان صرف تیغ و تفنگ  
 سلح میخرد آب و تابش دهد

### بیان نسب دودمان آل عثمان

دم از دوداه آل عثمان ز نم  
 کسی میدهد از قطور ه نشان  
 و لیکن درین گفته نبود خلاف  
 ز آبابی شان جد اعلامی شان  
 که چون حق بمرکز گرفت او قرار  
 به تسخیر بر صه کمر بست  
 بسی کشته بدست ارخان غنچه  
 در افزایش دین دولت مدام  
 پدر بر پدر صاحب تاج و تخت

چو من سکه بر نام سلطان ز نم  
 کسی گوید از عیض اسحاق شان  
 نگارند گان کرده اند ختلاف  
 که عثمان غازیت ز ایامی شان  
 بشمس صد نود بود و نه در شمار  
 چو عثمان تخت خلافت بست  
 بسی از نصارا مسلمان شدند  
 ازان روز این دعه باشد بکام  
 بلی بود هر یک بیاری بخت

چو بر شتصد پنج و پنجه گذشت  
 سلطان محمد خلافت رسید  
 چو مستظنین آن قیصر ملک دوم  
 بر آشفست سلطان د لشکر کشید  
 پس از ریزد آویز پنجاه روز  
 چنان بر فصلش شده گوله بار  
 در آمد از آن ره سپه تند و تیز  
 بکفت تیغ قیصر بناموس و ننگ  
 سر از دوش قیصر ته پافتاد  
 چو سلطان لوائے ظفر بر فراخت  
 سن شتصد بود و پنجاه و هفت  
 از آن روز این گلزمین گلشن است  
 کنون داور می را که از سروری  
 بود سی و چارم از آن بودمان  
 بر آرد فلک گرچه شام و سحر  
 بچشم کسی کو دل آگاه است  
 بیاساتی آن ساغر لاله رنگ  
 چو نوشت آن می پر تکالی کغم

مراد دوم رخت هستی نوشت  
 جهان را از وزین زینت رسید  
 ز سلطان مخالف شد از بخت شوم  
 بقسط نظیه شد قیامت بدید  
 ظفر یافت بر لشکر کینه نوز  
 که لشکرت شد فتح باب آشکار  
 بر آورد سرفتنه رخسار  
 بز و خوشی تن با به تیغ و تفتنگ  
 نه سرتگر قصر کسر افتاد  
 درون رفت و بست جا گرم ساخت  
 که از دست نصرانی آن ملک رفت  
 بدان روده این مملکت روشن است  
 نشانند بر بسند قیصر می  
 بانا داو تا بس اند جهان  
 مه دیگر و آفتاب و گر  
 همان آفتاب و جهان ماه است  
 بین ده که باشد دل از غصه تنگ  
 دل از غم با فسانه خالی کغم

### آغاز داستان فتنه دوم

نباشد چو بر یک دوش روزگار  
 قرار جهان نیست بر یک قرار



شب روز خورشید ماه آورد  
 یکی را نشانده بشاه تخت  
 بگریه چو آ باد بیند کسی  
 مگر بوم سیرت بود چرخ شوم  
 در آزار مردم فلک ز انجم است  
 سحر چاه دلومی در آ و نخیله  
 همانا که صیاد بحر و برست  
 چو ز نور در مهر سر گرم کین  
 کشد ز پاره گاهی ببنج و دلال  
 بتاراج گیتی ز محل مائل است  
 مرا این خم نیله که دارون بود  
 گذارنده قصه روم و روس  
 که در عهد شاهی عبدالعزیز  
 باطراف بلغار و سرحد سرب  
 هم از بوسته تا بکوه سیاه  
 بیا کرده هنگامه نصرانیان  
 ز حکم شهنشاه سرتانستند  
 ولی شاه می کرد از آن درگذر  
 دل افزان سپه شد ز جامی  
 سبک هر یک از جامی خاستند  
 نشستند و دادند داد مراد

بسی زین سینه سیاه آورد  
 یکی را هند بر سر خاک رخت  
 بچند و چوناشاد بیند کسی  
 نمی خواهد آباد یک مرز بوم  
 خدر کن که این خانه بر کتوم است  
 ولی زهر در آیش آ نخیله  
 که زهرش بدام است و ماهی شست  
 بکف نوش و شیش در آستین  
 بود گاه بهرام گرم قتال  
 شود وزد اگر با سپان فیل است  
 پراز خون چندین فلامون بود  
 چنین زود و ال گذارش بکوس  
 چو شد آتش فتنه در روم تیز  
 بهر سو که هر سگ چه شرق چه غرب  
 نه کوه سیاه بلکه کوه گناه  
 که بیداد کردند عثمانیان  
 مکافات آن پیش پا افتند  
 وزان در گذر داشت رانی دگر  
 بچستند از شیخ الاسلام رای  
 نهانی یکی مجلس آراستند  
 بگریه نشانده نقش مراد

ولی بیخبر زمین که نقشه بر آب  
 نقشش و نگار جهان دل بسند  
 ز دنیا و دولت فاجون ندید  
 موافق چو تدبیر و تقدیر شد  
 همین بود آری مراد جهان  
 مرادی بچندین دعا خواسته  
 به تخت پدر جای عمید حمید  
 بگرفتند بنشین که برخاست او  
 مه و خورزاد رنگ نیلی فتاد  
 دم فتنه خیل و جالیان  
 بروزی که صبح قیامت مید  
 فرستاد لشکر پے گوشمال  
 سران بر سر کشان پختند  
 بلیقا را رانده ببلغاریان  
 ز پولاد شمشیرشان گاه حرب  
 هنوز این همه فتنه بنشسته بود

کشیدند نخواهند از ان فتح باب  
 که باشد نگارین بچون این پرند  
 عزیز جهان آخر از جان برید  
 قرآن گوشه گیر این جهانگیر شد  
 که این داد گرد داد جهان  
 بصد آرزو از خدا خواسته  
 بود سایه حق برش مجید  
 فلک پشت خم شو که شد استاد  
 که او پامی بر تخت زرین نهاد  
 چو عیسی فرود آمد از آسمان  
 مر این آفتاب ز افق سر کشید  
 سر سر کشان تا کتد پائمال  
 بیات هستن کارشان خستند  
 بر آورده و دود از تن ناربان  
 شده خرد چون سرب سپاه سرب  
 که ناگه بلاکے دگر رو نمود

### حمایت شهنشاه روس بحال سرکشان

که باشد کشورستانی مدام  
 و گرامه آن حلقه ایم دوست  
 بچنگش مگر روح چنگیز هست

شهنشاه روس لگزندر بنام  
 اگر قاف خود قاف اقلیم دوست  
 ز بس تیغ نیزش که خوزیز هست

ز عمری <sup>سینه</sup> کرده چشمی بروم  
 برون سینه گویم جو آئینه داشت  
 تبرکان شده پیره در کوه و دشت  
 گهی بر بارانیان رخنه <sup>سینه</sup>  
 گهی فوج شاه بخارا شکست  
 چو دانست که حکم سلطان روم  
 به پیمان شکستن که حجت نسبت  
 بسطان نوشت از ره داور که  
 در آن خود سر خود پندیش بود  
 گره خواست از کارشان کرد باز  
 بود چشم صیاد بر مرغ بام  
 دیگر نامه همچو سترم هشت  
 که از دست ترکان حق ناشناس  
 نه اندر جگر آستان نی بجوی  
 رسد آه شان تا بخارم سپهر  
 چو باشائی آید در گاه میر  
 دلش در کین نصا را بود  
 در دنیا که با اینهمه زور زار <sup>سینه</sup>  
 چو ما داد کشور شانی دهیم  
 اگر صلح ما را سرتنگ نیست  
 نه من ملک خواهیم نه دولت مال

ولی امین از چشمش آن مرز بوم  
 و لیکن درونی پراز کینه داشت  
 گهی چیره گشت و گهی خیره گشت  
 پس از رخنه با هم آهینت  
 تو گوئی که خار ابخارا شکست  
 کشیدند سر ز رودستان روم  
 نه پیمان دل عالمی را شکست  
 که عیسائیان را دهن خود سر  
 که در سر سر بلندیش بود  
 ولی خودش بود در بند از  
 که گریزند از بام افتد بام  
 کبشور خدایان دیگر نوشت  
 بود جان عیسائیان در هر اس  
 نه تابی بر خارشان نی لبوی  
 ولی گوش نهند کس از راه مهر  
 نه باشا بود باشا <sup>سینه</sup> صید گیر  
 شکارش همه مرغ عیسا بود  
 چنان سنگر و شان چنین خواوزار  
 ازین بنده گی شان بهائی دهیم  
 و گر جنگ ما را از ان ننگ نیست  
 ولیکن تبرکان دهیم گو شمال

اگر باب عالی ندارد قبول  
 چو دیدند شاهان فرخنده خوی  
 فرستاد هر یک ز کار آگهان  
 که در باب عالی فراهم شدند  
 سخن آمد از هر دوری در میان  
 که سلطان اگر داد دولت دهد  
 که هم کیش مهم دین ایشان بود  
 پذیرا اگر نیست این داور  
 اگر در میان نیست آینه شیم  
 بر آشفست از رامی شان خج آنه کار  
 اگر چشم یاری مراست از دست  
 نه پابند ایامی ایامی ما  
 کجا رفت آن عهد پیمان کجا  
 کجا رفت آن عهد پیمان کجا  
 ز آئین خود برنگردیم ما  
 کتا داخچه یا بد ز بسبت و کتاد  
 بشش صد قریب است دوران ما  
 جهان جمله زیر و زبر کرده ایم  
 ز ما هر که سر تا بد افسردیم  
 نهد هر که سرشین نخست تلج  
 درین خانه بیگانه را باز نیست

من و گوی میدان اسلامبول  
 که سر بر زده فتنه از چار سوی  
 هنرمند و انا دل کاروان  
 بکنگاش هم بزم و هدم شدند  
 ولی هر یکی شد برین هم زبان  
 کسی را از اینان حکومت دهد  
 گرا اینان بود کار آسان بود  
 ز ما کس ندارد طمع یاوری  
 و گرو میان نیست آویز شیم  
 که ما را بود بس خداوند یار  
 و گرشهر یاری مراست از دست  
 نه وابسته را می کس را می ما  
 کجا رفت آن دین ایمان کجا  
 کجا آن چاک چانه و ریش و نش  
 بنگردیم از هر چه کردیم ما  
 بفرمان ما جماعه دادست و داد  
 که این مملکت هست از آن ما  
 بشمشیر این ملک سر کرده ایم  
 نه افسر که خود عاقبت سردید  
 بگیریم ساو و نخواهیم بلج  
 و را آید مهربان عاز نیست

ز سلطان شنیدند چون این سخن  
 بجایای خود رفت هر کشتاب  
 بماند الکنند ازین در سگفت  
 چه دانست کان تو نهال بلند  
 چه دانست کان کوکب خانه تاب  
 چه دانست کان تازه مست نشین  
 چه دانست کاین نو بکار آمده  
 چه دانست کاسکندر فیلقوس  
 و لیکن از ان گفته ننگ آتش  
 چو از جنگ هرگز گزیرش نبود  
 بر آمد چو خورشید با عزم حزم  
 بر آراست فوجی ز انجم فزون  
 ازین سومی سلطان با ننگ جنگ  
 بشکر شکستن کله بر شکست  
 بهر سو فرستاد فرمان جنگ

بر آگنده شد آن همه انجمن  
 شود محو انجم بر آفتاب  
 که آسان بی کار نتوان گرفت  
 به نخل کهن میرساند گزند  
 بعالم فرزوی شود آفتاب  
 سر خود رساند لعبرش برین  
 دم کار چاک سوار آمد  
 کند افگند جانب و پوروس  
 که با اندرین ره ننگ آتش  
 بکفت حیلہ جز تیغ و تبرش نبود  
 بیدان رزم از شبستان بزم  
 دم جان گزائی ز کژدم فزون  
 کمر بست و شد بر جهان کار ننگ  
 که رنگ رخ مهر و مهر شکست  
 که آمد سپه سوار میدان جنگ

### آغاز جنگ موم و روس

دو چشمید شکر بر این بستند  
 دو اسکنند از راه ارزندگی  
 دو شمع از دو سو رخ برافروختند  
 دو صیاد گوی که افگنده است

بخون رختن می کفت رختند  
 بخون کرده چشم به زندگی  
 نه پروا نهادن آنها سوختند  
 که داند که ماهی که آرد بدست  
 کایره<sup>۱۱</sup> بیانیه<sup>۱۲</sup> کایره<sup>۱۳</sup>

و لشکر و ان خد بیدان کین  
 در آمد بجنبش دو فوج گران  
 شهنشه چو آماوه کار شد  
 یکی داشت لشکر فزون از شمار  
 از سلطان کسانیکه سر تا فتند  
 بدرگاه او در نیاه آمدند  
 چو اجتم ز خورشید روتافته  
 بدریای دینوب آمد چو شاه  
 مر این شور و غوغا سلطان رسید  
 بجنبید از جا در ان ضطرار  
 ز ایوان بیدان ز رفت از شکوه  
 بعید الکریم از ره سروری  
 که با لشکر <sup>پادشاه</sup> همچو سیل دمان  
 بفرمان سلطانی آن سپاه  
 تو گوئی که مشد رهنا جبرئیل  
 دوید و رسید رسانده با وج  
 گرفتند ترکان چنان او را  
 دو فوج از دو سو گشته سچار گوش  
 رسیده ز باران تو بی تفنگ  
 برین جنگ آهنگ خد بی گذشت  
 بستند بر آب یکبار پیل  
<sup>رویان ۱۲</sup>

بجنبش در آمد زمان وزمین  
 دو کوه از دو سو گشته گوئی روان  
 بیلغار خود هم بیلغار شد  
 و گرسرکشان را بخود کرده یار  
 بیا بوس او سروری یافتند  
 ستم کرده و داد خواه آمدند  
 به پیرامن ماه جا یافتند  
 باهی گرفتن چو خشنده ماه  
 که سیلاب سختی بسمان رسید  
 که می داشت چون حق بمرکز قرار  
 که کوهست و کی جنبید از جای کوه  
 اشارت شد از در گه قیصری  
 شود سوی دریا چو در باران  
 بدینوب چون ابر شد قطره زن  
 که موسی روان شد سور و میل  
 ز صحرای احصاری ز فوج  
 که دلتنگ شد زان شهنشاه را  
 دو دریای آتش در آمد بچوش  
 ز صحرای ملک ز دریا ننگ  
 که پیر فلک آن ورق در نوشت  
 سیلاب دادند بسیار پیل

سبک بسته آن حمبر آهن سپاه  
 فروخته رومینه خنجرها بر آب  
 به پرتاب تیرا همین تیرها  
 بدم آن عمارت بی پایان رسید  
 بتو پند عراوه بخیل و ستور  
 ازین سو خدنگی و سنگی خست  
 ندانم که این تازه نیزنگ چیست  
 در اینجا بود رای رن ادور  
 یکی از طبع افسان گشته کور  
 فلک حرفتی طرفه ایجاد کرد  
 و گرایست که سالار آن رزمگاه  
 که گر لشکر روس زور آورد  
 چنان حمله آرند بروی شتاب  
 ولی مرد پیکار هم وقت کار  
 سپاهی که در طاعتش است اوج  
 کسی را که اقبال شد هم کاب  
 ازان پس چو روسی سپه پیش رفت  
 چه گویم چهار رعا یا گذشت  
 به برگ گلی کاشنی سوختند  
 نگاه غضب کرده هر سوئے باز  
 اگر کاشکی ره سبازا برد

ز ترکان نه شد هیچ سنگ راه  
 بزنجیرها بسته با هم شتاب  
 برور است کرده بند برها  
 قضا گفت شو آسمان شد پدید  
 از دور و بیان کرده ناگه عبور  
 نه یک سینه خست نه یک شکست  
 چه راز جنگ اینهمه ننگ چیست  
 که بر جامی خود هست هر یک سبک  
 که افتاده در گور از صید گور  
 که در جنگ ز کار پولاد کرد  
 بدین حیل و مصلحت داده راه  
 ازان سو بدین سو عبور آورد  
 که یا غرق خون یا شود غرق آب  
 همان می کنند کان کند کردگار  
 نه از فوج همیش بودنی ز موج  
 نه کوهش بود سنگ راه و نآب  
 بهر جا که شد شهر می از خویش رفت  
 تو گوئی ز سر آب دریا گذشت  
 بی دانه حسرت منی سوختند  
 در مهر بر روی هر کس فرار  
 ز زن معجز از مرد دستار برد

اگر خارشش کرده تاراج گشت  
 ستمها باهل و ناکرده شان  
 نه شرم از مسیح و نه ترس از خدا  
 بدین ملک گیری جویری کنند  
 خود این ملک را <sup>تزاری</sup> دهند و دهند  
 اگر داد این ست و اگر داد این  
 بلی پادشاهی شبانی بود  
 ز مورمی که پامال دوران شود  
 ز کشور حیدریان بود باز خواست  
 بیاساقی آن می که زور آورد  
 و مادام از آن می بده ساغرم

و اگر مطیع برده چوب کشت  
 نه بر کس که بر خود جفا کرده شان  
 نه عار از جفا و نه بیم از سزا <sup>بنی ملک</sup>  
 بترکان چرا خرده گیری کنند  
 ستم بین که <sup>عیب جزئی</sup> تهمت بترکان نهند  
 نه دنیا بماند بجای و نه دین  
 نگهبانی و گله رانی بود  
 چه دانی جبار سلیمان شود  
 که کار جهان نکردند راست  
 دماغ جهان را بشور آورد  
 که با لشکر غم ستیز آوردم

### مقابله روم و روس در بلونه

درینا که در خواش ملک نجم  
 کمانها بخون ریختن کرده ز شه  
 هوس سروران آکنند پامال  
 با بر و گره بر چین چین مزن  
 دل پادشاهان بود در شیش تر  
 چو جابر سخت زرین گشتند  
 هوس راهبر چون نمرد و شد  
 کجا تا کجا را از این مشت خاک  
 انسان

جهانی بود تشنه خون هم  
 ز بهر چه از بهر این چند ده  
 چه سرا رود در سر ملک مال  
 در کین مزن مین مزن مزن  
 که دارند حسن و هوا بیشتر  
 عجب نیست <sup>تلبید</sup> گرفتار پدین گشتند  
 بسوی فلک رفت و مرد و شد  
 تاب آتش سگ تا سماک



هوس هر کجا دانه خرمن کند  
 گذارش گرد استان <sup>جنگ</sup> سستیز  
 که چون رویان هر طرف نختند  
 بر آشفست سلطان ازین در دیگر  
 که سالار عثمان جنگ آزما می  
 بر آراست <sup>پهلو</sup> صفت شکن  
 همه کاروان و قواعد شناس  
 همه نو جوانان ما هوت پوش  
 بدشمن کشتی جمله صاحب شکوه  
 بفرسنگ <sup>آهنگ</sup> ناموس فرنگ  
 براه شکار آنمه درع پوش  
 پیاده سواره چه شیخ و چه شاب  
 پیاده جو آب سواره جو باد  
 بطرز نسول پیشگان وقت کار  
 گهی مهره از کیسه بیرون نهند  
 سپید <sup>نشان</sup> هم از شوق روز نرو  
 در ره را نیکنند در برز <sup>جنگ</sup> تنگ  
 برش را از بجز بیان عار بود  
 ازان از سپر کرد و دشمنش کنار  
 سپر را که داغ دل انگاشتی  
 نخستین سو باب عالی شافت

بخو اهد که پروین بدامن کند  
 بدنگونه نوک قلم کرده تیز  
 بهزنا حیت <sup>فتنه</sup> ایچینتند  
 بفرمود بنوشت فرمان دبیر  
 ز ابوان <sup>حکم نمود</sup> بیدان شود ره گرامی  
 قشونی ز ترکان شمشیر زن  
 جوایمان خود جمله محکم اساس  
 بنجا کتبی <sup>پهلو</sup> جامه تش فروش  
 پر از کژدم و مار مانند کوه  
 سبق برده در جنگ از اهل فرنگ  
 چو صیاد پیوسته دائمی بدوش  
 نه آن را شمار و نه این احساب  
 باعدای نوح و باشر <sup>ع</sup> عباد  
 بیکدست مهره بیکدست مار  
 گهی مار را بر هوا سرد دهند  
 سلح بر تن خوشین راست کرد  
 سر ابا شده دیده در راه جنگ  
 قزا گند هم در برش بار بود  
 که می بود در سایه <sup>ع</sup> کردگار  
 همه نقطه باطل انگاشتی  
 اجازت طلب کرده و باریافت

چو پرتاب تیر از کماندار ماند  
 کمان کرد از راستی تیر را  
 چو خود خواند گارش بر خوش <sup>عم</sup> اند  
 بسی رفت در کار تا درگاه  
 سپس بر کف تاه بیت گرفت  
 بصدق صفازره کسب نور  
 به پشت <sup>میوه</sup> میوه نی برآمد شتاب  
 در آمد بسوی پلونه دمان  
 حصار می برگردوی از خار هفت  
 بکند پیکش <sup>آورد</sup> آرد از <sup>بند</sup> بند  
 ره کوی و بر زن <sup>بند</sup> بند گرفت  
 بهر پایه لشکری را گذاشت  
 بهر افسری از دها پیکری  
 بهر سوی آن کند تو پی بزرگ  
 چنان تو بها <sup>چنین</sup> تاب تاب  
 از <sup>چو</sup> چو پیل و آن با پی پیل  
 تو گوئی که در <sup>هک</sup> هک و در <sup>خ</sup> خ تمام  
 شهنش از آن سوی <sup>با</sup> با <sup>ج</sup> ج <sup>لان</sup> لان  
 ملکوت <sup>دگر</sup> دگر گوی اسکوبون  
 بسی افسران دگر بے شمار  
 جهان بان و لشکر جهان در جهان

ادب بیکدم پیشتر از آن زمان  
 که بوسید خاک در میر را  
 تو گوئی ز فرشتش <sup>بش</sup> بش <sup>رسان</sup> رسان  
 نیایش در باشا نوازش ز شاه  
 زمین را بوسید <sup>مندان</sup> مندان <sup>بش</sup> بش گرفت  
 در آمد چو ماه در آمد چو <sup>هور</sup> هور  
 چو بر آب خاک چو بر آتش آب  
 قضا در رکاب قضا در عنان  
 بکیاره محکم تر از باره ساخت  
 یکی کند بر گرد آن کند <sup>قله</sup> قله  
 نه باسیم <sup>خندک</sup> خندک و زربل باهن گرفت  
 بهر شکر می افسری را گذاشت  
 بهر اژدها پیکری لشکری  
 چو بالامی چاه اژدهای سترگ  
 بگردون گردنده راس ز <sup>نبت</sup> نبت  
 که خرطوم پیل <sup>بخت</sup> بخت <sup>بیلی</sup> بیلی <sup>ببالامی</sup> ببالامی پیل  
 شده باز بر حاصیان <sup>صبح</sup> صبح و شام  
 بر آراسته لشکری از یلان  
 بشکر کشی بر کشیدند <sup>نوت</sup> نوت  
 نه صدنی دو صد بل هزاران هزار  
 عنان در عنان و نشان در نشان

همه نیزه بازان گردان فراز  
 بنوک شان در فلک رخنه گر  
 به تیر و سان جمله خیر اوژنان  
 بر آورده از توها پیش روی  
 دهن کرده و توها همچو غار  
 تو گوئی ننگان در یابی شور  
 که گوید که تو با فعی خفته است  
 ز ننگانش این اثر دها پیکران  
 زها چو مار و چو سوراخ مار  
 غذاش شب روز آهن بود  
 شود نرم در روده پولاد که  
 نشسته دلیران بهشت گریه  
 اشارت چنین شد فرمان شاه  
 که یکبارگی بر بلونه ز ننگ  
 اگر ارمنی بود و گر سبزی  
 قدم بر قدم بر سر کف بخت  
 بهر ترکتازی ننگ زنده  
 نمانده کسی کیفیت پیش و پس  
 چنان گشته از هر طرف گرم فیر  
 نکر دهند در حمله بکیم در ننگ  
 گوی خفته بر خاک مانند مار

به بهرام خونخوار سر گرم راز  
 به تیر و کمان به هوا جان شکر  
 چو شیران بر حمله در نیتان  
 یکی آهین بازه از چار سوی  
 که از وی بر آید فی و مار  
 گرفتند و بردند آنجا بزور  
 که این فتنه را از دها گفته است  
 بشوزند چون <sup>ببینی</sup> گاه کوه گران  
 در دهره عین کرم نیش دار  
 که آهن دل و آهن تن بود  
 کند خورده را همچنان باز قی  
 چو چاق کفش جا بود تفتنگ  
 به اسپاه و اسپهبدان ساه  
 که همچون بلونه ز ننگ <sup>ننگستان</sup>  
 بر آورده بازوی آهنی  
 کرد کفش کفش صفت بخت  
 بهر حبت و خیزی ننگ زنده  
 همه بهره و بهنگ <sup>همقدم</sup> و منفس  
 که دست از عنان رفته و باز سیر  
 سپه زوی بانگ داسه تفتنگ  
 گوی ره گرانیده چون سو شمار

<p>گهی چون کمان گاه مانند تیر  گهی گرد همچون حصار می شده  بی هم روان گاه مانند مور  بر آورده بزم را با هنگ زیر  بکار خداوند سرگرم کار  بشوق سجود می سرانگنده پیش  دل از مهر و آرزوم پرده خسته  گهی در قیام و گهی در قعود  یکی ندیده خود در مصاف  رسانند بر عرش تکبیر را  نه شمشیر مسکرونی تیر کرد  که گوئی هم آغوش حوران شدند  یکی در سفر شد یکی در جهان  شده رزگه قبله گاه مجوس  یکی در کمین و یکی در ستیز</p>	<p>گهی راست که خم چه زبا چه پیر  گهی حلقه مانند ماری شده  کفل بر کفل گاه با هم چو گور  دو صد فیر کردند بر یک نفر  ازین سوی ترکان طاعت گذار  وضو کرده هر یک بخون خویش  نمازی بخون جامها سوت  گهی در رکوع و گهی در سجود  یکی گرم سحر و یکی در طوان  شمردند محراب شمشیر را  به پیگار کار که تکبیر کرد  چنان سوی شمشیر عریان شدند  روار و در افتاد در این آن  ز بس آتش فروزی دم دروس  بدینگونه چند می در آویز و زیز</p>
---	---

تخریب شهنشاه زار بخت پیگار

<p>ز خرگاه آمد سو قلب گاه  خند زرد گران تا گران  باین تیغ و تیر باین دروغ و ترگ  لمنی آید از دست تان به چکار  چرا گشته چون تیشه سر با نگون</p>	<p>شهنشاه روزی بعرض سپاه  زار روس ۱۲  زمان در زمان هر طرف دو گفت  در دنیا که با اینهمه ساز و برگ  باین یال و گوبال این بز و بار  پلونه نه خار است نی بے ستون</p>
--	--

گر آن هست آتش شما موج آب  
 ز طعن شهنشاہ و تشنیع و می  
 چو دارا بہر یک مدارا نمود  
 کہ فردا بیاری اقبال و محبت  
 بنا لید ہر یک کہ تا زندہ ایم  
 بہ بینی کہ فردا چہا می کنیم  
 شہنشاہ قومی دل چو شد از سپاہ  
 بیاساتی آن می کہ ہوش آورد  
 بسن دہ کہ تنہا بگردون زخم

بکوشید کا تش نشیند شباب  
 چو شد رنگ شان در رخ پرخوی  
 نہان آنچه بود آشکارا نمود  
 بکوشید در کار و پیکار سخت  
 شد و حکم شد را بجان بندہ ایم  
 چہ پیکار ہا بر ملا می کنیم  
 شد از رزمگہ جانب خواہ گاہ  
 بیک جرعہ خوفم بگوش آوردہ  
 بخورشید تابان شب بخون زخم

### شب آمدن در رزمگاہ

چو خاقان چین را جیش کردہ زیر  
 از ان دلربا لعلبان شگفت  
 کو اکب در خشان شب تیرہ بود  
 خزیدہ بسور اخامار و مور  
 بتیرہ ز شوریدن آمد خموش  
 شب از تیرگی ہمچو بتیارہ بود  
 فرورفتہ شمشیر ہا در نیام  
 و لشکر بر آسود از ترکشاز  
 شد از خواب و غور ہر کسی تلخ کام  
 یکی را ز دل رفتہ صبر و قرار  
 کہ فردا چہ بر روی کار آوردند

بسی لبت چینی آمد اسیر  
 پر پی تیرہ جامی خاقان گرفت  
 چو زنگی کہ در خندہ دندان نمود  
 بر آسودہ در آشیانہا طیور  
 نقیبان بر آوردہ ہر سو خروش  
 سگان را ز غوغو گلو پارہ بود  
 چو شیران پر حملہ اندر کتنام  
 با ساگہ ہر یکے زنترباز  
 کہ فرماہان آتش باشد بجام  
 نمی برد خواہش درین صطبار  
 چہ سرا کہ بالامی دارا آوردند

کرا جاسی باشد بالای زمین  
 کرا دست باشد نگارین بخون  
 یکی بود بیدار چون بخت خویش  
 که یارب ششم را سحر گاه کن  
 بصبح شهادت بر اتم بده

کرا افکند آسمان بر زمین  
 کرا جامه در بر بود نیلگون  
 نیایش کنان در افکند پیش  
 در از ست این قصه کوتاه کن  
 درین طلعت آب حیاتم بده

### فحیابی عثمان پاشا سپه دار سلطان

چو نفور چین سر ز خاور کشید  
 نه آن زنگها آمدنی بکین زنگ  
 دو لشکر بهم دیگر آمیختند  
 دو دریا می آتش بجوش آمده  
 چه رومی چه روسی دو لشکر بهم  
 خروشیه از هر طرف طبل کوس  
 دهل زن بر می دهل زود وال  
 برون آمد از نایب ترکی خروش  
 در آمد بهر زه درانی در ا  
 ز هر سو جوس ناله می کشید  
 نقیبان بهر سو خروشان جویغ  
 میدان دو دیدند از چارسوی  
 خروشید رعد درخشد برق  
 صف زنده پیلان ستوه آمده  
 ز هر سوی روسی سیه زور کرد

ب عالم گرفتار علم بر کشید  
 سترند ازین لوح فیروزه زنگ  
 چو سیلاب سخت از دو سو خیزند  
 دو ابر سیه در خروش آمده  
 چو سیاره وثابت افزون کم  
 که بیدار بخت شهنشاه روس  
 که بدخواه سلطان خور و گوشتال  
 کز خون ترکان در آمد بجوش  
 که اسی مردم میدان بیدان در آ  
 که در سینه دلهما از ان می طپید  
 که باشد کلید در دستخ تیغ  
 نکرده نه از نایب و نی مشت زوی  
 پیلان چون نهنگان بخون گشته غرق  
 سپرد از چون گاه کوه آمده  
 جهان را پر از فتنه و شور کرد

روان پیش پیش از دوا پیکری  
 پس تو پیرفت هر یک دلیر  
 عنان بر عنان و کفل بر کفل  
 رفل کرده خالی و پر دمدم  
 بدین رسم و ره پیش میآختند  
 قضاگر کسی را زبانی نشانند  
 فلک بانگ منبرد که بان پیشتر  
 رسیدند پیرامن رومیان  
 ز بس گوله و رقلب گاه افتاد  
 بیکبارگی مسگرین در گرفت  
 باین در گرفتن که دلگیر بود  
 دل از دست دادند تیرانگنان  
 شهنشاه کوچی چون خشنده هور  
 نظر کرد در طالع روم و روم  
 چو دید اینک رومی گشت پست  
 گهی دستها بر سرین میزدی  
 سه آن طرف گولهای فلند  
 بنازم که ناخورده میست شد  
 بجز افسری شاه را بر گرفت  
 ولی غافل از بخت فرخنده فال  
 پندار عثمان جنگ آزما می

چو انبوه کژدم ز بس لشکری  
 چو روه که باشد بدنبال شیر  
 شان بر شان و رفل بر رفل  
 چو اهل کرم کیسه پر درم  
 بهر دوا و صد مهره می باختند  
 قدر دیگری را بجایش رسانند  
 سه پیشتری شد و پیشتر  
 بگیرند ما دامن رومیان  
 هر اسی بترکی سپاه افتاد  
 زمین تا بچرخ برین در گرفت  
 گرفته مزن کان ز تقدیر بود  
 که گردند <sup>خورد</sup> پاهای چو کمان  
 بکفت دور بینی و دیدی ز دور  
 فراز رسد همچو اهل نجوم  
 برو لشکر رومیان یافت دست  
 گهی با پایا بر زمین میزدی  
 شاه اینجا کله بر هوا می فلند  
 مگوست شد بلکه از دست شد  
 که رومی باین همچو مه در گرفت  
 که همه زود آید برون از وبال  
 خردمند و نادان دل تیز را می

محیطی و چون کوه آتش بجوش  
 نرسید از پشت گرمی بخت  
 یکی جامه سُرخ در بر کشید  
 دو گانه ادا کرد و بگریست زار  
 نُخ از عجز مالید بر خاک پاک  
 سپه مقتدی گشت او مقتدا  
 نیایش کنان بارخ تابناک  
 ندانم بکوشش چه تمیز گفت  
 ز حاجت شاه شاه شد بر کعب  
 سرانش پذیرفته او هر چه گفت  
 بجوشید و هیچی بر نگاورید  
 گه در یارو گه در یمن  
 سمنش که می گشت در کوه و دشت  
 دگر باز <sup>۱۱</sup> بر شد بر بخش دگر  
 ز بس بود اینم بر رفتار چست  
 بر آمد دگر بر هیون سوم  
 بدم اختری بود و بناگه دار <sup>۱۲</sup>  
 بسم چنگ <sup>۱۳</sup> هنگران میزد  
 در خنده رخشی چو آذر گشت <sup>۱۴</sup>  
 ز بهر چنین تو سن شاهوار  
 به سپید چو پیش آرم یافت

نهنگی بکفت از دها بی بدوش  
 که دیوار سست و سیلاب سخت  
 چو خورشید سوز شفق بر کشید  
 سپه هم شد از گریه اش نسکبار  
 کلید در دست جستی بن خاک  
<sup>۱۵</sup> پشیمان دعا کرد و اجابت خدا  
 چو تمیز برداشت سر از خاک  
 که بر خاست از جامی و بکی گفت  
 بر عیبی که بالای منبر خطیب  
 نه گوهر که گوش جهانی بسفت  
 گه در ازل بود که در ابد  
 گه بر سپهر و گه بر زمین  
 ز بس تیز رفت از جهان در گشت  
 در خشان در خشی حامل بر  
 روان شد پس اهورا نخت  
 که طاووس دم بود و لولا دم <sup>۱۶</sup>  
 کزان روس <sup>۱۷</sup> ایتره شد زنگار  
 که بر آه <sup>۱۸</sup> نین پیران میزد  
 که میر آغورا و سز و پور اسپ  
 بیایست <sup>۱۹</sup> رمی چنین شهسوار  
 فلک <sup>۲۰</sup> افرمان خود را یافت  
 یعنی اسپ <sup>۲۱</sup>



بدان فحلی آمد سو فوج روس  
 قضا شد گمان و قدر گشت تیر  
 گه بر صف است دیدی که فریغ  
 گه بر میان بانگ بر زد که بس  
 گه آمد لعل و دلاسا نمود  
 گهی بر صف زنده پیلان دلیر  
 بسکیو بر اہیم با تیغ و ترکش  
 بہر حملہ قلب لشکر شکست  
 بسکیو می داشت منزل بہرہ ۱۲  
 غالب بی از راه زود  
 سواری ز روسی سپہ شد پدید  
 یکی نیزہ میداشت غالب پشت  
 چنان بر ہوایش بود از سمت  
 چو بر نیزہ مروگران ساق بود  
 دلیران کہ بر کوب سپہ سختند  
 زومی ہر یکی خویش با برسان  
 خدنگ و سان خوردہ بر یکدیگر  
 بترکی سپہ بانگ بر زد نصیب  
 ز ہر سوی ترکان بخو نخواگی  
 یہیں زد بر ایسر بر این بسیار  
 دو لشکر در آ میخت چون بار نور  
 بہر لطمہ طوفانی آ میختند

کہ داماد در حلقہ گاہ عروس  
 زمین گفت با لالک گفت زیر  
 گہ جانب چپ دیدی کہ سیر  
 گہی بر صف پیش باندمی کہ پس  
 عیار سہر آشکارا نمود  
 شدی حملہ آور چو بر گلہ شیر  
 بداندیش را کردہ دعوت برگ  
 کہ بہا بر اہیم آذر شکست  
 بخندق شدہ سنگ راہ عبور  
 چو مغلوب زد ک غالب رسید  
 بنافش سپرد بر آمد ز پشت  
 کہ افغان ز روسی سپہ شد بلند  
 مگو نیزہ کان نخل و قواق بود  
 چو موران باری در آ میختند  
 چو بر شعلہ شمع پروانگان  
 بذوقی کہ اہل ہوس نشکر  
 کہ نصر من اللہ فتح قریب  
 شدہ حملہ آور بسکیو رگی  
 پیادہ بر آوردہ گرد از سوار  
 دو دریا یکی شد چو شیرین چو شور  
 بہر لطمہ برقی ہی می سختند

ولی اختر ز رویان گشت پست  
 نشد هیچ منصوبه سودمند  
 سواری که میجست راه نجات  
 هر آنکس که می تافتی روز سینه  
 دل از دست دادند تو پنگنان  
 کس از دست آن نیزستان بست  
 بهر سوز آسب آن باد سخت  
 ز بس گرد بر ترک و جوشن زدند  
 یکی ناله سر کرد و دیگر تفنگ  
 ز بس کشته شد شسته از خوب زشت  
 از آن نیز دستان بهنگام کار  
 ز بر گشتگیهای سخت زبون  
 در آمد ز پاس و موزون شان  
 لو امی ظفر کرده ترکان بلند <sup>ای نامت</sup>  
 تا کس شد از شربت مرگ سیر  
 بسی خانه کان روز بر باد شد

که دل رفت از دست از کار دست  
 که بگشت فرزند بسی پل بند  
 اجل اسپیر اندر بست که مات <sup>یعنی عاقبت باغیا</sup>  
 تفک میزد می تف بریش حسین  
 ولیکن سلامت نبردند جان  
 بجز ترکان حبت جهان نجست  
 سرازتن فتادی چو سید خست  
 مگر سکه چون زر باهن زدند  
 گر این مشت بر سینه زد آن خندنگ  
 نه جا در سقر ماندونی در هشت  
 چو مزدور کاهل جل شرمسار  
 شده رایب و سیان سرنگون  
 علم گشته فواره خون شان  
 که شد در جهان نام عثمان بلند <sup>بلند گشته</sup>  
 با کس که آن زنده آمد اسیر  
 بجز اینکه زندانی آباد شد

مضطرب شدن شهنشاه روس

شهنشاه چون از لشکر کوه دید  
 فرورخت از چشم غم دیده خون  
 در انداخت بر پهره خود نقاب  
 سبک از سر کوه آمد فرود

که روسی سپه را هنریت رسید  
 دلش خون جگر خون دیده خون <sup>فکست</sup>  
 جهان تیره شد چون گرفت نقاب  
 بی آفتاب سر کوه بود

پی صید آهو در آمد دلیر  
 باهی گزشتن در ننگه شست  
 رنج چون گلشن ز عفران بار بود

چه دانست که آهو کند صید شیر  
 همش شست هم رفت باهی دست  
 ولیکن لب از خنده بزار بود

### خبر دادن عثمان پاشا از فتح تابی سلطان روم

پهدار عثمان چو شد فعیاب  
 بسر رشته تلکرافت از مضام  
 که اقبال سلطان چو شد بایر من  
 ز مهرت کسی را که عزت دهند  
 ازان فرود سلطان چو گل تازه شد  
 ز بس لائق سرفرازی شد او  
 بیاساقی آن دار و دردمن  
 بمن ده که دل شاد و خندان شود

غنیست دست آمدن حبیاب  
 سلطان خبر داد او پاک از گزان  
 عدو کرد و پی گم به پیکار من  
 سردگر چنین گنج و نصرت دهند  
 جهانی ز شاد می بر آوازه شد  
 مخاطب عثمان غازی شد او  
 که گلگون کسند همیره زرد من  
 در و بر من آتش گلستان شود

### خالی شدن بلونه از عثمان پاشا

چه نیزنگ ار و جهان دوزنگ  
 ز خمخانه چسبج بیجا ده نام  
 یکی را بود یامی اندر رکاب  
 دهد گرگ را پنجه صید گور  
 خان را بود روز بازار با  
 کند مشق صید گنی صبح و شام  
 ولی نیست کزومی آزار نیست  
 آگهی یوسف را بزندان برد

که که لعل و گه خیزد آتش زنگ  
 یکی می بجام و یکی خون بجام  
 یکی را دهد جائے اندر خلافت  
 سگان را بشیران در آرد بشور  
 گل از خار می بیند آزارها  
 بسی مرغ زیرک در آرد بدلام  
 نه آزا ده کو گرفتار نیست  
 ز زندان بر آرد با یوان برد

گهی صلح را جنگ گردد سبب  
 ز خونریزی آسایش آرد پدید  
 کتایش بدید آرد از بستگی  
 گزارنده سرگذشت نخست  
 که چون خورد روی زدی شکست  
 برابر و گره زد بکین خج استن  
 ز شهروده و دشت در بحر و بر  
 بجای کسی از اهل لشکر نماند  
 زدی پویه چندانکه بیک نظر  
 چه گاه و سپهر و چه گاه د زمین  
 بود آنقدر گرم شد از هجوم  
 ز انبوه فوج یار و یمن  
 شد از بسکه در عرصه گاه نبرد  
 گل از خاک جائی رسیدن نیفت  
 دگر کرده گرد پلونه هجوم  
 از یک سوی و سوی سبب نصبت  
 به بستند بر رویان راه راه  
 از آن گشته بر رویان کاتنگ  
 نه بار و دزدانکه به برصاف  
 تهی کیسه گشته از کار توس  
 نه از خوردنی ماند در خوردشان

بود آرد تلخ بیمار تب  
 شود خون چو فاسد بیاید کشید  
 کند کار مرهم جگر خستگی  
 چنین می گزارد سخن اوست  
 بجنگ لکزد کمر باز بست  
 بفرمود لشکر بر آراستن  
 شده لشکری جمع بجد و دم  
 و گر ماند جز پیر لاغر نماند  
 نشده شهر جز به تیغ و سپر  
 ارا به کشتن آمد بمیدان کین  
 که بگداختی سنگ مانند موم  
 نیامد برون دست از آستین  
 زمین پر ز گردان هوا پر ز گرد  
 نم از ابر راه چکیدن نیافت  
 ستوه از هجوم آمد آن مرزوم  
 کله دار رومانیه یک طرف  
 گرفتند از هر طرف ماه را  
 که آخر شد و جمله سامان جنگ  
 کند روز کی چند دیگر کفایت  
 و بسیکن پرازشور سر با جو کوس  
 ولی همچنان روزناوردشان

زنا خوردن از جان خود گشته سیر  
 نشد سحکس بیدل از محط نمان  
 هتی از علف آمد آن عرصه گاه  
 سپیدار عثمان چو این حال دید  
 یکی با سران سپه شد دوچار  
 که در وقت طوفان و سیلاب سخت  
 شدن غرقه در آب تیغ و سنان  
 شود بخت اگر یار چون جبرئیل  
 بهر سو کنم حمله با این سیاه  
 بسی رفت ز نیگو گفت و گفت  
 نماند چو در پرده آواز کوس  
 ازان حلقه آمد برون چون نظر  
 شهنشاه چون زان خبر وار شد  
 بر آراشت فوجی بزین حرب  
 جاسخی بر آورد با صد خروش  
 ز فوج یمن و گروه یسار  
 به پرتاب تیرتی ز هر یک طرف  
 بهر پای لشکر بے حساب  
 بدنبال هر توپ از بهر کار  
 از آن سوی روی سپه در تاب  
 ز توپ و تفنگ آنچه در کار بود

بخون خوردن بدگالان میر  
 که خوردند بر سینه زخم سنان  
 ستوران چون کوه گشته چو گاه  
 بیکباره آتش ز جیش برید  
 چنین کرد و راز نهان آشکار  
 ازین ورطه برون توان برد  
 بود بهتر از مرگ بی آب نمان  
 و هر کوه در راه مار و دخیل  
 اگر کوه باشد توان کرد راه  
 پذیرنده پذیرفت و گونیده گفت  
 شد آگه ازین حال جابوس بدس  
 دوید و رسید و رساند این خبر  
 تو گوئی که از خواب بیدار شد  
 چو هفت آسمان تو جو پیش پس  
 چو دیوار اسکندرا ز هفت جوش  
 کشیده چو در گنگ محکم حصار  
 کشیده بدنبال هم چند صفت  
 بهر گام تونی بعد آب تاب  
 بکیو پیاده بکیو سوار  
 چو بر صید در آج و تپو عقاب  
 بسی از ارا به که پُر بار بود

هم آنانکه مجروح بودند و زار  
 گرفتند و بردند همراه خویش  
 چنان آمدند از بلون رود  
 بروسی جناب آنچنان تاختند  
 شده برهم از بسکه میدان کین  
 ز بس تیر و ناخج و ماد م زدند  
 نه از توپ نی و نی از تفنگ  
 ز هر مور چاپی گذشته چنان  
 چو بر قلب و سی در آتشکست  
 یکی ساعتی سر ساقه کشید  
 در آمد <sup>عثمان</sup> سید زبالای زمین  
 فلک گر چه <sup>چنان</sup> است کند اور از پای  
 چو دیدند نام آوران و سران  
 نمودند هر یک کزین ترکتاز  
 برین گفته هر یک بجار آمده  
 بناگاه جاسوس آگاه کرد  
 چو از ماتی یافت بلجای ما  
 پذیرا نباشد اگر تال من  
 که ناگاه آن فتنه هم رونود  
 گلو لشکر از هر کس را آمده  
 فرور بخیت ووسی از هر کنار

و گر رخت و اسبابها بیشتر  
 سپه از پس تو پیا پیش پیش  
 که از هر دو سو شد و آن جوی خون  
 که میشنایان را پس انداختند  
 یکین گشت ایسر شد ایسرین  
 چو فرگان چه صفها که بر هم زدند  
 نه از از دها ترس و نی از بلنگ  
 که از هفتت خوان رستم داستان  
 به پیکار ساقه کشادند دست  
 بساق پهدار عثمان رسید  
 تو گوئی فتاد آسمان بر زمین  
 و لیکن چو پایش نشد ملزجائی  
 که از پا در آمد سر سروران  
 بسوی بلون توان رفت باز  
 ستیزه گشتان ره پار آمده  
 که ننگاه تاراج بدخواه کرد  
 در دن رفت و نشست بجای ما  
 رسید شکر انیک بنبال من  
 پراگنده شد هر طرف همچو دود  
 که ابرسیه زاله بار آمده  
 بیگ ده بده صد بصد کهنار

چنان فوج روسی نمود از دحام  
 شد آن فوج پر کار میدان جنگ  
 سپه دار فرزند <sup>عثمان پاشا</sup> هوشمند  
 بخود گفت کاین وقت فرزنگیت  
 نه بچید سر از حکم تقدیر کس  
 بجای می که سودی نباشد بجنگ  
 چه حاصل که هنگام مردن مرا  
 خصوصاً کسانیکه از وقت کار  
 چرا لشکر را کشتن <sup>جنگ</sup> دهم  
 گر آزرده دل خسته جانی شود  
 بهر حال چون جنگ بهتر ندید  
 تبرکان بزوبانگ بس تند تیز  
 کشیدند یکیک ز پیکار دست  
 دو لشکر برآسود از ترک تاز  
 سپه دار روسی در آمد دلیر  
 بدو تیغ خود داد عثمان زاده  
 نهاری از خواست بهر سپاه  
 دو دیدند در رفتند از هر طرف  
 کباب ترودان <sup>نک</sup> گرد و پیر  
 شکم شد پراز خورد و دل <sup>نک</sup> ز پرورد  
 ز بس گرم و سردی دیدن شان

که شمشیر نامد برون از نیام  
 ز پر کار بر نقطه شد کار تنگ  
 بدانش دران کار شد کار بند  
 که فرز انگی عین مرد انگیت  
 ره سبیل نتوان گرفتن بخش  
 نه جنگ است بلکه ننگ و تنگ  
 بود خون حلقه بگردن مرا  
 نه شب خواب و نی صبح کرده نهار  
 همان به که خود را به دشمن دهم  
 از ان به که دیران جهانی شود  
 بجز صلح اصلاح دیگر ندید  
 که با سخت و طالع نشاید ستیز  
 نظر بر نشان باند و پیکان بست  
 در هزار هر دو سو گشت باز  
 چو شیر می که آید بزود یک شیر  
 که گشت بجان جهانی نهاد  
 که کاهیده بودند مانند گاه  
 غلامان روسی طبقها بگفت  
 گرفتند و خوردند و گشتند سیر  
 کشیدند هم آه و هم آب سرد  
 بدان خورد و نوش آرمید نشان

فرستاد گردون چار اسبه شاه  
 روان شد سپه <sup>غسان</sup> براه نیاز  
 شهنشاه بستود و بنواختش  
 بدست خودش داد شمشیر را  
 نشد بر کسی آشکار آن هفت  
 چو این دولت تازه اشاه یافت  
 سپه <sup>غسان</sup> آرد را نیز همراه برود  
 بر آند دانشوران یک قلم  
 میانجی بیاید همانا چنین  
 چو صفرا و سوا بهم جمع بود  
 سپس داد اردوی نویسنده

که شد اختر روم را جلوه گاه  
 بیا بوس شاه آمده سرفراز  
 بگری زر جاگه ساختش  
 که شمشیر بید چنین شیر را  
 شهنشاه چه گفت او چه از وی شفقت  
 شو تختگاه شاد و خرم شافت  
 که دوران بدو این امانت سپرد  
 که او کرد در صلاح اصلاح هم  
 که کنگر صفا جوهر کنگبین  
 قضا هفت اندام اول کشود  
 که تحلیل شد در دیر نه

### بقیه حال بعد از خالی شدن بلوچه و صلح با هم

کجا فرستم از عرصه کارزار  
 سخن باز رانم از ان پایه لغز  
 که روسی سپه چون بلوچه گرفت  
 بفرست <sup>دشاه</sup> سلیمان در آمد دست  
 ز شکا شهابش برود آمده  
 رعایای قارص <sup>نام</sup> جل کینه داشت  
 بهر حاجی آورده <sup>نام</sup> روسی هجوم  
 خشک در ره و میان کس ز بخت  
 بهر جا که روسی سپه داشت جا

که باشد هنوزم بدان عرصه کار  
 برودن آورد کلکم از پوست مغز  
 جهان صورت باز گونه گرفت  
 که مهر سلیمانیش شد ز دست  
 ولی کس چه داند که چون آمده  
 که مختار با شاکه داشت و گذاشت  
 چه در ارض <sup>نام</sup> دم و چه در زمزم  
 بجز باد کس خاک میدان نه بخت  
 بان یای مردمی نمیشد پای  
 مددگاری <sup>۲</sup>



ز هر منزلی جنگ ناکرده رفت  
 ندانم خود این مصلحت بودشان  
 بسج خردست اینجا چو بیسج  
 بر اندازد هر کس قیاسی نمود  
 ولیکن شود اینقدر آشکار  
 بهم نخت و طالع چو دمساز شد  
 بسرشته تلگران از دوسو  
 دو قیصر هم <sup>تاریقی</sup> تهر بان آمدند  
 فرستاد هر یک امینان خویش  
 سخن چون طراز گذارش گرفت  
 سران از نگارش چو پرداختند  
 چو من خود نبودم بمیدان جنگ  
 که خواهد شد <sup>کتابیا</sup> بعد ازین سودند

ندانم چهار پس پرده رفت  
 که سلطان بدینگونه فرمودشان  
 بگفتار هر سزیه گوئی پیچ  
 که دانند که در پرده پنهان چه بود  
 که بر صلح و اصلاح افتاد کار  
 ره آشتی از دوسو باز شد  
 بجنش <sup>صلح</sup> در آمد رگ گفتگو  
 سخنها بے در میان آمدند  
 که ظاهر کند راز پنهان خویش  
 گذارش <sup>سوا</sup> از نگارش گرفت  
 مسجل بهر نشان ساختند  
 چه گویم که باشد چه تاوان جنگ  
 که آسمان میرساند گزند

### رخصت گرفتن عثمان پاشا از شهنشاه روس آمدن در رم

شهنشاه را این بیان نیست کم  
 همان ماهی کش در آمد شبست  
 چو او کارهای جهان کرد راست  
 بناچار دستوری بار داد  
 نوازش بے کرد در کار او  
 ز بس شاد و خرم سپیدار شد  
 سر عزت او بگردون رسید

که نخبه آرد دارد اندازد رم  
 بناچار بابت دادن زد دست  
 جهان داد خود از و بازخواست  
 که رخصت بثمان سپیدار داد  
 نمود آنچه آمد سرا و ارا و  
 سهی سرواد شاخ پر بار شد  
 که با بوس خدمت بجای آوردید

سوروم آمدان مرز بوم  
 دیگر آب رفته بجو آمده  
 همه فوج بحری بگاه سلام  
 گروهی بهر سو پذیره شدند  
 سپه هم بطبل و در آ آمده  
 فلک انجم آورد بهر نشار  
 چو از مرکب و دوی آمد فرود  
 نخستین بیابوس سلطان رسید  
 مه و مهر را داغ بر دل نهاد  
 لگو بوسه تمنای اخلاص بود  
 جهاندار از بکه شد شادمان  
 بهر منزلی کوش نوبت زدند  
 بهر خانه بز می بر آراستند  
 چو حاصل تبرکان شد آسودگه  
 چو شمشیر هارفت اندر نیام  
 بیاساتی آن می که مستی بود  
 بمن ده که جامی پرازی گنم

بهر سوی کرده هجوم اهل روم  
 لگو آب جو آبرو آمده  
 سمک تا ساز و صلائی بعام  
 کواکب بنظاره خیره شدند  
 نوازندگان در نوا آمده  
 هو الاله و گل بره کرد بار  
 روان گشت گوئی که دریای جود  
 بلی قطره آخر بعنان رسید  
 که سلطان به پیشانیش بوسه داد  
 که تمنای عثمانی خاص بود  
 جهان نیز شد از سر نو جوان  
 بهر محفلی ساز عشرت زدند  
 بر آشگری زهره را خواستند  
 بیاسود کلکم ز فر شو و گه  
 کشیدم زبان من هم آخر بجام  
 نه مستی که از خود پرستی بود  
 که طوبار اندوه را طی گنم

### خاتمه کتاب

الای سخن سنج دانش پسند  
 علم از ره نکته رانی گذشت

زبان در کش و کشن ان از چون چند  
 رگ ابراز در نشان گذشت

زبان آوری تا کجا بیدریغ  
 عنان درکش قه‌بی برارش من  
 کمان را مکن زه که نخچیر نیست  
 چه گویم که شرمم ازین گفته باد  
 هنوزم بترکش دوصد تیر هست  
 هنوزم بود همچنان تیغ تیر  
 زبان تا بگفتار شد رام ما  
 من این داستا زاکه لشم نگار  
 ز اخبارها آنچه اندو خستم  
 ز تقدیم و تاخیر بر من بگیر  
 چه پذیرفت این نظم از من نظام  
 چه خود نام این نامه بقصرست  
 مرا این داستا زاکه خوانیم ما  
 ز ارژنگ نقش و نگار عزیز  
 بالش نوشت اینچنین کلک من  
 هزار دوصدست و پنج و نو  
 امیدم چنان هست از کردگار  
 بود آرزویم ز درگاه او  
 بیاساتی آن باده نشین

ستیزه نباید چو شد کند تیغ  
 درین عرصه خود را بر آتش من  
 نه نخچیر در حبه یک تیر نیست  
 بنا گفته عذرم پذیرفته باد  
 جهان پر زهر گونه نخچیر است  
 هنوزم همان دستگاه ستیز  
 چه نخچیر کان نیست در دام ما  
 همانا زبانی بود یادگار  
 سواد دل افزوز افرو خستم  
 گز و نیست اهل سخن را گزیر  
 بنام آور نام بر آورده نام  
 اگر قلب آن مسکنی بهترست  
 بماند ز ما دُنس انیم ما  
 همین بس بود یادگار عزیز  
 کزین نامه افزود قدر سخن  
 که دادم درین نامه داد خرد  
 که باشم بر اهش مدام استوار  
 که رو بر نگردانم از راه او  
 که ماندست باقی زد در پسین

بمن ده که تاراج هوشم کند  
 بتاراج هوشم خموشم کند

# فِی التَّشْرِیْحَاتِ

## ثنوی در بیضا

که هر بیت آن ذد بحرین ذد قافیتین مع التجنيس است يكے بحر سریع مطوی کسوت یا موقوف مفتعلن مفتعلن فاعلن یا فاعلات دوم رمل مخزون یا مقصور فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلات بلکه اکثر ایاتش سه سه چهار چهار قافیه دارد بعضی سراپا مقلد و سجع است قطع نظر ازین صنایع و بدائع صنعت مقطع و منقوطه و غیر منقوطه و فوق النقطا و تحت النقطا و قلب ثنوی حسن تعلیل و استنباع و غیره از محاسن فصاحت و لطائف بلاغت نیز ایراد یافته که پر توے ازین مثال در عالم مثال بر طبع کسے متافه - چونکه نم حقائق این ثنوی در قائل این نقش نوی موقوف بر تعریف تجانیس بود لهذا ضبط آن درین جدول لازم نمود :-

شمار	اقسام تجانیس	تعریفات	امثال که اکثر هم ازین ثنوی است
۱	تجنیس تام مائل	دو تجانس در نوع و عدد و هیأت و ترتیب متفق و معنی مختلف بود	شور شور - روان روان
۲	تجنیس تام مستوفی	در عدد و هیأت و ترتیب متفق و در نوع مختلف بود	روی روی - مدار مدار
۳	تجنیس مرکب تام متشابه	دو تجانس متحد الکتابت مرکب باشد یا مفرد و مرکب	بالات بالات - کمت کمت
۴	تجنیس مرکب تام مفروق	دو لفظ مختلف الکتابت مرکب باشد یا مفرد و مرکب	دلبری دلبری - طبلسان طبلسان
۵	تجنیس مرکب مختلف	متفق الحروف و الترتیب و مختلف الکتابت و التلفظ	از انصان - ازان صاف
۶	تجنیس مرفوع	دو لفظ مرکب از کلمه و جز و غیر مستقل کلمه دیگر	نور آیتی - رایتی
۷	تجنیس صوتی	دو لفظ متحد التلفظ که در یک حرفی مکتوب غیر ملفوظ باشد	جامه بین - جامبین
۸	تجنیس محشر	دو لفظ از حرف غیر منقوطه متحد الکتابت و مختلف الحرف	مجرم مجرم - در دایمه در دایمه
۹	تجنیس ناقص متوج	در اول یکے از دو تجانس حاضر زائد باشد	سرافسر - جود و جود
۱۰	تجنیس ناقص متوسط	در وسط یکے از دو لفظ حرفی زائد بود	برق بیرق - دراز دراز
۱۱	تجنیس ناقص منطون	در آخر یکے از دو تجانس حرفی زائد باشد	بسل بسله - موی موی

۱۲	تجنیس ناقص مذیل	در آخریکه از دو لفظ دو یا سه حرف زائد باشد	یم یمین - نوای نوآین
۱۳	تجنیس مضارع	حروف هر دو متجانس متقارب المخرج بود	بادی حادی - راه راج
۱۴	تجنیس قلب کل	از قلب حروف لفظی عالی ترتیب لفظی دیگر حاصل شود	نستج حفت - رام مار
۱۵	تجنیس قلب بعض	از قلب حروف غیر مرتب لفظی لفظی دیگر حاصل آید	مرحوم محروم - تمر رستم
۱۶	تجنیس جامع	انچه در ان قلب بعض و حسرنه زائد بود	آزر - آرزو
۱۷	تجنیس مقلوب مجتج	قلب لفظ اول مصرعی یا مبتی لفظ آخر آن واقع شود	مار زلف ادو لم را کرد رام
۱۸	تجنیس مقلوب ستوی	از قلب حروف مصرعی یا مبتی عالی ترتیب همان مصرع یا بیت بر آید	دیدۀ مانا سه هم آن آمد دید
۱۹	تجنیس مزدوج	دو متجانس در یک مصرع با هم متصل باشد	خنجر تو خنجر خنجر برد - احمد احمد
۲۰	تجنیس خطی تصحیف	دو لفظ متحد الخط و مختلف اللفظ مرکب از تمام منقوط یا بعض بود	یم نم - پید نشان بید نشان
۲۱	تجنیس اشتقاق	دو لفظ از یک ماده حروف مشتق باشد	شکیب - شکیب
۲۲	تجنیس شبه اشتقاق	دو لفظ متشابه از ماده مختلف مشتق باشد	گشد - گشاید
۲۳	تجنیس اشاره	مجانست لفظی با اشاره حاصل شود نه از لفظ	ریش موسی با سم خود تراشید شد
۲۴	تجنیس متداحل	در هر یک از دو متجانس دو تجنیس مختلف باشد	بوزر نوز - قوبا طوبا
۲۵	تجنیس مرصع	از تکرار مصرع متحد اللفظ و الکتابت معنی دیگر حاصل شود	طالب جوهر خری اینجا که هست
۲۶	تجنیس لاحق مثال	سوائے حرف اول همه حروف متجانس باشند	روضه حوضه - فرگاه درگاه
۲۷	تجنیس لاحق اجون	سوائے حرف درمیانی همه حروف متجانس بوند	قصر - قبر
۲۸	تجنیس لاحق ناقص	سوائے حرف اخیر همه حروف متجانس باشند	آزار - آزاد

تشریحات

۱۵- ای حرف مذاجناب کبر یا منادی سرالفتح فرق در اس معرون و بمعنی نگر و خیال زد و در وقت میل خورشید  
 و فوق دزبده و خلاصه و خالص و بالضم یعنی خرابی که از برج سازند نوعی از رقص باشد مشبیه با غشتک،  
 شور بود بجدل نکین و کلمه غم و لذت معرون و آشوب و غوغا در فریاد عشق و جنون و سعی و کوشش و زور کردن  
 و شستن و پاکیزه ساختن و ناسه رومی که نفیر باشد پس این ز معنی شور را در نه معنی سرنگ کور ضرب دهند  
 در یک مصرع هشاد و یک معنی محبتیق لغت بر محل صحیح جمله نماید منشور فرمان پادشاهی درین شور و آتجنیس  
 مرکب و مفروق است و تا قافیه انسر و سرجنیس زائد حاصل آنکه سرم از عشقت در تابست و نامت زمینت

یا آنکه سرم که عنوان کتاب وجود است از سواد سودایت آرایشی و سر بهر نامه از نامیت تاج پیرایشی دارد  
 ۱۵۰ بدانکه این شعر تمام مقفی و سجع است و پنج قافیه دارد و معنا بر عایت قافیه رعنا بالف نوشته شد معنا نگار هم فاعلی  
 اے نگارنده معنی نگار خندا نقش و کنایه از مستوق رعنا و درنگ خالی نقطه سیاه و بردیانی حاصل آن کلمه قافیه  
 معرفت تومی نگار در رقم از خال تو جلوه مستوق رعنا دارد از خال مراد زینت هست یا برد سیاه با اعتبار سواد  
 نکته لفظ رقم در رعنا نگار و در خال دارد یعنی دو نقطه دارد و نیز این شعر مضمون لوح و قلم ظاهر می کند یا از قلم  
 قلم مصنف مراد است و رعنا نگار همین ثنوی که با اعتبار و در بحر رعنائی اے دوزگی دارد

۱۵۱ این شعر تمام مقفی و سجع است پنج قافیه دارد و در آخر تجنیس مرکب مفروق سرخیال و آغاز تحمید حمد کردن  
 تا ب طاقت در رونق و فروغ حاصل آنکه اگر چه آغاز کتاب از حمد و ثنائی تست لیکن طاقت بیان توحید تو  
 که دارد و هر گاه توحید ادا نه شود تحمید نیز ادا نه شود -

۱۵۲ این شعر هم چهار قافیه دارد و در آخر تجنیس مرکب تام مفروق بسم الله گفتن طلیسان یعنی اول و کسر لام  
 چادر لسان زبان این مسئله کنایه از حمد یا کتاب حاصل این مسئله رازبان طے میتواند کرد و بشرط اینکه بسم الله  
 طلیسان مرحمت بر سر کشد و پیداست که هر چیز بسم الله شروع کرده شود با تمام رسد نسبت طلیسان به بسم الله  
 که بر سر بهر نامه باشد ظاهر است -

۱۵۳ بسل! بسمه تجنیس زائد منزل بریدن قطع منزل کردن و اصل رسیده این مرحله کنایه از حمد بریدی یعنی قاصد  
 این شعر چهار قافیه دارد و حاصل هر که دل خسته بسم الله است و اصل است بریدی کامل است چه کمال بریدی منزل  
 رسیدن است و پیداست که هر چه با اسم الله شروع کرده شود با تمام رسد -

۱۵۴ بن پنج این نخله بسم الله یعنی خاص یم در یا عیسی دریم و نخله صنعت مراعات النظیر حاصل زیر این درخت  
 در یا نیست که هر یک از صالحین و صالحات تشنه آنت اے طالب آنکه نکته بن مراد آخر بسم الله است که رحمت  
 و یم دران واقع است -

۱۵۵ یم نم صنعت تصحیف و تجنیس خطی حاصل از در بای احسان تو سرخوشم و در یا هم از فیضان تو سرست  
 مستی در یا باعتبار شور و گفت و موج ظاهر

۱۵۶ رائق شراب صاف مرون و شراب این شعر تمام مقفی و سجع است صان و انصاف تجنیس زائد و طرزه صنعت بن  
 این که هر دو مصرع سواے حرف را و لام متحد در حروف مختلف در کلمات است حاصل اینکه در بای رحمت تو  
 بنایت صان است باین سبب صان مرحمت تو ای شراب مرحمت تو در خور توصیف است

۱۵۷ نشان علامت و فرمان حاصل اینکه این همه بگفتا که گفته شد از بسم الله بیکت نام تو ظاهر شده اما بید نشان

میخبراند یا اینهمه نام و نشان مراد دنیا و مافیها

۱۵۱

(۱) بان کلمه تنبیه زیاد مخفف از یاد و معنی زائد حاصل ثنائی تو باعث از یاد مرمتهاست تست ۱۲

(۲) مرزبان زمیندار و نگهبان زمین بی مرزبشار در آخر تجنّیس مرکب تشابهست حاصل مزرعه انعام تو  
 بے نگهبانست اے هیچ مانع ندارد هر یک از و متمتع می شود و زبان از نام تو بهره اے بشمار ولدتهاست  
 فراوان می یابد سکه سوطن و سے بدو یائے اضافت حاصل درگاه اجلال تو بر تر از دهم و گمان است  
 و دخل در احوال تو بدگمانی است و نتیجه بدگمانی پشیمانی است سکه فرمان بر مطیع فرمان بر بضم با قاطع  
 فرمان فرگاه بمعنی حضرت حاصل فرمانبران مقبول و نافرمانان مردود درگاه تواند سده دُرّه بالضم و  
 تشدید را در کلان تاب طاقت و بچیدگی و آب در رونق و رّه بکسر و تشدید را تا زیاده فر شوکت و نشان  
 و رفعت و نور ذره و دره صنعت تصحیف و تجنّیس خطی فرکان تجنّیس زائد دُرّه بضم و کسر تجنّیس محض  
 تا تجنّیس تام حاصل هر ذره راهت تاب گوهر دار و یا هر که خاک راه تو شد قیمتی پیدا کرد و فر تو بر کافران  
 حکم تا زیاده دار و سکه جدار دیوار این شعر تمام مقفّ و مسجع است در آخر تجنّیس مرکب تشابه حاصل  
 هر ظلال سد منظر تست بلکه در دیوار منظور نظر تست سده باشد جانورے شکاری پران فرمان خاشه  
 خاشاک اے باشد حکم تو صاحب شهرت یعنی حکم تو تو هست و خاشه راه تو بال باشد دار دایه ادنی از تو  
 قوت اعلی دار داین شعر تمام مقفّ و مسجع در آخر تجنّیس مرکب مفروق است باشد و خاشه تجنّیس لاحق است  
 سده خنجر گلو سنجر نام بادشاهی دم نفس زخون دم تیغ و دم آب گویند خنجر خنجر تجنّیس خطی و با سنجر جناس لاحق  
 برو بضم و بفتح تجنّیس محض آب و آتش مقابله حاصل تو آن قهاری که قهرمانا از مقهور می سازی و آتش غضبست  
 آب خنجر را هم میسوزد سده بر کار قلم نقاشی و دایره و حلقه و بضم و انا و عیار بر گوشه و کنار هر شے حاصل از جاه تو  
 از آسمان در دهم حیت افتاد و سلسله ایستاد پر کار و پر کار تجنّیس محض مرکب است داین ز آسمان پر کاریست  
 که بدست قوت تو میگردد و هر یک مطیع تست سده بشیر بشارت دهنده شکر استعاره از عفو و شیراز اشک  
 حاصل گرین از بخشش تو مژده مید بر چنانکه شکر ز خورشیرست عفو لازم گریتین سده رایت علم مهر محبت  
 و آفتاب آیت نشان و علامت حاصل قهر تو هم در حقیقت محبتست و آفتاب جلال و جمال تو آتش و نور  
 هر دو دار و قافیّه ادل تجنّیس مرزود و دوم تام مائل تهر و مهر آتش نورلف و نشر مرتب سده شیرین و شور  
 اثبات مهر و قهر حاصل مهر تو مانند آب شیرین باعث تسکین است و قهر تو چون آب شور سبب شورش سده محرم  
 بضم احرام کننده و فتح رازدان حاصل چون محرم طوان خانه تو میکند زمزم فیض تو بچوشد یا چون  
 محرم جوش زمزم فیض می بیند از غایت و جد میگردد می قصد سده نیل در یائے مصر و رنگ حاصل

۱۵۱ احسان توهم بر خاک نیل را بسبیل دهم خم افلاک را بر از نیل کرد **۱۱۱** خاک کنایه از آدم قلب ناسرد و دل چارقافیه هست آخر تجنیس تام مماثل یعنی هرگاه آدم از انعام تو کامل شد دلش از احکام تو چرا بر گردید که از بهشت خوشه چیدای گندم خورد و بر رویش شکن افتاد ای آثار ملال ظاهر شد **۱۱۲** ناری کنایه از ابلیس خاک مراد آدم آبی انکار کننده با دفر بوزن دادگر مکافات کار آبی شدن تباہ شدن این شعر جامع عناصر است حاصل ابلیس سجده خاک نه کرده بپاداش آن تباہ شد **۱۱۳** تانته بمعنی گرداننده این شعر تشبیل است اے هر که از در گرد انداب در حق او آتش شود اے رحمت بوی رحمت گرد **۱۱۴** بازید از اولیاست حاصل احرار از لطف تو سرد در داشر از زهر تو مقهور هستند

۱۵۲

**۱۱۵** مصرع اول متعلق مصرع اول شعر بالا و مصرع ثانی متعلق مصرع ثانی **۱۱۶** هر چند تو قادر هستی آنا نسبت تو بشر کردن خلاف ادب است **۱۱۷** شان حال و شوکت حاصل ایوان جلالت تو رفیع است آنگی تام کس ندارد **۱۱۸** کلبه استعاره از دل ماه مراد محبوب مطلوب **۱۱۹** مرد و گس ان تشبیه مرد و جنبانی مرگان ظاهر فاعل دیدن و جنبانیدن مرگان حاصل خبش مرگان در حقیقت مرد و جنبانیست بر دے عکس دشمن چشم جلوه دار و **۱۲۰** بر کردن روشن گردانیدن و بلند نمودن و سر بلند می روشن **۱۲۱** راه خوابیده راه پوشیده مخفی و از خانه خوابیده و بیدار تضاد **۱۲۲** تازه از تاختن یعنی دو نده و تازه دگر تباہی تو یقینیه غائبه اے تا وقتیکه زنده باشیم **۱۲۳** ز می طرف تمام شعر مسجع مقفی است زمینده دزی بنده تجنیس مرکب مفروق حاصل طاعت از ماد از تو عنایت می زبید **۱۲۴** بر کبر تشدید احسان و نیکی تا مو امر کرده شده مو ر معرف تجنیس مرکب تشابیه است حاصل ماد امیکه فیض احسان تو برین زمان بردار جاری باشد هر کس زنا کس از فیض ما مستفیض گرد و قائده بردار **۱۲۵** ناسره ز قلب ده دهبی بزرگ ابلیس ریاض پس موش این آیه کریمه است من جاء باحسنة فله عشر مثالی **۱۲۶** بخش خالص قلب دل زنا خالص **۱۲۷** روزه پوم و صوم تمام شعر مقفی مسجع است **۱۲۸** شخون جمله وقت شب حاصل در یاد تو که خون میگویم از غم کا هیدگی شب است نه از تعب **۱۲۹** گل کبیر کنایه از جسم خاکی یا سرشت آئینه معرون و بمعنی ظاهر حاصل بر تو روشن است که در دم مکر هست پس بائینه دل صیقلی کین **۱۳۰** خورد گشتن بیزه شدن شیشه استعاره از دل رنگ استعاره از صدمه **۱۳۱** بسیار رفت اے بسیار گذشت از ایام ، **۱۳۲** ناده کنایه از مرکب عمر مردان یا وجود **۱۳۳** ره سپار و دنده راه سپار امر از سپردن تو شش زاد ایمان و اعمال **۱۳۴** این شعر تمام مقفی مسجع است و متحد الحرف سوائے کان و راه حاصل کشته ایمانم خرم در شسته آما لم محکم کن **۱۳۵** عزیز اسمی اسماء الکی و تخلص مصنف جو یا جوینده

۱۵۳



۱۵ درج بضم بہندی ڈبیا ۱۵ شب تار کتایہ از ظلمت معاصی است در بر دے بد است  
 ۱۶ نازیبا و نامناسب است ۱۷ در از طویل و مرکب از و در آرزو کہ بمعنی حرص است درین شعر صنعت  
 فوق النقاط است ۱۸ حادی صدی کنندہ و حدی آنکہ وقت راندن شتر سار با نان اشعارے میخوانند  
 راہ طریق و اصطلاح موسیقی نغمہ این شعر تمام مقفی است و ہم صنعت عکس دارد و متحد الحروف باختلاف  
 حائے حطی دہاے ہوز و این قسم را جناس ملفوظی گویند و صنعت تحت النقاط نیز دارد حاصل دل با خود حادی  
 و خود صدی خوان و خود ذائقہ و ناقہ ران است غرض اظهار شوق باشد ۱۹ شبنم کتایہ از دل خویش  
 مرکب از خوے دشین ضمیر و بمعنی خود حاصل در راہ لغت از جملت آب میثوم ۲۰ در باغ کتایہ از  
 جناب الی فرخندہ باد کتایہ از حضرت رسالت آب و شگفتگی غنچہ متعلق بہ بادست ۲۱ باد شمال کتایہ از  
 جناب رسول صلعم حاصل جناب رسالت صلعم مزدرہ رحمت از حضرت احدیت آورده ۲۲ حاصل این شعر آنکہ  
 عشق و دست میگوید اما در نظر غور صاحب نظران نور اللہ است کہ مضمون این بیت بطرف سئلہ و جوی  
 و شہودی شعرت ۲۳ خواست بود خواہش کرد بے داؤ از خاستن ۲۴ دل آرام اے آرام دل  
 کتایہ از مشتوق رہ آورد در مخان فاعل دادن دل ست درہ آورد مفعول و بالعکس ہم می تواند حاصل  
 شوق دل عشاق دل آرام را اے محبوب کونین را آورده این شعر در صنعت مقطوعہ الحروف و غیر منقوطہ است  
 ۲۵ ایثار کردن صرف کردن یا رکتایہ از جناب رسالت ۲۶ نبی قرآن مجید شاہد گواہ حاصل  
 او نبی بر حق ہست و گواہ نبوت او قرآن بس ست و از اولین و آخرین کسے ہمپایہ دے نیست  
 ۲۷ عہد و پیمان و زمان وقت ہم عہد مراد از اصحاب این شعر ہم صنعت غیر منقوطہ دارد۔

۱۵ مخضر سجلی قاضی اشہدان کتایہ از اشہدان محمد رسول اللہ صلعم شاہدین گواہان ۱۶ احمد بے میم  
 احد حروف ہمچنین اجد بے جیم ابد کہ اگر جیم از اجد جدا کنند ابد می ماند مراد از ان علم ابدی است  
 کہ علم ازلی را ہم بدالات تضمنی متضمن ست و این حدیث شریف بدالات مطابقی بران منطبق علمت عالم اللین  
 و الاخرین حاصل چون این خطاب و القاب با عطا شد تشریف علم ابدی ہم کہ مخصوص احدیت ازلی است  
 با و مرحت گشت اگر باری القاب را ساکن خوانند معنی آنکہ او احمد بے میم القاب بود و این اختلاف روی را  
 غلو گویند چنانچہ حافظ شیرازی گفتہ ع صلاح کار کجا دمن خراب کجا پد بین تفاوت رہ از کجاست تا کجا،  
 القاب بمعنی انگندن و الہام ۱۷ از بر حفظ و یاد حاصل علمش ناز سفینہ بلکہ در سینہ بود ۱۸ رد نما رو نمایندہ  
 دا پنچہ بگردس دہند ۱۹ شکر خا شکر خوار طوطی و شکر و آئینہ مراعات نظر ۲۰ جنت باغ و باضم سپر  
 حوضہ انچہ مشابہ بجوض باشد و نیز حوزہ بزانا جہ ۲۱ دور باش نیزہ باشد پیرین شان بر بندہ آنکہ بالادیش

۱۵۲ حلہ پیرایہ دز پور حاصل ہر ماہ ہم از ان شب نورانی کسب نور کرده ۱۵۱ رخس مراد براق  
 رخس رخشان تجنیس مزیل ۱۵۰ نہر محبت و آفتاب حاصل ہر را بقدم خود منور فرمود ۱۵۰ روان بفتح  
 بمعنی جان و نفس ناطقہ کہ ہمیشہ در حرکت فکرے جاری دروان دروان باشد اینجا بیان بیان سرعت براق  
 ۱۵۰ دائرہ بردائرہ درجہ بدرجہ جهان بالفتح عالم دروزگار و درین معنی بالکسر ہم آمدہ زیرا کہ عالم دنیا از بس  
 ناپائیدار و محض بے ثبات است گویا کہ بسوے فنا جندہ است و بطرف عدم و ذندہ در مرکب جهان نیز کہ جسم  
 بمعنی براق جانندہ درین صورت جهان جهان تجنیس تام مائل باشد ۱۵۰ ہمرہ مراد جبریل و حجت مراد  
 سد رہ یکتہ تنہا رخت بردن رفتن تنہا مناسب درخت اے تنہا اور رفت ۱۵۰ سفیہ کمینہ و بیوقوف  
 شک لیس فیہ شک نیست دران در آخر دو تا تجنیس مرکب پنج قافیہ ہست -

۱۵۵ منکر کسرگان انکار کنندہ بفتح آن بدوزشت ۱۵۰ کشادہ نجیاب ۱۵۰ بازگشت داشتہ بمعنی برگردید  
 ۱۵۰ امی بیایے نسبت ناخواندہ وامی بیایے شکلم مادر من آبی امی فداک اے پر و ما در من فدا اے تو  
 این شعر صنعت عکس و پنج قافیہ دارد ۱۵۰ آن بمعنی ملک ۱۵۰ سرور بالفندا ۱۵۰ بر ہم خوردن اے  
 بر ہم شدن ۱۵۰ نیشان مراد بر نیسان و بمعنی مانند نے ۱۵۰ جنگ بدر از غزوات است بدر نتر  
 اینجا مراد شق القمر از مجزہ باشد ۱۵۰ بالآت اے قد تولات نام بت بیریق علم و نشان کہ بقاست تشبیہ بند  
 حاصل لوائے نصرت تو رونق و بیریق بتکہہ برد بلکہ بنائے کفر بر کند تمام شعر مقفے و سبع ہست ۱۵۰ درود  
 بالکسر ماضی از درودن و ضمیتین صلوٰۃ ۱۵۰ ستان برائے کثرت آید و امر از شدن ۱۵۰ بخش امر از بخشیدن  
 و حصہ ۱۵۰ بان درختے خوشبو حاصل تا سایہ پر در لطف تو شدہ ام بان از سایہ ما استفاضہ میکند ۱۵۰ ستان  
 موافقت کردن طوبی درخت ہستی کہ دران میوہاے گوناگون و خوشبو ہست و اینجا بر عایت قافیہ بابالف نوشتہ شد

۱۵۶ ۱۵۰ مجھے قدح چو ہیں دکاسہ سر ۱۵۰ این تاک داین طاق آسمان زیر پائین و آواز پشت خوشہ مراد برج سنبلہ  
 ترجمہ اے ساتی از قدحے کہ در خور بزرگان ست سنبلہ از آسمان بر زمین فلگن و اے مطرب از نوایک انجم را  
 میگید زہرہ را فردا یعنی افلاکیان را ہم بستہ و بوجد آریا آنکہ من مضایین عالی کن ساتی و نائی کنایا از حضرت طریق  
 و مرشد این ہر دو شعر قطع بندست و حرف ندا مخذون ۱۵۰ تنہ در تن زمزمہ مطربان ۱۵۰ دہدہ ہمہ پنج  
 زیر لب خوانند زمزمہ بمعنی زمزمہ و چاہ زمزمہ حاصل نو اے مطرب دلپذیر ست و زمزمہ اش غلظت مزم دارد  
 ۱۵۰ این دخم مراد دنیا اے مصروف نغمہ شود از دنیا ہیچ گویا ۱۵۰ عالیہ خوشبو تا تار ملکہ ارچین حاصل  
 از انفاس اوست کہ تا تار مطربست ۱۵۰ نائی نوازندہ نے ملکیت بمعنی ملک ۱۵۰ نژاد اصل از رنگ مربع مانی  
 ترجمہ اے ساتی اگر چہ شراب حقیقت دورنگی و دو بینی نمی آرد اگر صیقل و رنگ من دور نماید ہر آنکہ از مربع من نقش

۱۵۶

نقش دوزنگ ظاهر میشود و این دوزنگی عین کیزنگی است که دورا یکے کردن است و این اشارت بدو بحر و نون است  
 و دوریا در یک کوزه نمودن ۵۵ سحر حلال معروف و نام ثمنوی اہلی شیرازی ۵۵ آمد سیاہی دید آخر بجنے بصر  
 آن نام و آن نامہ مراد ثمنوی سحر حلال حاصل من ہم آن نامہ را دیدیم و بصر ہم اے چشم خوردیم دید در حقیقت  
 اسم با سہمی است اے اگر چه سحر است اما معجزہ باید گفت کہ طالب آن دوستانند نہ دشمنان چه معجزہ انبیاء  
 بر اے کا فران بود اندرین شعر ہر مصرع صنعت قلب ثمنوی دار لعینے چون از سر دیگر خوانند ہمان مصرع باشد

۱۵۷

۵۵ دور بحر اول عروضی و دوم دوریا ۵۵ یم دریا رود دریا و جوے و نام سازے ۵۵ قافیہ  
 تنگ شدن متحیر شدن قید و تاسیس از خوردن قافیہ است حاصل اہلی لائق این کار بود و مارا انکار بہتر بود  
 ازان کہ کارے بس مشکل است ۵۵ پنچہ تراقتن غالب آمدن ۵۵ زلف دو تا با اعتبار دو بحر یاد و قافیہ  
 شانہ معروف و کتف حاصل بغایت کشش و کوشش رفت کہ این ثمنوی سر انجام یافت ۵۵ گل نام معشوق  
 و جم نام عاشق کہ قصہ آنها در سحر حلال است ۵۵ آفرین توصیف و مرجا جم آفرین خالق ۵۵ کے بمعنی  
 معروف و نام پادشاہے کہ کیان اولاد او ہستند حاصل من قصہ پادشاہی گویم ۵۵ داستان نام پد رستم  
 و نغمہ داستان ۵۵ حی قبیلہ لیلے دمی و حی از اسمائے آئی ۵۵ ساختن موافقت کردن بارہ قلعه خورد  
 حاصل اگر چه من مختصر گفتم اما از اہلی خوشتر گفتم ۵۵ حاجب در بان مصرع یک تختہ از دو تختہ در نصف بیت  
 ۵۵ لافتا کنایہ از لافتے الاعشے الخ ۵۵ مورد دیدہ افتادن ضرر چشم است فتم اے انتم زلف و دمو  
 سیاہ و سپید باعتبار دو بحر حاصل آراش این زلف و دمو اے ثمنوی سبب کوری حاسد است ۵۵  
 گوے بڑن سبقت بردن ۵۵ شہنامہ من اے کتاب من صوبہ حصہ از ملک منصوبہ اصطلاحے از شرطیخ  
 و تدبیرے کہ در امرے کنند ۵۵ بساط فرس شرطیخ خویش بمعنی خود و ضد بیگانہ

۱۵۸

۵۵ شاطر شرطیخ باز شرط دریا این ہر شاعر شعرا اصطلاحات شرطیخ است و خود ستانی شاعرانہ  
 ۵۵ رود دریا بار جل رود بار دریا ۵۵ بنیا خدا خدائے بصیر ۵۵ حدتہ حلقہ چشم حرف ہا تشبیہ حلقہ چشم  
 ہای دہوی دوم غوغائے مستان حاصل تا محمود اللہ شدہ ام از مدرسہ گذشتہ اے از دانش گذشتہ بہ پیش  
 فائز گذشتہ ام ۵۵ مابقی گذشتہ حاصل ہر کہ چون تحصیل علوم باطنی کرد علوم ظاہری فراموش کرد  
 ۵۵ تلخی اے تلخی عشق بسیار بمنزہ یافتہ ام کہ دل دیدہ ہر دورا و مستغرق شدہ می گریم ۵۵ آوا بجنے آواز  
 اے گل بلبل ہر دست نغمہ ماست ۵۵ گل کردن ظاہر شدن حاصل اگر خامہ من حسرت گار تو نامہ من  
 یا سمن زار شود ۵۹ دوحہ درخت و میدان بجنے نفخ و ستن ۵۵ زخمہ مضرب آہن گز اگر انیدہ آہن  
 چامہ غزل حاصل گلک من بزندہ آہن اے اثر کنندہ در دل آہن ہست ۵۵ این دوکان مراد دو کجہ

کله تیشه کنایه از قلم این هر سه متغی مسجع است کن یعنی شو امر آبی و امر از کردن کان کون کن صنعت شقاق،  
 پیدا است که گوهر از کان به تیشه و تبر بر آرد چون امر الی شد کن همه معدنیات کونی پیدا شدند میگوید که از امر آبی  
 کان دو کون اے شئوی ذو بحرین ملک من شده است و زر و نقره خالص بر آورد پس صیرفی آن اے  
 قدر دان آن شو کله کان معدن و کان در اصل که آن بمعنی ملک کله تیشه و تیشه مراد این کتاب  
 شهد و شیردند شیر که بمعنی پلنگ و اسد است اشارت بد بحر و قافیة مضامین آن کله آتش و آب  
 کنایه از ضدین تبین روشن و ظاهراً کله تاب جو جوینده تاب کله شلخ در در زائد در آخر دروازه  
 کله سود ماضی سودن است و بمعنی فائده

کله حیرت فزایند حیرت و امر کله که درم خورد و کلان پیک قاصد ماه را پیک فلک گویند مناسب  
 می پیکران مه و تخمین حرف حاصل که درم طالب اد بودند کله تافتن رخ روشن کردن رو شاه رخ  
 اصطلاح شطرنج رخ نام مهره حاصل بهر اے از و شمرنده و هر شاه اے از دات بود این شعر هم متغی مسجع است  
 یافته تافته شاه ماصنعت جناس لاحق کله سود معروف نام خلط کله صفر نقطه و بمعنی خالی و از نقطه  
 یک ده می گردد کله رو را بافتاب و ابر در ماه نوشته داده حاصل آنکه آن روز و حق است بر او ابرو  
 گویند نون است نکته اینکه حرف نون اول نور است و نیز ابرو را به نور تشبیه می کنند کله چهره او بزرگ لاله است  
 و بالائے او زلف مثل لام است و لام را بزلف تشبیه می دهند کله باب بمعنی پدر و بمعنی در مسکن بے در  
 و باب مراد ویران و خراب کله خون بیز خون ریز حاصل دل او را بے زری خون کردن بؤ کله  
 جمع گرسنگی حاصل تلاش روزی از ده بشهر رفت کله جلا بفتح ترک وطن کردن و کسر زد و دنگ  
 حاصل از ویرانه خود رفت و جلاے وطن جلاے آئینه حالش شد و اشاره بدان که پیشینه صقیل اختیار نمود  
 چنانچه بعد ازین روشن گردد کله غره بضم و تشدید را سپیدی پیشانی دید قوم داوود روز ماه باشد  
 شهر اول بمعنی ماه دوم بمعنی دبار حاصل آنکه شهر آمد کله سرگران بودن ملول بودن سبک و گران  
 صنعت تضاد است کله گشت بمعنی گردید و بمعنی شد

کله پرداختن مشغول شدن و صاف و خالی کردن حاصل در کار صقیل مشغول و مصروف شد کله آئینه شد  
 اے روشن شد این شو متغی مسجع تمام است صقل سنگ را که از جلا آئینه ساخت خود را شناخت  
 و رنگ حقیقت بر و ظاهر شد کله روے از فلزات است حاصل روے خود در آئینه دید عیار خود گرفت  
 کله دست دید بمعنی تسم است خورد گشتن ریزه شدن شکستن حاصل آنکه بدن تیرنگاه خود گشت کله  
 خسته زخمی در بخور و استخوان درخت حاصل تخم را که بخون جگر پرورده بود آن همه برگ شمر آرد که تیشه دل شکست

۱۶۰

وزنگ حقیقت بر دظا هر شد و اصل گردید **۱۵** نور روشنی و صبح غنچه مراد از آن آینه یاد دل که سحر زده  
 متخیر زده آخر بطنه باضی دیدمانی و یعنی بصرا آنچه دید اے هر چه دید دیگر آنکه آن دید چه دید بود که دشمنه  
 حیرت زد حاصل آنکه از حسن مجازی حقیقی رسید **۱۶** بدوست در اصل با دست باشد **۱۷** صاف منقوش شراب  
 آینه زار شدن بغایت روشن شدن و تخیر شدن نزار ضعیف **۱۸** حاصل از جمالش دیده روشن کن و از  
 طاعتش سر بیج یا آنکه سر از او بیج که بیدارش فائز شوی این شعر طرف صنعت دار و فانم **۱۹** تو خود چشمه هستی  
 اے حقیقت خود برس **۲۰** اُتاکتاب آتش پرستان است **۲۱** آذر پرست آتش پرست **۲۲** مالک دینار  
 نام بزرگے و صاحب زر حاصل مالک دینار صاحب دین باشد و صاحب دینار صاحب دین نیست بلکه طالب  
 کین است بنحو اے حدیث **۲۳** اَشْرَفُ عَلٰی عَبْدِ الْدُّنْيَا **۲۴** ابو ذر نام صحابی جاهل اگر خود را خاک کنی ز روشوی  
 و اگر پاک کنی بو ذر شوی و مرتبه ثانی پاک شدن بو ذر تو ز تخمین تصحیف و تلفوظی **۲۵** جهان کبر باغ بفتح دل  
**۲۶** زین یعنی زمینیت و مادر در بر اے خطاب این شعر متعلق بالاست حاصل آنکه آرایش جنت بر اے تست و  
 تو آرایش دنیوی که در حقیقت ریخ دل است مشغول هستی مقام افسوس است برین فلن فالتو درین شعر صنعت ط دارد

۱۶۱

**۲۷** ما من خودی تن زدن خاموش شدن **۲۸** شنیدن یعنی گوش کردن و شنیدن این دو شعر مضمون  
 دَعَّ مَا كَدَّرَ دُخْدُ مَا صَفَادَار **۲۹** خصم انج درین اشعار بحث توحید است حاصل اعداد دشمن است چه در لفظ  
 اعداد اعداد موجود است **۳۰** دوشه شش نقوش کعبین و نیز دوشه شش می باشد ششده خانه نزد دست که چون  
 مهره در او افتد بند شود حاصل طبع تو در دوسه در زفته اے مستغرق شده حقیقت این دوسه بر اے تو ششده  
 زوشده که در بند افتاده الغرض شمار کثرت ترا از وحدت در افکنده است **۳۱** گروه خاکه تصویر جاهل  
 دوئی حجاب است **۳۲** نخوت شکن غرور شکننده و شکن دوم امر اے بشکن و در هر دو شکستنجیس تام مستوفی  
**۳۳** احوال دو بین اینگونه بطنه پنچین و این رنگ احوال احوال تخمین شبه اشتقاق است **۳۴** آوا یعنی آواز  
 حاصل خواجہ اورا طلب کرد و او برخواست **۳۵** طاق محراب و ضد حجت حاصل خواجہ گفت که نشیئه شراب  
 که طاق هست از طاق بیار **۳۶** جفت شدن مقابل شدن ابر و طاق و جفت مناسب حاصل چون  
 احوال به طاق دو چار شد یک شیشه را دوشیشه یافت **۳۷** دانه مراد از همان شیشه اولی و ام مراد شیشه دوم  
 که فریب نظر بود **۳۸** گفت که مغلن اے خواجہ گفت که ملول شود یکے را بشکن و در هر دو شکستنجیس تام مستوفی  
**۳۹** ترعه سنگی الخ سنگ زدن را بقرعه استعاره کرده و دو یک مناسب آن چه دو یک در حال را گویند  
 چنانچه دوشش و نیز دو یک مراد از مردن و دم و اسپین **۴۰** گوش خوردن شنیدن شکر شکن شیرین گفتار  
 گوش و نوش تخمین تبدیل **۴۱** کف لب آوردن علامت جوش آوردن **۴۲** کف لب او کف لبش بگین شده

۱۶۱

۱۵۶ حاصل شیشه شکستن در حق اوست یعنی بر عیب دو بینی مطلع و آگاه شد و هر دو شکست تمام متشابه

۱۶۲

۱۵۷ بویک یعنی اندک بویگان برائے تصنیع است حاصل ازان دو یکی را شکسته پس بیچ کیکه رانندید بلکه و هم

هم ازان مانند ۱۵۵ و در پیش شده و دو بینی ادرنت ۱۵۳ ایست امر از استادان هر دو در ادخوی دنی

۱۵۴ درست ضد شکسته در اوف راست و اشرفی ۱۵۵ آرش نام پهلوانی آره قلعه خوی عرق ایجنا

تخریب نفس کشی و مرغیب ترک خودیست ۱۵۶ اے این شیشه بخودی و پندار نهما شکستن صبح چیز خودن

نهار یعنی روز حاصل نهما شکستن همین است که این شیشه بشکن تا سپیده صبح امید بدید یا روشن نهما

مراد سپیدی هواے آنکه پیر شوی ترک خود کن ۱۵۷ که در اصل که او بود حاصل هر که این باره را شکست

مقارش و قصه از تصور عالم علویست ۱۵۸ پدر امر از دریدن و نشت بیرون حاصل حاصل و جسم تست

و حجاب ذات اتم تست ۱۵۹ فلک آسمان و چوبی که طفلان را بدان تا دیب کنند ۱۶۰ ترس خوف

و امر از ترسیدن و با هم پسر ترس صورتیست که مزارعان بدفع جانوران نصب کنند حاصل تو غافل هستی

چرا از فلک می ترسی که شکل ترس همه تن خوف و ترس دارد یعنی بیجاست ۱۶۱ شیشه باز شعبده باز

مراد ازان قضاے الهی که شیشه افلاک شیشه بازی اوست یا مراد همان احوال که شیشه را شکسته

۱۶۲ بچرخ آوردن بدور آوردن حاصل ادراک را بتلاش مضامین بلند بفلک سان ۱۶۳ پارسیان

باشنده پیران سلطنت فرانس رسیده رسیده ریمان و کیش شعبده بازان رامی باشد ۱۶۴ آرا

جمع رای شغله و شغل تجنید خطی ره سپردن طے کردن اے مشغول بازی در حضور شد و کودک

دزن خود بشاه حواله کرد

۱۶۳

۱۶۵ سرور هوامرور و حریص ۱۶۶ دیوان مکان نشست شاهان و دارالعدالت و جمع دیو کینه تنها

۱۶۷ یورش حمله میکنند کاف کشته کیر کشت ۱۶۸ کشتار بکل مذبح این و شعر قطعه بند است

میگوید که اگر زنده ام بنده ام و اگر کشته شوم اے شاه بر زن و فرزند من رحم کن ۱۶۹ آن یعنی ملک

صدن و گوهر زن و فرزند ۱۷۰ شفته و دگی لوله از رشته که بحر بی کبه خوانند و هندی گلری باشد

۱۷۱ یکسر تمام حاصل شفته را انداخت و یک سراو بدست گرفته بود ۱۷۲ باز جانور شکاری و کشاده

نسره که گس و شکله از اشکال آسمان انبار شریک حاصل شفته که مثل باز پرواز آمد و آسمان رسید

در رشته و انگشت ۱۷۳ تاب یافته اے تابیده شده رشته تاب تابنده رشته کنایه از شعبه باز جاده راه

۱۷۴ آن مرغزار کنایه از عالم بالا هست رشته پا علتیست استوا خط بر آسمان این هر دو شکر در شبیه رشته است

۱۷۵ آن مرد مراد شعبده باز زره را به دام تشبیه است حاصل زره پوشید ۱۷۶ ره سپرده رونده

حاصل از پادشاه تیغ و سپر گرفته روانه شد و آخر تجنیس تبدیل **س** غرض معروف و معنی هفت  
 الغرض با دیوان جنگ کرده هفت ایشان گشت و غرض غرض تجنیس تام ماثل **س** گاه بر اے  
 ظرف زمان و مکان آید و در درگاه تجنیس ناقص **س** رود دریا نرود پادشاه کافر که بر هوا  
 بذریعہ کرگسان جنگ رفته بود حاصل بعد از دیرے خون بسیار بارید نرود و نم رود تجنیس مرکب مختلف  
 که در حرکت و کتابت مختلف و در نوع حروف موافق است **س** نخت نام سلاخ نخت نخت معنی پاره پاره  
 دشین نختیش ضمیر مفصل مضاف اے اعضائے اور نخت حاصل از اعضائے شعبه باز گاهے دست و  
 گاهے پا بر زمین نخت **س** با گم تبه دست گاه قدرت یعنی در لیرن آن مرتبت قدرت یافت که از دست و پائے  
 رنجته او ظاهر نه شد

**س** هند و زن هند و معنی هند کوش **س** شو بهم معنی شوهر تعالی معنی بیا این هر سه شعر  
 بیان سوختن زن است **س** سلسله مویان سچیده مویان و مویان معنی نالان و سلسله زنجیر حاصل آنکه  
 آن همه زمان ازین واقعہ پریشان و نالان شدند **س** راع صحراے دامن کوه و عرسزار  
 دود بر آوردن تباہ کردن بر آوردن نثر آوردن **س** عود چوبے خوشبود نام سازے مندلی  
 نام سازے صندل و مندلی تجنیس تبدیل و عود و عود تجنیس تام ماثل **س** رسته باز از فیصل شعبده باز  
 باز آدایے برگشت **س** محیط در یائے شور و احاطه کننده تجنیس تام ماثل **س** آختن کشیدن خون چون  
 تجنیس تصحیف **س** در این شعرا جماع عناصر است **س** ان ضمیر جمع مشکلم معنی ماکر برائے قافیہ جان  
 مع النون آورده انباز شریک کنایه از زن **س** شهباز مراد از شعبده باز حاصل پادشاه حال گذشته  
 ظاهر کرد و او در مانده شد **س** اے از اصوات است و صفت گریه و ناله در آحت مصرع  
 علامت جمع اے ها گریه و ناله حاصل مہد از آتش از وختن و سوختن آن زن که مست خم عشق بود  
 نالان و گریان شدند **س** اے شعبده باز گفت این ناله و فریاد ہمہ خطاست و در مصرع ثانی تکرار  
 گفت کہ اینها و آنها ہمہ غلط است و بیوده این با اینها و آن با آنها تجنیس مرکب تام مفروق **س**  
 از روی تو خطاب پادشاه تمہ کنایه از زن حاصل گفت کہ از تو محبت ظاہر است تو او را گرفتہ  
**س** زہرہ ماہ جام کنایه از زن جامہ و جام تجنیس ناقص مطرف

**س** پیش شاه و پیش آہ تجنیس مرکب مختلف است **س** بو کہ معنی شاید کہ و امید کہ کچھ گل کردن  
 راز فاش کردن **س** بدر اے بر در و معنی بیرون **س** بازہ و فر با شان و شوکت **س** از تہ جان  
 اے بر غبت غنچه او اے دہان او گل شد اے باز شد و شگفتہ گردید حاصل آن زن بدترین بی بی کہ بوسہ دو بوسہ

تجنیس ناقص متوسط ۱۵ مگر بزرگ و ثانی بفتح معروف حرفت پیشه گرفتن مه خون حاصل  
 هر کی ازان شعبده متحرشده حرفت و حیرت تجنیس ملحق بلاحق ۱۶ شان ضمیر جمع و شوکت  
 ۱۷ رس امر از رسیدن خانه رس آنچه در خانه پنجه شود پیدا است که میوه از آفتاب پنجه شود  
 مصنف گوید که میوه من از دیگرے مستفیض نگشته است در رس رس تجنیس تام مستوفی ۱۸ دستان نگار  
 دستان نگار نگار خاندانش ناخواستہ بنخواستہ ۱۹ کنه در بنا پیر و جوان بر ناس پسند  
 و بر ناسپند تجنیس مرکب مختلف ۲۰ بند با و بالکسر و لفتح بمعنی نصیحت و بند و بند نام ملکه در هند  
 باد آخر مصرع دعایه تجنیس تام مائل ۲۱ اشکال الصبح صور تها و کسر دشواری و زر و ذنبه قلعه حکم  
 حاصل این ثنوی از مشکلات است ۲۲ خرد و کسر عقل و فتح مضارع خریدن حاصل بخرد است  
 آنکه طالب این نباشد ۲۳ عمده و غمزده تجنیس لاحق احرف زیبا طلسم و زی باطل اسم هر دو  
 ترکیب لوب الصفت تجنیس مرکب صوتی ۲۴ هر خط فرضی یعنی خط موهم که حکما یک سر آن  
 بمشرق و سر دیگر بمغرب بمقابلہ دائره معدل النهار بر وسط زمین فرض کنند و معدل النهار  
 دائره است که تنصیف فلک نماید از مشرق تا مغرب پس زمین بمقابلہ این خط از جای که قطع شود  
 همانجا خط استواست چرخ آسمان و اگر رشته یافتن که آن را چرخه گویند ۲۵ در و آونخسته  
 حاصل این خطوط مثل شتهاست که از چرخه آویزان است بران دل مند اگر چه سلک گوهر هم باشد  
 که قابل اعتماد نیست بلکه بعد ازین میگوید که کند و انعی بدان و دشمن جان بشمار ۲۶ دینه دادن  
 فریب دادن این سان این چنین سان دادن لشکر عرض کردن لشکر -

۲۷ شرزه صفت شیر شیر دوم بمعنی لبن ۲۸ کشت مزرع و اصطلاح از شطرنج لفظ یک دو  
 برای تحقیر است ۲۹ مات در باختن بازی شطرنج حاصل دنیا کشتن پیش نیست و سلطنتش  
 غیر از صدمه هلاکت نیست که حاصل آن مرگ و مائل آنهم گرفتار پنجه مرگ است ۳۰ این آسیا  
 مراد آسمان آسی غمناک حاصل این آسیا جز آب هیچ ندارد و اگر آب هم می خواهد بجای آب  
 خون می دهد ۳۱ آرد از آردن و دوم غله سوده حاصل اگر ریزی هم میدهند بخت میدهند  
 ۳۲ بوس نخاله هندی بھوسی باس خوف و عذاب بوس سختی و احتیاج و حاجت ۳۳ سفه مانده  
 پر دیز لقب خسرو پر دیزن غربال تشبیه آسمان به غربال باعتبار کواکب ۳۴ بره بچه گو سپند  
 درج حمل تره بنری و اینجا مراد برج سنبله خان مخفف خانه درین تمام اشعار بیان برج فلکی است  
 و نامواقت آنها ۳۵ چرا از چریدن و بفسه برائے چه بر دوزغال حمل جدی لفظه نیکه اینها در چریدن بوده و اینجا



۱۶۶

قحط افتاده است ۱۱۰ سنبله خوشه و نام برج جوزا نام برج و بعضی جوزا بنده حاصل آنکه نتیجه خوب  
 نمیدهد نکته در لفظ جوزا یک جو هست الغرض آسمان آبتن کوفه فریب است و گندم ناهو فروزش  
 ۱۱۱ گاد معرفت و برج ثور دسترگا و خوردن تلف شدن ۱۱۲ دنده استخوان پس لو دنده  
 دندان و پسته پستان تجنیش به اشتقاق حاصل تو طفل نادانی که زهر را نوش و حرام را حلال نمید  
 ۱۱۳ کمان معرفت و برج قوس زه کردن کمان کشیدن کمان ۱۱۴ دلو معرفت و نام برج  
 کوتی مخفف کوتاهی و اصل دیگر کوتی که اوتی بوده -

۱۶۷

۱۱۵ ماهیت حقیقت هر چیزی دور آخر یعنی ماهی خود و ما ہے برج حوت ۱۱۶ میسران ترازو  
 و نام برج قلب ناسره دول سنجیدن لازم ترازو و حاصل میزان را بیازمای که دشمن تست  
 ۱۱۷ دے ضمیر راجع با آسمان حاصل همه از ملک فلک است ۱۱۸ حاصل شراب از و مخواه که شربش  
 مار سرخ است ۱۱۹ هر هفت چرخ سماوات سبعة هفت آراته ۱۲۰ از دها معرفت و شکلی از  
 کواکب دها زیر کی کشد تجنیش به اشتقاق حاصل رستمی باید که این اثر دها را زیر کند در صرع ثانی آن  
 اشاره برستم و این اشاره باژ دها معلوم است که رستم هفت خوان از دها را کشته بود ۱۲۱ هفت  
 هفت روز هفت خوان و هفت خانه دنیا و ماینها که هفت آسمان و هفت زمین دار و این اشعار  
 سیر و رمی ذات کائنات است حاصل بسیار هفت رفته و بازمی آید رمی رود ۱۲۲ جم و کے نام  
 پادشاهان حاصل این و آن همه از پیش نظر و دلیکن عین ذات هرگز از عین صاحب نظر نه رود،  
 ۱۲۳ جیستان لغز این و آن اشاره بدنیها و ماینها یا اشاره با مرد و رمی که در شعر اول است ۱۲۴  
 جوجه بچه مرغ خاک گینه بیضیه مرغ خاک را بچو چراستعار کرده است و خاکیان را بجا کینه حاصل  
 از خاک ظهور این همه چیز باعجب است ۱۲۵ مرغزار سبزه زار و بضم مرغ نالان نجیب حاصل  
 زبیه صنع صانع که در مرغزار چندین مرغ و خر و شش اند و در بال هر مرغی چندین نقوش در آغوش  
 ۱۲۶ زیر آواز پست ضد هزار لک هزار بل درین شعر تجنیش تام مائل و زائد و شبه اشتقاق جمع است  
 ۱۲۷ جبه دانه حاصل این همه گفته شد اند که از صنایع صانع است آذکار از کار تجنیش مضارع  
 ۱۲۸ حب بضم دوستی و بفتح دانه،

۱۶۸

۱۲۹ کار راست شدن درست شدن کار و این هر دو شعر مضمون وحدت و محبت است  
 یعنی کار حق از محبت راست شود و محبت مخصوص اجباب اے خاصان او است ۱۳۰ آبیار  
 آب رساننده پرده خاک درون حناک یا بطون انسان ۱۳۱ بر امر از بردن،

و بمنی شرد و درخت بزرگ را گویند که از دے اے اگر از ذکر او در صدق زخم راست است  
 ۵۵ گو بودن سبقت بر دین ۵۵ روان جان در و نده حاصل آن خوشه را پیش بارے که مثل  
 جان عزیزش بود فرستاد ۵۵ ۶۰ یه کردن هر یه فرستادن در آخر تجنیس تام مائل ۵۵ ره نمودن  
 ره نمائی کردن نمود در مصرع ثانی بمعنی که ۵۵ تحفه ارشاد باره ۶۰ یه که هدایت ثمره اوست بار در آخر  
 بمعنی مرتبه ۵۵ اولی اول بمعنی نخست و ثانی بفتح بمعنی بهتر حاصل آن تحفه پیش هر که رسید نزد دوستی  
 فرستاد بعد نوبت هفتاد پیش همان صحابی که اول هر یه فرستاده بود رسید الله مضمون این شعر  
 حقه است ازل الخ ظاهر گشت ۵۵ غوره انگور خام در این صنعت فوق النقاط است و مقفے و مروج  
 ۵۵ این مخلصان مراد از تابعین و تبع تابعین ۵۵ تن زدن خاموش شدن حاصل اے عزیز  
 خاموش شو این گفتار با بیوده بدان که این راز گویا مخزن اسرار است و آن بر سببه و سببه بهتر  
 ۵۵ بیکره تمام روان صفت گنج است ناسره قلب رنج روان رنج روح ۵۵ بقیه دان  
 قدر ناشناس و آن در آخر امر از دانستن ۵۵ درین شعر طرفه صنعتی بکار رفته که متحد الکلمات  
 و متفق الحروف مختلف المعنی است و این چنین صنعت را که بعینه الفاظ یک مصرع بر اے حصول  
 معنی دیگر مگر خواننده شود تجنیس مرصع نامند حاصل هر خوسے که اینجا هست طالب جو هست  
 اما طالب جو هر خرنده کسے نیست اے بے هنری رواج دارد ۵۵ خاتم بکسر تا ختم کنند  
 و انگشتری درین معنی بفتح تا هم آمد مصنف مخاطب بخود است که خامه تو داستان را  
 ختم کرده این خامه در دست بجای خاتم است اے باعث زمینت است یا اینکه ازین  
 خامه و نامه صاحب علم و علم شده ۵۵ معنا شگفت در عنانش گفت تجنیس مرصع ۵۵  
 بی بیضا نمودن کرامت و اعجاز نمودن حاصل چون راے تو بیضا نمود و لاجرم همان نام  
 نهاد که اسم با سسے است و نیز خریف غالب سحر حلال است ۵۵ اینت بمعنی زبته حاصل  
 این ترنج اے ثنوی بجهت و رنج یافته و خوشترنج که سبب حصول دولت و گنج است، ترنج  
 در رنج تجنیس ناقص متوج ۵۵ روی حرفی که قافیہ بران تمام شود خلاف معروف و درخت  
 حاصل اگر روی و قافیہ بجای مخالف باشد از لطائف شمار کن خود روی اے خود رانی  
 ۵۵ زیر و زبر کسره و نتمه بمعنی پائین و بالا داره آنکه ارکان عروض در او نگارند حاصل اگر  
 اختلاف حرکت روے دیده شود درین محل محل نبایه شمر و مقصود مصنف آنکه اگر چنین اختلافات  
 معیوب است اما عیبی که اظهار آن کرده شود عیب نباشد بنا بران عذر کرده سوائے این اساتذہ هم

۱۶۹ گفتمہ اندھا نظ اصلاح کار کجا و من خراب کجا بہ بین تفاوت رہ از کجا است تا کجا، و سعدی  
 قافیہ اسپ کسب بیگامو حشد آورد و عکساً ہذا القیاس سے این شعر تمام مقفے و مسجع است  
 جائے طلب و جامی طلبتجنیس مرکب تام متشابہ سے کنار بالکسر اغوش بالفتح طرف حاصل تفرج  
 کن و تفرج از و حاصل ساز

۱۷۰ سے سوری نام گلے سور حوشی باد ہوا و در آخر دعائیہ سور و سوری تجنیس ناقص مطرف باد باد  
 تجنیس نام مماثل حاصل آتی از عین الکمال حاسدان از مصون امون از بنی میک محمد آلہ الاطہار و صبحہ الاخیار

# فی التشریحیات قیصر نامہ

۱۹۵ صفحہ ۱۹۵  
 سے باید دانست کہ کار آفرین اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آفرینندہ کار درین صورت بیت  
 ذوقافیتین و شمل بر صنعت تجنیس تام باشد کہ آفرین آخر ہر دو مصرع متحد اللفظ و مختلف المعنی  
 واقع شدہ سے جہان پادشاہ خدیوان خدیو ترکیب تلوب است یعنی پادشاہ جہان خدیو خدیوان  
 بخذف عاطف کہ صفت بود صفت ست و خدیو بمعنی پادشاہ بزرگ و قوی سے ارا بہ بمعنی گردون  
 ہندی گاڑی و گیو بر وزن دیو نام پسر گو در ز کہ پهلوان ایرانی بود و در گاؤ و گیو تقابل حیوان ناطق  
 و غیر ناطق ست یعنی حیوان و انسان ہر دو حکمش گردن نہادہ اند سے دہیم بر وزن نظمیم تاج مرصع  
 پادشاہان و تخت و چتر و چار بالش گاہ بمعنی کرسی زرین و تخت پادشاہان سے اے ہر کہ در دلش  
 مضمون توحید را سخست و در ظاہر و باطن او منطوق وحدۃ الوجود واقع ہر دو عالم را یکے دانند و  
 یا فانی شمارد و مفہوم مصرع ثانی رکن اول کلمہ توحید و مصرع اول جزو ثانی آن واقع شدہ کہ لا الہ  
 بر نفی تمامی ماسوے السد دلالت کند و مدلول الا اللہ اثبات وحدت اوست

۱۹۵

۱۵۰۰م ولایت است که پیاز و گندم و تره برخوان می چینند یعنی براسه هوس که خواهش نفسانیت مذموم پیاز را که مذمت بد بولیش از حدیث شریف ثابت است رسانیده و گس شهد را از غذای لطیف شیرین کام گردانیده که در شان مدح نخل و عمل هر دو آیات قرآنی باطن اند حاصل آنکه حکم انجیثات للخبیثین و الطیبات للطیبین ذی روح و غیر ذی روح و نیک و بد هر که هر چه در خور است میبای کند

۱۹۶

۱۵۰۰م صرع اول موافق آیه کریمه سد ملک السموات و الارض و ما بینهما و صرع ثانی مطابق فاینا تو لوانتم وجه الله یعنی چون طاعت الهی میبستم و نماز میگذارم واجب است که بر رسول او در و در فرستم که سجود بے در و دو طاعت خدا بدون محبت احمد محبتی سووے ندارد ۱۵۰۰ یعنی ذات مبارک آنحضرت چنان روشن آفتاب است که وقت شب هم از جلوه اش عالم مستفیض باشد بخلاف خورشید آسمانی که در شب عالم از فیضیاب نبود و شبانروز کسایه از دافع سیاهی ظلمت کفر که ذات آنحضرت است و شمع با اعتبار رهنمائی آورده ۱۵۰۰ آیت بمعنی نشان و علامت که آیت رحمت و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین در شان اوست و حاصل بیت اینکه وجود با جو دان حضرت صلعم در حقیقت پیش از همه مخلوقات است و ظهورش در دنیا بعد عام انبیا گردید ۱۵۰۰ یعنی جمعه را بر شنبه که روز کلان یهود است شش روز از فضائل جمعه از احادیث ثابت است و این دلیل بطلان رسم قدیم باشد ۱۵۰۰ یعنی بسبب مهربوت که آنحضرت را حاصل بود در سلیمان را که مراد از جاه و حکومت دنیوی باشد ترک فرموده و مناسبت در انگشت و مهر بر ظاهرو در اخبار است که آنحضرت صلعم فرمودند که اگر جاه دنیوی از خدای میخواستم البته حاصل میگشت لیکن از دعای انجی سلیمان علیه السلام شرم می دارم و آن اینکه آیه کریمه رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يُبَغِي لِي أَحَدًا مِنْ بَعْدِي ۱۵۰۰ اشاره است بآیه کریمه و ما رمیت اذ رمیت و لکن اصدرتی یعنی وقت شدت جنگ بد آنحضرت مشتے سنگ ریزه با بجانب فوج کفار افگندند خاکش در دیده هر کافر رسید و شکست کفرا گردید ۱۵۰۰ مناسبت لب و کوزه و آب حیات و حضرت ظاهر است برات حصه و کاغذ که براسه دادن چسبند بر کسے نوشته دهند و آب حیات کنایه از لب و معنی آن ظاهر و نیز اشاره بانکه آنحضرت را برات بر عطای حوض کوثر داده شد و آن سوره کوثر است و هر گاه کسے بدلت رسد او اسے زکوة برود واجب گردد ۱۵۰۰ یعنی آفتاب انوار الهی بر پشت آنحضرت بود سایه که مراد از انبیا باشد پیش رفته و چون فرداے قیامت آنحضرت را و بسوے همان آفتاب کنند لا محاله سایه بر قفا باشد

۱۹۷

۱۵۰۰م حدی بر وزن جدا سرود که فخر با تاج عبیری سرانید تا شتر بدان مست شده چالاک و سکر و گردد ۱۵۰۰ خواجگی بمعنی وزیر و صاحبیت و انجام او خواج شدنت که حضرت مصنف علام را مردمان خواج عزیز الدین میخوانند ۱۵۰۰ گنجه نام شهر نظامی علیه الرحمه ۱۵۰۰ بد و زرخ مراد از بند و ستان با عقبار گرما ۱۵۰۰ شاخ من اے خان ۱۵۰۰ مان من ۱۵۰۰ کاخ قصر و کوشک اے چونکه اصل خاندان آبا و اجداد حضرت مصنف از سرزمین خط کشمیر است ازان سبب فرع او از ساز و برگ سخن سر بنرست ۱۵۰۰ زمینی چو فردوس مراد از گلزمین کشمیر است ۱۵۰۰ داراب لقب حضرت مصنف علام است ۱۵۰۰ کنایه از مرزا داراب متخلص بجویا و مرزا کامران بیگ متخلص بگویا که هر دو برادر و هم عصر طالب کلیم همدانی در کشمیر بودند لطیفه شاعرے گفته چنانکه شما هر دو نام طالب کلیم را

۱۹۸

۱۹۸

با هم قسمت کرده اید همچنان مضافینش را تقسیم نموده باشید و معنی بیت ظاهر **عزیز آه یعنی مراد دوست دارند**  
**دعوی از مصرعه ثانی تخلص حضرت مصنف است** **۱۷** یوسفی باعتبار حسن مضمون مراد از کتاب است و از زبانی  
 مراد خریدار **۱۶** درسی زبانیست از مهفت زبان فارسی که بدره کوه منسوب است چه بزبان سابق در دریا  
 کوه روستایان بدان ناطق بودند چون این زبان مخلوط بزبان دیگر نبود لهذا فصیح خوانند **۱۵** شتری بمعنی  
 خریدار و نام ستاره که بر فلک ششم است اے خریدار جنس مضمون عالی از عالم بالامی آید **۱۸** در کتب پنج است  
 که چون افلاطون بن پیری رسید در خم بزرگ نشست شاگردان بموجب وصیت او سر خم محکم بسته در غار کوهی  
 نهادند پس حضرت مصنف میگویند که من درین خانه اے در دنیا یک چله ریاضت کرده ام مثل افلاطون دانشمند شدم  
 و مقرر است که انسان را بعد سن چهل سال عقل کامل حاصل شود **۱۹** عی پستی مراد از سخن سنجی که همان مزد  
 چهل ساله ریاضت تواند بود چنانچه مصنف علام میگویند که عمر از چهل گذشته بچهل و پنج رسیده چه پے ناکه که  
 بے هوز و عدش پنج است و روی منزل که سیم و عدش چهل است اشاره بهمین چهل و پنج سال باشد

۱۹۹

**۲۰** گبران بمعنی آتش پرستان و مراد ایجاد انایان سخن است و این تمهید بے فرود سخن و بیان کسا و آنت  
 یعنی حضرت مصنف علام بر شاہراہ نظم کلام رسید و ایشان را ملکه از ہر باب سخن گفتن حاصل گردید **۲۱**  
 این آتش افزون یعنی این افسانہ کارزار روس دروم گفتم **۲۲** خویش را سوختم یعنی خودم و محو تماشائے آن  
 یعنی حضرت مصنف علام می فرمایند چنانکہ شجر طور از تجلی انوار حق تعالی سخن آمدہ همچنان جلوه حسن معانی  
 مرا گویا نموده است **۲۳** آتش زبانی بمعنی خوش بیانی و فصاحت لسانی دم لن ترانی اے سخن لن ترانی  
 کہ مجازاً بمعنی خود ستائی آید و معنی لغوی آن ہرگز نخواہی دید مراد این جواب از طرف حق تعالی است سوال  
 حضرت موسی علیہ السلام کہ فرمودہ بودند رب ارنی النظر الیک یعنی اے پروردگار من بنامر ایدار خود تا بہ منم  
 سوئے الحاصل از موسی ہر طالب مراد است من قبیل ذکر الخاص و ارادۃ العام **۲۴** آذر بفتح زائے مجتہ  
 نام پدر حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ بت تراش بودند و اہل تاریخ گویند کہ نام عم ایشان است و اکثر اہل عرب  
 عم را نیز پدر گویند لهذا مخالف قرآن نباشد چنانکہ حق تعالی لا بیہ آذر فرمودہ فرمودہ و ازین تو جیسہ  
 صیانت آباؤ اجداد پیغمبر ما از ارتکاب شرک و کفر نیز حاصل است

۲۰۰

**۲۵** سبز بخت کنایہ از نیک بخت **۲۶** درخت در آتش نشاندن کنایہ از وجود امر محال است و آسان کردن  
 دشوار و گویتد کہ زردشت از آتش سوزان درخت سبز آوردہ دعوائے پیغمبری نمودہ **۲۷** درین سہ بیت  
 رجوع بقصد میکنند کہ بطلب آب حیات مشعلها از درخت و ظلمات رفته بود آتشہ کام برگشتہ **۲۸** قطره زدن  
 یعنی دویدن و تیز رفتن و سعی نمودن **۲۹** سار و چشمہ سار افاذہ معنی کثرت می دہد چنانکہ کوه سار و شاخسار

۲۰۱

**۳۰** ہر گز کنی عزم راہ یعنی ہر گاہ ازین جهان فانی ارادہ راہ آخت کنی شام گاہ کہ مراد از تاریکی گویا  
 بر تو صبحگہ شود یعنی بنور ایمان روشن گرد **۳۱** جام کیخسروی را جام جهان بین نیز گویند کہ احوال حیر و شہ  
 عالم از ان معلوم می شد و آن ساخته کیخسروست کہ بر خطوط ہندی چنانچہ از خطوط و رقوم و دوار و صطرلاب  
 از تفرع کواکب و غیرہ معلوم نمایند همچنین اوزان جام حوادث روزگار معلوم می کرد **۳۲** تاک بمعنی درخت انگور

۲۰۲ ۵۵ مراد از اراکین پارلمینٹ یعنی صدر عدالت شاہی دہر کن مجلس شوری آرا بزبان انگریزی ممبر گویند  
 ۵۶ فرنگین یعنی سکون ثانی و کسراف فارسی دیایے مجول و سین مملکت نام دختر از سیاب کہ در کجای میاوش  
 ۲۰۳ بود و کجی و پسر اوست ۵۷ یعنی رسم معروف سنی شدن زنان ہنود کہ از قدیم الایام در ایشان جاری بود  
 و آرا عبادت می دانستند اکنون معروف شده داین رسم را تعبیر آتش فتنہ نمودن خیلے مناسب ۵۸ بدلت  
 پڑو ہی اے بر اے جمع دولت و تقص آن چه پڑو میدن بمعنی جستن آمدہ و دائرہ ساختن آنکہ از بہر تحصیل زر  
 بر کاغذے شکل دائرہ کشند و در ان اسامی مسئول عنہم بزرگارند در عرف آن راجندہ گویند ۵۹ ای از ہر جلے  
 اندک اندک زر چندہ تحصیل نموده بر اے رفاہیت اراہل و علاج خستگان عساکر دولت علیہ عثمانیہ فرستادہ  
 ۲۰۴ ۶۰ جہان بانو ترکیب کلوب ست اے بانو جہان و بانو یعنی بی بی و خاتون خانہ و عروس و بانو بانوان  
 از قبیل سرور سردران دزہرہ بضم اول و فتح ثانی و ثالث نام تارہ معروف کہ جلے اور فلک سوم ست لیکن  
 فارسیان سکون ثانی استعمال کنند و نیز نام زنے کہ ہاروت و ماروت شیفتہ او بودند و فتح اول و سکون ثانی  
 بمعنی حسن و خوبی و آرایش ۶۱ کلابش نہ آہ اشارہ بدانت کہ مدوجہ بمقتضائے لوازم محاسن انوش  
 ظاہر کلاہ مدار لیکن باعتبار حکمرانی و جہان بینی و حقیقت صاحب کلاہ ست و منی مصرع ثانی برہین قیاس ست  
 ۶۲ محاق ہر سہ اعراب سیم بمعنی کاستن ماہ و ابتداءے آن از شب پانزدہم باشد و یعنی سرور و آخر ماہ کہ در ان  
 ایام ماہ ناپدید می شود ۶۳ باید دانست کہ جناب قدسیہ سیم جدہ مادری یعنی مادر مادر مدوحہ است  
 ۶۴ فیض بمعنی بسیار شدن آب و و چنانکہ از اطراف بریزد و درختین آب و خیر بسیار و فاش شدن خیر و

اینجا رسیدنش بریایے روم نہایت مناسبت دارد ۵

۲۰۵ ۶۵ خصوصاً درین زمان از کمال قدر دانی مدوح دارالاقبال بمہوپال محیط ارباب فضل و کمال ست  
 و امر بالمعروف و نہی عن المنکر چنانکہ باید در ان دیار دائرہ سائر شاہ قشون بضم تین لفظ ترکیب و حقیقت  
 بدون و دوست کہ داؤ بر اے اظہار رخصتہ در ترکی مینوسند فارسیان اکثر قشون را بواد معروف خوانند بمعنی  
 فوج گران و لشکر بسیار و اینجا مراد از کواکب ست ۶۶ شبگیر سفر کردن در شب پیش از سحر و بعد از نیم شب و  
 شبخون بیکی تحتیہ کہ از اشباع کسر باے موحده پیدا شدہ اگر چہ این خلاف قیاس ست مگر بانظور اشار  
 نقات بسیار آمدہ جلے تعرض نیست در بعض اشعار این لفظ بدون یاے تحتانی بسکون باے موحستہ  
 موافق قیاس آمدہ معنیش بوقت شب پنهان بر دشمن تاخستن و قتل کردن فوج دشمن و در سکندر نامہ  
 ہمہ جا بمعنی مطلق جنگ و قتال آمدہ ۶۷ دیدہ بر دوختہ اسطیع آن کردہ داین اشعار در صفت آن لشکر  
 است کہ مراد از ان کواکب باشد و جہان سوختہ باعتبار حوادث و انقلاب کہ از تاثیرات کواکب بود یعنی از  
 آتش زدن در عالم چہرہ خود روشن کردہ

۲۰۶ ۶۸ و درش بضم اول و فتح ثانی پارچہ قماش سہ گوشہ کہ بز نقش کردہ بر سر علم بندند و چون سسے درفشیدن  
 لرزیدن ست این را نیز درفش از ان گویند کہ از باد می لرزد و بمعنی علم و نشان لشکر یعنی خود رشید را علم لشکر  
 دزہرہ را بجایے بربط دہل حوالہ کن اے سامان بزم بگذارد و آمادہ زرم شود بر اراکہ ہل زرم بیاشد بربط در بزم

۲۰۶

۱۵ سپهبد بفتح باء ابجد و ضم آن است مخصوص لکوک طبرستان و یعنی سه سالار که سردار و خردمند شکر باشد چه بد یعنی خداوند و صاحب و اسپه پناه و لشکر بود و معبر آن اسپهبد است و بهرام نام ستاره مرتفع سرخ رنگ بر فلک پنجم که آنرا ترک فلک و جلا و فلک نیز گویند ۱۶ سان یعنی طرز و روش و سلاح جنگ و سامان و سرانجام و عرض لشکر و نسان و اراده هر یک معنی مناسب بر ما هر ظاهر است، ۱۷ عزیزه بیاض و حدت که نام مصنف علامت خواجه عزیز الدین متخلص به عزیز است ۱۸ خواجه یعنی مالک و خداوند و در دوران القاب

۲۰۷

سادات است ۱۹ بر حبه معنی ترکیب است لیس است لیس بر حبه و آن مضمون است بهتر که به تکلف و بی محنت فکر بیض مبدی فیاض از غیب بخاطر رسد ۲۰ شست با لفتح قلا میکه بدان ماهی شکار کنند و آن آب منی باشد سر کج ۲۱ پیل بند نام یکی از منصوبان شطرنج و آن تدبیر است در بازی آن که سپس پس پیل خود دو پیاده هند تا این هر سه تقویت یگر کنند و پیل بند دادن یعنی مات کردن و یعنی دیوار جانب چپ در راست قلعه ۲۲ رهی بکسر تین و با لفتح نیز معنی غلام و عهد ۲۳ یعنی در توصیف جلال و جمال پادشاه چنانکه گاهی باعتبار جلال آفتاب می گویم و گاهی بنظر جمال ماهتاب لیکن حیرت بر حیرت اینکه آفتاب شمشیر بر کمندار و ممدوح دارد و همچنین ماه انیسر بر نثار و ممدوح دارد ۲۴ همین بزرگ کن خاقان مراد امیر الشیخ شریک دید بان بگمان همین خوابگاه مراد از روضه مطهره آنحضرت صلی الله علیه و سلم یعنی ممدوح خادم الحرمین است ۲۵ بید برگ نوعی از پیکان که بصورت برگ و زحیت بید باشد

۲۰۸

۲۶ دوده آل عثمان اهل خاندان اولاد سلطان عثمان خان نام سلطان علاء الدین سلجوقی که نخستین امیر لشکر و لقب بچغان غازی بود و بعد وفات علاء الدین که سپری نداشت بر تخت نشست پادشاه شد نسبت و هفت سال سلطنت نمود و بعد شصت سال و هم ماه رمضان ۳۱۸ و وفات یافت ۲۷ عیصی لکن نام پسر حضرت اسحاق علیه السلام که سلاطین روم از او نیکو دید عیصی پنج پسر داشت نام یکی از آن روم بود که در میان از نسل او سینه ۲۸ قطوره یعنی بنو قطوره که متبیله است سبب نخط از حجاز نسبت بر آن آمده سکونت اختیار کرده بودند و اکثر کس از اهل تحقیق بر آنند که آل عثمان از نسل خاندان عیصی و قطوره هر دو منشعب اند ۲۹ ارخان نام پسر سلطان عثمان خان که سی و پنج سال سلطنت نموده بعد از او پنج سال درگذشت ۳۰ اے سلطان مراد خان ثانی که سلطان ششم این دودمان سلطنت عثمانیه است که

۲۰۹

بعد وفات سلطان محمد خان اول در ۳۱۸ بود و آمد ۳۱ یعنی ابوالمعالی سلطان محمد خان که سی و یک سال سلطنت نموده بعد از او در سال در ماه جمادی الاول ۳۸۶ راهی ملک بقاشد و این پادشاه بلا دوازده پادشاه را گرفت و از دو زیاده قلاع و بقاع راجع نمود تفصیل و قانع آن در توارخ مستور است ۳۲ قسطنطین بر وزن پرمکین نام والی شهر قسطنطنیه که نصرانی بود و بسبب مخالفت و سرابیش سلطان محمد خان بر آن حکم جهاد داد و از شهر او بر اے قسطنطینیه باد و لک و پنجاه هزار لشکر جبار و صد تا توپخانه آتش بار بر آن تاخت آورد و تا پنجاه روز نیا بین جنگ عظیم شد بستم ماه جمادی الاولی ۳۸۶ شب مجبری فوج شاهای یورش نموده تا تفصیل رسید و از رخنه داخل شهر گردید و این شهر از وقت بانی آن قسطنطین اکبر

۳۰۹

تا این واقعه بست و نه مرتبه محصور شد و هفت بار مفتوح گشت که تیسریمعنی طفلیکه شکم مادر مرده او را چاک نموده بر آرزو چون اول پادشاهان قیصره که اعطوس نام داشت اینچنین بوجود آمده بود لهذا ازان روز هر پادشاه روم را تیسریگویند و قیصره روم اول کیش فلاسفه داشتند و بعد ظهور حضرت عیسی علیه السلام مذہب عیسوی قبول کرده نصرانی شده بودند و اکنون بعد شکست سلطانین تیسری روم از زمانه سلطان محمد خان الی یومنا بذا هم مشرف برین اسلام اند الحمد لله عیسیٰ ذلک

۳۱۰

مراد از چاه دنیا است و در لفظ معروف که بدان آب از چاه کشند. نام برج فلک که سختی در بال آفتاب در آن است و اینجا بیان عداوت آسمانست هرگز که میخوردند رساندند یعنی نسطار و آن شکلست بر فلک بصورت گرس که بجانب شمال پران باشد از منطقه البروج و از عقاب نیز گویند و از ماهی مراد حوت باشد و آن نام برج دوازدهم فلک است که بصورت ماهی واقع شده و خانه مشتری است حضرت مصنف آسمان را که جانوران خشکی و تری هر دو دارد یعنی گرس ماهی در آن است صیاد بحر و تیسری نموده الله قصه مرگ افلاطون که بموجب وصیت او در خم کلان بند نموده و رخا رے نهادند مشهور است که از بخار مگر به و از سرب سرویه و از هر سنگ هرزگیو نیا داز بوسند بوسینیا و از کوه سیاه جبل شومرا دست که در میان اهل اسلام پیشه ظلم و ستم را اختیار نمودند و حال آنکه امر بالعکس بود

۳۱۱

پرنده فاخته چادر حریر و تیغ و جوهر تیغ که خورد میخورد ریزه ریزه و سرب بزم مخفف اسرب که بعربی آنک و هندی سیه خوانند الله اسپاه بکسر اول و بای عربی و فارسی هر دو درست یعنی فوج و لشکر اینوه و سرب سرویه را گویند اسے فوج سرویه و اسباه یعنی سگ هم آمده و ایراد این لفظ بمقابله دشمن

۳۱۲

تعریف است فافهم مراد از صیاد شاه روس و مراد از مرغ بام وال سرویه بگریه و غیره سرب و خیزد کنایه از آزادی ایشان و بام افتد اشاره باوردن ایشان را در قبضه خود فافهم الله آب و جگر نداشتن بے مایه و مفلس بودن الله باشد طائر تکاری که چک تراز باز و محرب آن باشد است الله مرغ عیسی و مرغ مسیح شیره و خفاش را ازان می گویند که چون عیسی علیه السلام خواست که مرغ بسازند و صورت مرغ مرتب ساخته نفس در میداد بقدرت حق تعالی زنده شد لیکن چون مقدس فراموش ساخته بودند ببرد ازان حق تعالی مرغی بجهان صورت پیدا کرده و مراد اینجا نصاریه هستند

۳۱۳

کنگاش لفظ ترکی است بمعنی مشورت و صلاح پرسی الله از هر دره ای که از هر باب قسم عمده اینجا و شش مراد از عهد و پیمانی است که در میان و دل سته یعنی روم و روس و انگلیسند و فرانس و پریشیا و استریا در ۱۸۵۶ بمقام پیرس واقع شده بود الله چک و چانه بود اعطفت چک فلک اسفل زرخ و چانه بمعنی زتن کنایه از قابلیت و استعداد و بمعنی لان و گزان و پوچ گوئی هم آمده و فقط چک بمعنی محض و قباله و حد چیزه است و ریش بمعنی موئے زرخ مردان معروف و نشن بالفتح بمعنی شکر دستار چون که مردان را هر دو سبب اعتبار عزت میشوند لهذا از ریش نش نشان و شوکت



و اعتبار بزرگی مراد گیرند من قبیل اطلاق السبب علی المسبب ۱۱ یعنی از عهد سلطنت سلطان عثمان خان ۶۹۹ هجری بود  
تا زمانه جلوس با که ۲۹۳ هجری است پانصد و نود و چهار سال گذشته ۱۱ ساو در آخر و او بعضی باج و خراج  
و حصه و بهره و طلائی خالص و باج یعنی زر که بادشاه غالب از مغلوب گیرد

۲۱۲

۱۲ مراد از فونال سلطان عبدالحمید خان ۱۳ مراد از نخل کهن شهنشاه روس ۱۴ اسکندر فیلیوس  
۱۵ اسکندر بن فیلیوس و این مرکب است از لفظ فیلیق یعنی لشکر و از لفظ روس یعنی امیر حاصلش امیر لشکر و  
۱۶ اسکندر نام پادشاه مشهور از روم و بعضی ادراذ و القرنین میدانند لیکن ذوالقرنین اکبر که خضر در زمان او  
بودند دیگر است و بعضی گویند که او فریدون بود و او را علم بالصواب

۲۱۵

۱۷ کسانیکه یعنی اهل بغاوت یا بوس او اسی سبب اتفاق و خوشامد شهنشاه روس باغبان سلطان را  
مراتب عالیه و مبالغ کثیره حاصل باشد ۱۸ ظاهر است که از تابش خورشید ستار با بے نور و منحل شوند  
و در نور قمر درخشان باشد و مراد از انجم باغبان و از خورشید سلطان روس و از ماه شهنشاه روس است  
۱۹ پیرامن در موبد بالفتح است مطابق رشیدی و در برهان بالکسر دایه مجهول و بضم سیم چرا که مخفف  
پیرامون است و در سراج پیرامن بالفتح بر وزن پیراهن یعنی گرداگرد چیزی است که آن سلیتن اشاره  
بعبدالکریم پادشاست و سلیتن یکی از القاب رستم دستان است قطره زن یعنی دونه و تیز رفتار  
و تشبیه ابر بر اسی ادخیلے مناسب اقتاده

۲۱۶

۲۰ رومینه خما مراد از بهیپای رومین ۲۱ عراده نوعی از آلات جنگ قلعه گیری و آن آلتی باشد کوچک

۲۱۸

۲۲ از مخنیق که بدان ننگ بر خصم اندازند ۲۳ کاسک نام توپست بردار و مادر مملکت زار روس  
۲۴ تشونے بیایے تظیمی اے لشکر عظیم ۲۵ پر از کژدم و مار مراد اسلحه است فر هنگ یعنی عقل و ادب  
و اندازه هر چیز نگا هشتن ۲۶ آهنگ یعنی لشکر شتاب و تجیل و طرز در روش و کشش مقصد توجیه اراده  
و ادا و سرود و مقام و مکان و قانون و قاعده و این همه معانی در اینجا درست باشد ۲۷ بر بیان کبرای مملکه  
حبیبه جامه که رستم در جنگ می پوشید و آن پوستین بود از پوست شیر شتر زه که او را در کوه شام رستم  
گشته بود و دیبای منقش روی را نیز گویند ۲۸ پر تاب تیر فاصله تیر و مراد از کمانداز سلطان

۲۱۹

۲۹ خواندگار یعنی صاحب امر و صاحب فرمان که مخفف خداوندگار است و نزد اهل ایران لقب  
سلطان روم و اینجا همین مراد باشد ۳۰ قضا و قدر هر دو معین و مددگار عثمان بادشاه بودند آنکه  
مطیع و فرمانبردار او زیرا که در اراده این معنی شائبه شرک است و اما تا من المشرکین فانهم ۳۱ کت و اور  
بضم کان عربی یعنی دانا و حکیم و پهلوان ۳۲ کند مند بر وزن نقش بند عمارت کمن و از هم ریخته  
۳۳ اثر دها پیکر کنایه از علم و توپ ۳۴ راس و ذنب آنچه از تقاطع منطقه فلک جوزبر و مائل صورت  
نار بر گیم رسد یک طرفش را راس گویند و طرف دیگر را ذنب و این را زمین فلک اثر در فلک نیز گویند  
۳۵ ایا به گردن که برین توپ میکشند ایا به راب پیل و توپ را بیایے پیل را تشبیه داده گویند  
پایے پیل یا خرطوم پیل بر پشت پیل نهاده است ۳۶ لیکوف و گر گوی و اسکو بون این هر سه نام

- ۲۱۹ جنرلان فوج روسیه است <sup>۱</sup> نوب شور و غوغای که از کثرت مردم خیزد و آواز و فریاد کردن سگ  
هم گفته اند چه هرگاه سگ بانگ زند و فریاد کند گویند سگ می نود پس لطف تعریض این لفظ براسه
- ۲۲۰ دشمن پوشیده نیست <sup>۲</sup> مراد از افعی و مار گوله و دو دبارت است <sup>۳</sup> روده مراد از ان رسل  
و بندوق و توپ است و مراد از قی کردن سر شدن گلوله باشد
- ۲۲۱ <sup>۴</sup> یال یعنی گردن و بازو دستی حیوانات و گوپال یعنی عمود و گرز آهنین و تخت و برودن بار یعنی  
رفعت و شان و شوکت و قدر و قاست و بلندی و نوخاستگی و شکوه و عظمت <sup>۵</sup> بیتون نام کوهی است  
که فریاد بگم شیرین از تیشه نر می کند و دوران شگافها کرده که تا از ان راه جو سه شیر بر آید شیرین بدان سازد  
و بعضی محققین گفته که فریاد تینا سه شیرین آن کوه را گفته پر ویز کننده بود و همین اقوی است
- ۲۲۲ <sup>۶</sup> خاقان چین کنایه از آفتاب و حبش کنایه از شب و مراد از لجت چینی ستارگان یعنی روز آفتاب  
و شب آمد <sup>۷</sup> شب را بزنگی تشبیه داده چنانکه ستارگان وقت شب و روشن شده باشند همچنان  
وقت خنده و ندان زنگی می نماید <sup>۸</sup> تیره یعنی طبل و کوس و نقاره و دهل <sup>۹</sup> بست پاره  
چیزی که در نظر زشت و مریب نماید و بلا و آنت و افسون و غول بیابانی یعنی سنگان از دیدن سخن  
شکل مریب شب در غوغا بودند <sup>۱۰</sup> گنام آرا مگاه بهائم و چراگاه
- ۲۲۳ <sup>۱۱</sup> زنگها مراد از ستارگان و پیک زنگ مراد از ماه <sup>۱۲</sup> مراد از زنگ سیاه شب است  
<sup>۱۳</sup> از دن و کم یعنی چونکه فوج رومی نسبت لشکر و سی کم بود لهذا آنرا بکوب سیاره که بجزکت خود  
متحرک باشند تشبیه داده که در شمار هفت اند یعنی قمر عطار و زهره شمس و مریخ مشتری زحل  
و فوج روس باعتبار کثرت توابت که ستارگان غیر متحرک اند تعبیر نموده که در شمار بچه شمار اند
- ۲۲۴ <sup>۱۴</sup> کفل بر کفل سرین بر سرین و کفل یعنی پلاسه که بدان چار جانه شوران کرده بران سوار شوند و فل  
لفظا اگر زیست کسی از بندوق خار دار <sup>۱۵</sup> کوهی یعنی بر چو تره پلست فارم که بر قلعه کوه بلند  
برای ملاحظه جنگ فوج ساخته بودند <sup>۱۶</sup> مراد از حال فوج روم و روس هزار رعد و رعد  
ای بالای رعد در رعد و ختین چو تره که بر بلندی هفت صد گز بر قلعه کوه بلند سازند و همچنان بران  
نشسته بوسیله شمشیرها و دور بینها کمان حول برج و کواکب دریاقت میکنند <sup>۱۷</sup> در انجا دیده شد  
که آن وقت ان سری آمده شهنشاه روس را بمال شادمانی در کنار گرفته از زمین برداشت و گفت که  
فوج رومی مانند ماه در گرفت است منخسف شد و گمان برد که پلونه فتح گردید <sup>۱۸</sup> مراد از ماه فوج ترکیست  
که مثل ماه از حلقه فوج روسیه محصور شده بود
- ۲۲۵ <sup>۱۹</sup> نترسید از پشت گرمی بخت ای بعد دگاری و تقویت بخت خود نترسید <sup>۲۰</sup> دیوار است است  
یعنی قلعه محکم نیست و سیلاب سخت است فوج روسیه مثل سیلاب تند آمده <sup>۲۱</sup> استاد شد بر کعب ای سوار  
بر اسب شد و بر کعبه اناله رکاب است یعنی حلقه معروف که سوار دران پای بند <sup>۲۲</sup> سرانش است  
و گویا نسران با تحت عثمان بادشاه مثل غالبی و ضایع و ابراهیم بے که ازین هر عثمان با نثار کمال تقویت بود

۲۲۵

سبب بفتح کلمه تشبیه که براسه آگایانیدن و خبر ارگردانیدن در مقام تمهید و تخویف و زجر آید و گاه بفتح  
و کاف فارسی اسپ نیز رود این مرکب است از تک بمعنی دویدن و از آور صیغه امر الله یک لضم بای  
فارسی و آئے فوقانی جدا و بضمه خایسک یعنی مطرفه آهنگران و زرگران که بهندی از ایتو ژامی گویند  
الله از گشپ لضم کاف فارسی بمعنی آتش جهنده که عبارت از برق است و نام آتش خانه چون  
همیشه آتش آن شعله زن بود لندا با سم برق سیمی گردید الله میر آخر بمعنی دار و غه اصطبل و بیور اسپ  
بکسر بای موصده رایع مجول و منتج و اول لقب ضحاک چه بیور بمعنی ده هزار است چون ضحاک مالک ده هزار  
اسپ خاصه بود لندا باین لقب لقب گردید

۲۲۶

یعنی صف پیلان قوی الجته را کمال شجاعت و بهادری گله گو سپندان شمرده و مانند شیر حمله کرده  
تشبیه پیلان بنظر حقارت با گله مناسب است یعنی پراهمیم بی که نام افسر از فوج ترکان بود و دعوت  
کردن براسه ابراهیم خیلے طائم الله ترگ بفتح کلاه خود یعنی کلاه آهنی که در روز جنگ بر سر نهادند  
و بحرینی مغر خوانند الله و تواق و آن درختیست در جزیره سرحد شرق چین که بار و میوه آن بصورت  
آدمی و حیوانات دیگر نیز می باشد و از آن صورتها صدای عجب و غریب بر می آید و سخن میکنند  
و جواب میدهند و چون از درخت بنفینند یا بچینند دیگر آواز نه دهند و سخن نگویند

۲۲۷

الله درین جنگ قتل و مقتولین روسیه از اخبارات معلوم شد که نوزده هزار و ششصد پنجاه و شش سپاه و

۲۲۸

صد افسر بود که یعنی در میدان جنگ از هجوم پهلوانان آنقدر جاسه تنگ شده بود که گل از

۲۲۹

خاک میدان یعنی سر بر آوردن نمی توانست و همچنین هوا آنچنان پراز گرگشته بود قطره آب از ابر

۲۳۰

بر زمین نمی ریخت که گر و حائل بود که کله دار و رومانیه یعنی شاهزاده چارلس والی رومانیه

الله بر آراست آه چنانکه هفت آسمان از زمین جرس که عبارت از ستاره است در پله بگردید

شهنشاه روس هم صفهای فوج را با آراستگی تمام یکجمله دیگره بحسن انتظام قائم نمود و الله جناح

مقدمه لشکر یعنی فوج پیشین که از راه اول میگویند که دیوار اسکندریه یعنی سد سکندری و هفت جوش

و هفت قلزات هم آینه که از اژدها ت گویند و آن بنایت محکم باشد و آن هفت خانه اینست زرد

و نقره و مس و جبت و آهن و اسرب و آرزیر الله و شرگنگ بالکسر نام قلعه در توران بنامهاده و استیا

الله در آج نوعی از مرغان رنگین چون تدر و دیو طائر است کوچک تر از کبک و این طائر مخصوص

ولایت است و در هند و تان پیدایمی شود و عقاب بالضم مرغ شکاری سیاه رنگ

۲۳۱

الله باید دانست که اگر چه در جنگهای حال تیرتعارف که بحرانی از اسهم خوانندنی شود مگر جائیکه درین کتاب

بمجموع این محل لفظ تیر واقع شده مراد از آن گلوله توپ و بندوق باشد چنانکه در برهان قاطع از لست و پنجم

معنی تیر همین مستفاد میشود و من استطلاع علیه فلیرج الیه ناخج بقدم جیم فارسی برخایع مجه تیرے باشد که

سپاهیان بر پهلوی زمین می بندند و بضمه نیزه و دشاخه و نیزه خورد که ساقه بمعنی صفت سپین یعنی گلوله

بباق عثمان با شارسید الله بنگاه و بنگه بالضم جاسه رخت و اسباب و خیلخانه مراد از آن پلونه

# فِي التَّوَارِيخِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱ قطعه تاریخ خانقاه قادری که راجه جنگ بہا در ناپارہ بنا کرد

صاحب عجاز و جاہ طالب ہیں پروی واقف راز و نہاں از رہ بنیش وری داد و گردوں خیام شہر بنام آوری شیر فلک کردہ زیر شیر دست او جری دست چو ابر مطیر وقت سخا گتری را حلہ بس چشہ شوق کند رہبری کوہ و در اینجا کند قص چو کبک وری جلوہ کند چون نجوم با حقری خاوری نوبت جلیاں زند غلغلہ دین وری جائے بریں و طلب گر طلبی برتری	بانی این خانقاہ بندہ در گاہ شاہ خادم غوث جہاں سر و خیل جہاں راجہ عالی مقام جنگ بہا در بنام شیر شکار و شیر شنگس شیر گیر روئے چو ہر منیر ماہ از دست تیر از در این خانقاہ تا ملکوت است راہ نغمہ چو بر بط زند تے نہ در تن تند جمع ہمایوں قدم آدر و این جا ہجوم سکہ چون عرفان زند طغنه بشاہاں زند صبح و سار و زو شب با تہن طلبگار لب
---	--

گفت ملک ناگہاں صرع تعمیر آں  
منزل حقانیاں خانقہ قادری

دیگر

۲ بانی خیر جنگ بہا در محب غوث  
بنیاد کرد خانقہ عرش پانگاہ

<p>هست او خداگان جهان جهانیاں          جانش باقدار فراتر از آسمان          گیرد همیشه دست ز پا افتادگان          این خانقاه روضه از باغ واد است          در موسم ربیع دوم کماں بهار دست          هر خار را بنوک ز باں لا شریک له          اینجا چو در جلوه هست خیم معرفت بحوش          خاص آن زمان که جوش زنده با دره طهور          خاص آن زمان که منزل روشن لال شود          هنگام جوش حال بقوال دوریت</p>	<p>وز بندگان خاص خداوندین پناه          تا بانگسار نسر و تر ز خاک راه          از پیر دست گیر خیاں یافت و نگاه          گل چید آنکه آمده از صدق داد خواه          خیزد گیاه از گلین روید گل از گیاه          هر غنچه را کشاده دهاں ذکر لا اله          جانے بیار و تا خط بند آدمی بخواه          سُبوحیاں کنند صبوحی به سجگاه          پر گرد و از کواکب رخسده خانقاه          اگر شتری رود بد و هر دم کلاه</p>
---	---

ثبت بر کتاب این طاق نردواق  
 بنیاد خانقاه ملک سجدہ گاہ شاہ  
 ۱۸ ۱۲

### تاریخ و مناقب یعقوب خان لدوی محمد ابراهیم خان شریف لدوی بہا کہ ہر چہ اصغر تا خیریت

۳	<p>بن سیک چو بے گل شد گلستان یعقوب          بہر سال فوت وے از فلک بگوش آید          ۱۲۸۱</p>	<p>و اہمیت آہ نوجواں یعقوب          کم دید یوسف گشت تا کہاں یعقوب          ۱۲۸۱</p>
---	--	---

### ۴ قطعہ تاریخ عقد ثانی شیخ حافظ محمد اصغر علی تعلقہ از گندارہ ضلع گونہ

<p>اصغر علی حافظ قرآن کہ وجودش          در ساعت سعور و بہ دران مساعد          گرفت بنا گاہ بگینے بہنیش</p>	<p>خود مصحف خوبی بود از پاک روانی          شد منقاد از فضل خدا کرت ثانی          شد تعبیر بر خاتم اول علی یانی</p>
--	--

نقش دوم الحق که ز ادلی بود ادلی	گرا ز کف بسزا دور از خامه مانی
یار کج بود وفق و فلقه بیان شان	تا دست و غسل بودن الفاظ و معانی

خوش گفت و گم سفت عزیزانیکه گفت  
گوئی بود این عقد ز آیات شانی  
۱۳۱۳ هـ

تاریخ دیگر

۵

از دواج ثانی اصغر علی	هم ز تاثیرات سعد اکبر است
او بود خورشید برج اقتدار	از پله خورشید ماسه در خورش است
چونکه باشد از صنایع از دواج	بهر او تکرار خود لازم تر است

از امور اکبر است اما بسال  
میوان گفت از دواج اصغر است  
۱۳۱۳ هـ

قطعه تاریخ و دیوار عزیز حاجی عظیم الدین در آبو بعد حج بار دیگر در کهنه

که بر مصره تاریخ است در جمله شعر اول و بعد آن در جمله شعر ثانی نیز تاریخ است

۱۲۸۱ هـ	پاس یاد در دوران که اندازم شادان	۱۲۸۲ هـ	زینت پاک طینت صاف باطن مایه ایمان
۱۲۸۳ هـ	عزیزه کوز مصر شد وار و در گراه بنجا	۱۲۸۳ هـ	نگارستان شه از جلوه کلبه احزان

قطعه تاریخ وفات حافظ سلیمان قدس سره لکهنوی مدفون به گوگهاٹ

در ینا رحلت حافظ سلیمان	که آگه بود از اسرار قرآن
خود او چون کعبه ساکن بود یک جا	روان قلبش بطوف کعبه جان
شریعت با طریقت جمع در و سه	چو رنگ و بوئے گل پیدا و پنهان
دشمن گنجینه اسرار معنی	رخش آئینه انوار عرفان

سلیمانی بلک فتری کرد	کہ جن و انس بود اور ابراہماں
توکل را از بودہ قوی پشت	تورع را از و در کالبد جاں
مزار او بود از غایت فیض	زیار تگاہ اہل صدق و ایماں
بلک فقر گفت الفقر فخری	نخواندہ رب حبلی چون سلیمان

توان سنجید بہر سال رحلت  
کسال پایہ حافظ سلیمان  
۱۲۸۹ھ

دیگر

بجاک او ندا از غیب آید	بود این تربت پاک سلیمان
------------------------	-------------------------

دیگر

رفت تا شاہ سلیمان ز جہاں	ملک آمادہ مہمانی اوست
بود نشاہ کہ با تسلیم بہت	ظل حق چتر سلیمان اوست

ہست از لوح مزارش پیدا  
مرقد اورنگ سلیمان اوست  
۱۲۸۹ھ

مستشرق فانی شیرازی و مرزا دبیر لکھنوی کہ ہر دو مصرع ہر نبدین تاریخ ہست  
مصرع اول تاریخ ذی قعدہ ۱۲۹۱ھ مصرع دوم تاریخ فوت مرزا دبیر اوست  
۱۲۹۲ھ

دردا کہ کس بد ہر نمناں از سخنوراں	مانندے ہمیشہ بود خامہ در فغاں
ہر نبد بہت عقدہ غمہائے این آں	ہر مصرع ز حادثہ نمیدہ نشان

ہرگز ز بہر شمس و قمر ہم بود زوال  
چیزے گوز حال حریفان زدی کمال

ما ہے کہ کاست ماتم آل پمپرش  
شمعے کہ جاں گداخت غم آل حیدرش  
ہرے کہ بود بیج شرف اوج ممبرش  
پر واند کہ سوخت ز سوز نہاں پرش

امروز شمع بزم کھد شد چور وے او  
شمعے دگر شدہ زر و جلوہ سوئے او

سال گذشتہ رفت آئیہ چوں بہار  
القضہ بیت بیج دریں روضہ پادار  
بعد از سہ مسہ دبیر شد از باغ روزگار  
خواند نبوحہ مرغ نواسنج بار بار

اول شکوفہ دیدہ ام از گلستان رود  
زاں بعد آہ ازیں کہ تزار بیان رود

ہر یک بدہر بود خوش اقبال و خوشحال  
در عمدت بہم دہمہ پان وصال  
سرد قمر مکارم و دیبا چہ کمال  
بہجوں زلف تانہ در قید اتصال

پہیم بہار صورت معنی نمودہ اند  
گوئی بہم دو مصرع شہ بیت بودہ اند

اگر دلاک از مزہ تر قلم کنم  
وانکہ سیاہی بہم از چشم غم کنم  
در عرصہ کمال قلم را علم کنم  
تاریخ این دو واقعہ را چوں رسم کنم

پہیم دو خامہ را کہ دبیر قضا شکست  
از جاں الف کشیدہ و ہم جملہ نقش بست

از بنزہ بہار غم دگر یہ سخن  
رضواں چو دید این ہمہ پیرایہ حسن  
آں سبز جلہ در بر این لالہ گوں کفن  
شد در حروف معجم و مہل ترانہ زن

نمایاں بقصر لعل ز بر جد مقام شان از زنی ہم ادبم  
اگر دندہ ہر دو صبح  
ایں کرد فدایہ جاں بحسن بریں واں



هر کس زجاں گذشت بدار بقار سید این کاروان که رفت ندانم کجا رسید	وز خود هر آنکه رفت به پیش خدا رسید ناگاه شد ندا که با غا ز جا رسید
گفتیم که باز گشت سوی خاور آفتاب گفتا مگر از سر ایامی بو تراب <small>۱۲۹۱ هـ</small>	
این ناله و فغان که دل زار میکنند از جور و ظلم چرخ ستمگار میکنند	وین نوحه را که جان و دل انگار میکنند هر دردمند غم سزوده تکرار میکنند <small>۱۲۹۲ هـ</small>
بائے عزیز رونق ز ابل کمال رفت و ائے عزیز رونق ز ابل کمال رفت <small>۱۲۹۱ هـ</small>	
آن در سخن بنجامه لوائی هنر فراشت آن سر زمین شعر مسخر به نطق داشت	وین از هنر بنام سوری نامها گذشت وین سر نوشت حسن عمل نمیک می گماشت <small>۱۲۹۲ هـ</small>
ملک کمال بود در نظم از کلام او شد دفتر مال مستحل بنام او <small>۱۲۹۱ هـ</small>	
خاموشی اے عزیز سخن را کمن دراز تا بد حرف معجم و مهمل فروغ راز	از سایه خشتگان بهشت نیاز و ناز کاشمسی فی النهار که هر یک زدیر یاز <small>۱۲۹۲ هـ</small>
در ما من حجاب صفا بوده مخ خواب گوئی که رو نهفتی مهر در حجاب <small>۱۲۹۱ هـ</small>	
قطعه تاریخ شکار میمون که عاشق حسن خان آوکلان سیدی مصنف مرحوم کرده	
کشتن ناحق میمون تو گویم چو نست به بیعت مسلم کردیم این تاریخ	دلم از خون جنین بگینهی پر خونست صید دل کن مگر صید بسایه میونست <small>۱۲۹۴ هـ</small>

	تاریخ فوت عزیزی نور اللہ	۱۲
	تشنہ کام آنکہ چوپوش ہمش اندر چہ رفت حیف ازین دیدہ کہ از دیدن نبی اللہ رفت ۱۲۹۶ھ	دلغ آمد کہ چشمش سُخ ہجوں سر رفت آہ زان نور کہ از دیدہ من گشت نہاں ۱۲۹۲ھ
	تاریخ وفات محبت شاہ	۱۳
	کارشس افتادہ است باغفار ہاتف غیب گفت یاغفار ۱۲۹۲ھ	رفت غفار شاہ تازہ سر از برائے دعائے مغفرتش
	تاریخ فوت عزیزی رونق علی	۱۴
	سرد فرسانہ نگاران حال رفت معنی نگار شاعر نازک خیال رفت تا پیش گاہ یار گزیدہ احوال رفت فریاد ازین کہ دور از احوال رفت یا بوی گل کہ ہمہ باد شمال رفت رونق علی زہد رسد قیل وقال رفت صد جوئے آہم از عرق نفعال رفت از چشم من سر کہین دل چہ حال رفت وز زندگی چہ ہجوں در ملال رفت زیر آفتاب کہ پیش از زوال رفت کلک تم گذشت زباں از مقال رفت	آہ از فلک چہا بسراہل قال رفت عالی تبار و ستید و الاثر آدمود از پائے تخت ہستی فانی بصد نیاز رفت انچہ رفت بر سرم از رفتش ولے عمر عزیز ہیں کہ چو آب رواں گذشت بیہمت گنگ باد زبانے کہ گوید آں از جوش گریہ در جگر م آب چوں نماند در پائے خون برین مویم زان بہیں این ماجرا شنیدہ ام و زندہ ام ہنوز تا دیدہ روی شیبہ از دید ہا نہاں تہا زنت دست و دل از کار و دغمش

از مطلع کمال چو او کو کجی تافت	بس دور باگذشت بیسه سال رفت
<p>تا پنج حلتش چه نگار دجز این عزیز      آه از زمانه رونق بزم کمال رفت      ۱۲۹۳ هـ</p>	
<p>عزل سلطان عبدالعزیز خان (بطرز تخریج) و جلیوس سلطان مراد بخت دوم (بطرز تعمیم)</p>	
<p>۱۵ سلطان عبدالعزیز از حکم قضا      بنشانند مراد را بجایش چو خدا</p>	<p>بر خاست ز تخت نکشت ناگه خود را      کردند فدای سر ارادت دُورا      ۱۲۹۳ هـ</p>
<p>۱۶</p>	<p>قطعه تاج عقده حافظ نظام الدین صاحب</p>
<p>بلبل گل در چمن بنگر که با هم آمدند      شد مرتبیم طوبی بلبل گل چون بیابغ      فاخته چون خرقة پوشان معمر تاخت      کبک طاووس تدو شاک سار چکاو      یاسین نسرین سمن ریجان و سبل نترن      عرو و بید و صنوبر نار و انجیر و چنار      برگ بگردن گل نخل شاخ و شاخ و کلخ کلخ      سوسن از بس کبر و ناز و نبره از راه نیاز      از پی تحریر کابین نامه بر برگ سمن      سر و شمشاد چمن چون شاهین عادلین      یک طرف باد شمال و یک طرف با و صبا      گل خموش از ناز یعنی خاموشی عدین ضاست</p>	<p>یا که بلقیس سلیمان شاد و خرم آمدند      نغمه خوانان اسپن بازیر و با هم آمدند      بدو ادا مانند پسران مستم آمدند      فوج فوج از دست چون لشکر جم آمدند      موج موج از خشک تر با نغمه و شوم آمدند      کیش کیش همچون غلامان با خم و خم آمدند      در کبک بهر نشا و گل ز شبنم آمدند      پیشوا با صد نوید خیر مقدم آمدند      لاله دُرگس همه با مهر و خاتم آمدند      با کمال رستی صدق محسم آمدند      در و کالت هر دو یک از یک مسلم آمدند      با ن پنداری که خوبان گنگ با هم آمدند</p>

بیل آید و خوش آید خوش از خوش بود  
 قمری حق گوے سرگرم خطابت گرم شد  
 غنچه آواز متسری لجه بانگ تدرود  
 پیش ازین نتوان سرود پیش ازین نتوان شود  
 قصه کوتاه آنچه گفتیم جمله الهام است و بس  
 یک قلم آثار رنگ آمیزی رنگ ست و بود  
 گل بیل شمع با پروانه و قمری بسود  
 ماه کنعان از کجا جذب زلیخا از کجا  
 واقع و غدر و شیرین خسرو و لیلی قیس  
 از دومی بگذر که باشد عین وحدت این دومی  
 چون شریعت با محبت جمع میگردد خوش است  
 بیرون حکم شرع آری محبت پیشه اند  
 بنده و آزاد را بنود گزیر از فاکخوا  
 از گداتا پادشا از ادلیا تا انبیا  
 خاصه عمد طرب حافظ نظام الدین کرد  
 هست او خود حافظ قرآن قرآن حافظش  
 هم چو بقیس سلیمان هر دو از دنیا دین  
 تکمیل همایوں از دواج او عزیز

بے گوئی عشق بازاں با او بکم آمدند  
 لایع با خوش لجه کاند رجهر سبهم آمدند  
 چون دو حرف سخن از یک خبیب غم آمدند  
 نیک می دانند خود آنا که محرم آمدند  
 ابل دل انانے این اسرار لهم آمدند  
 کایں همه انواع گوناگون بعالم آمدند  
 جلوتی حسن عشق است نیکه توام آمدند  
 عاقبت نیکر که چون هم بزم و هدم آمدند  
 هر کی در سبک عقید خود منظم آمدند  
 یکدل انداے دودل هر که با هم آمدند  
 خوشتر آن باشد کزان سر خوشی و عالم آمدند  
 خاصه خاصانے که از اولاد آدم آمدند  
 هر کی پابند این زنجیر محکم آمدند  
 تابع این حکم زادم تا با بندم آمدند  
 از دواج طرفه کز شاد آب عم آمدند  
 در پناه همدگر از اسم اعظم آمدند  
 شادمان مانند کز هم شاد و خرم آمدند  
 از قرآن هر دوسه بگذر که پیهم آمدند

چون بر آوردم سر از اخلاص و تقیّاتش سال

مصحف و تفسیر و یدم حج با هم آمدند

۱۷ قطعه تاریخ خطاب شاهنشاهی ملکه معظمه قیصره هند،

سرخوش ازین رخ ناخاطر اجاب گشت  
 قطعه هندوستان خطه شاداب گشت  
 شد گمرازه شرم آب تا چو مئے ناب گشت  
 عرصه دہلی بزرگ روش سقلاب گشت  
 سبزہ برئے زمیں طلسم کجوا ب گشت  
 گوش ملک برفلک گرز تب و تاب گشت  
 ساتی جمشید شد باوہ ہمہ ناب گشت  
 ہم چو کواکب ہم در رو متاب گشت  
 قوس فلک ز انفعال آب چو گرداب گشت  
 بہر جو دسراں حلقہ چو محراب گشت  
 ہر سر مو بر تنم ہم ہر مضراب گشت  
 لیک پے عرض سال مضطرب تیا ب گشت

شکر کہ شد کامیاب کون و مکان این خطاب  
 در نظر دوستان کیسره چوں بوستان  
 از کرم بے حساب در رہستان شتاب  
 لاله رخاں فرنگ جلوه کنان شوخ و شنگ  
 فرش گل و یاسمین غیرت دیبا بے سپر  
 شور و تفنگ و شلک شد بسما از سما  
 طالع ناہید شد مہمہ خورشید شد  
 ہر یک از اہل ہم از برادر نگت جسم  
 حلقہ صدر از کمال بودہ شکل ملال  
 مرکز ہفت آسماں دائرہ آن کمان  
 تار طرب می تنم نغمہ عشرت زخم  
 داشت عزیز انفعال در سخن از قبیل و قال

گفت سردیش پگاہ مصرع روشن چو ماہ  
 نیرتایم جاہ مہر جاں تاب گشت

۱۸ تاریخ فوت خواجہ حسن عسائی در شمیر

شد خواجہ حسن شاہ برون ریگلشن  
 باوچہ حسن شد و باخلاق حسن

در داکہ چو بوئے گل بیک چشم ندون  
 تاریخ وفات او ملک گفت بمن

۱۹ قطعه تاریخ رسیده نسخه مرسله بین الدوله بهادر الی یاست لکنک

دو ششم آمد خلقتی رعنا و زیبا بے بها  
سرفراز و سر بلند و سرخوشم کرد اثرش  
از چه بسرافتخار و اقتدار و اعتبار  
آن بین الدوله کاندرا لجه احسان او  
از مدارش رائے باشد سو مین قطب فلک  
صحبتش از اهل قال و با حال اهل کمال  
چشم او بر جلوه قرآن و تفسیر حدیث  
از برائے ظالم و مظلوم و رنجور الم  
خلق را از خلق و عیش و نشاط و انبساط  
سرفرازان گردان ظالم و راں بر و گش  
دل ربا آهن ربا و کسر با حفظ او  
خلق او با خلق مهرش با من و مهرش بخصم  
حرف بندش و صف فضیلتش شعر من میند  
گرفزنگیس و اگر نوشابه در سوادا بهست  
دوستانش مهنوائے بر لب و چنگ و رباب  
لے عزیزای سرفرازے سر بلند شاعران  
خواه از ابرام خواه از عاجزی خواه از نیاز  
در سواد و ظلمت و تاریکی جہل آمده

این سه روشن نسخه آمد سر مره چشم جهان

بهتر از نگین قبا سیمین کمز زین کلاه  
گوئی از دور در آمد عزت و اقبال و جاه  
از که از سیر و دزیر و آصف و جهم با نگاه  
مرغ و ماهی و سمند ز میکنند هم شاه  
وز فرغش روی آفتاب خورشید و ماه  
نیست خالی هیچ وقت و هیچ ساعت هیچ گاه  
گوش او بر نعره تکبیر و تسبیح و صلوا  
در گش دار الجزادار الامان دار الشفا  
دهر را از لطف او آسائش دهن در قاف  
سوده خم کرده نهاده گردن و فرق و جاه  
عاطل از جذب است جذب آیین جذب گاه  
لطف یزدان فضل منان باشد و قهر الاله  
رفت تراحد بخارا و سمرقند و همراه  
بندگانش را کنیزان و پرستارند و داه  
دشمنانش هم زبان ناله و فریاد و آه  
روبران در سرفرد کن پشت خم قامت دو تاه  
کام و دل اندوے طلب از لے بجز از لے بخواه  
مشعل و شمع و چراغ از بهر هر گم کرده راه

وقف انوار شلا ثه گشت و امان نگاه

قطعه تاریخ تولد سیرہ مولوی انعام اللہ ابن مولوی اللہ صاحب مرحوم

۲۰	ہر کسے از بندہ قیاض دار و بہرہ ہم خضر آب حیات وہم سکندر آئینہ چرخ ہور و ہور نور و نور تشریف ظہور تن زبان و جان توان از جلوہ جانان گرفت سر و مینائے زمر و ساغر یاقوت گل آبے رنگ رے رنگین لالہ حمر اگر نت باغبان روزگار از فیض ابر نو بہار نور چشم مولوی انعام انعام آن کہ او	کوہ لعل و بحر گوہر چرخ اختر یافتہ ہم سلیمان مہر ہم جسم شید ساغر یافتہ دہر گاہ و گاہ شاہ و شاہ افسر یافتہ دیدہ نور و دل سرور از روئے دلبر یافتہ لالہ جام لعل و زر گس کا سہ زری یافتہ پیچ و تاب موئے مشکین سنبل تر یافتہ نوہ سال آرزو را بار آور یافتہ یافت فرزندے کہ فر سعید اکبر یافتہ
----	--	---

بہر سال این عطائے ایزدی ناگہ سروش  
زندہ، انعام از حق طرفہ گوہر یافتہ  
۱۲۹۹ھ

قطعه تاریخ و دو ہمارا چہ صاحب کشمیر و ملی تقیب دربار شاہنشاہی  
و بر پا کردن خیمہ شمال

۲۱	والی کشمیر تاد در مزد و صلی خیمہ زد مصرع تاریخ نصبت گفت بیل با عزیز ۱۸۴۴ھ	آسمانے طرفہ گوئی کہ عالم گیر شد دھلی از گلکاری آن خطہ کشمیر شد
----	---	---

قطعه تاریخ و فاتح شوج حسن خان لکھنوی حمہ اللہ برادر گلان مستنیر مرحوم

۲۲	وروا کہ رفت ناگہ چون بوجے گل ازین باغ از بادین مرگ خاموش گشت افسوس	سروے کہ دیدن اوباع و بہارین بود شمعے کہ از رخ اور و شن ہر انجمن بود
----	---	--

از صرصر حوادث ناگفته تا از پا  
 ترین بوستان بریده و زدوستان رسیده  
 در پیچ و تاب بنبل در آتش انگیزش گل  
 شمشاد و سرو با هم از بار غم شده جم  
 بے بستر می بالین بر خاک خفته امروز  
 از دست بُر و فلج در لعب گاه هستی  
 یکشنبه صیام و بست ششم پس از چاشت  
 بر نعش اوز مسکن تا خواب گاه مدفن  
 پیش از زوال دیده روی زوال بهشتا  
 جان بر لبش سیدن در شوخیش رسیدن  
 بر دست حور و غلمان برداشته بجای  
 فارغ لب و دهاش از تلخی دم مرگ  
 رویش نور ایمان در چشم اهل عرفان  
 معراج پای او این بس که در شب قدر  
 آخر چه کرد گوش او کامروز شد خموش او  
 در بایه هشت جنت و اگشت برنج او

از آده که سروش آراشس چمن بود  
 باد بهسار گونی یا آه بوختن بود  
 بر شاخسار بلبل یا مرغ باب زن بود  
 گل نیز داغ ماتم چون لاله دمن بود  
 ماسه که فرش خواشس یک باغ یاسمن بود  
 شش روزه مهره او در ششدر چمن بود  
 هنگامه رحیل روح روان زن بود  
 برگرد مسه چو انجم انبوه مرد و زن بود  
 این آفتاب گونی چون تن گام زن بود  
 هنگامه فراق شیرین دکوه کن بود  
 در زندگی ز صومش مهر که بر دهن بود  
 کاش لبالب شهید جاشس از لبن بود  
 مانند شمع فانوس تا بنده در کفن بود  
 در خاک خفت در حش چرخ گام زن بود  
 شیرین لب که دوش او هر خطه در سخن بود  
 از بس دوچار چشمش بانور نختن بود

تارفته، از سر جان خواند عزیز گریان

هم عاشق حسین و هم عاشق حسن بود

۱۲۹۹

قطعه تاریخ وفات مولی محمد شاه

۳۳

مولوی محمد شاه رفت از جهاں ناگاہ

دل زو بهر شد مانوس و مصیبتنا فسوس



كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ  
 مالک جهان بزل باذل ملائک فضل  
 بر سر ادب افسرد در بر ہنر زیور

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 سالک سلوک آگاہ بپیر سالکان راہ  
 در جهان دانش شاہ بر سپہ پیش ماہ

طرز مصرعے در حال گفتہ از برائے سال  
 صاحب بصیرت آہ مولوی محمد شاہ  
 ۱۱۹۹ھ

۲۲ تاریخ وفات منشی مظفر علی خان متخلص بہ پیر کھنڈ

ہاں زیرنگ جہاں غافل مشوگر عاقلی  
 صبر کن بر تنگی دوران بدلتنگی باز  
 مرگ شوارست از دے زندگی شوار تر  
 از تر یا گرفتادی در ترے غافل مشو  
 شعلہ خیز و شعلہ ریز است از زمین تا آسمان  
 زین طلسم بے در و روزن اگر خواہی خلاص  
 تو دہ خاکسترے پر از شرار و انگر است  
 پا بہ عبرت نہ درین صحرا کہ کیسے نطع خاک  
 ہر زمان از خاک خیزد نعرہ ہل من مزید  
 ہم عجم بے رونق است ہم عرب بے آب رنگ  
 نے بہلی ذوق ماند دے ہوس در لکھنؤ  
 آنکہ بود اور در اماثل بے مثال بے ہمال  
 پایہ اردو بعبدش بود بالاتر ز عرش  
 نثار و نثرہ نثار و شعرا و شعراے اشعار

دارہ داز خون ہنر مند انصنا این چرخ پیر  
 در نجات از شہر بند دہرمی جوئی بپیر  
 نے ازان باشد گریز دے زین آمد گزیر  
 در رہ سالک بود بسیار زین بالاد زیر  
 تو بگرد خویش می بندی حصارے از حیر  
 رخنہ در دیوار ہستی کن بڑن شو بچو تیر  
 و خمر آتش پرستانست این چرخ اشیر  
 ہست ادیم گور و کھنڈ گوزن و چرم شہیر  
 عالیے خوردہ دہو او ہنوزش معدہ سیر  
 انوری ماند نہ خاقانی نہ حسان نہ صریر  
 رفت از جا عالمے تنہا نہ از عالم اسپر  
 آنکہ بود اور در افاضل بے عدل بے نظیر  
 لکھنؤ بے اوزر رونق شد چو بے سلطان سریر  
 طبع او مضمون شکار فکر او گردون مسیر

سکه زد تا بر زر کامل عیار آن نامور گر چراغ اہل ہند اور شماری درخورت سر و آزاد گلستان سخن از پافتاد گشت تا خاموش این زنگیں لوا از فرط غم	نقش او کرسی نشین شد نام او آفاق گیر زانکہ بود از دے سواد ہندافزوش پذیر نالہ شد طوق گلوے تمرباں خوش صفیر پارہ شد مرغان گلشن را گلو از بس نفیر
--	---

اگر د چون پردازد از روضت حسن ج آمد عزیز  
ہم صفیر بلبلان سدرہ بود افسوس آسیر  
۱۲۹۹ھ

## ۲۵ قطعہ تاریخ قصرے کہ خواجہ حسن در حیدرآباد بنا کرد

ہر بین کہ خواجہ حسن قصر نو بنا فرمود مردن آن چو رخ ماہ طلعتان پر نور فضاے او بکشاید برود درے ز طرب نجوم گرد شمسہ اش ہی گردند بعید نیست ز گستاخی سپہر بلند ہر بین بائینہ کارئی آسمانہ او ہر رنگ دہوے خدا داد دوز پور و زمیت چہ فرودین و چہ دی کعبہ بہار بود ہر بزم شیشہ و کبکان باغ تمقہ سنج ز جبار و شیشہ ز فانوس دل فرود مقام بساط قائم و سنجاب و شیر قالینش	حسن سعی و بوجہ حسن بہر لہ حسن در دین آن چو دل پاک طنیتان روشن ہوئے او برابر اید ز دل غبار محن چنانکہ لشکر پروانہ گرد شمع لکن کہ بوسہ بر لب با مش ز ندب گاہ سخن کہ ہست منزل پر دین وہم مقام پرین چونو عروس گرفتست در برش گلشن ہمیشہ طوف حرمیش کند ہم ہمین بہ کاخ ارغون مرغان شاخ و ستان زن ز تخت دکرسی و نیزست و نشین مسکن بود سراب رہ مردم فسکار انگن
---	---

ز بام چرخ ملک گفت سال بنیادش  
بود اطلاق حسینے رواق خواجہ حسن  
۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ ممبر کو نسل نوا گوی زخیر ان بہار و راجہ امیر حسن خان تغلق دارمحو ابابو ضلع سیتاپور

۲۶ اے جہان بزخوشین می ناز از خوش طالمی  
 تو عروس باغ را مشاطہ فصل بہار  
 باغ را دہ رنگ و بوئے اے نسیم فرودین  
 چہرہ با حمر کنید اے لالہ و گل ارغواں  
 کوہ و ہاموں را بگیر اے باد نوروزی بزر  
 تلج و طوق و یارہ و پر گر زسیم و زر کنید  
 اے بہار اسال گل کن سرخوشی و خرمی  
 چائے اے عند لیب انشاء کن و تہنیت  
 داور ما گشت صد را اے قدر و اقتدار  
 شد شیر خاص و اسراے از کار آگہی  
 ساعد دولت سعید الملک، سعود و ازل  
 اقتدار آخر رساندش بر سریر اقتدار  
 نسلک و رسلک والا گوہراں شد گوہر شس  
 نقشے از دولت بہست بر سعادت یافت دست  
 شد ز مہر ایزدی تو متبع جاہ او بجل  
 تہنیت چوں در غزل سنجی عزیز آغاز کرد

۱ اے فلک برگرد خودی گرد از نیک اختری  
 غازہ بر رو شانہ در موکن برائے لہری  
 راغ را کن شست و شوئے اے سحاب آذری  
 دید ہا نور کنید اے مہر و ماہ و مشتری  
 کا قتاب امر و ز شد گرم تماش ز زرگری  
 اے سمن اے نسترن اے زگر اے جعفری  
 اے نہال این بار بار آور ہی و بہتری  
 نامہ اے خامہ کن انشاء مدحت گستری  
 سرور ما گشت قدر انزاے صدر و بہتری  
 شد معین راے اہل اللہ اے از دانشوری  
 کش لقب آمد امیر الدولہ از نام آوری  
 وادریے آخر نشانہش بر سریر داوری  
 منتظم در نظم صاحب جوہراں شد جوہری  
 کش عطار و خامہ داد و مشتری انگشتری  
 ہم جو ماہ نیم مسہ با مہر خاوری  
 غلغل حسنت بگذشت از سپہر چنبہری

عرشیاں گفتند سال این فرازیں پا نگاہ  
 یافتہ در حلقہ کرسی نشیناں ممبری

قطعه تاریخ وفات مولانا عبدالرزاق قدس سره فرنگی محلی

۲۷

کز نگاه فیض او هر ناقصی کامل شده  
آیتیه بود از هدایت بهر مانازل شده  
دست سائل از نوالش بجه سائل شده  
وز زبان دلکشایش حل مشکل شده  
هر کسے کو دل مبرش او صاحب دل شده  
پیرواں را دستگاہ باطنی حاصل شده  
ره گراے ملک باقی زین کین منزل شده  
در گرده خاصه لاهوتیان شامل شده  
بجز گوهر خیزا گوهرانی ازین ساحل شده  
چون تباریخ وصالش طبع من مائل شده

عبدالرزاق آن جنید وقت و شبلی زمان  
رایتیه بود از سعادت سایه گستر بر جهان  
چشم امید از جمالش چشمه خورشید گشت  
از بیان جان فزایش چاره هر رنجور یافت  
هر کسے کو چشم لطفش دید صاحب دیده گشت  
دست و بازوے یر اللہی مگر کز سعیتش  
بست و پنجم از صفر و زرد و زنبه بعد چاشت  
از میان فرقه ناسوتیاں آمد بدون  
ابر در یارینا گوهرین ازین داوی گذشت  
رستم وار حضرتش همت طلب کردم عزیز

از زبان حال روشن کرد شیخ مرقدش  
نور پاکین نور انوار حق و اصل شده  
۱۳۰۶ هـ

ایضاً

۲۸

بهترب خدا بود مشتاق آرے  
عدلیش نبود در آفتاق آرے  
مشرف به تشریف احضلاق آرے

سعد از جهان عبدالرزاق کرده  
بشرع و نفیست و بعلوم و حکم  
بحسب نبی حسیق را کرد او

رستم زد بسال وصالش عزیز  
بر رزاق پیوست رزاق آرے  
۱۳۰۶ هـ

۲۹ قطعہ تاریخ طبع نسخہ نحوی تالیف مرزا جہان قد

میرزا واحد علی شہنژادہ والاگر ہم ز فرطِ قدرِ طغرائش جہانقدر آمدہ در نسب صاحب جلال در حسب صاحب کمال کلاب او باشد عطار در رائے او مہر منیر نسخہ در نحو از تالیف او مطبوع شد	آنکہ او جو بہر شناس علم دکان علم ہست ہم بقدر علم ذاتش قدر روان علم ہست نور عین جان عالم نیز جان علم ہست از علو پایہ گوئی آسمان علم ہست کز صفا آئینہ دار عزو شان علم ہست
---	---

بس ہمین مصداق حال است و ہمین مصرع سال  
او جہان قدر یارب این جہان علم ہست  
۱۳۰۸ھ

۳۰ قطعہ تاریخ بنائے روضہ جدید مرزا حضرت محمد تقی قدس سرہ

ہزار شکر کہ تعمیر این زیارت گاہ عطیہ از لی ذات او بابل جہان ز بسکہ ہست کفش بانے مہانیہ خیر علو مرتبہ بنگر کہ ساکنان سپہر	زدست عبدالوہاب یافتہ انجام چو نعمت وہبی نام او بکام انام شدار عمارت این روضہ نیز خیرش عام قریب بہت کہ بوندش از ادب لب بام
---	--

عزیز مصرع سال و حقیقت حال است  
بنائے نو بزار مقیم عرش مقام  
۱۳۱۰ھ

۳۱ قطعہ تاریخ خانقاہ در گاہ بانسہ شریف ضلع بارہ بکی

حسن سعی عبد وہاب ست آریہ انیکہ شد ز پے کسب شرف شد بانئی تعمیر آن	خانقاہ ہے نو بناد را این چندین پاکیزہ جاے مسند آرائے امارت راجہ فرخندہ راے
---	---

<p>وصف او لازم که باشد سونے نامش رنجامے</p>	<p>میکند پوسته مال دزر تصدق بر رسول</p>
<p>گفتم این تعمیر عالی چیست از دها تف ندا منزل کسب صفا و جاے مردان خداے ۱۳۱۰ هـ</p>	
<p>و دیگر</p>	<p>۳۲</p>
<p>عمارت شد این جامعت ام پناه که ماند بدیر جہان دیر گاہ رخش مهر تابنده بر رخ جہا وندائے رسول و حبیب اله ہم او خادم خاص این بار گاہ</p>	<p>خوشا عبید و تاب کز سہی اد بود بانئ آن تصدق رسول کفش ابر بارندہ بحر جود عقیدت نگر کز تہ دل بود ہم او ہست مخدوم مخصوص دہر</p>
<p>عزیز از پئے سال بنیا و گفت بناشد ز سہے اینچہین خانقاہ ۱۳۱۰ هـ</p>	
<p>۳۳ قطب تاریخ نامولومی محمد کرم ابن لانا محمد نعیم قدس سرہ ذمگی محلی لکنو</p>	
<p>صاحب لطف خاص و خلق نعیم افضل و اسل و زر کی و نعیم عین اعیان و نور عین نعیم شد بیباغ نعیم ہم جو نعیم تا کہ ہست این کریم ابن کریم</p>	<p>ذی مکارم محمد اکرم تام اکرم و اعظم و جلیل و بیل بحر عثمان و در بحر علوم گشت دامن کش از نعیم جہان حور و غلمان بھرت افتادند</p>
<p>مشر سال و حال رضوان گفت بود او گلبنے ز باغ نعیم ۱۳۱۱ هـ</p>	

۳۴ تاریخ وفات میروزیر علی صبا (بطریق تخرجه)

دوش فریاد بگوش آمد و گفتم چه سبب هست از مرگ صبا اینکه جدا گشته عزیز	ناگهان بلبل دل نوحه کنان کردند از چین سینه گل از شبنم دایز باغ صبا
--	---

۳۵ قطعه تاریخ که خدائی سپران جان فغان تو گریه کنی

هزار شکر گشتند که خدا اسال کیه نظیر حسین و دیگر نیر حسین چراغ دوده امید و شمع بزم مراد ز جوش عیش و طرب شاید از نمی گنجد ز تاب رنگ گل جوش از غوان گوئی نموده جلوه بصدنا از شاهان چین بفکر سال عروسی بود چو خامه من رشد شناس نیم تا رسد بدین مرا	رواں فرورد و دختر گران بها و گهر که هر کیفیت بخوبی نظیر یک دیگر فرغ دین خورشید و نور چشم قمر به دست ساغر و می در میانه ساغر گرفته است هوا باغ دایز را در زرد بدستوانه و طوق و به یاره و پرگر سزد که هم چو چین نامه را دبد ز یور که مهر و ماه قران کرد ز دانش زادر
---	--

گر شناسم و زیبا بود اگر گویم  
پس چنان دو گمین زید آن ذنگشته

۳۶ قطعه تاریخ محترمی شیخ مصصام علی تعلقدار گنده ضلع گون

مصصام علی که منصب داد طبع سه راهه بنیت سراسی در حیرت فکر مصرع سال	از رحمت خدا سب گرفت چون مرغ سخن سراسی گرفت چون خاطر نکته زاسی گرفت
---	--

از عرش ندا بفرش آمد  
بر کرسی عدل جاے گرفت  
۱۳۱۲ھ

### تاریخ وفات رجب علی شاه مجذوب

۳۷

خوش از دنیا رجب علی شہ رفت  
کشش حسن شرط شوق نگر  
شده مجذوب و اصل محبوب  
رخش ہمت ہیں کہ راند کجا  
او کجا بود و یا ر خواند کجا  
جان کجا رفت و جسم ماند کجا

خوش رسا وقتا و این مصرع  
جذبہ اورا دلارساند کجا  
۱۲۹۲ھ

### قطعہ تاریخ وفات حضرت دوست محمد

۳۸

گشت واصل بحق محمد دوست  
شده سال وصالش این مصرع  
وصل آرنے ز ہجر دست نکوست  
کہ بیک دم رسید دست بدوست  
۱۳۱۲ھ

قطعہ تاریخ مسجد کہ چو پھری خلیل الرحمن صاحب القدر و ولی ضلع باہ بنکوری و ولی بنا کرد

زبدہ عصر خلیل الرحمن  
آن کہ در اصل فریدیت و وحید  
طینتتش صاحب اتفاق عمیم  
مسجدے ساختہ از راہ خلوص  
رنجما بر و درین کار بے  
سقف آن ہست پھرے کہ دراد  
بندہ خاص خداوند جلیل  
آنکہ در نسل نجیب ست و نیل  
سیرتش جامع احلاق جمیل  
کہ کند حاصل ازان جسر جزیل  
گنجا کرد درین راہ سبیل  
بستہ دل شمس و قمر چون تنذیل

۳۹



عزت و عظمت و حرمت بنگر  
که کند طوف حرمش جبریل

سال تاریخ بنا گفت عزیز  
کعبه در هند بنا کرده خلیل  
۱۳۱۲ هـ

۴۰ قطعه تاریخ کشته شدن ناصر دین شاه قاجار شاه ایران

درینجا که مقتول شد بگناه  
بطرز بر آورد از بسیرال  
شبه کجمله ناصر دین پناه  
بیاد او از شاه مظلوم خواه  
۱۳۱۳ هـ

۴۱ تاریخ طبع رساله شمام امداد مصنفه حضرت ابدالله شاه صاحب هاجر

چه خوش رساله شد از فیض مرتضی خان طبع  
بیان محرم راز حریم سبحانیست  
عنایت حق و امداد ایزدی پندار  
حلاوت سخن من بهشتیان دانند  
بجای نمکده این نسخه هست عارف را  
هوای مصرع تاریخ در سرم پچپید  
که ستفیض شود طبع خاص و عام از وی  
که محسوسان حرم راست محترم از وی  
دل تومی طلبد گزانشان و نام از وی  
که شهد و شیر به شتم بود بجام از وی  
که صاف باوه عرفان برد بجام از وی  
که غنچه دللم آمد با بتسام از وی

عزیز این نفحات از صبا شنید که گفت  
رسد شما هم امداد در شمام از وی  
۱۳۱۳ هـ

۴۲ ایضاً رساله نشر میم

این نسخه شکر ن که گرفت رنگ طبع  
هر صفحه نماند چیزی ترا خطه خطا  
گلدست است تازه که بر بست نو بهار  
بزان نسخه بر سیر ترا از حکمت تبار

<p>دار و سواد سُرْمه کی سواد آن در خدش تحلیته از من برای نسیم رنگ قبول بود و بیانم از و گرفت تفسیر حال سالک راه هداستی پر کار و ارگرد جهان گشت سالها</p>	<p>در دیده بصیرت ارباب روزگار وز رو ضمه قبول ششمین بار کانفاس من چو باد بهار است کبار که سوئے مک گشته مهاجر ازین دیار آخر گرفته است به مرکز چون قرار</p>	
<p>تاریخ طبع این نجات خوش اے عزیز نشر ششم نافه نایب زمین شمار ۱۳۱۴ هـ</p>		
۴۳	<p>قطعه تاریخ فوت سپهر خواجه عبدالصمد لکرو معتمد ششم باموله کشمیر</p>	
<p>ز رفتن گل نورسته حدیقہ باغ متاع زینت گلشن خزان بغارت برد فغان که محفل عیش و نشاط برانم شد</p>	<p>چه گویم اینکه چه بر جان جز واکل رفت که رنگ بوز گل پیچ و خم بنیل رفت ز دست ساقی و از دست سیاه عمل رفت</p>	
<p>کنند ز روی الم نوحه باغبان پئے سال بنال بلبل شیدا که از چمن گل رفت ۱۳۱۴ هـ</p>		
<p>قطعه تاریخ تولد فرزند سید محمد باوی خان بهادر استیظا و ایر که مکرر محکمہ زراعت</p>		
۴۴	<p>جب ز نشان محمد باوی چشم بدور که دادش ایزد فلک آورد کواکب به نشار یارب این تازہ نسال خرم خضر شد راه منسایم که بود که بود سید والا گوهر پسر هر لقامه پیکر خامه ام ریخت بقطر اس گسر بادور خطیل پدر بار آور مهدیش نام نهادن خوشتر</p>	

با تلم نام خدا داد نوید  
شد تولد پسرے نام آور

۳۱۳۱۴

۲۵ قطعہ تاریخ وفات قاضی حکیم محمد عمر قدس سرہ

صدر ایوان قضا شد رہ سپر  
بدر گہبان صفا شد از نظر  
پسر و بو بکر ہمنام عمر  
بر کفش مرقوم از کلک قدر  
دست آویزے بدین سان معجز  
داشتے حکم پر بیضا مگر  
ایں ہمہ آثار و تاثیر و اثر  
در طریقت راہ رو ہم راہ بر  
شیخ وقت خود بفتانوں ہنر  
با کف موسی کف او ہم اثر  
ہم عدد یا بند بشمار زنداگر  
خاک را ہش صندل ہر در و ہر  
از حلاوت نظم او گنج مشرک  
از نود نہ نام تسبیح گہر  
با عزیزش بود اخلاص دگر  
صدر دین و بدر دین ہر دو سپر  
این پسر یارب کہ ما سنہ پدر

حیف صد حیف از قضاے کردگار  
و اورینا در حساب ناگزیر  
مخلص عثمان زا ولاد علی  
اسم او در خط روشن یکتلم  
در نگو نامی کرا باشد بدہر  
از پئے بطلان حسر سامری  
بودش از فیضان صحبتہا پیر  
در شریعت مقتدے ہم مقتدا  
در حکیمان حاذق و صاحب کمال  
بادم عیسے دم او ہم نفس  
یا ہوا الشافی دو جزوی نام او  
لطفش آمد مرہم ہر خستہ جان  
در سخن سنجی فرید عصر خویش  
کردہ همچون سلک نظم مولوی  
گرچہ اخلاصے بہر کس داشت او  
شکر صد شکر اینکہ در عالم گذشت  
با در دین و دول علم و عمل

<p>یادگار دیگرش کان تنویریت صدر دین کرقره العین ویت صدر دین شدخواستار قطع این همه لعل و گهر آوردن ام</p>	<p>دیدن آن می کند روشن بصر بدر دینش هم بود نور نظر در خصوص فوت آن والا گهر لیک از خون دل و خون جگر</p>
<p>در سر و ش آمد بگو شتم این ندا یافت عمر جاودان الحق عمر ۱۳۱۵</p>	
<p>۳۶ قطعه تاریخ سید پادشاه میان حیدرآباد</p>	
<p>معرفت آگاه پیر راه سید پادشاه در شریعت در طریقت بے نظیر و بی عدیل از محرم شانزده روز شنبه بعد شام طالبانش راز در دفترش صبح و مسا</p>	<p>آنکه بود او نیک صلوٰت نیک سیرت نیک مرد در ریاضت در عبادت بود هم کیت او فرد بر ندای از جمعی شد سوے مرجع ره نمود دیدہ پر از اشک گرم و سینہ پر از آه سرد</p>
<p>ناگهان آمد بگو شتم از منادی این ندا پادشاه ملک فقر افسوس ازینجا کوچ کرد ۱۳۱۶</p>	
<p>۳۷ تاریخ فوت جمال الدین برادر کلان حکیم خواجه کمال الدین لکنوی</p>	
<p>رفت آه از نظر جمال الدین والد او بود بهسار الدین او که چشم و چراغ حکمت بود دیدہ از دید این و آن بر بست خون شد از غم دل عزیزانش</p>	<p>کش دل و دیده بود آسنه دار گوهر بے بهسار و عرف بهار گشته چند چو چشم خود بیمار که بنامان و حور گشت دو چار خسته دل تر عزیز چامنه نگار</p>

گلبنی بود نور سیده بباغ	لیک پیش از بهار بست او بار
-------------------------	----------------------------

نوحه خوانست عند لیب بسال
--------------------------

گل شد از بوستان بهار زر کار
-----------------------------

۴۸	ایضاً
----	-------

شب تاریک روز صبح مسامت
------------------------

جان گز امانت و جان فرساست
---------------------------

داغ هر دل چو لاله حمر است
---------------------------

کان جگر گوشه بهار کجاست
-------------------------

تکیه گاهش بسایه طوباست
------------------------

رفت از دیده تا جمال الدین
---------------------------

از جهان رفتن و جوان رفتن
--------------------------

چاک هر سینه هم چو جیب گلست
----------------------------

روضه خوانان باغ می نالند
--------------------------

نغمه سنجان خلد می گویند
-------------------------

چمن آرایه هشت باغ بهشت
------------------------

گفت جاییش بخت الما و است
--------------------------

۴۹	دیگر
----	------

از این در آن جدا شد تا از وصال حن گشت
---------------------------------------

آرے جمال ناگه محو جمال حن گشت
-------------------------------

دردا که از نظر بانا که جمال دین رفت
-------------------------------------

دیدم دو چشم او باز هنگام نزع گفتم
-----------------------------------

قطعه تاریخ تقریباً نیم روز زندان منشی میر سیدین و کمال دین نگر ام ضلع لکهنو

دو فرزند و بلند فرخ خصال
--------------------------

یکے درة الشاج جاه و جلال
--------------------------

نگهدارشان حق ز عین الکمال
---------------------------

۵۰ بنام ایزدوار ختنه گشتند شاد
--------------------------------

یکے شرة العین عنبر و علا
--------------------------

چو جان عنبریزا اندوز صبر
--------------------------

<p>گران آبرو دے اب وجد بود چمن یافت آرایش تازہ سرافراز از گل گرفتن شدہ معنی بہ بزم و عناد دل بیاع</p>	<p>مراہن خال رخسار عم ست و خال ز پیرایش این دو رعنا نہاں دو شمع دل افزور روشن جمال شدہ تہنیت خوان بصد حال مقال</p>
<p>بطرز بر آوردن نیز چیدم گل از نوہن لای باغ مقال ۱۳۱۴ھ</p>	
<p>۵۱ قطعہ تاریخ مکتب شینی نور الحق حیدر آبادی</p>	
<p>گفت نور الحق چو افضل خداکتب شین بہر زنگ آئینہ نقش و نگار لوح او روے خوب او بلا تشبیہ آمد مصحفی</p>	<p>خانقہ تا خانہ از اہل صفا مملو شدہ درستان گلستان صفت رنگ بو شدہ سورہ و اسرار لیل آن رخ گیسو شدہ</p>
<p>فکر سالش دہم تا کہ سروش از آسمان گفت از انوار حق روشن سواد او شدہ ۱۳۱۴ھ</p>	
<p>قطعہ تاریخ وفات شتی مشرف علی برادر شتی طہری علی کمالی و صاحبہ کو صلیح لکھنؤ</p>	
<p>۵۲ مشرف بہ شریف عز و شرف ملک گفت سالش ز روے ادب</p>	<p>بآن بارگہ رفت ازین کار گاہ مشرف علی شد بآن بارگاہ ۱۳۱۴ھ</p>
<p>۵۳ ایضاً</p>	
<p>رہر و چو بآن جہان مشرف گردید تاریخ وصال خود ہم گفت سرودش</p>	<p>خاک راہ سوار رفت گردید گوئی با قرب حق مشرف گردید ۱۳۱۴ھ</p>

## قطعه تاریخ وفات شیخ حیدر بن دعید احمی

۵۴

دل آزرده گشتند گر که در گمر  
تو هم خمیر و محل به بختی خود نه  
که احرام درگاه حق از حرم به

چو حیدر حسین از جهان ره گراشد  
نداشت غمیش که چون حاج اکنون  
تفا گشت داعی و لبیک گفت او

بس این صوری و معنوی سال فوتش  
نهم بود بحجبه یوم سه شنبه  
۱۳۱۴ هـ

## قطعه تاریخ وفات شیخ نعمت علی رئیس شاه جهان پور

۵۵

یکچند ماند خسته رنجور دور و مند  
کافکند بر مزار سپهر برین کمند  
نطقه نصیح یافته گفتار دل پسند  
آن سر بلند کش اجل آخر ز پافکند  
میدان وسیع بود که اند اینچنین سمند  
آزاده که رست گست این تمام بند  
حورانش کرد حلقه غز نجوان خند خند  
انار غم پدید ازین نیلگون پرند  
این مخدرت بس است و پذیرند اربند  
کے رفتہ وز رفتن ادرتہ است چند

رفت علی کہ بود رئیس بلند قدر  
طبع بلند و ذہن ساداشت در سخن  
شانے رفیع داشتہ رفعت تخلصش  
آن دیدہ دور کہ دیدہ فرد بست عاقبت  
ایوان رفیع دید کہ این گونه بر جانند  
دلدادہ کہ کند دل از این آن و حبت  
رضوانش شد پذیرہ خرامان شاد شاد  
گوئی رسید ما فلک این ماجرا کہ هست  
اے آنکہ خواستی سند حلتش زمن  
من رفتہ ام از خوشیچ دم بر چہ رفت

رفت علی مگوز جهان رفت بل گو  
رفت من اندایے درین طارم بلند  
۱۳۱۴ هـ

## ۵۶ قطعہ تاریخ وصال مولانا حافظ محمد نعیم قدس سرہ فرنگی محل لکھنوی

درینا کوچ مولانا نعیم از عرض سستی سحاب عالم دانش محیط اعظم نبیش عدیل او سپہم ادنی یا بی ثنی یابی پس از دے از خدا ہر سلسلے خواهد کہ جابیش ز فیض عالم علوی نہ پنداری بعید آری بکسب آبروے کان بود فیضان آبائی	روان فرساعتی گیتی ہم زن ماتمی باشد کہ ہر یک قطرہ بحر ہر نئے از دے یابی باشد ہمال او مثال ادنی باشد نمی باشد روانی بخش علم دین اسلام اسلمی باشد اگر شادابی باغ نعیم از شبندی باشد بود کاین قطرہ روزے خود محیط اعظمی باشد
---	--

بسالش از سردش غلیم این مصرع بگوش آمد  
کہ مرگ عالمے الحق کہ مرگ عالمے باشد  
۱۳۱۸ھ

## ۵۷ قطعہ تاریخ دیوان حضرت شاہ امین الدین

ز بے رنگینی دیوان حضرت شاہ امین الدین ہم از شادابی او آتشک طوبی اش خوانی چہ دیوان ہست گو یا طرہ شارتان ایشان	کہ در نقش و نگار آن نگارستان چسین یابی ہم از گلہائے معنی ردکش حلد برین یابی کہ ہر بیتے از ان مانا بقصرے دشتین یابی
--	--

سواد سال طبع او کند چہمت اگر روشن  
از ابیات امین انوار آیات مبین یابی  
۱۳۱۸ھ

## ۵۸ قطعہ تاریخ وفات میر خورشید علی عارفیس لکھنوی

نیر برج سیادت میر خورشید علی بود تراج رسول و ذاکر آل رسول	سایہ خود بر گرفت از فرق دنیاے خسیس صاحب حسن خلق خلیق انس نہیں
--	--



<p>در حساب از نسب حجتی رئیس ابن رئیس آنسو منوس هزارانش آن حلیس ابن رئیس انفس و آفاق را جان بخش از انفاس نفیس روح او بر سدره با روح الامین بافتد حلیس حجت ناطق زبان او به گفتار سلیم</p>	<p>گر حساب از حسب گیری کریم ابن کریم حور و غلمان در جانش آن پستار این خدم انجم و افلاک را رفعت ده از فکر لبند جسم او از بند و خیر البلاء آمد و نین دعوی حسائیش در بند ثابت شد که بود</p>
<p>شام غم از مجلس ماتم عزیز آمد بگوش آفتاب بود حجتا اوج منبر را نفیس ۱۳۱۸ هـ</p>	
<p>۵۹ قطعه تاریخ انتقال پرمال ذوالفقار علی</p>	
<p>شد از چشم اهل جهان خون روان جوان مرد و افسوس نت این جوان</p>	<p>برید از جهان ذوالفقار علی کنند این چنین نوحه بر نا و پیر ۱۳۱۸ هـ</p>
<p>۶۰ ایضا</p>	
<p>که بود تشنه دیدار و دستدار علی اجل کشید الف از نام ذوالفقار علی ۱۳۱۸ هـ</p>	<p>بذوالفقار علی آب کوثر از زانی قضا با و خطر بهاری عدم چون داد</p>
<p>۶۱ قطعه تاریخ وفات قیصر هند مجبسی کون و کتوریه ابانجانی</p>	
<p>کز ماتم دست نیلگون این نطق هر بهفت ز عدل دادش این بهفت واق شد تیره جهان چشم از باب و فاق جانها محزون و نیز طاعت شد طاق</p>	<p>فرمانده انگلیت و شاهنشیه هند معموز هر لطفش این چار جهت تا شمع افروز خلوت خاک شد او ولسا پر خون و دید با همچون گشت</p>

امروز رو بود که گویم عزیز  
در خاک نهان شد آفتاب آفاق  
۶۱۹۰۱

### تاریخ وفات محمد هادی

۶۲

میر هادی چو رخت از بجا بست  
گفت هاتق بسال رحلت او  
ناقلاش شوق عشق وادی شد  
مرحمت رهنما هادی شد  
۱۳۱۸ هـ

### قطعه تاریخ وفات دبی محسد باقر

۶۳

بود آنکه همیشه برقع از دیبایش  
گوسال رجوع مرجع ماوایش  
شد پرده خاک برقع زیبایش  
در جمله گم بهشت زید جایش  
۱۳۱۹ هـ

### ایضا

۶۴

منزل با عصمتی هست این مزار  
بهر ساش از فلک گوید ملک  
میکند هر دم بران رحمت ز دل  
باد او محشور بابت رسول  
۱۳۱۹ هـ

### ۶۵ قطعه تاریخ فوت رفیع الدین فرزند خواجه عماد الدین

نوزده سال چمن ناز رفیع الدین آه  
عمیرا در دجوطی منزل بست و شتم  
بچو رنگ از گل درین گلگه چون بورفته  
پایش از فتن دیر و شش ز بازورفته  
بودم گشته این کار گریستانی  
لطف حق راهش شد که بمینورفته

صوری و معنوی این مصرعه شد تاریخش  
به شب نوزده ماه رجب اورفته  
۱۳۱۹ هـ

۶۶ قطعہ تاریخ وفات شیخ صمصام علی تعلقدار گنڈارہ

<p>آن دنیور نامی کان شد راه روینو          باین همه شمشہا باین ہمہ شروتسا          بگذاشت دو گوہر آن کبر و گر صغران          از گلگدہ ایمان گل داشته در دامن          برج و زکوٰۃ انشرو سعی بسخا وجود          بر ذکر خدا نائل با صدق و صفا شاعل          ! نفس عزا کرد او گوی بو عسا برداو          ہر چند کہ بود او ہم لب خشک مزہ پر نم          دل داد و شد از اداں جان کرد فدا شادان          بس مرحلہ پایمورد روزیکہ بنجاک آسود          اے وارد این مرقد محرام برون از حد          شد ہر و راہ دین ز خمیہ لعلتین</p>	<p>صمصام علی بوداد مشہور بنام اینجا          مشغول عبادتہا می بود مدام اینجا          منصور و مظفر آن ہر یک بدوام اینجا          در ملکہ عسرفان مل کردہ بجام اینجا          در صوم و صلوٰۃ او بود حقا کہ امام اینجا          در کسبیا کامل چون ماہ تمام اینجا          بل گرد بر او را و از رستم سام اینجا          از کوشرد از زمزم پیوستہ بکام اینجا          جانان کہ فرستاد آن از وصل پیام اینجا          آن روزہ اقل بود از ماہ صیام اینجا          ہش دار کہ می خواہد شیرے بہ کنام اینجا          در دین عطا ہر بین گو کرد مقام اینجا</p>
--	---

خوابیدہ چو در مرقد شد گوش زد از مرقد  
 صمصام علی آمد مخفی بہ نیام اینجا  
 ۱۳۱۹ھ

ایضا

۶۶

<p>دانشورے و دنیور درویش سیرتے          صوری و معنوی سنہ جلالتش بس این</p>	<p>کند ہر رفت و خلق جگر خست سوزیہ گفت          ماہ صیام ہم یکم و روز جمعہ رفت</p>
--	---

ہجری

۱۹

قطعه تاریخ مجلس خانہ کہ شاہ احمد حسین صاحب بنا کرد

۶۸

آنکہ در تعمیر و بسا محمود متفرق بود  
خانقاہ صوفیان باصفنا الحق بود  
۱۹۳۱ھ

کرد مجلس خانہ احمد حسین اینجا بنا  
نخواستم تاریخ بنیادش سرودش غیب گفت

قطعه تاریخ عطا خطابت رحبہ جناب تعلقہ زما نیپارہ

۶۹

کہ گیتی منور از آفتاب تو بادا  
کران تا کران منیض یاب تو بادا  
جہانے رواں در رکاب تو بادا  
شرف جوے رائے صواب تو بادا  
ہمہ درج فرد حساب تو بادا  
بدر گاہ دولت مآب تو بادا  
کہ مفتاح صد فتح باب تو بادا  
کہ رنعت فزائے جناب تو بادا  
رواکامش از شہد ناب تو بادا  
کہ مقبول از ارتخاب تو بادا

تعالی اللہ اے داورِ ریزہ پرور  
زمان تا زمیں بہرہ مند تو بادا  
بگرد جهان آسمان تا بگرد  
بہر جا بود تیز رائے زرایان  
بدیوان دولت بود انچہ خسرون  
سر سروران گردن گردان جسم  
فتوحی ز در گاہ فتاح داری  
شدی نامور با خطاب بلندی  
عزیز اینکہ شیرین بیان شد بوضعت  
درین تہنیت مصرعے یافت طبعش

فلاک گفت آیس دعا گو چو گفتا

مبارک از این خطاب تو بادا

۱۹۳۱ھ

تاریخ وقت متحدہ دارے کے از کابل

۷۰

دارد کشمیر ارم زہتے

بانو با عفت میسر اجل

ہمچو نسیم سحر و بوسے گل	رہبر و جنت شدہ از بستے
یافتہ در حضرت مخدوم جا	خادمہ بارگہ عزتے

گفت فلک کسیت ملک زوندا  
 پر وہ نشین حیرم دولتی

۱۳۱۹ھ

## ۷۱ قطعہ تاریخ وفات حافظ ضیاء الدین ابن مسینی خیر الدین

حافظ قرآن ضیاء الدین کب اد	بود شمع ابرخسمن آراے من
باز بان حال گفت از لطف حق	شد بہشت جاودانی جاے من
جنت الفردوس گلزار جنان	جاے من بلجاے من باواے من
باز میں گفت آسمان در آتش	نیلگون پہ خرقہ خضر اے من
بانگ بر خیل ملک بر زو فلک	کو کہے گم شد ز کو کہماے من
داونا گاہ آفتاب اور اجواب	بود اد، چشم من ہمتاے من

چون ملک بشنید گفت از بہر سال  
 شد ضیای از دیدہ بنیاے من

۱۳۱۹ھ

## ۷۲ قطعہ تاریخ عمارتیکہ احمد شاہ ابن مختاری مسجد قدیم بہر ایچ اضافہ کرد

ابن مختار احمد شاہ کہ اد	دینور دین پرورد و نیندازہست
ساخت این دیرینہ مسجد را وسیع	باے این مرتفع تالارہست
حسن سعی و نام نیکیش تا بجز	نقش بر بام درود بوارہست

سال تعمیر جدیدش اے عزیز

جد و جہد احمد مختارہست

۱۳۱۹ھ

۴۳ قطعه تاریخ وفات حافظ محمد اسلم قدس سره

حافظ اسلم عابد شب زنده دار	عارف باشد اے اللہ واصلے
گفت ہاتف مصرع سار وصال	بود شیخ عہد و پیر کالمے

ایضاً

۴۴

حافظ محمد اسلم پیر رہ طریقت	در واصلان معظّم در کمالان مکرم
ذی تعدہ بود جبہ بست و یکم لیل از شام	کاین آفتاب گشته بہان چشم عالم
از رطبتش بہانے دختہ و دل افکار	وز ہجر اوست دلہا پر خون دیدہ پر غم

تاریخ انتقالش پیداست از وصالش  
 واصل بحق شد آری حافظ محمد اسلم  
 ۱۳۲۰ھ

۴۵ قطعه تاریخ وفات راجہ جنگ بہادر تعلقدار ناپارہ

چون راجہ با قدر و بہا جنگ بہادر	شد جانب فرودس ازین گلکدراہی
فریاد رس ہر کس و خود بندہ غوث او	وز بندگی در گہ او یافتہ شاہی
معشوق الی اللہ صلّت غوث است	از مردن عاشق خیر ایست و دو چہ خواہی
بر تربت آن عاشق جان باز چو رقم	روشن شن در دیدم اسرار کماہی

گفتم کہ چہ مرقد بود این روضہ نداشت  
 کار ام کہ عاشق معشوق الی  
 ۲۰ ہجری ۱۳ھ

## تاریخ وفات قیاضی ممتاز حسین

۷۶

که راهی ز منستی بجز راه حق  
که ممتاز هست او بدر گاه حق  
۱۳۲۰ هـ

بفردوس ممتاز حق راه یافت  
بپرسند گر حال و سالتش گوی

## تاریخ مثنوی مولوی اکبر نیر

۷۷

با همه ناز و نسیاز و سوز و ساز  
پر توے از نیت عالم فرار  
۱۳۲۰ هـ

خامنه نیر نوشت این مثنوی  
مصرع تاریخ اتماش بود

## قطعه تاریخ نصیب کن سنگی امر در و در و مولانا انوار قدس سره بقا لکهنو

از صفا هست خوشنما سنگ  
کامد از مرده و صفا سنگ  
که شد آئینه و لام سنگ  
در تجلیست از جلا سنگ

۷۸  
فرش مرمر که شد جدید بنا  
عبد و تاب کرد سعی بلین  
اثر خاک پاک والی هست  
فیض انوار حق ببین کاینجا

گفت سالتش کلیم عصر عزیز  
سنگ طور است از صفا سنگ  
۱۳۲۰ هـ

## قطعه تاریخ همانسرا نیکه مصطفی خان بنا کرد

۷۹

آن که در هر دو سرا یا بد جزا  
مصطفی خان بانی این نوسرا  
۲۱ هجری ۱۳ هـ

ساخت این همانسراے نو و بیج  
منظر احوال سالکین مصرع است

۸۰ قطعہ تاریخ وفات مولانا عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی

چو شد واصل الی اللہ عبدوہاب  
ندا از عالم انوار آمد  
کہ خنجر کا ملان ماسبق بود  
وجودش پر توے از نور حق بود  
۱۳۲۱ھ

ایضاً

۸۱

شرح در ددل کلک گوش کن  
نالہاے وے ز راہ دیگر است  
گر گداز و سنگ از آہنگش بجاست  
از زبان برگ گل و از نوک خار  
آتش غم جان و دل پاک سوخت  
ہر بن موگشتہ چشمے خو نشان  
حال زار ماسیہ بختان پیرس  
ساقیے می خوارگان از بزم رفت  
عبدوہاب اہل دل را پیشوا  
قربت معبود حاصل کرد عبد  
بود الحق خضر راہ اصطفی  
در رہ وادی سال رحلتش  
گفت نہایت گوید آنچه نے  
این نوامی خیزد از ہزائے کے  
از محبت نیست خالی بیچ شے  
راز فروردین شنوا سرار وے  
چارہ ہر درد آخر بہت کے  
اشک خونین می تراود جائے خوے  
نور رفت از دیدہ بر جا ماند نے  
خون دل در جام باشد جائے مے  
رفت و از خود رفتہ ہر فرے ز پے  
زندہ جاوید واصل شد بکے  
منزل صدق و صفار اکڑہ طے  
ناؤ فکر م تحسیر کروہ پے

شد ندا از عالم رویا عزیز  
بود ظل مصطفیٰ حقا کہ وے  
۱۳۲۱ھ



۸۲ قطعه تاریخ حاجی سیف الدین در آبو مهاجر

۸۲

سیف الدین ز آستان بولی رفته  
گفتم بکدام جا ازینجا رفته

در مکه رسیده و ز دنیا رفته  
گفتند بجهت المعالی رفته  
۵۱۳۲۱

۸۳ قطعه تاریخ غسل صحت بابت تصدق مولیٰ خانبه نصرتا تعلقه ابرهه نیک آباد

۸۳

اے سرگردگان و سرگرد و راجگان  
گرد و روزے کا ہشی روداد از رنجوریت  
رنج ورنجیدہ از رنجوریت شد مردوزن  
خیر جاری گشته ظاہر وقت غسل صحت

داور عالی مراتب سرور و الامتاق  
کاہش آختر ماہ نور امیکند ماہ تمام  
خستہ و آزرده از بیماریت ہر خاص و عام  
سیر و سیراب آمد از فیضان آن تشریف کام

مصرع تاریخ غسل صحت خوش گفت خضر

کاب حیوانت بکام و دار و صحت بکام

۵۱۳۲۲

۸۴ قطعه تاریخ وفات مولوی حافظ محمود

۸۴

محمود رفت و بادش قرآن پاک حافظ  
ہر دم رسد گو شتم این مصرع از سر و شتم

چون حافظ کلام یزدان پاک او بود  
کز ہر مقام یابی بہتر مقام محمود  
۵۱۳۲۲

۸۵ تاریخ وفات احمد اللہ ابن شیخ عبد اللہ تاج کتب

۸۵

شود از مرگ حمد اسد جگر خون  
ولے ہاتف بسال حلتش گفت

کہ میگویند رفت فوجوان رفت  
بحمد اللہ بخت از جهان رفت

۲۲ ھ ۱۳

## تاریخ وفات محبوب علی بن سنی جمال الدین علی قهرمان کجی است که پورچھلا

۸۶	محبوب علی چو شد سو خلد برین گویند گرده علوی از علین	سیراب ز کوثر آمد و ما زمین محبوب خدا شفیع و سہ با زمین ۱۳۲۲ھ
----	--	--

## ۸۷ قطعه تاریخ وفات مولانا مولوی شاہ احمد حسن کانپوری

۸۷	اللہ اللہ با احد پیوست شاہ احمد حسن حافظت سران و عالم عارف باللہ بود بہر امداد فریق گمراہان خضر طریق در غم آن ابر رحمت ہر کیے چون عدویق	قطرہ از خود رفت دو اصل شد بحر اعظمی محرم بیت احرام و تریق را محرمی بہر اچھے گزیدہ مردہ دل عیسی دے گشت نالان بادل پر سوز و چشم پر نے
----	--	--

منظر سال وصال و حال کے این حضرت  
عالمے ناگہ بسر دورفت از جا عالمے  
۱۳۲۲ھ

## ۸۸ رباعی تاریخ انتقال شیخ تراہ بن ادریس علی ساکن بھٹگانون ضلع لکھنؤ

۸۸	اے شیخ تراہ اے جنان ماوایت شد مصرع سال رفتن از دنیا	نسبت سو حضرت علی نہی بایت در سائے بو تراہ باید بایت ۱۳۲۲ھ
----	--	---

## ۸۹ قطعه تاریخ وفات مولانا مولوی محمد حسین الہ آبادی قدس سرہ

۸۹	ز مکہ شاہ محمد حسین باز آمد ز لکھنؤ شدہ راہ بحضرت اجیر ہمیشہ داشت تمنا آقامت جمیر	بجان وطن و طے بس مراحل کرد بصد دنیا زوران آستانہ منزل کرد اقامتے کہ قیامت بخلق نازل کرد
----	---	---

<p>که ساز محفل از سامان کامل کرد                  و چند گرمی بازار اهل محفل کرد                  هزار خسته درین باجموع بصل کرد                  چون بحر موجزن آید و لب و ساحل کرد                  دلش حال سوغان بان ز مائل کرد                  که خوشین چون قیدین ملامل کرد                  بدان طریقی که خور ابدست وصل کرد                  که اجر عمره و سی و طواف حاصل کرد                  بخون بیز بس خلق خاک را گل کرد                  بر و شک روان زنده و شامل کرد                  بسیر محمل مصری توان مقابل کرد</p>	<p>بعد عرض و شبیه یکی ز اهل صفا                  ز سوز عشق که در سینه داشت مولانا                  بیک روز خسته که بر بازو زد قوال                  رسید نوبت شعرے که طبع مولانا                  رجوع کرد و تکرار شعر چون قوال                  ثبوت معنی آزادی بقاین بس                  در آن خفت ز ره خفته طے شدش بے                  سر و راه جاز و عراق بس این بود                  شگفت نیست که تا حشر گل ز گل روید                  سر و دهمه تابوت و آن ترانه تر                  هجوم خلق و خرام جنازه تا مرقد</p>
--	--

عزیز مصرع تاریخ خواست گفت سرش  
 ز حج کعبه گل رخ کعبه دل کرد  
 ۴۱۳۲۲

قطعه تاریخ وفات مولوی عبدالرؤف بن لانا عبدالوهاب بن سراج لانا شاه عبدالرزاق

<p>۹. صاحب علم و عمل عبدالرؤف                  بود پیر و راه باب سلوک                  بسته احرام و اگر بعد از حج                  بود پیوسته ز درگاه رؤف</p>	<p>تابع سنت و احکام کتاب                  سالک ملک بقا شد بشتاب                  حرم قرب حقیقت گشت مآب                  مورد رافت بے حد و حساب</p>
---	--

منظر سال و می و حال و سیت  
 فضل رزاق عطائے و تباب  
 ۴۱۳۲۲

## قطعه تاریخ طبیح یوان حافظ رحمة اللہ علیہ

۹۱

<p>صاحب مطبع نامی گرامی کہ بود خواست تا جمع کند جملہ کلام حافظ نہمہائے کمن آورد و بکف از ہر جا طبع کردش جو تحقیق و تصحیح تمام حافظ آنست کس آیت بوی این آیات حافظ آنست کہ در سیکہ صدق و یقین ہست ہر سطرے از ان موج شراب معنی قطرہ قطرہ کہ فراہم شدہ یا گشت بسکہ ماست بر کس کرم پیر مغان در میخانہ کشادند و صلاے دادند</p>	<p>قطب بن مرکز اسلام مدار ایمان سیہا کرد و مقصود رساندش نیروان انچہ دزخورد و رقم یافتہ بر چیدان ہمسہ مطبوع طبائع شد و مقبول جهان حافظ آنست کہ مصحف بوش این دیوان خود بود و خود ساقی خود پیر مغان ہست ہر دائرہ اش جام حقیق عرفان جرعہ جرعہ کہ ہم آمدہ شد رطل گران نقد جانے برور رطل گرانے بستان میزبان پیر مغان آمدستان مہمان</p>
--	--

می سراہند بدین منجھگان این مصرع  
مثنوی لے ہند شد اینجامے شیرازیان

## قطعه تاریخ وفات مرزا محی الدین رئیس کشمیر

۹۲

<p>میر و داز کا لہد گر بان سو سے جانان نبرد رخت از دار فنا مرزا محی الدین بہت از ہوا خواہان او گر سدرہ و طوبیے بود تیرہ شد گیتی کہ او در خاک خفت و نہفت سرد مہری شد جو عالم گیر دل انسر و گی</p>	<p>گر عزیز مہر گر در دیوسف کنعان نبرد منزل و ما دلے او در روضہ ضوان نبرد از پرستاران او گر حور و رنلمان نبرد در صحابہ ارافتابے می شود پنهان نبرد گر شود بیخ بستہ زمین غم و جلاہ عمان نبرد</p>
--	---

<p>خارضا غصه و عشم بسکه گیتی را گرفت  بسکه بود او خیر خواه اهل ملک و مالکش  والی جم رتبه جمون و کشمیر از پیشش  مهر دزد و مهر گستر بود چون مرزا بخلق  تشنه کامان را ز بس سیراب کرد فیض او</p>	<p>خار سیر وید اگر جائے گل و ریجان سزد  فرز زندان او گر گشت صد چندان سزد  مهربانی با که پیهم کرد بر ایشان سزد  مهربان باشد اگر بر حال او یزدان سزد  کامیابش گشتن از سر چشمه غفران سزد</p>
--	---

مصرع تاریخ نوشتن حتم از هاتف که گفت  
شافع مرزای الدین شهر جیلان سزد  
۵۱۳۲۲

ایضاً

۹۳

<p>محی الدین رئیس ملک کشمیر  سوم از ماه حج بود این که رخصت  با حجر گفشانها که میسکرو  وجودش شمع هر کاشانه بود  صفای سینه همچون صبح صادق  بیانش زنده کردی مرده دل را</p>	<p>که اعزاز از خدای مهربان یافت  باحرام حریم جان جان یافت  برات از حق بگزار جنان یافت  فروع از راه او هر دو دمان یافت  ز خاک آستان راستان یافت  کلامی اینچنین نامی چنان یافت</p>
---	--

بانش خضرا این مصرع بمن گفت  
پس از مرگ او حیاتے جاودان یافت  
۳۱۳۲۲

۹۴ قطعه تاریخ وفات خواجہ غلام غوث متخلص بن خیر مندی لفظ اللہ

<p>خواجہ زبان دانی بے خبر غلام غوث  هر کجا که قد از اخت سرور از پاندخت</p>	<p>اگر تا سخن گو شد رونق سخن آمد  هر زمان که رخ افروخت شمع سخن آمد</p>
--	--

<p>یونسے کہ بطن حوت شد برائے اوتابوت چرخ راز روح او طرفه راح حاصل شد زفتش ز بس حسرت خار در جگر شکست جوهری ماہر بود معدن جوهر بود</p>	<p>یونسے کہ پیراہن بہسرا و کفن آمد خاک راز جسم او تازہ جان بہن آمد تربتش ز بس زہت روکش چمن آمد لعل از بد خشنانش گوہر از عدن آمد</p>
<p>آفتاب رخ بہفت چون زبان جانش گفت ابر رحمت باری سائبان من آمد ۶۱۳۲۲</p>	
<p>۹۵</p>	<p>ایضاً</p>
<p>خواجہ ذمی شان غلام غوث والامایہ بدر روشن صدر و صدر جمع ارباب کمال منفرت راز در شب از در گنج مستحق</p>	<p>کز وجودش خواجگی را بود صد عز و وقار صدر زد و القدری کش آمد قد و ان خود زگار مرحمت را صبح و شام از حضرت او خواستار</p>
<p>خواستم گلدستہ سالش ز رضوان بہشت کرد او گلپوش از گلہائے فردوس این مزار ۶۱۳۲۲</p>	
<p>۹۶</p>	<p>ایضاً</p>
<p>آن خواجہ کہ بو و بہ نام غلام غوث در بیل و قال منہنس شاعران فرس او روشن شد از سواد و بیاض صفات او گوئی بزنگ و بوے گل و چون نسیم صبح</p>	<p>خوشتر و خوش جان خوشتر اندم خوشتر شد در وجد و حال ہم اثر خواجگان چہشت توقیع و تقیے کہ بنامش تصناوست سوے بہشت زنت کہ این گشت را بہشت</p>
<p>رضوانش دیدہ گفت کہ این بو رسیدہ کہیت گفتند جو زبان جنان خواجہ بہشت ۶۱۳۲۲</p>	

ایضا بطریق تخریج

۹۷

بگذشت غلام غوث آخر زین دار ۲۵۷۷-۲۵۷۸	خواهی سنده اش ز نام او بیرون آر
اخلاق حمیده داشت افزودن ز شمار بے مثل و مثال د بے عدیل و بشمار ۱۲۵۵	(۶۱۳۲۲)

۹۸ تاریخ کدخدائی نوشاد علی خان تعلقه ارضلع باره بنکی

نوشاد علی خان شد از مهر خدا نوشاه طبعم چه گهر باسفت تاریخ مسیحی گفت	چون زهره قران شب با ماه همایون باد نوشاد علی خان شد نوشاد همایون باد ۶۱۹۰۷
--	--

۹۹ قطعه تاریخ انتقال پر ملال ملک معظم اوردور و مفرم

اینچیر رنج عناست و ادیلا صحن گلشن ز غصه شد گلشن قیصر همت نهفتین اوردور	دین چه شور و بجاست و اسفاه روز روشن بریده گشت سیاه کرد نهضت ازین جهان ناگاه
--	---

سنه عیسوی اگر خواهی  
برکش از نهضت شهنشاه آه  
۶۱۹۱۶

۱۰۰ قطعه تاریخ فوت محمد علی پسر شیخ صفیر علی جبر کهنه

محمد علی ابن اصغر علی جوان از جهان رفت و احسرتا شده عاقبت باعث مغفرت ز رویه جمل سال نوش بود	که هست آشکارا نکونامیش بکونامی عم سروناکامیش نکونامی و نیک انجامیش شفیع حس محمد علی حامیش ۲۲ ۲۳ ۱۳
--	--

قطعه تاریخ مراجعت حاجی عبدالغفار خان ریس ناپاره از عزیزین شریفین اوها اللہ شرفا

دل بر سفر نرسادی بستی بباقة محل  
 راه صدرا سپردی در طے آن مراحل  
 یک گام بیش نبود تا کعبه از رو دل  
 بانالہ در آن ذکر خفی مستابل  
 یا آنکہ بر درختان شد مجتمع حواصل  
 یا گلبنان و بروے گرم نوا عناد دل  
 با یکدگر بکنش یکدست چون انامل  
 بے باد و باد بالی بینی روان بسا حل  
 امین ز لطمہ ہائے اشرار آن متبائل  
 از ساحلے بسا حل از منزله بے منزل  
 در خانہ خدا شد ہر مرد در راہ واصل  
 زان دیوران ہر آنکس شد در پید و نخل  
 شد قلب اہل دل را حاصل عیار کامل  
 آن روشنی نگر و دتا صبح حشر زائل  
 بازار ان او کن روزے لطف شامل

اے آنکہ در ہوائے لطیفی و شیرب از ہند  
 صحن کثیر کردی رنج عظیم بردی  
 شرطت رہ نور دی در راہ دوست و دشمن  
 بانغمہ جدی خوان ذکر جلی موافق  
 بر بختیان نشسته جمعے ز نیک بختان  
 بر اشتران جدی خوان چون واعظان بمنبر  
 و نبال ہم خرامان چون دانہائے بیج  
 یا بے شمار و بے کشتی بہ تیز دستی  
 کشتی نشین جماعت طے کردہ و راحت  
 شد قطرہ زن سرعت و زطل بر رحمت  
 ارکان حج ادا شد طے مروہ و صفاشد  
 از قید قد جفانی از ادگشت و نخرج  
 از خاک آستان سلطان دین و دنیا  
 چشمے کہ گشت روشن زان رو ضہ منور  
 یارب عزیز را ہم مانند آن جماعت

باتف چو حال شبنفت سال مراجعت گفت  
 حج تو با در مقبول مقصد ہمیشہ حاصل



۱۰۲ قطعه تاریخ بنی کا حد غزنی دارالعلوم فرنگی محل لکهنؤ

سعی مولانا شرافت اللہ اللہ ویدیت اجر سعی وے زور گاہ الہی شد عطا بایش حاجی محمد خان والا شان بود	آنکہ نام نبایش زینگو نہ اعلان یافتہ ز انکہ بعد از حج شرف از کعبہ جان یافتہ کاین بنارا او نبایے دین و ایمان یافتہ
---	--

سال تاریخ نبایش گر کسے پر سد عزیز  
گو تو اب حج اکبر او زیزدان یافتہ  
۱۳۲۵ھ

۱۰۳ قطعه تاریخ کدخدائی ہرود و شرح صغریٰ علی تعلقہ ارگنڈارہ

بحمد اللہ کہ دل شد شاد و خرم فلک بہر نشار ہرود آورد چہ گویم از سروغ بزم شادی ز جوش خمیری و گلہاے صبر برگ تلو نہاے باغ دروغ بینید اگر بلبل و گرصلصل اگر سار دو بالانشہ نشو و نما شد باین عید اضحیٰ نازم کہ آورد چنین تقریبہا اتمام داوند اگر اکبر و گر صغریٰ بہر کار	ز عقد ہرود و دختر نیک اختر چو پروین دہرن صد عقد گوہر کہ چشم روشن شاد زان منور چمن دارد بستنی جامہ دربر کہ اصغر می نماید گاہ احمر شدہ ہر یک تو اسج و نو اگر کہ فصل نو بہار آمد مکرر دو عید انبساط افزائے دیگر بو الا مستی ہرود و برادر ہم آن منصور و ہم باو این مظفر
--	--

باشش گفتسم این مصرع سیحی  
مبارک انعتا و ہرود و دختر

تاریخ ولادت فرزند شیخ مظفر علی برادر شیخ صفیر علی تعاقداً گنبداره

هزار شکر که دادت خدا کے فرزندے بفر فرخیش چشم روشنی گویم ز عمر و دولت و اقبال بهره در بادا	کہ چشم ہزار خوش دور باد شام و پگاہ کہ بروہ گوے سعادت ز شتری آن ماہ بسایہ پدر و نام و رسم و غسل اللہ
---	---

چہ حاجت کہ پر سی سینین میلاوش  
کہ روشنت و عیان از طلوع اختر جاہ  
۱۳۲۵ھ

تاریخ بنسک خانہ حسین

۱۰۵

خان عالی مرتبت حیدر حسین ابن خانہ ست ان بیاترک سر اعنبار گبر گوش کن	مصرع تاریخ اگر خواہی ز روئے انتخاب از ورحیدر رسد ایجا نو بدستج باب ۱۳۲۵ھ
--	--

قطعه تاریخ وفات مطیع رحمن ابن الطاق رحمن

چون شد مطیع رحمن رہبر و ملک باقی رضوان چو دید این حال گفت اینچنین کس پناہ	آسود زیر ظل عرش رفیع رحمن گرد مطاع حوران فسر مطیع رحمن ۱۳۲۵ھ
--	--

تاریخ وفات ابیہ بر خورہ دار شہاب الدین

۱۰۶

عقیقہ کہ نکو خوے بود و نیک خصال بسین چہ رفت ز گلچین گلبن بسید فغان کہ گلبن رخسارے بانغ عصمت زرنج و غصہ نبالید باغبان و بگفت	بہ بست رخت ز گیتی چو دخت مروہ بزاد بسین چہ داد ثمر عاقبت دخت مراد رسید لطف صرصر چنانکہ داد بسا و شگوفہ کرد و نہال چمن ز پائے افتاد ۱۳۲۵ھ
--	--

۱۰۸ قطعه تاریخ وفات محمد منصور نوری صاحب علی تعالی قدر کرسی

جان به حق داد محمد منصور  
نوحه خوان گشت بسالش هاتف

کرده حاصل شرف و قرب اله  
نوجوان زینت زینت ناگاه  
۱۳۲۵ هـ

۱۰۹ تاریخ وصال مولوی لمعان الحق قدس سره

بمولعان الحق الحق منظر انظار حق  
سال فوت در میان بن مصره روشن بود

مطلع صدق و صفا و منبع اسرار حق  
شد نهان از چشم گوئی لمعان انوار حق  
۱۳۲۵ هـ

۱۱۰ تاریخ وفات مولوی سیح اللہ

محب علم و عمل مولوی سیح اللہ  
نگو که رفت ز درار الفنا سیح اللہ

که شد بجالم علوم ز سطح سفلی خاک  
که یافت دولت عمر بزرگ و پاک  
۱۳۲۵ هـ

۱۱۱ ایضاً

یادگار صاحبان علم ازین دار فنا  
آن جمال و جاه کش او را خدا بخشید است  
سیرگاہ او فضائے جنت الما و استے  
مصرع تاریخ حتمی حتمی که با من حضر گفت

راه پیمای شد سوئے دار البیت ناگه بین  
گر نمی دانی بدان، و نیستی آگه بین  
حور و علمان از برائے خدش همه بین  
یافت عمر جاودان آر سیح اللہ بین  
۱۳۲۵ هـ

۱۱۲ قطعه تاریخ وفات شیخ طهر علی دیکل مهاجر کاکوری ضلع لکهنؤ

اطهر علی آن که جنت دکوثر یافت  
شد سال وصال او ز روی القفا

از خاک بدینہ باش و بتر یافت  
نام اطهر و طبع اطهر و جا اطهر یافت  
۱۳۲۵ هـ

ایضاً

۱۱۳

اطهر علی آنکه خواند جانان اورا  
این مصرع بر زبان آتف بگذشتعمر جاوید داد نردان اورا  
شد خاک مدینه آب حیوان اورا  
۱۳۲۵ = ۱۳۲۰ + ۵

ایضاً

۱۱۴

اطهر علی آنکه داشت از جان عارے  
چون لب تشنه عمر جاودان بود بگوگردید فدائے جان جانان آرے  
شد خاک مدینه آب حیوان بارے  
۱۳۲۵ م

تاریخ وفات المیرزا یوسف شرافت صاحب طباطبائی کلک طفرنگی محلی لکهنوی

۱۱۵

بود آنکه بروے برقع از تقوایش  
خیل ملک از فلک بسالش گویندشدرے بسوے مرجع و مبدایش  
در حبله از بهشت الہی جایش  
۱۳۲۵ م

قطعه تاریخ که خدائی ابوالحسن خان برادر ریاض حسن خان صاحب رسو پورس ضلع چھپرا

۱۱۶

نوبهارت و باغ و راع امروز  
بلبل و صلصل از و فور نشاط  
جاس پروانہ روشنمان جمع اند  
از بہار جمال لاله رخانپرز سرین فترن شده است  
تہنیت پنج ہجومن شده است  
ماہ من شمع انجمن شده است  
انجمن روش چمن شده استسال این بزم طوی گفت عزیز  
وہ کہ نوشاہ بوجہن شدہ است  
۲۶ ہجری ۱۳

قطعه تاریخ کتب خانہ دیوبند ضلع سہارنپور

۱۱۷

بناستد کتب خانہ دیوبند از مشرق تا غرب روشن سواد کشاد و در علم خواهی اگر	کہ پیش بود پست این نہ قباب وز وہند تا سند شد فیض یاب در آ از در اے طالب فتح باب
---	---

بطرز بر آورد تاریخ اوست

کتب خانہ نادریہ لاجواب  
۱۳۳۸ - ۱۲ = ۱۳۲۶ ہجری

قطعه تاریخ بنائے حشرتی دارالعلوم فزنگی محل

۱۱۸

این رواق حشرتی دور دارالعلوم یاری باری و عبدالباری و بندایش ہم بنائے علم محکم گشت ہم بنیاد دین	با ہمہ خوبی بنا در ساعت مسود شد باعث تکمیل این تعمیر و ازود شد ہم خدا را رضی و ہم خلق خدا خوشنود شد
--	---

از در القاری سید امیر عمر ناگہ گوش

بانیش زینبارانی ز رے جو د شد

۱۳۲۶ھ

ایضاً

۱۱۹

این عمارت کہ شد بنا اینجا از علوم و فنون گوناگون از پے دیوبند و سگانش	وصف آن خارج از شمار بود این کتب خانہ پر نگار بود باعث عسرت و استخار بود
---	---

سال تاریخ این بنائے شکر ف

گو کتب حسانہ یادگار بود

۱۳۲۶ھ

۱۳۰ تاریخ وفات احمد شاه مین هر اچ ابن مختار جی رئیس کشمیر

رهر و از گیتی چو حاجی احمد شاه شد  
 پرده از روی حقیقت چون برے او کشاد  
 شد سه بار از حج شرف گو بمر شصت سال  
 جاک محل دل بیختی در ره معبود بست  
 دیده باز و دیدن بیوده بیسود بست  
 طر فی از حج چهارم نیز باسے زود بست

از حدی خوانی گو تم آمد این مصرع گفت  
 وه چه احرام حرم کعبه مقصود بست  
 ۱۳۲۶

قطعه تاریخ انتقال حاجی خواجہ غلام محمد و آبرین حاجی سیف الدین رئیس در مدینه شریف

۱۳۱ ز کشمیر و از خواجگان بود نامے  
 بقبیل بن آستان شد مشرف  
 به یوم الاحد بستم اول جمادی  
 غلام محمد فضل اب وجد  
 به کبیل ایمان زیزدان موید  
 ز تائید رحمت بخت در آمد

پرسید رضوان کہ بہت این ملک گفت  
 فکرا نبی و غلام محمد  
 ۱۳۲۶

ایضاً

۱۳۲

در پنج خواجہ کشمیری صل دار ابو  
 ز خاک در گسلطان دین صفائی نیت  
 بر روز شنبه و بستم جمادی الاول  
 بنام بود غلام محمد او مشهور  
 کہ سینہ اش شد آئینہ دولش پر نور  
 شنید از جی ہاز بار گاہ رب غفور

رسد ز عالم غفران ندا بجا لیان  
 کہ چون رسید در نیجا شمر شد مغفور  
 ۱۳۲۶

۱۳۳ قطع تاریخ وفات صغیر سگیم بنت ابی حسن خان مجوم مغفور

۱۳۳

صدیق حسن امیر ذمی جاہ  
در جود و سخا سیرید و کیناہ  
آراستہ بہر او چو خر گاہ

بلقیس صفت صبیہ داشت  
از صدق و صفا صفتہ نامش  
صفت کردہ بہشت رضوان

شدصال وصال نبت صدیق

صدیقہ عصر رفت ناگاہ

۱۳۲۶

۱۳۴ تاریخ وفات شہید احمد

۱۳۴

زین جهان در جهان سرد شد  
جاے او قصرے از زبرد شد  
کین غم و غصہ از کیے صد شد  
حزنش افزون در رخ بچید شد  
بیدل و بہت رار و بخود شد

سید نوجوان نثار احمد  
گوہر جان نثار احمد کرد  
بود روز سوم ربیع دوم  
پدرش یوسف آنکہ چون یعقوب  
دور و نزدیک ہر کسے کہ شنید

سال فوتش نوشت کلک عزیز

جان بحق جان نثار احمد شد

۱۳۲۶

۱۳۵ رباعی تاریخ وفات شاہ التفات احمد مغفور

۱۳۵

از روسے التفات احمد بر صمد  
قرب احد آید التفات احمد  
سنہ ۱۳۲۶ ہجری

و صل شدہ شاہ التفات احمد  
شد مصرع سال و صلتش بہم زمان  
سنہ

قصیدہ تاریخی مکتوب سیدان خارجی مصنف سید کبیر رائے مقیم قسطنطنیہ برنس ارفع الدولہ مرزا رضا خان دانش

بفرمائش شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی تعلق دار گد ضلع بارہنکی

۱۲۶

ہدیہ نغمہ کربن از حضرت داور رسید  
 از خط آن جام روشن شد سواد دانشم  
 ہم برائے خستہ جانان مزوہ دران رساند  
 خوش شیمی از چمن گلر ز گل افشان زید  
 بر فراوان بخشی فصل بہارم ناز بہ است  
 بلبل رنگین بیان را دستہ گل از چمن  
 تازہ گردید از شمیم دے مشام وز کار  
 آمدست از گولڈن ہارن ہائے دولتے  
 چامہ ہائے جانفزا و نامہ ہائے دلکشا  
 باحقائق باد قائق عمدہ و تر مجموعہ  
 شرع اگر ہر سردان من نگشتے گفتے  
 فاش تر گویم کنون گوہر نشانی می کنم  
 ارفع الدولہ رضا خان دانش آن بجر کرم  
 صیت جو د وجودت او پارتا پیر گرفت  
 میر نو بنیان کہ تمغائے نگو نامی بوے  
 ہم عمارت را از و این وقع داین وقعت بود  
 فتح بابے باشدش از باب عالی ہر زمان  
 راستی نیست کہ در گاہ شاہ کج کلاہ

جام از جمشید یا آئینہ ز اسکندر رسید  
 پر تو بینش از ان مرآت پر جوہر رسید  
 ہم برائے تشنہ کامان چشمہ کوثر رسید  
 خوش شیمی از ختن جان بخش جان پرور رسید  
 یک گلستان گل بمن کیوستان عہبر رسید  
 طوطی شیرین زبان را رنگی از شکر رسید  
 نافہ مشک ستار و نفحہ عنبر رسید  
 یا مگر از شاخ زرین مرغ زرین پر رسید  
 از زبان جان جانان وز برد لب رسید  
 باطرائف باطرائف طرفہ تر دفتر رسید  
 کاسمانی نامہ انیک بہ پیغمبر رسید  
 کہ جناب آفتابے خاوری گوہر رسید  
 کہ کف انبض و فیضانے بخشک وتر رسید  
 فیض فضل و بذل و کثیر تا کثیر رسید  
 ز امپراطوران والا شان نام آور رسید  
 ہم سفارت را از و این فرہ و این فر رسید  
 این فوجاقتش داراے سکندر در رسید  
 این ہمہ تشریفیائے عزتتش در بر رسید



طاہر اقبال اور اگونیہ شہر رسید	ہر شالے کا مدش از شہ برائے ارتقا
ہر دعایش بر زبان این شہر رسید	ہر استقبال اجابت آمد از در گاہ حق

چون رسید این دفتر بنیش شیر از ہر سال  
از در دانش رقم زد و خاوری گوہر رسید  
۱۳۲۶ھ

### ۱۲۷ قطعہ تاریخ وفات اہلیہ حسن الدین صاحب بنارس

روئے خود پوشیدار چشم بہمان نام پاکش را نیارم بر زبان بستہ بہر خدش حوران میان بود ادہم اسم خاتون جنان ۱۳۲۶ھ	واورینا بانو عصمت مآب تا نشویم کام و لب از ہفت آب گتہ رضوان پرودہ دار حبلہ اش سال فوتش گر کسے پرسد گو
--	--

مصرع سالش شد از روئے ادب  
بود وے ہم نام خاتون جنان  
۱۳۲۶ھ

### ۱۲۸ قطعہ تاریخ وفات خواجہ فرید الدین عارفان صباریں لکنؤ

بگلگشت بہشت جاودان رفت بہار دوستان زین بوستان رفت کہ میر کاروان از کاروان رفت چراغ دو دہان خواجگان رفت	نسرید الدین چو بوئے گل ازین باغ نہ سال دوستی از پا در آمد دل اجباب نالان چون جرس بہت ورینا گشت گیتی تیسرہ و تار
---	--

سنین رحلتش بستم نہا شد  
فرید دہر ناگہ از جہان رفت

سر ہجرت ۱۳۲۴ھ

## رباعی تاریخی سالہ الناظر لکھنؤ

۱۲۹

مرآت صفاست بہرہاں باب یقین  
جاہلیست جہان نامے ہر صفحہ درین  
۱۳۲۴ھ

الناظر اگرچہ آیتے ست مبین  
گر چشم نین طبع داری سبگر

۱۳۰ قطعہ تاریخ و دت مبارک علی بن ابی طالب  
عالم الدین محمد یار کتبہ واقع بہرین

عطا کرد فرزند صاحب جمال  
مبارک جمال و مبارک خصال  
۱۳۲۴ھ

مبارک علی را مبارک کہ حق  
بس این مصرع سان احوال و

۱۳۱ قطعہ تاریخ و دت حکیم محمد باقر ساکن ماہانا لکھنؤ

از جہان رفت و پاک و طاہر رفت  
در پناہ امام باقر رفت  
۱۳۲۴ھ

شیخ دوران حکیم باقر نام  
گفت ہاتف بسال رحلت او

۱۳۲ تاریخ مولوی عبدالعلی آسی مدرسی فروغ

طالب علم خفی و صاحب علم جلی  
جائے در فردوس گوئی یافتہ عبدالعلی  
۱۳۲۴ھ

مولوی عبدالعلی آسی مدرسی فروغ  
رفت ازین دار المحن شادان ہاتف گفت سال

۱۳۳ تاریخ تولد فرزند سید برکات احمد لکھنوی

کہ یافتہ پسے خوش جان خوش حرکات  
کہ آن سعید بود از نتایج برکات

بطالیح برکات احمد بود نازش  
عسری مصرع سال ولادت او گفت

## تاریخ تختہ فرزند مرزا محمد عسکری سلمہما

۱۳۲

زمن این تہنیت باید رسانید  
 کہ گویا غنچہ امیر خندید  
 کہ از دے رکن سنت یافت تشنید  
 چمن پیر اسر شاخہ کہ برید  
 قلم از قطن زون چون تیز گردید  
 کہ در ظل پدر مانا دجا وید  
 گل از شادی بہ پیراہن نگنجد

صبا مرزا محمد عسکری را  
 مبارک تختہ فرزند او باد  
 سلمانان شدند از تختہ اش شاد  
 شود سر سبز و خرم تر ز اول  
 رہ این تہنیت برید آسان  
 ز حق صبح و مسامتہ التجایم  
 نسیم این مرزودہ در گلشن چو آورد

بسالش ببل این مصرع بمن گفت

توان چیدن گلے از نخل امید

۱۳۲۴ھ

## قطعه تاریخ عقد غلام حسن فرزند عزیزی خواجہ سلام الدین در شمر سلمہما کشر

۱۳۵

دو گوہر شدہ جمع بارے بدجے  
 دو گوکب قران یافتے برجے  
 ۱۳ ۲۸

عقد غلام حسن در شام  
 بتاریخ اختر شناسی رقم زد  
 سحرے

## قطعه تاریخ انتقال منشی کنوچندی سہا متخلص بہ نہال خلف لاجہ جبالاں بہادر

متخلص بہ گلشن بکضوی

۱۳۶

بزرگ نکت گل شد دران بہ خبش باد  
 نہال گلشن مہر و دفا ز پائے قتاد  
 ۱۳۲۸ھ

ہزار حیف کہ چندی سہائے زین گلزار  
 الف کشید زول باغبان داد ندا

قطعه تاریخ نشینی حضور پر منظر الممالک فتح جنگ نیرانندیس نواز میر عثمان علی خان صاحب سب در

۱۳۷ نظام الملک آصف جاہ والی ممالک محروسہ اصفہ حید آباد (دکن)

داراے دکن بسند عزت و ناز  
از اوج سپہ راد ہاتف آواز  
بنشست و بہدک داد شد ممتاز  
حق کرد تیر لہ زود بر مرکز باز  
۱۳۲۹ھ

۱۳۸ قطعه تاریخ نیک مطب کیم ہاج الحق فرنگی محلی

ہست و ہاج الحق آئے در جوانی شیخ وقت  
مخزن حکمت وجود ابن حکیم حاذق است  
از پے اصلاح تلبی گر نگار دستم  
کرد از بہر مطب این کو شک عالی بنا  
دستگاہ علم ابدان دار و دوست شفا  
دار دان خاصیت اسیر و حکم کیمیا

خو اتم سال بنا، ناگر ملک گفت از فلک  
باشد این دار الشفای بانی صاحبنا  
۱۳۳۰ھ

۱۳۹ قطعه تاریخ فوج و صومری خلیل الرحمن تعلقدار و ولی ضلع بارہنگی

نہم ماہ جمادی الاول  
آن کہ او بود رئیس ابن رئیس  
آن کہ او بود کریم ابن کریم  
خلت از خوان خلیل شد دست  
جان بحق داد خلیل الرحمن  
رونق بزم رئیسان جان  
حسام وقت بجو و احسان  
خانہ اش وقف قدم مہمان

مصرع سال چہ خوش گفت عزیز

بے شک او بود خلیل رحمن

۲۹ھ

۱۳۰ قطعہ تاریخ وفات عزیز مرزا صاحب اسکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ

صدر ذوالفقار بزم مسلم لیگ شب بزم آحسب بافتاب رسید شد زہر سوئے اعمال تعالیٰ بود الحق عزیز دلسا او	رفت و در قرب ایزدی جایافت قطرہ جادو کنادریا یافت رہ بدر گاہ حق تعالیٰ یافت ہر کش اسم باسمے یافت
---	--

گفت از روی افتخار عزیز  
وہ چہ عزت عزیز مرزا یافت  
۱۳۳۰ھ

ایضاً

۱۳۱

از نظر تاعسزیز مرزارفت خلق دامن تہی زگو ہرماند باہمہ عز و جاہ و خیل و چشم لطمہ صرصر فنا بنگر اشک مردم رسید تا بہ ترے بود اور رہنمائے مسلم لیگ دادخواہ از پے حمایت قوم بود جان عزیز قوم الحق	ہر کیے راز دین دریافت ابر گو ہر نشان گہر زارفت ہائے زین عرصہ رفت تہارفت چون پر گاہ کوہ از جارفت نالہ حلق تا ثریارفت جانب خلد جادوہ بیمارفت سوئے در گاہ حق تعالیٰ رفت قوم بے جان باند او تارفت
--	--

دارو این نوحہ بر زبان ہائے  
آہ جان ناگسان زتن ہارفت  
۱۳۳۰ھ

۱۳۲

## تاریخ قاری عبدالرحمن

عبد رحمن عالم صاحب عمل  
گفت بهر سال فوت او سرودشحافظ و تاری و باعز و وقار  
بود گویا رحمت پر در گار  
۵۱۳۳۰

۱۳۳

## ایضاً

عبد رحمن که بود اصل نقین  
هفت قرأت شده از او هر هفت  
حافظ و تاری و ادیب اریب  
سایه چون برگرفت ازین گلزارعلم تجوید یافت رونق از او  
پرز آوازه اش بود هر سو  
عارف کامل و ملائکث نحو  
گشت رهرو بگلشن مینوگر پرسند سال و حالش گو  
بود انیک نطل رحمن او  
۵۱۳۳۰

## تاریخ بنای کینک کالج در پادشاه باغ لکهنو بنام امیر شاهی حسین بیگ و حاکم آن

۱۳۴

مترده اے اہل علوم اینکہ بنام کینک  
آن برعت بود او مثل سپہ چارم  
ہست ہرنگ ازین لوح طلسم انش  
آفتاب فلک و فصل و کمال آخر کار  
شکر صد شکر کہ از فضل الہی فی الحال  
خواست تاریخ زمین چشم چراغ بینش  
مصرع عیسوی از گفتہ و گفت عزیزتصویر شدہ تمبیر بعد تصیر  
این عظمت بود از طارم چارم برتر  
ہست ہرختہ ازین آئینہ علم و ہنر  
کرد تحویل ز برجے سوے برج دیگر  
افتتاح در این مدرسہ کرد آن داور  
شمع ہر خامن و شاہ نور می سکر  
نقش ثانی بود القصد از اولی بہتر  
۶۱۹۱۱

۱۴۵ تاریخ فائز موی ایت صبا عرفیے میان فرنگی مسلی

عاقبت سوے باغ جنت رفت  
گلے از گلشن شرافت رفت  
۱۳۸۱ - ۵۰ - ۱۳۳۱ هـ

چون ہدایت رو ہدایت رفت  
عندلیبے برنگ تخرجہ گفت

ایضاً

۱۴۶

ازینجا رفت سوے روضہ رضوان  
تقی متقی و صاحب عرفان  
ز گلزار شرافت گلبن خندان  
کہ کے رفتہ کجا رفت ازینستان

ہدایت اللہ اللہ ہم چوبے گل  
فقیہ کامل و صاحب دل و عابد  
ز دریائے کرامت گوہر کیتا  
بفکر سلل و حالش بود بیع من

بجو ششم آمد از ہاتف کہ میگفتے  
ہدایت شد کہ جاساز و سنجیت آن  
۱۳۳۱ هـ

ایضاً

۱۴۷

بر زبان وے السد السد رفت  
جانب حق ہدایت السد رفت  
۱۳۳۱ هـ

شد ہدایت چنانکہ وقت رحیل  
گفت اتف ز روے آگاہی

ایضاً

۱۴۸

رو جنت ازین گلشن گرفت او  
بقبر حق بلے مسکن گرفت او  
۳۱ هجری ۱۳

ہدایت داشت در سر چون ہوایش  
سروش از بہسارن حلتش گفت

	تاریخ وفات حکیم عبدالحق	۱۴۹
ازد فور شوق گشته ره گراے راه حق رفت عبدحق از بیجا جانب درگاه حق ۱۳۳۱ھ		چون صدای ارجی در گوش عبدالحق رسید مصرع سال وفاتش گفت یافت این چنین
	تاریخ انتقال خواجہ محمد یوسف خوش مصنف مرحوم	۱۵۰
سوے اصلی وطن از گیان رفت ہائے یوسف طرف کنگان رفت ۱۳۳۲ھ		از قضا خواجہ محمد یوسف مصریان نوحہ کنگان می نالند
	تاریخ وفات سید محمد حسن مدنی	۱۵۱
عارف کامل و معروف بجالی نسی رخت بر بست ز گیتی پے توبت طلبی زانکہ او بود چرخ برہ شرع نبی		عرف سید مدنی نام محمد حسن است روز یکشنبہ و بستم ز جادی الاول لکھنؤ گشتہ منور ز جالش چندے
	سنہ رحلت ادگشت زرودے الہام رفت ز بیجا بجان آن مدنی العربی ۱۳۳۱ھ	
	قطبہ تاریخ پھر رسالہ اخلاق تالیف مولانا عبدحمید صاحب قزلی محلی	۱۵۲
کہ باشد ذات پاکش برگزیدہ نہ چشمے دیدہ نے گوشے شنیدہ تو گوئی صورت معنی کشیدہ بود مرآت احسن لاق حمیدہ		فقیہ کامل عبدحمید است ادیبے یاریبے ہمسر اد نوشتہ نسخہ در علم اخلاق ز بس صدق و صفا ہر صفحہ آن



دلم لبگفت و رنگین مصرعے گفت  
گل از گلستانہ اخلاق چیدہ

۱۳۳۱ھ

ایضاً

۱۵۳

کہ شد مرا ہم ہر جگر خستہ  
کشادہ بساعت دہ بستہ  
برنگ و بو گلبن رستہ

نوشتت این نسخہ عبد الحمید  
ازین علم با ذہن مشککشاشا  
برگ و نوانوہ سالی دید

چہ خوش گفت ہر کس کہ برتیبہ گفت  
بدین رنگ و بو بست گلستانہ

۱۳۳۱ھ

ایضاً

۱۵۴

شد گرم گلشنانی از مرطیب اجباب  
گیر فیض ہر یک گریخ ہست و شباب  
شد شہراش در آفاق کا مدنفید اصحاب

علامہ زمانے در گلشن معانی  
ذوالجہد المکارم عبد الحمید کردے  
تالیف کرد از اشفاق فصیح علم اخلاق

چون رنگ طبع گرفت ہر پہلج چمن گفت  
این بوستان تازہ جاوید بادشاہ اب

۱۳۳۲ھ

تاریخ فوت اطہر حسین ابن صنغر علی خان گویک پوری محلہ بلامتی پورہ

۱۵۵

ست میخانہ طہور اطہر  
خوردگو یا طہور اطہر

۱۳۳۲ھ

محو گلگشت برغ رضوان ہست  
مصرع سال پیر میکیدہ گفت

## تاریخائے تولد زندگماراجہ بلرامپور

۱۵۶

گل در سپن در آمد لبیل نو اگر آمد  
 در تهنیت سرائی ہر سرور و سر آمد  
 ہر مرغ بے پرو بال بال و پیر آمد  
 یا از صدف چو گوہر از بطن مادر آمد  
 ہر سپہ اقبال ساطع ز خاور آمد  
 با چہرہ منور تابندہ اختر آمد  
 عمرش دراز تر داد چون یار و اور آمد  
 معسور باد ازین پور کاؤج پر در آمد  
 ۱۹۱۳ء

شد سبز کوہ و سحر فصل خزان ہر آمد  
 در محبت گزاری مرغان باغ در اغند  
 نشو و نماے اسال کردست فارغ البال  
 این نور چشم داور بانسرخ و بانر  
 ہرزہ فارغ البال خوشوقت بہت خوشحال  
 با جوہر محراب ز ندہ گوہرے ہست  
 کن سال بکرمی یاد کاہر دوز روئے امداد  
 بلرامپور پر نور گشت از فروغ این ہور

ہر روز بہت نور و ز خوش گنت لبیل امروز  
 خورشید عالم انروز گوار جمل ہر آمد  
 ۱۹۱۳ء

## ۱۵۷ قطعہ تاریخ عقد ثانی شاہ ابوالحسن صاحب چھاتوی

آراستہ بزمے چون جشن خسروانی  
 باد صبا بگلشن آمد بگلشنانی  
 مانند جام وینا باعیش و کامرانی  
 این قطعہ ہست الحق خود وحی آسمانی

نور شاہ بار دیگر چون شاہ ابوالحسن شد  
 مرغ چمن بہ گلبن باشد بنغمہ سنجی  
 ما دام در میان شان دہ اتفاق یارب  
 باین ہمہ فصاحت با این ہمہ بلاغت

تاریخ عیسوی دل از غایت طرب یافت  
 این عقد ثانی آمد چون آیت ثانی  
 ۱۲ عیسوی ۱۹

قصیدہ تاریخی ولادت فرزند راجہ جیوان باہن راجہ علی محمد خان تعلقات راجہ جیوان باہن اقبالہ

<p>کیست غیر از علی محمد خان          ناتوان، باتوان و پیر، جوان          گوہر از قعر بحر و لعل از کان          روئے او آیت است از ایمان          بر سرش چتر سایہ یزدان          گوہ نگین و حسن من و امان          روشن چشمن روشن گویان          ہست چشم و چراغ کون و مکان          آفتاب آن و این مہ تابان          باد نسل پدربارک آن          تاج ہر نامہ بہت و ہر عنوان          زندہ و شاہ امیر احمد خان          کرد روشن چو آفتاب جہان          زین دو مصرع دیگر است عیان          مہ و تم مہر تہنیت خوانان          ۱۹۱۲ء</p>	<p>۱۵۸ راجہ راجگان عالی شان          آن کہ گرد زخوان نعمت او          آن کہ خیمہ زد پئے کف جوش          رائے اور آیت است از اسلام          در کفش مہر مہر آل نبی          از رد علم و حلم در رائے منیر          نور چشمیش داد حق کہ شدند          نور چشمے کہ چشم بدزد دور          من چہ گویم کہ مشتری گوید          صدوسی سال بلکہ افزون تر          نام این نامور بنام ایزد          سال میلادش این دعا گو گفت          آسمان گفت روز میلادش          سنہ ہجری و سیحی نیز          زہرہ در رقص ہر زمان نظرب          ۱۳۳۲ء</p>
<p>۱۵۹ ایضاً</p>	
<p>نور چشمے کز فروغ طالعش شب گشت روز          آفتابے عالم آرا و مہے عالم فرور          ۱۳۳۲ء</p>	<p>راجہ جیوان آبادان کہ دادش کردگار          گفتم این فرزند طالع کیست تا تف و ندا</p>

## مصدقات مولانا شبلی نعمانی

اے دل افسانہ پڑ در دگو	زان جوان مرد جهان گرد گو
کہ سوے خلد سفر کرد گو	برہ در رسم بر آورد گو

از سخن تاج جہان بینی رفت  
مولوی شبلی نعمانی رفت

دشمن اہل خرد دوران شد	خالی از علم و عمل گہیان شد
از ادب و ز طلبش حرمان شد	ملک معنی و بیان ویران شد

از سخن تاج جہان بینی رفت  
مولوی شبلی نعمانی رفت

خلقے از چرخ کمن می نالد	خلقے از رنج و سخن می نالد
ہر یک از اہل سخن می نالد	در چمن مرغ چمن می نالد

از سخن تاج جہان بینی رفت  
مولوی شبلی نعمانی رفت

دست جو ر فلک کور سواد	دست و دولت دین داد بسواد
یکتلم علم و عمل رفت زیاد	قلم از کف علم از پا افتاد

از سخن تاج جہان بینی رفت  
مولوی شبلی نعمانی رفت

۱۳۳۵ - ۳ - ۱۳۳۲

۳۲ هجری مکر ۱۳

## قطعه تاریخ وفات مولانا شبلی نعمانی رحمہ اللہ

کہ ز دفتر کدہ فانی رفت  
 ناظم ملک سخن دانی رفت  
 کامل و اکمل ولاتانی رفت  
 ہمدانے کہ تو میدانی رفت  
 تابنزل گہ روحانی رفت  
 رو و شوار باسانی رفت  
 رنج روحانی جہانی رفت

آہ سردست برار باب کمال  
 حاکم محکم علم حکم  
 فاضل و اصل دیے مثل نمائند  
 با کمالے کہ تو آگاہی از و  
 ہمتش بین کہ بیک پائے آخر  
 راہ دان آمد و ہم راہ شناس  
 بردل و جان من از رفتن او

خاست چون از سر جان ہاتف گفت  
 مولوی شبلی نعمانی رفت  
 ۱۳۳۲ھ

## قطعه تاریخ وفات حواجہ الطاف حسین حالی

کرد حاصل آخر انجا قرب رب  
 یافت حالی ترسہ عالی عجب  
 ۱۳۳۳ھ

حواجہ حالی ز الطاف حسین  
 گفت ہاتف سال و حالِ حلتش

تاریخ وفات خان بہادر اکبر حافظ عبدالرحیم شہنشاہ  
 بن کوپانگج لکھنؤ

خدا یا ترشتم خدا یا ترشتم  
 ندازد ترشتم الہا ترشتم  
 ۱۳۳۳ھ

بر احوال عبدالرحیم از مرادم  
 بسال وفاتش گروہ ملائک

س

بیان عالی شان محمد زریں صبا محرم ذکر و نسب آن امیر فقیر بانی مدرسه عالیہ فرقانیہ لکھنؤ

<p>سپس مصطفیٰ درود آورم          زمین باد یارب درود و سلام          کنم ذکر بیدار دل خفتگان          شد از رحلتش عالمی را ملال          سیادت آب سعادت نصاب          ز آیات نصرت ہم اورایتے          چسراغ شبستان علم و عمل          فلما طون نہ آنجا رسو رسد          کہ دیوانہ حُبوب محبوب بود          مدد خواست از خامہ نقش بند          بحر سی ز شانیہ نقش مراد          اگر دیو در گیون سرمان برش          بلب تشنگان کرد کار یے          دامانید گل لطفش از ہر خے          و گر کمیہ اگر بلا شبہ ریب          بلے نیست از گفت مردم مہنر          چو آئینہ زنگ از طبیعت نبرد          بہ از کمیہ اسیمیہ سار میہ          بجز فیض جاری مٹان چہ بود</p>	<p>نخستین خدا را سجود آورم          بر اولاد و اصحاب خیر الانام          ازین پس و یادے از فرستگان          خصوصاً بزرگے کہ در عهد حال          محمد و زیر آن سیادت آب          ز آیات رحمت ہم اورایتے          بہا رنگستان دین و دودل          ز علی کہ بر بستہ بود اور صد          گے سالک و گاہ مجذوب بود          کشیدے چو نقشے بد فوج گزند          چو نقشے کسے را از دوست داد          خدا دادہ بازوے ز در آورش          بدل خستگان لطف اور مہے          شد آسان از دشکلے ہر کسے          یکے گفتش از صاحب دست غیب          کسے گفت داناے علم جہنر          ولے پے کسے تا حقیقت نبرد          ولائے کہ دارد دلے با خدا          کہ داند کہ در پردہ پنهان چہ بود</p>
---	---

بز و گو سپند ار چه پرورد او  
 نخرمن نخود چید سے از دست خویش  
 باین پرورش هر یک از فرقی  
 شدے هر یکے، بچہ زندہ پیل  
 گئے کرد از ان گلہ قربانیے  
 بتقریب میلاد خیر الانام  
 نمی بست در بر رخ اہل شہر  
 بسنازم کہ فیاض در یادے  
 ز خوانہائے نعمت شدے خانہ پر  
 بیک سفرہ خوردند میر و فقیر  
 غذائے لطیف و ہوائے نظیف  
 ہنوزم بود لذت آن بکام  
 بوجہ حسن محبت حق حسن  
 ز آبے او بود مردے جلیل  
 ز معقول و منقول بحرے عمیق  
 کتم شرعے اکنون ز اجداد او  
 محمد وزیر ابن جعفر کہ بود  
 بن قاسم ابن محمد سعید  
 بن احمد نقشبندی طراز  
 بن قطب دین قطب دین مبین  
 بن جندگرا از جاعے خود قطب گاہ

شبانی چو پیغمبران کرد او  
 بہر روز چید و نہادے پیش  
 بگنجیت در پوست از فرقی  
 نھنگے بز رنگے زور یا نیل  
 کہ می رفت در خورد ہمانیے  
 بہر سال دادے صلاے بکام  
 کہ گرفت یک شہرازان سفرہ بہر  
 بر آراست نزلے بہر منزلی  
 ز ہمان ناخواندہ کاشانہ پر  
 نشستند دست از گشتند سیر  
 قوی گشت از خوردن آن ضعیف  
 کہ گشتم مخاطب بشیرین کلام  
 رسانہ نسب تا امام حسن  
 کہ باشد لقب بسید عقیل  
 دلے خود بدریائے وحدت غریق  
 دل خویش آباد از یاد او  
 بعنر و بفرتاب با جاہ وجود  
 سعید ازل ہم رشید و وحید  
 بن نخر دین باعث نخر و نماز  
 کہ جیلانی آمد بصدق یقین  
 بہند آمد این قطب از امر الہ

بجای پورا کر دجاسے و مقر  
 ہما نجا بود مرتد پاکت شان  
 ولے قاسم و جعفر ز نیک بخت  
 ازان خطہ در موضعے کردہ جا  
 ہما نجا شد از در گہ ایزدی  
 ہزار دو صد ہفت و چل کن حساب  
 سعادت ز پیشانی ش تافتے  
 ز تائید کارش بجائے رسید  
 ازان قصبہ ناگاہ اورخت بست  
 ارادت باد فضل لدولہ داشت  
 بعد ولیعہدے اورا بگفت  
 کہ روز شنبہ بحکم اکہ  
 بدستت عنان حکومت دہند  
 بالآخر ہمان شد کہ او گفتمے بود  
 ازان روز شد اعتقادش زیاد  
 زبس بود ستغنی از عز و جاہ  
 ازان خطہ گرفت آخر دوش  
 بچ رفت با مادر خویشتن  
 بچ رفت شش بارہ و باز گشت  
 دران بار گہ بارشش بار یافت  
 ازین خاکدان رفت چون مادرش

سہ ہفت اندران بقعہ گشت لبر  
 مگر بود ازان خاکدان خاکب شان  
 سوے حیدر آباد بر وندرخت  
 شدہ محو در کسب صدق و صفا  
 بجعفر عطا دولت سردی  
 کہ شد از جل طالع این آفتاب  
 رشادت دروہر کسے یافتے  
 کہ از بندگان خودش حق گزید  
 کہ در حیدر آباد رفت و شست  
 لوائے تولائے ادب فراشت  
 چہ خوش گفت گوئی کہ گوہر ہفت  
 سوے صاحب گاہ و صاحب کلاہ  
 جہاندار می دین و دولت دہند  
 کہ تقدیر ہم این چنین فرستہ بود  
 کہ جاگیرے از ملک خویشش بداد  
 بوے کرد واپس پس از چند گاہ  
 بطوف حرم کرد دل ہاملش  
 بدار الامان شد ز دار الفتن  
 تو گوئی کہ ادشش بہت نوشت  
 درخت مرادش چہ خوشن بار یافت  
 قضا ظل ادب گرفت از سرش



غرض بود تعلیم فرزند خویش  
 بسرگشت مشغول تحصیل علم  
 پس از انفسراغ علوم و فنون  
 پدر چشمه فیض را سرکشاد  
 مگر بود بارے درین مرغزار  
 پدر آبخنان و پسر این چمنین  
 گرا و بود ابر این محیطیست شرف  
 مکان منبع وزینے وسیع  
 دبستان تجوید قرآنیہ  
 بسی تمام و بصرف کثیر  
 پس از ختم تمیز آن نیک مرد  
 که در گیتی از وے بود یادگار  
 شود این دبستان بر بوستان  
 در آن گرمگا ہے چنان هولناک  
 با آغاز ماه صفر ز اعتدال  
 بیک منہتہ نمرود ترک غذا  
 ز ماہ صفر چاروہ وقت شب  
 چه بر زرخ کہ خاص محمد بود  
 بقاشق بدادند چون زمزمش  
 درینجا زمزم شد اکثر بجام  
 وے زم زم دین سخت و زرخ زرد داشت

کہ در لکھنؤ آمد آن راست کیش  
 کمر بست از بہر تکمیل علم  
 شدہ محو کسب صفائے بطون  
 بروے کسان از کرم درکشاد  
 کہ شد کیش آمال را آبیار  
 کہ ناز و برایشان زمان زمین  
 و را و بود کوه این بسطے شگرف  
 خرید از پئے درس گاہ نسیع  
 کہ موسوم باشد بفرقانہ  
 عمارت بسے کرد بالا وزیر  
 با خلاص این درگاہ وقف کرد  
 بر وز قیامت ہم آید بہ کار  
 کند سیر آن باغ بادستان  
 بود بر سرش ظل قرآن پاک  
 مزاج در اسخرف گشت حال  
 غدار و ح را بود ذکر خدا  
 کشید آب و گرفت بزخ عجب  
 ز اسم محمد سوید بود  
 بر غبت نبوشید او دروش  
 در آنجا کند آب کوثر بجام  
 گے از طرب سرخ چون در دشت

دش سوے حق رد سو قبلہ بود  
 بنان شد چو جنبان بسان لبان  
 نسیم جنان در جهان رفت باز  
 بحق داد جان آن امانت سپار  
 بمعشوق بیوست آن عشقباز  
 پس از غسل اندام دے نرم بود  
 رُخ روشن او بوجه حسن  
 بقصد نماز وے از هر کنار  
 پس از ان فراغ از اداے نماز  
 چو بردند تا گور تابوت را  
 کشاکش در انبوه مردم قتاد  
 نہ تابوت آن کشتی نوح بود  
 سپردند در خاک گنجینه  
 تر خاک نخت او بر در خمیس  
 بسالین اولاله شد عود سوز  
 شامم که شد تازه زان رات  
 عزیز از سخن تن زن دشو خموش

منسا ز نیازے ادا می نمود  
 بجنبش در آمد نسیم جنان  
 که جان جهان از جهان رفت باز  
 همان کرد کان خواستے کردگار  
 بود این چنین ربطاناز و نیاز  
 بان شست دشو تم نش گرم بود  
 چو خورگشت طالع صبح کفن  
 شده جمع مردم فزون از شمار  
 روان گشت تابوت آن سردناز  
 تضرع فزود اهل لاهوت را  
 طلاطم با موج تلمزم قتاد  
 فتوح و سلاح از پے روح بود  
 چو رازے که دار دنهان سینہ  
 کس آنجا بجز حق نبودش نہیں  
 گل وار غوان شمع مرقد فروز  
 با حنلاص خواندم بر دفاتحہ  
 ملالت بکش در طوالت کوش

سنینش ازین مصرع سبع گیر  
 خدا شاه عادل محمد وزیر

۱۳۳۱

سده هجری

## تاریخ وفات سید کبریا برادرزادہ سید باقر حسین بہرائچی

ندیم ساتی کو تر بود آن  
 حساب دیدہ ہائے تر بود آن  
 ملال آل سنجیب بود آن  
 نہ آمد غم اکبر بود آن  
 ۱۳۲۶ھ

چو شد پیمانہ اکبر حسین پر  
 سحابے کا بیارِ خاک اوست  
 ملائے کان زند برہم دو عالم  
 غمے کان جان گدا باشد کدوست

## تاریخ وفات مبارک جہان سگ و الم سید باقر حسین

شد این خواگہ از مبارک جہان  
 ۱۳۳۱ھ

چو بیدار دل بود از رفتن آن

## تاریخ وفات حافظ ضیا الدین

بود شمع نجس آرائے من  
 شد بہشت جاودانی جائے من  
 رادق من صفا کچھبائے من  
 جائے من بلجائے من ماوائے من  
 وائے من کولے من اے وائے من  
 نیلگون بر حنہ خضرائے من  
 کو کبے گم شد ز کو کہائے من  
 بود او، چشم من ہمائے من

حافظ قران ضیا، الدین کہ او  
 بازبان حال گفت ابلطف حق  
 سلسبیل و کوثر و ندیم بہت  
 جنت الماویٰ و علیین جہان  
 ہر کسے کو گوش کرد این حال گفت  
 بازمین گفت آسمان در ماتمش  
 بانگ بر خیل ملک بزر و فلک  
 واد بیتاب آفتاب اور اجواب

چون قراین ماجرا بشنید گفت

شد ضیا از دیدہ بنیائے من  
 ۱۳۰۹ھ

# فِي الشَّاعِيَا

افزودش پایه چون به حراج رسید  
شد مغنی قرب قاب تو سین پدید

حق جلد فضائل بر محمد بخشید  
لیکن بعد از شهادت هر دو امام

دیگر

در کعبه چومی رسی بگونی لبیک  
کین ارض مقدس است فاخلع نعلیک

لے راه روره صفا همچون پیک  
ترک کونین بایدت در ره عشق

دیگر

مائل باداے او چه بر ناو چه پیر  
راج سواد بود و نحو یکد خمیر

ناکرده بناز و غمزه و لها تخمیر  
حاضر غائب چه قلب میر و نقیر

دیگر

من کرده بجد زیر نفس گمراه  
کاودر پوسید گشت و دن یوساها

رستم از زور شهره شد در افواه  
ز قست همین قد میان من و او

دیگر

از هر چه گذشت نیست بگذشته ایم  
دل هست ما ز دهر آنچه برداشته ایم

هستی از بسکه نیست پنداشته ایم  
دنیاست ز دست آنچه انداخته ایم

دیگر

کم نظریه خوشین هست حالی کردن  
پر کردن اوست بهر خالی کردن

مستی بشراب پرنگالی کردن  
هستی مانند ساغر صبا هست

دیگر	
واعظا قات سخن پرستی باشد تن زن ز حدیث جنت مسورتصور	سودائے حور زن پرستی باشد کاین جملہ ہوائے تن پرستی باشد
دیگر	
برخیز و بکار و کشت تخمے میریز چون بادہ نامندر و بافیون خون	گر غورہ ہم نشد بکن آرمویز خاتون چو بخانہ نیست شو جفت کنیز
دیگر	
گریان بریش ہمیشہ چشم شتاق ہر چند گزشتہ ایم کیسرافاق	در سینہ جگر خون شد از زخم فراق با دانشدیم جفت طاق شد طاق
دیگر	
دل از کف من بغمزہ آن ابر و برد القصلہ زین و آن بچیدین کوشش	وز ابروش آن دوزگس جاو و برد گوئے سبقت بد لبری کیسورد
دیگر	
عالم ہمہ پر ضیاء ماہ رجب است ہر اختر تا بناک و ہرزوہ خاک	ما ہے عجیبے کہ شمع را طلب است مرآت جمال جاہ ماہ عیب است
دیگر	
اے پایہ تو بلند تر از افلاک زیر قدرت بلند ی پستی است	پایت کہ بریدہ شد چہ ہستی غمناک پائے نفلک داری و پائے بر خاک
دیگر	
مجموعہ شعر من پرستشگاہیت در دیدہ حق پرست اہل معنی	طاعت کدہ گروہ حق گاہیت ہر بیت درین صحیفہ بیت اللہیت

دیگر

شیطان کہ ز قہرا زدی باک کرد  
امر دزچہ سود سودن جبہ بجاک  
از سجدہ خاک خویش را پاک نکرد  
در روز ازل چو سجدہ بر خاک نکرد

دیگر

در دیکہ بگردنم از دست نکوست  
گردیکہ ز ہستم بر آرد این درد  
از معنی سخن اقرب اندیشہ از دست  
ترسم رسدای عزیز تا دامن دست

رباعی خط مولوی سراج الحسن صاحب

سلطان بس تاج خواهد و دیگر ہیج  
بلبل گل و روعے خوب محبوب عزیز  
از ملک خراج خواهد و دیگر ہیج  
پر دانہ سراج خواهد و دیگر ہیج

دیگر

لے راے تو ہچورے صاحب تنویر  
روشن ز تو بس سواد دار العلم است  
دے روعے تو ہچورے خورشید نظیر  
ایجانہ نور از سراجیت منیر

دیگر

ابر دے تو ہم گمان دہم شیرست  
از بسکہ خلیدہ مو بومیش و دل  
پاناخن شیراز پئے پنجرست  
داریم گمان کہ تر کشین تبرست

دیگر

تلیک بہشت از حق زیباست اگر خواہم  
چون سرمہ مکی خلی ہر سوے بز خاکم  
فرزند رشید ستم میراث پدر خواہم  
یک رہ نظر لطفی از اہل نظر خواہم

دیگر

اے جوان پیر بہن خویش بہر زنگ مرز  
از تجارت گہ گیتی کہ مدار دسوے  
دامن خویش میالائے بخون نابہرز  
نبری جز کفنی با خود و آنہم دوسہ گز

# فی السُّرُوقِ

## رقعه تقریب یازدهم جمادی الثانی از جانب جبه صبا ناپاره

<p>شده طالع زرافق ماه جمادی الثانی          ماه نئے آئینہ طلعت خورشید آمد          کشتی غرق شد در کنار آورده          روشن از نور کماهی شد ماهی تا ماه          چمن از رنگ دگل و لاله اگر سب طراز          بود که با و سحر از جانب بغداد آمد          دنیقبتی هر دق گل باشد          ذکر قمریت ز شب تا سحر و اغوشاه          لاله در طرف چمن عود به مجر سوزد          هر کجا می گذری مجلس حال است          از نهم تا دهم و یازدهم بزم آرا          خانه ام جلوه گنابست بسیار شود          میهمان خانه ابرار شود باره ما          کند از لطف بسوسه طالع نظرے</p>	<p>شکر صد شکر که از کمرت بجانی          ماه نو باز کلید در امید آمد          یا فلک جذب به غوثیه بکار آورده          چشم بد دور بود مطلع انوارین ماه          مرده اے اهل طریقت بیج آمد باز          هر کجی شاد و درین باغ چو شمشاد آمد          خطبه معرفتی نعمه بلبیل باشد          ببلدان زمزمه چند بستی بشد          گل باغ آمده تا بزم طرب افروزد          طرفه بزیمست چمن مرغ چمن تو ال است          دارم امید که از صدق شوند اهل صفا          دیده ام از رخ شان مطلع انوار شود          شاد گردند بهمانی تا نپاره ما          چشم دارم که ازین طائفه صاحب بصیر</p>
---	---

قلزم صدق و صفا چنگب در کرد  
 قطره هم در کفش از قدر بهادر کرد

رقعه کتبی زنی نوایق فرزند نوایقید بر مالک العلماء مولانا محمد حیدر فرنگی محلی

بیا بسم الله آمین صفا گیر  
 اگر عشر اسم مصطفی هست  
 طلسم دکشا یعنی در علم  
 زند انگشت الف چون بر لب راز  
 شود بر لوح چون مرقوم الف با  
 قلم گرد و کلید قفل ابجد  
 ز به گنجور کز و سه چشم بد دور  
 عیان پیوسته نور کاز جانش  
 ز نور حیدر رش نور ظهور است  
 الهی باز کن بر رویش این در  
 ازان در چون ببیند شرح باب او

زاقرأ باسم ربك اصطفنا گیر  
 زبان لوح طلسم دکشا هست  
 در گنجینه پر گوهر علم  
 در انشانی کند گنجور آغاز  
 بکسی می نشیند نقش آبا  
 کشاید گنجی از فضل اب وجد  
 ز انوار حقش دل باد پر نور  
 که نور الحق بود نقش نگینش  
 کشادے از در علمش ضرورت  
 که رو آرد بشهر علم ایدر  
 ز شهر علم گرد و فیض یاب او

سواد روشنی ده هم چو ماهش  
 که گرد دور و دو عالم شمع راهش

رقعه کتبی زنی و حسن غلام حسین

میکنم ابتدا به بسم الله  
 گل نشان شد بهار گنجیم  
 شد مرتب بفرط زینت مزین  
 آنکه خورشید مشرقین من است

خامه راقط ز غم بحمد الله  
 گلے از شاخ صد عابینم  
 محفل ختنه غلام حسین  
 نور عینین نور عین من است



<p>شمع اقبال روشن است امشب خامه را داد چون روانی دست از صریحی که خامه انگیزد وان نواها که خیزد از لب نئی زین دو شادی که بزم آراشد لب چو مطرب بنغمه بکشاید چارشنبه که هست لبست و ششم چشم دارم که دوستان کرام انجم افروز را بحسن گردند</p>	<p>گل گرفتن ز شمع نیست عجب نقش مکتب شینیش بنشست شور مکتب شینیش خیزد می رساند نوید خسته دوی نشر سرخوشان دو بلاشد زهرا از آسمان فرود آید مخفل افروزمی شوند اجم از سر شام همچو ماه تمام چسب آرای این حسین گردند</p>
--	--

بر چشم چشم لطف باز کنند  
از قدم رنج بر سر فراز کنند

رقعه که خدای شمس الدین همیشه میزاد و خواجهر مدالیدین فدین صاحب کلمنوی

<p>بمقدحی قلم چون بایست پیوند نگارین نامه از نعت سوال است پس از نعتش با هنگام سب تجیت خیز کوس و نوبت آمد شوم بعد از تجیت تهنیت خوان جهان بزم نشاط باز داده فلک شد انجمن آرا باخسب بود مطرب شکر ریز و شکر خا</p>	<p>چو برگ گل ورق آمد حنا بند هم آتش باعث زنگنه اول است زبان شد زخمه ساز مناقب درود آهنگ رود عشرت آمد چو مرغان خوش الحان در گلستان صلای خوان عشرت باز داده زمین انجم افروز آمد بمردم شود همچنان یوسف باز یحنا</p>
---	--

<p>شود لعل و گهر را جا بیک درج      بنگین باشد لعل انگشتری را      که شمس الدین شود امروزی شاه      که بند و داد بسرد ستار زر تار      مقرر بست و تم شد ز سوال      که گردند انجمن افروز چون بدر      اعتراف از آنرا من آیند</p>	<p>کند خورشید منزل بیک برج      قران باز هر گره دشتی را      بیک منزل کند جازه هر دو ماه      دلا گوهر نثارش را بدست آر      پی جشن عروسی با صلوات      امیدست از زمینان ذوی القدر      اجتار و نطق محفل فزایند</p>
<p>فرید الدین بفر مقدم شان      شود ممنون و یابد عزت و شان</p>	
<p>و قد کتبت فی شهر جماد الثانی بن عبد الجبار بن محمد بن علی بن محمد بن احمد خان</p>	
<p>که هم واحد و واحد و واحد است      که این چاکرش پادشاه وزیر      هم او حادثست محمد هم او دست      ز رحمت بائمت بشارت دهد      بشر شد از مشرود و فنانکخوا      نویدے بعشرت پرستان بدہ      چہ ار باب قال و چہ ار باب حال      کہ عیش و طرب شد ہم شیر و شهد      همان را بمہمانیش خواستہ      کہ از روی او چشم بد باد دور</p>	<p>بحمد الہی تسلیم ساجد است      ہمین بندہ او بشیر و نذیر      بشیرے کہ محمود و احمد ہم او دست      بشیرے کہ دل را جبارت دهد      بشیرے کہ از حکم و فرمان او      بیاسا قیامے بہستان بدہ      مے کان بہر مشرب آب حلال      خصوصاً درین عہد فرخندہ ہمد      بہان خانہ و خوانے آراستہ      بشیر احمد آن رشک تابندہ ہور</p>

بسر حیره و چهره روشن چو ماه  
 نگین جابیا بد با گشتی  
 گل دلاله فصل بهار آورد  
 ز شوال شد منتخب یا زده  
 بود چشم در ره شکل نجوم

شود نوشته و شرح این بزنگاه  
 قران میکند زهره باشتی  
 فلک عقد پر دین نشا آورد  
 به ترتیب این بزم داین جشن گه  
 دزیرا چه امیدوارت دوم

و صد عرضه از راه عجز و نیاز  
 کنند از قدم زنجارش سر فرساز

### رقعه کدخدائی عبد الحمید خان ابن حاجی عبدالغفار خان بن مسلمانان پاره

ز نعمت محمد صحت باند شد  
 رستم را بشکل عروسی است ناز  
 دوالی بکوس طرب میزند  
 و صد مژده ربط جام و سپو  
 نگین خواهد از لعل گشتی  
 تو گوئی که با مشدورین مرده عید  
 که نوشاه را دین و دنیا بگام  
 بر امشگران زهره آواز داد  
 بساز طرب دل نواز آمده  
 شوند انجمن همچو با هم تمام  
 بس آن رونق خانه دخوان من  
 از اینجا با چشم گریه از راه جابه

تلم را چو با حمد پیوندد شد  
 صریح تلم دارد آهنگ ساز  
 زبان حلفت هر دم بلب میزند  
 تماشای آمیزش رنگ و بو  
 قران می کند زهره باشتی  
 خوشا کدخدائی عبد الحمید  
 ز ند نوبت نوبت صبح و شام  
 جهان محفل عشرتی ساز داد  
 معنی که بابرگ و ساز آمده  
 بود چشم لطفم ز جسع کرام  
 بنان پاره گردند همان من  
 بماه روان چسارده صبحگاه

<p>خرامان سوجده گاه عروس کند آسمان عفت پر دین نثار همین شانزده یا که خود هفده</p>	<p>رود شاه نوشاه باطلین کوس شود حاصل انجام عقد افتخار بود روز رخصت از آن جشن گ</p>
<p>شود هر دو خانه افروز من بود روز نوروز هر روز من</p>	
<p>رقعه کدخدائی افتخار حمد فرزند خواججه شاه بر دروازه حاجی حمد شاه بن مختار شاه رکن کیشمیر</p>	
<p>که بنشد روح را با جسم پیوند بخت احمد مختار نازم عزیز هر امیر و هر فقیر دست بچشم ما اگر بینی کیست هست مه و خورشید آمد عالم افروز بود لعل و گهر را جایک درج که عفت افتخار احمد مبارک تعالی شانۀ الله کبیر مقام ناز و جای افتخار است که عید دین و نوروز گوش است مقرر هجدهم ماه رجب است مکلف چشم در ره احمد الله</p>	<p>بنام واحد بیچون و بی چند بحمد این دو دار سازم جیب حضرت رب قدیر دست زا احمد تا احد فرق اندک هست ز نور احمد الله امروزی کند ناهید و منزل یک برج شود گوهر نشان پر دین تبارک بفرش چیره زرین چهره نور بمسند جلوه گرا اقتدار است گل اندر جوش و بلبل خرد است زمان عشرت و وقت طرب است کند بایه همان عرض دلخواه</p>
<p>کنند از مقدم خود سر فرزم که باشد بر نیاز خویش نازم</p>	

رقعه عقد فرزند مولانا حافظ محمد حسین قدس سره

بود محمد حق را به نعت انعقاد بهم هست سعدین را اقتران شد آراسته بزم بازیب زین که از روی او چشم بدور باد نهم خوان زلی بجز و نیاز	که دارد دو عالم بهم اتحاد که قرآن و تفسیر دارد قران پے عقد حافظ ولایت حسین زدیدار او دیده پر نور باد بدین نزل و نزل بود جائے باز
--	--

چو اجسم شود انجمن دوستان  
وہ کلبہ ام جلوہ بوستان

آغاز رقعہ کتخدائی

شکر شد کہ نو بہار آمد تلم از حمد او خانبند است جملہ آراے رنگ و بویت او رنگ نعت نبی بود ہوسم گل نقاب و نوا ہزار کشید غنچہ سر پیرہن نمی گنجد بلبلان در غزل سرائی شاد بزم شاہانہ ساز دادہ سپہر بخت و دولت زمیہمانانش	با ہزاران نو ہزار آمد لبم از شکر در شکر خداست عہد بلبل بہد گل بست او چون نسیم ست گلشنان نفسم عمید نور و ز چشم گوش رسید بوے گل در چین نمی گنجد گل بہ گل می دہد مبارکباو شمع افروز آن بود مہر عیش و عشرت زمیز بانانش
---	--

زہرہ دیش ماہ طلعتان در قرص  
از زمین تا آسمان در قرص

## رقعہ شامیہ

بجھ اللہ کہ عطر آگین شود ہر دم شام اینجا  
فلک را گو کہ بر چہنید بساط شوکت کسری  
مقدس محفلے ہست این کہ دار و جلوہ دیگر  
بجنت اے کہ جوئے شیر فرجی شہد بیخونی  
بنازم رتبہ بزم ولادت کہ ہر ساعت  
پس از نصف النہار بست ہفتم روز پختہ

نسیم جان نزا از دست می آر پیام اینجا  
کہ آرا بند بزم مولد خیر الانام اینجا  
تجلیہاے طور اینجا کلیم اینجا کلام اینجا  
بیا کہ لعل ساتی ہر کسے دار و بجام اینجا  
فلک آرو طوان اینجا ملک دار و قیام اینجا  
کہ فرما شود ناجاب با صد احتشام اینجا

پے کسب ضیاء چشم قدم از دوستان دارم  
کہ حکم سرسہ دار خاک اقدام کرام اینجا

## رقعہ رسید زعفران کہ نہ بنام مرزا سعد الدین رئیس کشمیر

در دو خندہ آدرار مغانے  
کہ دورت دیدنش از دیدہ رفتہ  
گل افشان زونہالش شمع پر نور  
بیدین برگ برگ آن ہم جمع  
بدو گفتم مگر تاج خسروی  
نداغم از کہ امی کار و کشتی  
چہ شد بویت کہ زنگ تازہ داری  
گفتا من گیاہ ہمسر اما  
ہوائے ہند دورم از چمن کرد

دہد یادم ز کشت زعفرانے  
ز خندین گل دیگر شکفتہ  
بجان پروانہ اش صد بچو پاپور  
پر پروانگان در آتش از شمع  
دیا گلگونہ روئے عسروی  
ہستی اصلی و قدسی سرشتی  
زرنگ تازہ بر روغاز خواری  
بغریب نقل شد صورت ما  
اثر در جہانم اندوہ وطن کرد

تلاوت در کشمیر کہ راے پیداوار زعفران مخصوص است ۱۲

بگنم راز پنهانیت شد فاشش  
 گیساه مهر و برگ مهربانی  
 اگر برگ گل سسوخ و اگر زرد  
 عزیز این رنگمانیزنگ مهرست  
 بهر این ارتباط رنگ و بوست

بیان خوش آمدی خوش باش خوش باش  
 به از گلده استهای بوستانی  
 بود در چشم یک رنگان همان مرد  
 بهر آن رنگی که بینی رنگ مهرست  
 بهر این ربط در جام و بوست

دلایکوست آید هر چه از دوست  
 سر اسر مغز دان باشد اگر پوست

رقعه که خدای مومنی عبداً رؤف فرزند لانا عبداً الوهاب بر جاننا عبداً لزلزل قدیس استرهما

بنام آنکه خوانندش در آفاق  
 ز انوارش جهان پر نور آمد  
 چو حمد از نیم بر سر چیره بر بست  
 محمد و الی ملک ولایت  
 جمال با کمال پرفنا بین  
 عروس دین از دست گرفته  
 چو حمد و نعت با هم یافت پیوند  
 در دوازده ماه روح آل و صاحب  
 کز ایشان بزم ایمان یافت تزیین  
 شریعت واضح مهر و وفا گشت  
 شکر ریز عروس دین همین است  
 تا شایه به سار آرزو کن

رؤف و بار می و تاب در زاق  
 ز اسرارش روان پر سو آمد  
 محمد طرفه نقشه در نظر بست  
 نخستین رایت و هم آخر آیت  
 پیامرات پاک حق منساین  
 چه زمینت خاتم دولت گرفته  
 ز رنگ آل شد کلکیم حنا بند  
 قبول از آل و از اصحاب ایجاب  
 بلند آوازه آمد نوبت دین  
 طریقت جامع صدق و صفا گشت  
 که با هم ربط شیر و انگبین است  
 نظر بر احتساب در رنگ و بو کن

زمان ر بط دین و دولت آمد  
 شود عبد الرؤف انکه که نو شاه  
 نیردان بر سر او چتر رافت  
 مقرر بهر عقد آن رجب شد  
 همایون ساعتی فرخنده ماهی  
 ز اقران و اجبا چشم دارم  
 که چون هر دم از نزدیکان دور

که اجماع کتاب و سنت آمد  
 سر و گردن نوازی میکند ماه  
 بدان رافت مصون با و از هر آفت  
 ولیکن نوزده زان منتخب شد  
 که نوشتاهی و هر رونق بگای  
 ز چشم لطف شان امید دارم  
 کنند آن روز نرم سوز پر نور

شوم ممنون منتهاے ایشان  
 کنم در دیده دل جائے ایشان

### رقعه شادی دختر نیک اختر و مصمصام علی تعالی که گداخته ضلع بهراج

قلم دارد از حمد رنگ قبول  
 بود حمد حق را نبعث انتقاد  
 زبان حلقه هر دم لب می زند  
 تا شای آمیزش رنگ و بو  
 ترنم سر اینده لبیل به گل  
 گل آمد بصد جلوه پر تو سنگن  
 هوا تا زگی بوستان را دهر  
 چه زنگس چه نسرین که در عهد گل  
 جهان داد عیش و طرب باز داد  
 چکا دک سر ایند لبیل بیابغ

حنابند آمد ز نعت رسول  
 که دارد در د عالم بسم اتحاد  
 دوا لے بکوس طرب می زند  
 شده باعث ر بط جام و سبو  
 تنعم فنرا اینده ساتی بهل  
 اویم چمن را سهیل مین  
 صبا مژده زان بوستان را دهر  
 زده حلقه پیرامن مهد گل  
 که مه رادف وزهره را ساز داد  
 چو طایرس رقصند تیهو بیابغ



## رقعه تقیر کتبانی غلام حیدر شاه پسر امیر شاه ساکن ضلع بهرائج

بخدمت قلم پیوند تا یافت زبان خامس از زنگین بیانی گل آمد در گلستان با همه راز نه تنها سر و شمشاد دست همدش جهان بزم نشاط ساز داده بفرد فرخی در ماه ذیقعد شود نوشته غلام حیدر اینجا دو کوب میکند متر این یک برج	درق چون برگ گل زنگ نمایافت کند در نعت احمد گل فشانی که بلبل از طرب شد نغمه پرداز بود گل نیز با بلبل هم آغوش براش زهره را آواز داده بهنگام سعید و ساعت سعد قران گیرند ماه و اختر اینجا دو گوهر میدهد در ذق بیک درج
---	--

بود چشم امیدم از اجبتا

شوند از مهر بانی عزت افزا

## رقعه شریف

بخدمت جهان پر شود جان پور شد اینجا شنیدن غوطه در نیمم و کور زیند هر دم ملک در بان این ایوان حضرتانی این منزل مالک چون بگسج شد از شیرین بیانی با اگر معراج چشم و گوش می خواهی همین شنو زنوشانوش این محفل بشارت بادستان را همین کتبینه و تاریخ پنجم ساعت ثانی	نخستین بود درین آرزو دار و ظهور اینجا که باشد ذکر پاک شافع یوم النشور اینجا فلک فاش را بر محفل کند ضوان بخواب اینجا گس را نی نماید کیسوی مشکین حور اینجا کلیم اینجا نور اینجا کلام اینجا و طو اینجا که ساقی پاک مشربت دمی باشد طو اینجا کرم فرما شوند اجابت نزدیک و در اینجا
---	--

رقعه نو تشریف بابو پھو دیال مخالف منشی دوہا بریلایا مختصاً بہ شکر لکھنوی شاگرد رشید مصنف

بمحد خداے زمان وزمین تلم جہہ سادہ ریش دمبدم بنقش دنگار معانی بین کشخامہ تصویر حسن و جمال الہی از چشم بد و در باد دل از شادئی قشقہ طرنی بہ بست کنم ساز و سامان بزم ملک تاشائے آمیزش زنگ و بو جهان محصل عشرتی ساز داد منغنی کہ با برگ و ساز آمدہ بشبنہ کہ ہشتم ز مارچ بود بود چشم لطفم ز جسم کرام کنند از قدم رنجہ ام سرفراز	ورق را بود قشقہ زیب حسین بود نقش آن جہہ سائی رقم شد این نامہ از رنگ مانی بین شود صاحب قشقہ پر بھو دیال زدیدار او دین پر نور باد کہ نقش مرادم بکرسی شست بود تہنیت خوان ملک تا فلک دہر مژدہ ربط جام و سبو براشکران زہرہ آواز داد بساط طرب دل نواز آمدہ ترقیے جہاہ و مدارج بود شوند انجمن ہم چو انجمن تمام بود این نوازش مراجعے ناز
--	--

شوند از رہہ ہر ہماین من  
بس این رونق خانہ و خوان من

رقعہ میلا شریف از جانب محمد مصطفی خان صاحب مالک کل خانہ اصغر علی محمد علی لکھنوی

بزم مولد کہ اصطفامی خواہد از بہر بیان زبان پاک دل پاک	آرایش صدق و ہم صفامی خواہد میلا شریف مصطفی امی خواہد
--	---

### رقعه نوید عبد الحمید

که شمع انجمن از بس ضیا شد  
 ز کار عند لیبان عقده داشت  
 نسیم صبحگاهی دلکشاشد  
 چو بلبل در چمن رنگین نواشد  
 که آنرا عقد پروین رونماشد  
 که زرین چهره و زرین قبا شد  
 بسا عقد کو اکبر رونما شد  
 که رنگین دستش از برگ خنا شد  
 که شمع انجمن از بس ضیا شد

خوشا عبد الحمید آن شمع محفل  
 بهار آمد که حنت و غنچه در باغ  
 نسیم بوستان عشرت فراست  
 معنی هم بزم شادی امروز  
 خوشا عبد الحمید و بزم عقدش  
 همین بس معنی نور علی نور  
 خوشا عقدی که وقت انعقادش  
 کف او رنگ نیزنگ و گریافت  
 ز روش دیده بد، دورا بودا

بسالتش زهره ز میان نغمه گشت  
 مبارکباد کان مه که خدا شد

### رقعه شادی و خیر چینی لال

که داده روح را با جسم پیوند  
 گل از شادی به پیرایه ننگند  
 برایش زهره را آواز داده  
 که باشد پنجه یوم بنت آن  
 شرف حاصل شود زان اخترم را  
 ضیای چشم چینی لال هست او

بمحمد او تسلیم گرد و حنا بند  
 نسیم امروز در گلشن ننگند  
 ملک بزم نشاطی ساز داده  
 بتایخ سوم از ماه شعبان  
 بود جشن عروسی خسترم را  
 ننگین خاتم اقبال هست او

رقعه شادری خواجه محمود شاه لکنوی

مستلم دارد و از حمد رنگ قبول  
 بود حمد حق را به نعت انعقاد  
 صریق مستلم دارد آواز کوس  
 زبان حلفت هر دم لب میزند  
 زمین را در مژده هر دم زبان  
 همین بست و پنجم زو بجده ماه  
 ز رخسار او چشم بد و در باد  
 بسر چیره بند و چو آن مهر چهر  
 چو رونق دهد سندی گاه را

حنا بند آمد ز نعت رسول  
 که دارد در عالم بهم اتحاد  
 رستم را بود حکم شکل عروس  
 و دالی بکوس طرب میزند  
 که سعدین گیرند با هم قران  
 بود که خدائی محمود شاه  
 زویدار او دیده پر نور باد  
 بر آید ز حساد و تو گوئی که مهر  
 شود آسمان منزل آن ماه را

دیگر

مستلم دارد و از حمد رنگ قبول  
 بود حمد حق را به نعت انعقاد  
 صریق مستلم آواز کوس  
 هوا تا زگی بوستان را و بد  
 تا شای آمیزش رنگ و بو  
 ترنم سر اینده لبسل به گل  
 چکا و ک سر ایندی لبسل سیاه  
 خصوصاً درین عهد فرخنده عهد

حنا بند آمد ز نعت رسول  
 که دارد در عالم بهم اتحاد  
 رقم را بود حکم شکل عروس  
 صبا مژده زان دوستان و بد  
 شده باعث ربط جام و سبو  
 تنم فر اینده ساتی بهل  
 چو طاقس رقصند تهور باغ  
 که عیش و طرب شد بهم شیر و شهد

جهان خانه و خوانی آراسته  
به ترتیب این جشن فرخنده فال  
بنام ایزد آن روز رحمت حسین  
نهد چیره بر سر بصد آب و تاب  
معنی کشد این نوا با مداد  
ملک آورده عقد پروین نثار  
اجت اعرضا شوند انجمن  
فدای حسین است امیدوار  
که از شام مانند ماه تمام

همان را بهمانیست خواسته  
شده منتخب است یک ماه حال  
که نوشاه گرد بصد زین وزین  
شود چهره اش چهره آفتاب  
که نوشاه را خانه آباد باد  
زمین گنج گوهر کند در کنار  
شود طعنه زن انجمن بر زمین  
ز الطاف اجاب صاحب وقار  
قدم رنج سازند با احترام

قدم بر سر چشم احقر نهند  
ز نقش قدم بر سر افسر نهند

قلم از حمد حق خنابند است  
حمد و نعت نبی ست شیر و شکر  
گوش برام من آنکجو باید  
سر و شمشاد باغ دوش بدوش  
این خموشی که هست عین رضا  
عهد بلبل بهد گل بستند  
چشم بد دور نور دیده ما  
شود از لطف ایزدی نوشاه  
بر این انعتا و فرخ فال  
چشم امید باشدم ز همان

لبم از شکر در شکر خند است  
خوشتر از سلسبیل و از کوثر  
چشم بر ربط رنگ و بو باید  
بلبل اندر خرشون گل خاموش  
دو گواهند بس نسیم و صبا  
طرفی از باغ و جزو گل بستند  
نام الطاف و برگزیده ما  
هست فرخ قران زهره و ماه  
بست و مہتسم بود ز راه حال  
که شوند از ره کرم محسمان



## کلام ابتدائی

منور کن ز نور معرفت بزم بیانم را  
 ز موج کوشتر توحید خود تر کن ز بانم را  
 کہ بانگ صور ہم افسانہ شد بگرا نم را  
 بہ بند داز کلید خاشی قفل ز بانم را  
 نمی دانم چنان سنجید این بار گرا نم را  
 عبت باد صبا بر باد سازد آشیانم را  
 سنگ نیاجہ داند قدرت استخوانم را  
 فردا نذر حقہ شاہین قسمت آشیانم را  
 بود بر خاستن عادت ہمیشہ آستانم را  
 بوزخ میرد مالک آتش فشانم را  
 شراب از خون من باشد مہتیا میہما نم را

الہی شوخی پروانہ دہ شمع ز بانم را  
 الہی موج خیز حمد کن بحر بیانم را  
 خیالی رود خوابم چنان از خوشترین بر دست  
 چنان گنج صفاتش را بردن آرم کہ عقل اینجا  
 ز بار جرمہایم بشکند میزان یقین دارم  
 دور و زستان این بہار فصل گل گلشن  
 بجائے عشق ازین بخور قوت شباروزی  
 من آن مرغم کہ بر طوبی سکونت دہتم لیکن  
 پتہ عظیم سیلاب حوادث اندرین دنیا  
 برائے گرمی ہنگامائے آتش افروزی  
 گر کہ از چاشنی عم کباب از سینہ بریان

عزیز این نعمتہ تا کہ پیش ترانگان جہان خوانی  
 بحر مرغان قدسی کس نمی فہم ز بانم را

<p>زخمیکه نه مرهم نه علاج بود آن را  بیرون کنم از خانه خود هر دو جهان را  بنگام تزلزل بگذارند مکان را  بے جرم بجائیکه بپزند زبان را  مترگان نتوان بست بخت خواب گران را  از رشک بهم صلح نباشد دل جهان را  بیچاره ندیدست مگر مغیجگان را  در بزکشیدیم که آن سرور آن را</p>	<p>المنه صد که کسے زود دل جهان را  راحت دهم از گوشه نشینی دل جهان را  چندان بطپیدم که دل از سینه برشد  پیدا است که تو زیر گنبد چاره باشد  دیوار پر از زخمه کجا مانع سیل است  این کشته تیغ تو و این خسته نازت  زاهد که کند مدحت حوران بهشتی  شد بلبل و گل نیز هم آغوش دلی ما</p>
<p>بیچاره عزیز تو چه دارد به نشارت  جز این که فدای تو نماید دل و جان را</p>	
<p>بہمت نیز دم صد شپت باہر گام دنیا را  فروغ جلا فوج تو مشعل داد موسی را  بیکدست آخرت داریم در یکدست دنیا را  فلک از شمنی بدشت پیش از من سیارا  کہ شاید میر غارت گری این مال نیارا  ز حسرت در دینم آب می گردد سیارا  کہ ہر دم ز گہائے مختلف باشند حرارا  سحر گہ نالہ سازیم می خوانیم فردا را</p>	<p>گذر کردم ازین صحرایم دست سودارا  لب جان بخش تو آموختہ افسون سیارا  بدہ پچانہ اے ساتھی ہمین وقتست سوداکن  اجل کوتا علاج در دیدمان من سازد  دل دین را فراہم کردہ ام یکجا با سیدے  لب جان بخش تو شہرت اعجاز میدارد  یہ نیز گئی خوئے دشمنان رنگین کن دل را  کندا و وعدہ فردا دلا صبر کن امشب</p>
<p>عزیز امشب مے جمشید ساقی میدہد شاید  کہ از خود رنم و کردم تصرف ملک دنیا را</p>	

جائے زکوٰۃ تو نہ بود خوب تر مرا  
 نے ہنرم نہ خار و ہم نے گیاہ خشک  
 ہچون نشانہ کہ از دیر نگذرد  
 گستاخی سخنیں جیا اینقدر خوش است  
 از پائمال چرخ شکایت چہ می کنم  
 اسباب کار ز او لیران شجاعت است  
 من چاشنی بوسہ زد شنام می برم  
 از بیضہ تابدون شہرام گشتہ ام ایسر

غیر از تو نیست ہیچکے و نظر مرا  
 بہرچہ سخت فلک اینقدر مرا  
 خار سپا خلیدہ بر آید ز سر مرا  
 من می کشم بزنک شد او بر مرا  
 قسمت فلندہ است درین رگہر مرا  
 دست است تیغ و سینیہ بود بس پر مرا  
 از جنظل است لذت شہد و شکر مرا  
 بہرچہ کار داوہ فلک بان پر مرا

خواہم عزیز ہم کندش در بدر فلک  
 آنکس کہ کردہ است ز کوشش بدر مرا

دو جهان سلسلہ وار خط پیانہ ما  
 ہست سرمایہ غم وقف بویرانہ ما  
 فقر آباد کہ گشتیم غنی از دو جهان  
 از تنگ ظرفی ما عشق نگنجد بدل  
 ہر کسے در طلبے دست بر آرد فروا  
 مر جہا عشق کہ بے منت ساتی ستیم  
 غم پیانہ کشتان نیست بجز کیفیت  
 حاصل از صحبت ساتی شد ظرفی مارا

نہ فلک حلقہ بگوش در میخانہ ما  
 کعبہ می آید و ماتم برد از خانہ ما  
 گنج راراہ مبادا سوئے ویرانہ ما  
 مے بگوش آمد و افتاد ز پیانہ ما  
 ما دست طلب و دامن جانانہ ما  
 گوشہ چشم کسے گوشہ میخانہ ما  
 تاک را آب دہد گر یہستانہ ما  
 کاسمان غوطہ خورد و در نم پیانہ ما

شاید امروز عزیز آمدہ بر بادہ کشتی  
 ہای دہوے دگرے ہست بہ میخانہ ما



<p>         مثل عشق که از دیده نهانست اینجا          همچو شمعیکه ز فانوس عیانست اینجا          ماہتابیکه نهانست عیانست اینجا          ناله سنج و ازین دشت به پیرا گرو          غمزه بخاست ز جاتیر کمانے در دست          بچہ امید و گر بارہ به سویم آئی          دخل در در سے عشق خرد را نبود       </p>	<p>         راه بار یک تر از موی میانست اینجا          او سپر کجہ نهان دل نگرانست اینجا          پرہ را ہم بیان حکم گمانست اینجا          غافل آہستہ کہ با پیران جانست اینجا          دل بفریاد و بر آمد کہ نشانست اینجا          خانہ خالیست نہ دل سست جانست اینجا          عقل دل القیش سچہ انست اینجا       </p>
---	---

گرمی محشر و دم سردی دنیا یکسانست  
 غم آبست گر آنجا غم نمانست اینجا

<p>         گر وہ عشق جلا در دل بے کینہ ما          نشود نقش تو برداشتن از سینہ ما          قلم صنع نجبید بے نقش وجود          یاد بت و در دل ما یاد خدای گرو          از کمان فلک آن تیر کہ پرواز کند          بلبل گلشن و گل محفل و پرانہ شمع       </p>	<p>         بعد ازین دست کلیم اللہ و آئینہ ما          زرد و عکس تو ز نہار ز آئینہ ما          تازہ شد نقش تو زیب و ورق سینہ ما          صوت زشت شو خوب بہ آئینہ ما          بے تکلف گذر و از ہدف سینہ ما          ما و نظارہ و عکس تو و آئینہ ما       </p>
--	--

زندگی، همچو جناب است بکر و جان را  
 گر ہوائے تو رود جان رود از سینہ ما

<p>         ساقی جو آفتاب بریزد بجام ما          مانم سنج گلشن طور محبتیم          ز باد کج خانقہ و گریہ و غمان          ما عاقبت ایر کند اجل شدیم       </p>	<p>         صبح نشاط سر کشد از جیب شام ما          در سر کلیم داشت ہوائے کلام ما          ما ہم جنگ و مطرب عیش مدام ما          آن آہوے رسیدہ نیامد بدام ما       </p>
---	--

<p>میخانه هست روضه دار السلام ما          پیچیده است بوسے کسے در شام ما          این زهر هیچ گاه مباد ابا کام ما          و در زبان برهنانست نام ما          صبح نشاط هست ہم آغوش شام ما</p>	<p>هر جام شکل کو تر دهر زند کل حور          ما بر فریب نکت جنت نمیردیم          اسباب عیش تلخ بود اهل در در ما          نام آوری کفر نمودیم آن چنان          اندر مزار تیره گنجیم در کفن</p>
<p>ما عاشقیم عشق بود کار ما عزیز          عاشق پسند هست بهانا کلام ما</p>	
<p>ز آسمانست جنبیت کس عزمیت ما          شراب غصه حرامست در شریعت ما          و گر برے چهر و زرت سعی طاعت ما          که نزد دست بود قاضی عدالت ما          خراب کرده لطف تو هست عادت ما          که شیخ و برهن آید پئے زیارت ما          در از پیش کسے نیست دست حاجت ما          شود چو صوت بهوئی جراحیت ما          کسے گناه نسازد و گر ز عبرت ما          بباد هست بسان جباب قامت ما          که بت نخل نشو از سپاس طاعت ما          بر نه لائق حدیثت در شریعت ما          تباہ در دو جهان خانان غفلت ما          و گر چگونہ بسا ند عزیز عصمت ما</p>	<p>بلند در دو جهانست شور نوبت ما          مے نشاط کشیدن همیشه عادت ما          قبول خاطر بت گر نمید هر صله          بنوش باد و با محاسب بل شو          قصور ما نبود عادی گناه شدن          چنان بهر بد و نیک مانه ساخته ایم          همین بسست ز بهت که در تبهیستی          فلک بناخن غم باز میکند رنجور          گران مقام گنه های من بد هر افتد          چه اعتبار با ستا دگی خویش کنیم          چنین که در زبان یا نم بود رسم          مکن علقه ز پیر اهنی و عریان شو          گذشت قافله و ما هنوز در خوابیم          چنین که دختر ز حلوه میکند مردم</p>

از مغان عشوه بازانت جان زار ما فصل گل انوس آفر گوشه فانی گرفت عیب مردم پیش تو گفتن بنزدانت ایم در طریق ما بدشمن مهربانی خوش بود طاعت ما حلقه در گوش قبول بت کشد دین و دنیا را کنون ما مفت سودا ایم عمر سر کردیم آخر در تمنائے غرور	نزد این خنجر و شان سینہ انکار ما گل نشد گوشه نشین گوشه دستار ما می توان نهید از گفتار زنا کردار ما جائے در پہلو دہد سیلاب رادیوار ما برمن گرد و بند دگر کسے زنا ما نیک بد ہر شے کہ خواہی ہست بازار ما قد کج شد نشد کج گوشہ دستار ما
--	---

تا قبول عشق گردیدہ ست کفر با عزیز  
برمن ہر تبرک میسر و زنا ما

می کند مرہم گریز از سینہ انکار ما ہر گل فتنہ کہ در گلزار ہستی بشکند باغبان گلشن عشقیم مارا کم بدان میشو کوئین ایران گرچہ ما دیران شویم توبہ ما ز ہر تقوی را بفرحت آرد اگہی از اندک بسیار ما رسوا کن ہرچہ با دشمن گوئی میکند بر عکس او	عافیت پرہیز سازد از دل بیمار ما می کند دست فلک آرایش دستار ما می کند روح القدس طاووسی گلزار ما پایہ عرش است بالائے سر دیوار ما کعبہ رقص است از ناتوس استنقار ما پلہ میزان چہ سجد اندک بسیار ما با فلک گوئیم بکشائی گره از کار ما
---	--

در جهان بگذشتی ما را خود متی عزیز  
کار خود کردی و کشادی گره از کار ما

بخت آباد حیرت کے بود امید حاصل ما فلک گردش و برفنا در شور می ترسم نظر بر حال ما زندان ندارد کبوتره ساتی	بگو برق بجلی را کہ سوزد در من دل ما کہ این شتی گردا بست پیدا بست ساحل ما مگر این سنگدل خواہد شکست شیشہ دل ما
---	--

<p>بجز عشق گرمی بمانند چه غم دارد ز تاب رفتن در فرصت آرام حیرانم</p>	<p>که دشتا دشمن طوفانم زهم آغوش ساحلها که طے کردیم منزلها و در پیش است منزلها</p>
<p>کجا این ساغر دینا بفردا دسترس باشد غنیمت دان عزیز امروز دور گرم محفلها</p>	
<p>نهی از سبیل زلف پرتیایان خاطر شبها خراب باد خود ساخت چشمت کفر ایمان را بعشرت آسمان با هم نداد آشنایان را چنین گرمی هر چه محیط آسمان باشد زاع زهر زندی ز راه بلاق نه مشب ز مشق سنگ بازی خردی باید اطفالان را</p>	<p>سراپا همچو ز گرس چشم در راه تو کوکبها بیک پیان می نوشند دور تو منزلها که هنگام قبح نوشی شو از هم جدا لبها بان زالمی ترسم فروریز ند کوکبها که مد ساغر بدست و سحر گردانند کوکبها که سد دست از دیوانه گانت راه مکتبها</p>
<p>دل محشر پرست من عزیز ار ناله سازد فَتَشَقُّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ حَتَّىٰ تَحْتَكَوْكَبَهَا</p>	
<p>مگر دست از بس کلبه ام از ظلمت شبها شب گری تو ای ساقی نهم سر بر سر بالین تیز نیک و بد در مردمان و هر میباید ندار و کلبه من احتیاج بر تو شمع بامید یک گرم خریداری شود طفلی بهر روز آسمان نیز گنگ آئین کند ظاهرا تو و اغیار و سیر با هتاب و باد پیمانی</p>	<p>نظر آید چون رگ روان سیاره کوکبها بچشم ریزه های شیشه می ریزند کوکبها که باشد مختلف تاثیر و کیسانند کوکبها بزرگ صبح از چشم گرمی و ظلمت شبها بگفت سپاره دل مینمایم سیر مکتبها بهر شب مهره دیگر میندازند کوکبها من و جبران شود گریه و تارکی شبها</p>
<p>نمی دانم عزیز از تو چه زخم کاری می دارد که همراه نفس خونت با بد دل ریزد از لبها</p>	

<p>دران دادی دلم سرمی نماید شور افغان را  شود صد چاک آن دامن که گیرد چشم گریان را  برز در باد پیراهن اگر حبت هوس داری  بظلمات عدم ای دل چراغ راه می گردو  بحالِ مخرمان بز مگانه عشق حیرانم</p>	<p>که در گفتار می لغزوزبان موسی کلامان را  مباد آن دست را طاق که دوز و چاک دامن را  که کوشد دوست می دارد شراب آلوده دامن را  بشمع گر منور می کنی گوهر سربان را  که اینجاد در تپه نیست سر برودن نشینان را</p>
--	--

فراق رفته گان را بر نمی تابد دلم هرگز  
به پیش چشم خود داریم تصویر عزیزان را

<p>داغ عشق تو چسراغ بزم جانم کرده اند  شربتِ عشرت باهل عیش باد انجوشگوار  گرچه خاکم در ازل گردید اکیس وجود  نیست این تابنده کو کبها که افلاک از حسد  نے بکار صفحہ نے زیب دیوار کے شدم  از ازل دردت در اندام شکست آید است  باعث پس ماندنم بے مہر یے ہمراہیانت  در پاران و خسران محفوظم از تاراج باد</p>	<p>مهر تو خورشید صبح استخوانم کرده اند  تلخی در دوتو در کام و زبانه کرده اند  عاقبت صرف گل کوزه گرانم کرده اند  تیز دندان بهر مشت استخوانم کرده اند  صورت بے فائده صورت گرانم کرده اند  خوش علاج تخت بر بند استخوانم کرده اند  سست رفتارم جلاز کار و انم کرده اند  ہمچو بود در چپہ خاطر نہسام کرده اند</p>
--	--

غنچه سان غیر از خموشی چاره نبود عزیز  
صد زبان دادند لیکن بے زبانه کرده اند

<p>نہ حریفان ز مے عشق بشور آمدہ اند  واسے بر بے سرو سامانی را باب جہان  حشر آن قوم شود ہمراہ بچو صلہ گان  سخت تر اہل ہم را ز فنا است عزیز</p>	<p>کہ نہ افلاک درین جا بشور آمدہ اند  کہ بدست تہی و باتن عو آمدہ اند  کہ چو منصور ز یک جرعه بشور آمدہ اند  کہ بدوش دگران مال بگور آمدہ اند</p>
---	--

کے مالِ دل کلفت زودہ پایاں دارد  
 عشق یک دفتر اوراق پریشان دارد  
 این چنین ناله کہ جو شد ز دل خسته ما  
 اعتبارے نبود بر سرد سامان جهان  
 قصر شاہی نرسد کلبے درویشے را  
 برق ہرنتنہ کہ بر مزرع دنیا تابد

این غبار سیت کہ طومار سیا بان دارد  
 انتہائے دو جهان اول دیوان دارد  
 گنبد چرخ اگر شق شود مکان دارد  
 پیش من بیسرو سامان سرد سامان دارد  
 کہ گدائے در او ناز بجا قان دارد  
 قصد بردا نہ بیچارہ دہقان دارد

مسند فخر بان خانہ بگستر و عزیز

کہ فلک برد را و پایہ در بان دارد

بچشم تر دل پر اضطراب می سوزد  
 بآب زمزم کوثر خنک نہ میسگردد  
 زویر می شنوم بوے دل نمی دہم  
 نصیب یدہ ترہست عکس روے کسے  
 بیمن کرامت پر منغان کہ نیم شب  
 کیکہ کشت امیدش نصیب سختنت  
 تمام سوختم و اینفتد رہد استم  
 فدائے خوے تو گرم کہ ہر نفس مارا  
 دل گداختہ یک آتشیت در بر من  
 قسم باتش آن دل خورد دفتر ہر دم  
 نزد درنجی زاہد بہ بزم بادہ پیرس

چراغ خانہ ام شب در آب میسوزد  
 دل کیسکہ بدوق شراب میسوزد  
 کہ نیست آتش چون این کباب میسوزد  
 چراغ بخت من شب در آب میسوزد  
 چراغ میسکہ از آفتاب میسوزد  
 اگر چہ برق سفیت ذرا بکسوزد  
 کہ دل برائے چہ بچو کباب میسوزد  
 گئے ز لطف و گئے از عتاب میسوزد  
 کہ گر نفس بزخم آفتاب میسوزد  
 کہ از غم تو بصدیج و تاب میسوزد  
 کہ چو بختک در آتش تاب میسوزد

عزیز را غم انجام زاہدان بگداخت

ہشتیے پے اہل عذاب میسوزد

هنوز نشه بجاست گو شراب نماند  
 بیج کس ز سفر حصه عذاب نماند  
 بیدار هائے دو عالم اثر خواب نماند  
 چو چشم بستم و پس میان حجاب نماند

مذاق عهد شبابست آن شباب نماند  
 چنان بگرگنه غرق گشته ام که بچشر  
 بهجوم خواب گران آبخناست در چشم  
 میان دلبر و دل این نگاه حایل بود

بهشت عشق مکن لطفش عزیز خموش

چه ذکر آب که اینجا سر سراب نماند

هر که از خوان فلک حصه نماند دارد  
 هر بیان نکته و هر نکته بیانی دارد  
 ایندم از داغ جگر سوخته نماند دارد  
 هر کس در دل خود نیک گماند دارد  
 باز هر کس ز سر طمع دماند دارد  
 ورنه هر خار زبانی و بیانی دارد  
 لب بند ز سخن هر که زبانی دارد

دائماً بچو سحر سوخته جانے دارد  
 سخن عاشق و محسوق نیاید در نسیم  
 آنکه صد خوان کرم وقف گدایان کرے  
 منم و کوی تو و زاهد و سوائے بهشت  
 رخنه در کار قناعت بشود آخر کار  
 گوش گل طاق افسانه ندارد بلبل  
 سرمد در کار جبر نیست زگر در منزل

بچه اسباب کند وصف لوی بهات عزیز

نه دمانے نه زبانی نه بیانی دارد

ز طپیدن رگ حلقوم بفریاد آمد  
 هر که در سلسله این تم آباد آمد  
 خار مانع شد و زنجیر بفریاد آمد  
 این ندایم ز لب تیشه فریاد آمد

دم قتلیم بسر رسم چو جلا داد آمد  
 پای بد غم ورنج گشت گرفتار بلا  
 خواستم از ره صحرای جنون پای کشم  
 عشق شیرین دهنان فتنه باه عدست

آب میرخیخت چنان محسب افسوس عزیز

که بزم طربم شیشه بفریاد آمد

<p>یارب ز کرم زنگ غم و غم نظرم ریز از کاوشش یک ریزه الماس چرخیزد در جور و سزایم به بود طرف فلک ما چون نغمه بران کین سوزم بدل افکن هر شعله که از سینته زنده سر بدل افکن صیاد مرا میل گرفتاری من ده تلخی بکشند چند عزیز از غم ایام</p>	<p>چون دل هم تنگ کن کن از چشم گرم ریز کان نمک سازد بر جسم جگرم ریز زین شیشه هانا بسبوسه دگرم ریز کونین بغارت ده و خاکه بسرم ریز زهری که چکد از مژه اندر جگرم ریز صد گلکده را زنگ تری بال و پریم ریز باری بدش لذت شهید و شکرم ریز</p>
<p>ز بزم باده کشان زاهدین نمان بر خیز ز مردین پر و بالان عرش مشتاق اند و بال دوش عزیزان شوی پس مردن میان بلبل و گل خلوتی بهم گرم است ز شاهباز جفای فلک چه می ترسی چه ابر و چه چنگ که قصد کشتم دارند بشوق نغمه کنی زنده داری شبها در آشیانه نشستن به بلبل ارزانی</p>	<p>چه سود از آنکه بگویند پیش از آن بر خیز بسیر با خجسته قدس مرغ جان بر خیز بزندگی چو سیحان ازین جهان بر خیز صبا بگو با شارت ز باغبان بر خیز تلاش تو کین مرغ ز آشیان بر خیز تو نیز ای مژه از بهر امتحان بر خیز شبه بطاعت حق نیز ای جوان بر خیز تو همچو بنم ازین کنه بوستان بر خیز</p>
<p>طلوع شد سحر شور و شیشه برخواست تو هم عزیزم قد بصد فغان بر خیز</p>	
<p>مردیم دهنش آتش عشقت بجان هنوز ای جزا خرام تو زان ره که رفتی آنانکه بیناک ز شور قیامت اند فصل بهار میرود و آمد خزانست</p>	<p>روشن شود ستیله ز بهر استخوان هنوز سر میزند بنجاک ز شوق آسمان هنوز نشینده اند ناله دل خستگان هنوز بیچاره بلبل که نسبت آشیان هنوز</p>



چون کو دکان گرفتاری این سخن ہنوز  
بیچارہ پے نبرد کونے معان ہنوز

پیری رسید خواہش نعمت ز سر زلفت  
زاہد کہ بر فراے ارم نازی کند

دعوائے عشق گلبدنان چون کند عزیز  
نگریت خون و چہرہ کہ نگذار غوان ہنوز

خانہ دیرانست در آرائش نیخانہ باش  
در خموشی میگزینی چون لبیکانہ باش  
ایدل آرام جوئے ماتوہم دیوانہ باش  
خونناک اینجا چو طفلان میان خانہ باش  
از مہ نوبت بر کف ایفلک مردانہ باش  
چون صراحی دمدم نخم دین خانہ باش  
آشنا با آشنا بیگانہ با بیگانہ باش  
ماگد شمیم از اثرائے گریہ ستانہ باش

تاب زنیست در دل انعم جانانہ باش  
در صد چوں کارہ منصور پر آوازہ شو  
میز رنگ فلان حبابے طفلان پیر چرخ  
عالم ہستی پر از آشوب جو رفتنہ است  
ما صباح عید قربان سیر کوش می شویم  
سرکشی اے آسمان رسم حرفیان کے ہوو  
ہفتینے نیک خصلت شوز بدخوبان گریز  
استاب زگار و دور گردن نیز تست

اگرے مقصود نوشیدن ہوس داری عزیز  
در فغان دردمند و گریہ ستانہ باش

نیت بخلد ہوائے خوش ویرانہ عشق  
ہمہ کس را نبود دولت دیوانہ عشق  
کہ بخوابست ز کیفیت افسانہ عشق  
کہ ندانست کشیدن مے پیمانہ عشق  
نیک بدرائش اسد دل دیوانہ عشق  
گر بنفیتد بگس سایہ پروانہ عشق  
بجدہ چشم شود پرودہ بتخانہ عشق

دل بجائے زود از در کا شانہ عشق  
ہوس دولت منصور بدرکن از سر  
شور محشر توان کرد کسے را بیدار  
ظرف مارشک بکم ظریفی منصور برو  
ترس بد نامی خود ہیج زلیخا نبرد  
غمغ غم کا درس نماید سبق سوز و گداز  
حیرت جلوہ بت نصحت دیدن ندہ

اندران بزم که جبرین زیر پر بال

ناز بر شمع کند شوخی پر دانه عشق

سرگذشت من افسرده گویج عزیز  
که دل افسرده جهان را کند افسانه عشق

ما سحر و زنا را شکستیم و گذشتیم  
چون گرد بکوی تو نشینیم و گذشتیم  
بر خود گریستیم و گریستیم و گذشتیم  
زین در طه دریا بسکروجی قالب  
از کعبه که در کفر گذشتت دله ما  
زین چشمه چو ما تشنه لب آبی بچشیدیم  
از سلسله دهر راهی نه ز عقلست  
افسوس کجا داد اجل فرصت دیدن

از کشمکش هردو برستیم و گذشتیم  
روے تو ندیدیم برستیم و گذشتیم  
در چشم زدن دیده برستیم و گذشتیم  
بر دوش جابے برستیم و گذشتیم  
صدم تر تبه ز نار برستیم و گذشتیم  
از هردو جهان دست برستیم و گذشتیم  
ما مردم دیوانه برستیم و گذشتیم  
چون چشم بر تیر تو برستیم و گذشتیم

هر که که عزیز از سر کوی تو گذر شد  
بر خاک نشینیم و گریستیم و گذشتیم

شب فراق زور تو داغ میدزوم  
برائے ماتم زندان رنگان هردوم  
باتشین نفسیها و میک می جو ششم  
ز بوفروشی باوصبا نیم ممنون  
مخونے خضر که آن گمراهیم درین وادی

برائے ظلمت دل این چراغ میدزوم  
گرستین ز کباب و ایام میدزوم  
بزیرو امن صرصر چراغ میدزوم  
که بوے باغ بزور داغ میدزوم  
که بے نشانی خود از سراغ میدزوم

با بدار می مضمون عزیز غواصم  
ز جبر فکر و در شجر چراغ میدزوم

ممنون برق کے شوم از گرم ہمتی اکودہ کے بلاست کہ در دست معصیت نست بلاست شکوہ تا شیر ہیج نیست چاک قبائے غیر چہ دوزم کہ خویش من این روزگار دست ندارد ز رہزنی برخوان و ہر گر بھقیقت نظر کنسم	خود آتشم کہ بر سر خرمن فتادہ ام ہر کام از گرانئی دامن فتادہ ام کز مدتے بنالہ دشوون فتادہ ام در دست اختیار چوسوزن فتادہ ام من بخیر بمنزل رہزن فتادہ ام ہمان میان خانہ دشمن فتادہ ام
--	---

من نعمہ سنج خلد م و از قسمت کے عزیز  
اکون اسیر داکہ تن فتادہ ام

خواہم کہ باز بعت دست بگوکنم خواہم کہ جستجوئے صنم کو بگوکنم صدرہ اگر بچشمہ کوثر وضوکنم دشت اگر خروش برآرد بملکشی احسان مے فروش نہت بعید ہست بان شیخ باش باش کہ در روز ستخیر چاک درون سینہ من کے شود دست در آتشم کہ دل کسے شمع رود ہم	خود را شریک دائرہ ہای و ہوکنم کہ سوئے کجہ گاہ بہ تجانہ روکنم کو جرأتے کہ بعت دست بگوکنم زنجیر موج مستی مے در گلوکنم اکون ز آب دیدہ لبالب بگوکنم پیش خدائے خویش تر از رودکنم صد سال اگر سوزن عیسے رفوکنم تا در گداز و سوز چو پروانہ خوکنم
--	---

دور عزیز ہست کنون محتسب خموش  
ورنہ خراب دستہ دے آبروکنم

تا چند درین دیر فنا پا بگل فتم تا چند درین کان نمک مضمحل فتم رفتند حرفیان چہ حرفیان نہ ز شپیم	کو منزل مقصود کہ باہل دل فتم خود کان نمک تسم در زخم دل فتم این کے خبرم بود کہ من مضمحل فتم
---	--

دی تو به زمت کردم و ایندم بر ساقی  
این شوخی بی یابی ما هست که در کام

می خیزم دمی گرم بس منفسل انتم  
از پائے جگر خیزم و بردوش دل انتم

کو جذب شهادت که عزیز از اثر شوق  
بر هر دم تیغی که بنفیتسم جل انتم

غرقی رحمت گرداب بحر لا هوتم  
زمانه جوهر من ناشناس دمی ترکم  
فغان که دایه ناترس روزگار مرا  
تلاش جوهر ذاتی بکن درین بازار

بدوش نوح خضر هست تخت تابوتم  
که سنگ فتنه زند چرخ و جام یا توتم  
هنوز طعن سلم و باز هر می و بد توتم  
که با خرف نخر و کس اگر چه یا توتم

عزیز عمر بسر میکنم بمیکد با  
که تا بایرم وستان بر بند تابوتم

چون آدم بد هر چگونه چسان شدم  
سرگرم در گداز محبت چنان شدم  
هر سو که می روم ز حوادث پناه نیست  
عمر کعبه سر شد و مویم سپید شد  
آن استخوان خشکم و بیغور در جهان  
هر کس با رسید بسوے تو راه برو

دامان غم گرفته برون از جهان شدم  
چون شمع سر بسر همه یک استخوان شدم  
هر جا گر خنجم بدن آسمان شدم  
گر اینقدر بمیکده ماندم جوان شدم  
نئے حصه همان نصیب سگان شدم  
گو یا براه عشق تو سنگ نشان شدم

پابند یک چمن چو عنادل نیم عزیز  
هر جا که هوشی نظر آمد کتان شدم

چه توان گفت که چون تا در دلدار شدم  
هر کرا یا بر بدن کردم افکار شدم  
یک میجان نفسی نیست درین دار فنا

دلیم از دست کسے برون از کار شدم  
هر کجا ناوکش افتاد من از کار شدم  
امتحان کردم و صدم تبه بیمار شدم

دست بردار ازین مشت پر کنون صیاد از عدم آمده بودم بچشمی تفریح بر سر من کجا خلد کجا، بادیه و مهر کجا من و خواب عدم و بود خوش آراگنیه عشق در ز بیم و از زبرد و در ع بگذشتم یار باین جاوه گه کیست که در اول کام	بکشی نیک عالم اگر باز گرفتار شدم چه بلا آب و هوا بود که بیمار شدم راه کم کرده درین دم گرفتار شدم عشق ناگه در دل کفایت که بیدار شدم را بنرن بوده ام و قافله سالار شدم رفتن ازین شد و من از سر گرفتار شدم
--	--

جلوه ماه دشان هست خردسوز عزیز

بان خبر دار تو باشی که من از کار شدم

جامه نخورده سیر زرم جهان شدم گشتم بیک بختیم مصیبت کشان بار آخر کمینیه غاشیه دار تو بوده ام از عیب جو سواد منر شد فردن مرا یک گوشه چون گنج قفس نیست جان فرا مویم سپید تا شد و چشم خمیده شد جو یائے در دستم و اما ده چشم خاک مرا هنوز زود هر آسمان بباد ایمان ز دست رفت و ازین تیافت رو گر دیده اند حلقه بگو شتم بهشتیان	برگ گلے نچیده ازین بوستان شدم زین جرم کز گرانی غم ناتوان شدم باتوسن سپهر اگر مبعثان شدم چندانکه نکته چید کسے نکته دان شدم در چار سو گلشن کون و مکان شدم در آفتاب از پے خود سائبان شدم هر جا شکست ریخت فلک سخوان شدم گودرزین گوشه مرقد نهان شدم آخر چه شد مرا که بکوبے بتان شدم تا من غلام حضرت پیر معان شدم
---	--

شهد و شکر عزیز بشوم نمی رسد

تا بر طریق حقاقت شیرین بان شدم

<p>شگفته دل ز بهار جهان نگر دیدم      بهر دیار گذشتم جهان بگردیدم      من و غم شب ابحران و تیره روز بهار      بهار آمد و بر خیز ساقیا که بحر      ز باغ دهر نمر یافت هر کسے لیکن      منم که بهر تو فریادمی کنم امروز</p>	<p>بزرگ غنچه گسے یکد و هین نغندیدم      زمانه راز دل خوشن نیک تر دیدم      چه کار هست بنور زرد شرت عیدم      و بد صدای صومعی بجام خورشیدم      هنوز بار نیس اور دخل امیدم      و گرنه از دم باد صبا نرنجیدم</p>
<p>پس از وفات عزیزان کفن بهوشانید      بر سبگی چه کند چون که چشم پوشیدم</p>	
<p>به بند از هر دو عالم چشم سوئے دل تو چه کن      چنانم کرد و بخود لذت زخم نگاه او      حرم را بارها کردم خیال جلو نگاه او      گران تر لپه عصیان من از کوه تابانش      شهید غمزه آن نادرک بنیدازم که از عمرے      چرا از کعبه تبخانه پیدا کرده اند جانے      نباشد این خود آرائی بغیر از خاطر آزارے</p>	<p>کزین دیرانه می بانی نشان جلوه گاه او      که بردند آهوان بروشم از خنجر گاه او      پرستیدم بتان راسا لمانا از شهباه او      سیه تر نامه اعمالم از زلف سیاه او      فلک چمن مرغ بسمل می طلبد در صید گاه او      که شخ در برین برانیت آگاهی ز راه او      دلے بشکسته باشد دانه از طور کلاه او</p>
<p>چنان طاقت نمی یارم که برق دادی امین      بموسی آنچه کرد اکنون کند با من نگاه او</p>	
<p>متفرق</p>	
<p>رهروانے که بر اہت کردن بستند      قطره خون هم کے بود کہ از دیدہ چکید      یارب این دشت ندانم چه تا شاد دارد</p>	<p>کشتی خوشترین از بحر بسا حل بستند      تهمت دل بجیث برین بیدل بستند      کہ خلایق ز کشاکش رہ منزل بستند</p>

دو عالم را دل از یک نعره یا هو بسوزاند  
مسلمان سجده زنا را رها کند بسوزاند  
صبا و امن زن بر آتش گل بسوزاند  
صد آتش خانه بالائی سر بر سو بسوزاند

شرار عشق او مارا اگر پہلو بسوزاند  
اگر در حقیقت بر زبان آیم درستی  
بگلگشت چمن کز بوی گل بر دلش گردد  
اگر گرم کند عشق تو بر آتش پرستیها

سیر عالم میکنند اما درون خانه اند  
پیرتے دارم کہ یک ساقی دو صد پیمانہ اند  
فکر مہمان می کنند اما کہ صاحب خانہ اند  
آشنا با آشنا بیگانہ با بیگانہ اند

تیز بینی نیکه مثل چشم در کاشانه اند  
عشق تنهاست مشتاقان بچشمی کرده اند  
فکر دوزی چیست ایدل تکیہ بر این دین  
دور بینی نیکه خوب درشت را دانستہ اند

صبح برخاستہ خاکسترے از اخگر ما  
روزگار از سر الطاف زند بر سر ما  
دل ما پر شدہ پُرشده ساغر ما  
از ادب سایہ بینداخت ہما بر سر ما

شام دو دست پریشان شد از مجرما  
بفسان فلک آن تیغ کہ میگرد و تیز  
اندرین میکہہ زان ذکر کہ دور فلکست  
ماگدای در جانا نہ و شاہی چه سنگست

گئے خیال من اے بے نیاز میگذرد  
کہ کاروان بنشیند فراز میگذرد  
متمم عمر بسوزو گداز میگذرد

خواب بادہ عشق تو ام نمی دانم  
مدوش بارگران راہ تیرہ حیرانم  
بہمت دل پروانگان او نامم

ہزار شکر کہ عمر عزیزاے یاران  
بر آستانہ آن بے نیاز میگذرد

<p>پسندیدن ز شیرین حسن کار از کوهکن باید غم دنیا چه ناسور سیت هرگز به نسیگر دو برنگ گل چرا هر دم تباے نو بنو پوشی سحر گاهان شگوفه بازان حال می گوید</p>	<p>زبت باید قبول و بندگی از برهن باید مگر اینداغ را مرهم ز کافور کفن باید بمانا مدت عمر ترا یک پیرهن باید که اے رنگین قبا یان زود تر فکر کفن باید</p>
<p>هر آسمان ندارد الفت جهان ندارد ز نهار عشقت آرام در سینه نگیرد</p>	<p>خوشوقت آنکه کارے از این آن ندارد این باز هرزه پرواز یک آشیان ندارد</p>
<p>گشتیم مبتلا چو گرفتیم نام چشم ساقی منار بیج که در بزنگاه دل از انقلب انجمن دهر هر زمان در دل عزیز زخم که داری که هرگز</p>	<p>یارب کسے مباد گرفتار دام چشم پر دایے باده نیست که پرست جام چشم از شیشه گری می طلبم مے ز جام چشم بوی ز خون دل چکد از هر کلام چشم</p>
<p>همته کو تا کنسار از عیش نگیین جان کنم نمته بر خوان من نبود بجز درد الم بلبل ست این کز فغانش نیست تاثیر بلبل</p>	<p>گل به بلبل خشم و خاشاک در زبان کنم میخورد خون دل خود هر کرا همان کنم عالمے سوز داگر من ناله و افغان کنم</p>
<p>زهره مردان ز گرمی آب می گردد عزیز من کیم تا سیر این داد می بے پایان کنم</p>	
<p>هرگز بزیر سایه احسان نمی روم هرگز بسوی محشمان من نمی روم برنگ میزنند سر خویش آهوان</p>	<p>جان میدهم چشمه حیوان نمی روم لب تشنه جان دهم و بدریانی روم روزے که من بجانب صحرائی روم</p>



نفسرید ز سر کوه تو گلزار مرا	نبرد از نکت حسانه خمار مرا
دام گیسوی کسے کرد گرفتار مرا	از عدم آمدہ بودم پے گلگشت جهان
ز کشتی کاسہ در یوزہ برف بہت دریا را	بدر گاہش بود حاجت چہ انی دچہ علی را
کہ ہر عضو از صفاد جلوہ دار و آفتابے را	تا شامی کنم ہر خطہ آن یوسف نقابے را
در ازے بہت دام راہ گیسو سیاہش را	تغافل بہت ز خیر گران پائے نگاہش را
اگر بیند خون آلودگان صید گاہش را	ز غیرت بزر پوشان جامہ برتن چاک میسازند
یارب از شور قیامت بچہامی آیند	برنتا بند کسانے کہ فغان بلبل
نا تو انان تو بردوش صہامی آیند	بوے گل نیست کہ آید ز چین در کوسیت
آسمان کاش بیک مرتبہ مارا بکشد	چند ہر دم ز غم مرگ اجابکشد
کہ کند زندہ کسے را کہ میجا بکشد	ہمہ را زندہ ز اعجاز میجا بکشد
دو عالم را تصرف می توان کرد	پہ نیک و بد نطف می توان کرد
بہر گامے توقف می توان کرد	تو ہر جا جلوہ سازی تا قیامت
بحال خود تا سف می توان کرد	اگر فرصت بدست آید ہمہ عمر
بدر بانان تعارف می توان کرد	گزر خواہی عزیزار در حریمش
یک پر پروازہ در صد نجن پیدا شد	شمع حسن یار من گرا نجن آرا شد
قطر بیچارہ ما و اصل دریا شد	ہر جا بے بہرہ اندر محیط فیض دست
وصل تو مخزن نیست کلیدش شکستہ اند	ہجر تو دود لیست کرد و طرف بستہ اند
چون گل بر نہہ سر بہو ایت نشستہ اند	آن سرو تازہ تو کہ حوران خلد ہم
طرفے کہ بستہ اند ہمین چشم بستہ اند	از نعمت زمانہ گدایان کوسے تو
صنم از خود شد و ناقوس بفریاد آمد	جانب بتکہہ چون آن شتم ایجاد آمد
پارہ شد جامہ ہستی چو نخل واکر دم	بسکہ از شوق وصال تو بخود بالیدم

شکر نعمت کنم و یا بتو صحبت دارم	جلوه در خانه ما کردی جرات دارم
گوش بر شورش غوغای قیامت دارم	چشم بر جلوه آن آئینه طلعت دارم
که بیرون گشته است از سرهای طوطی موسی را	چهره پر تو هست یارب کوئی آن شک تجلی را
تا شامی توان کردن بهر عضو تو لیلی را	زهر مویم پریشان حالی مجنون توان بدین
قفس از سینه خفاک باشد مرغ معنی را	نیفتد بخیر اش دل سخن و زام کس بهرگز
سرن بر تابد دولت صاحب کلاه را	گلیم فخر بادش بر من الفتی دارم

## کلام متفرق

مخمس بر نفیست بند عزیز می

بند اول

السلام اے ہر علامت خواجہ مالک قاب  
السلام اے ہر کلامت منبع لب اللباب

خطبہ مجموعہ فضل تو بس اتم الکتاب

باقضا مجموعہ از کاف دنون تریب داد  
شد سواد سایہ پاکت ہمہ صرف مداد

نقطہ مہربوت از برائے انتخاب

جانفراے عیسی مریم سیم گلشن  
بینش افروز کلیم اللہ چراغ ایمن

مخومی گردند بخسم چون بر آید آفتاب

تا دو پیکر شد قمر از مجزه یکبار هات	برنتا بد کوه برق جلوه خساره ات
حجتی روشن بود هر پاره در باره ات	دین و دنیا هر دو گشته محو یک نظاره ات
گر نمی فرمود حسنت جلوه با چندین نقاب	
تشنه رشی ز فیضت خضر در هر کوه و دشت	عیسی مریم زد عوای مسحالی گذشت
در هوای جلوه ات موسی بگرد طور گشت	از لب جان بخشش آگه چشمه حیوان چو گشت
از خجالت آب شد حجتی توارت با حجاب	
اے لوائے دولت کن کنین قصردین	هر دو گیتی را بود حفظا تو بس حصین
بر دلاے تست قائم طارم عرش برین	نیمه چرخ افتد از باد حوادث بر زمین
گر نه از جبل المتین مهر تو دار و طناب	
اے هوای بوستانت راحت روح روان	دے دلاے دوستانت قوت جان بجان
اے فضاے درگت زبیت فزای انس و جان	اے فدایے روضهات جاناکه کون و مکان
اِنَّ مِنْ جَنّٰتٍ عَدْنٍ رَّوٰضَةٌ حُسْنُ الْمَآءِ	
از لب گوهر فشانست عالمی گوهر گوش	در شنایت هست گوهر آفرین گوهر فروش
غیرت حسنت کند موسی کلامان را خموش	ما و اوصاف تو بهیوشیست یارب یا که هوش
ما و سودای تو بیدارست یارب یا که خواب	
آنکه چون انفس در راه خدا پائے ثبات	پشت پاز و صولت او بر سر لات و منات
آنکه چون بر سجده نصر آورده از ایزد برات	آنکه چون شد ناصب رایات دین کائنات
بود کسر طاق کسر ایش نخستین فتوح باب	
اے خوشا روزیکه شد او بنیش افروز جهان	اے خوشا روزیکه شد او در نهامی گمر بان
اے خوشا آن دم که بر روی وحی آمد از سماں	اے خوشا آن شب که گشت او در گهراے لامکان
جان پاکان در عنان خیل ملائک در رکاب	

حلقہ در تا نخبانی و بینی بے سکون گرم یا بی بستر آئی بجائے خوشن چون	تازنی انگشت بر خیزد نو از ارغنون تا نفس از سینہ و حرنے ز لب آید برون
رفت ازین نہ خالقه همچون دعائے مستجاب	
رفت دو گیر عالمے بے رنگ مکروشین یافت جملہ گاہی طرفہ بازینت و بازین یافت	ہم نشان از بے نشانی اندران باہین یافت چون نگہ آخر سکون در پردہ ہائے عین یافت
تیر جستہ بازگشت و جابے در قوسین یافت	
<b>بند دوم</b>	
قدر خود بگزر چشم آنکہ قد افزائے تست بر تر از ہر بائگاہے سکن و اوائے تست	کحل ما زاغ البصر در دیدہ بنیائے تست بگذر از معراج کان خود پایہ اوائے تست
جائے نازست آنکہ اینجائے با حق جائے تست	
نے در انجا لمعہ از روشنی ہر سرو ماہ نے در انجا امتیازے از سپید از سیاہ	نے در انجا از ملائک در جلو خیل و سپاہ عرش و کرسی ماندہ از حیرت چون نقش پا پراہ
رہ گراے راہ اسری محل والائے تست	
این مقامست آنکہ حق را جز تو با کس کا نیست در حریم راز مشبہ سیچ یک را با نیست	این مقامست آنکہ غیر از کرد گارت با نیست جز تو و حق بچکس محرم ازین اسرار نیست
بے خبر جبریل ہم از تر ما او جائے تست	
پر تو نور جمالت جلوہ شان حُدا انچہ در آئینہ با و از صفائے سینا	جلوہ شان کمالت بدر اوج اصطفی انچہ در آئینہ ضیاء انچہ در مردم صفا
لمعہ از روے تو یا پر توے از رائے تست	
زا بیار ہیائے جودت تازہ شد بلغ وجود	شاخ و برگ و رنگ و بوے ہر نہلے از افزود

در نمو ہر لوبہ گوے از سدرہ و طوبے ر بود	اے عجب تر آنکہ سر و قامت بے سایہ بود
ہر دو عالم سایہ پرورد قدر عنائے تست	
آسمان تنہا نباشد ر نور و کور و دشت	روز و شب دارند مردہ بکویت بازگشت
ہر عزیزے چون عزیز الدین عزیزہ نوشت	شکر بقدر کارما از رشک ہمچہ پشمان گذشت
چون خدا خود و والد حسن جہان آراے تست	
اے نیم کو چہ تو مشک ریز و مشک بیز	آتش شوق گل بلبل ہویت کردہ تیز
گلزمین شرب از خلق تو رشک خلد نیز	خاک کنگان خود کجا بود اینقدہ با حسن خیز
اگر می بازار یوسف ز آتش سوداے تست	
اے برے عالمے بازار تو درہائے فتوح	کرد کار بادیان حفظا تو با کشتے نوح
آن وجود آدم آن مستی جام صبوح	آن سجود قدسیان برشت خاک و نفخ روح
رمزے از خاک رہ تو حرفے از لبہائے تست	
اے جمالت دیدہ خورشید را روشن چراغ	وے رحمت ماہ کامل را بود بر سینہ داغ
روشن از مہر تو قلب و سینہ و چشم و دماغ	دیدہ دُ دل مہر و مہ سنیم دکو تر بلغ داغ
ہر کجا آبی بجوے باشد از دریائے تست	
کیست کان ختم ازین وادی بسا حل میکند	کیست کان زین و رطہ ام کشتی بسا حل میکند
کیست کان سوے تو ام زین عرصہ نحل میکند	گرچہ بایا تو در خدم دلے دل میکند
اشتباق منزله کان مسکن ماوائے تست	
عزت افزا و گدازے در دل انگار کن	مرحمت فرما و حل مشکل دشوار کن
چشم بکشا و علاج خاطر بیمار کن	روے بنما و زنا بر و جنبشے در کار کن
بخشش کون و مکان وابستہ ایماے تست	
عرشیان را اگر در گاہ تو باشد آبرو	عرش دار و خاکبوس آستان آرزو

ہست برامت مدار آسمان تو بہ تو	حرز بازوے اولی لایست نقش نعل تو
سرسہ چشم اولی الابصار خاک پائے تست	
صدقہ چشم من و سروت بد جوئے تو	صدقہ چو من قربان ہر یک جنبش بروئے تو
جذبہ شوقی رساند گمراہ کوئے تو	ہجون تو ان دیدن باین آلودگیاسوئے تو
دیدہ را از گریہ شویم تا سینم روئے تو	
<b>بند سوم</b>	
قامت رعناے تو دیدند و محشر ساختند	ریخت رشی از لبست تنیم و کوش ساختند
آمد از زلف تو بوے مشک و عنبر ساختند	حالت از راہ تو گردی چرخ انحر ساختند
سایرات بر وند و از دے مہر انور ساختند	
اے شرف ملک قدم را حاصل از تقدیم تو	آسمان را پشت خم در معرض تقسیم تو
شد بنی آدم کرم از رہ تکریم تو	در حریم قدس بہر خطبہ تعظیم تو
از سپہر تو بتوشہ پایہ منبر ساختند	
آستانہ منم و بلجائے خیل سرورانت	زیر حکم سرورانت ہم زمین و ہم زمانست
خاک پایت حرز و دولت از پے کون مکانست	نقش نعلین تراکان نقش شجر جہانست
از برے بادشاہان تاج و انسر ساختند	
لی مع اسدکان مبارک و قتی از اوقات تست	برگروہ انبیاء و رامتیا از اثبات تست
خامہ کن انجہ بنوشت آیتے زایات تست	اولین حرن کتاب آفرینش ذات تست
اے خوشا حرفے کزان طومار و دفتر ساختند	
حبذا بخت ہمایون فال آن فرخ خصال	کش بود بر جبہ داغ بند گیت چون بلال
دولت شاہی بہ پیشل و چہ چیزست چہ مال	انسر جم را شمار و کتراز جسام سفال

هرگز از دولت فقرت تو انگر ساختند

## بخش پنجم

مجمع انوار قدرت منظر آثار غیب  
مرکز آتنا تحت القطر پر کار غیب

محرّم راز الهی مطرح انظار غیب  
مورد وظه و یسین مخزن اسرار غیب

معنی حسم و مفهوم صراط استیم

و کے سبجل نامرات اعجازت از شق القمر  
رانده دست سخایت هر چه در کان از گهر

اے کجکل دیدہات از کحل با زاغ البصر  
تازہ از ابر عطایت ہر چه در باغ از شجر

ریزہ خوان نوالت ہر چه در خلد از نسیم

کافران را در دماغ آثار القاب ت نہان  
کوثرے از پہلو ہر رگ میدانت روان

مومنان را از چین انوار ایمانت عیان  
گل کند از بوتہ ہر خار و رخت بوستان

جنتے در سایہ ہر نخل صحرایت مستیم

مدح حسن یوسفیت روز بازار من است  
در تجلی گاہ اوصاف تو در کار من است

وصف خوبان جہان نگر من عار من است  
شاہد رعناے نعتت گر چه غمخوار من است

عقدہ کز رعب حسن افتادہ در نطق کلیم

فرش را عرش از حسین سجدہ درود تو کرد  
با جہان فیض و درود نہت آمود تو کرد

عالم نابود را حق ہست از بود تو کرد  
بحر و کان را پر ز گوہر بخشش خود تو کرد

انجسہ با گلشن کند باران و با گلبن نسیم

قطرہ آبے بود یا ہفت قلم در خروش  
لعل نوشین تو ہر جامی شو حکمت فروش

ہر کجا دریائے فیضان تومی آید بجوش  
فیلسوفان را ز گفتارت کند حیرت نموش

کاغذ عطار گرد و کبندہ تقویم حکیم

کار اکسیر کند گرد رست زیبا بود	سنگ اگر گوهر شود در دست برجا بود
کیمیای کم عیار می هائے قلب ما بود	پارس از سنگ درت ممنون بنتها بود
خاک کویت را که دارم دوست ترا ز زر و سیم	
کس نداند جز خدا قدر تو ای والای جناب	قبه جاه تو عالی تر ز هر عالی قباب
مرکز پر کار روز و شب که باشد آفتاب	رتبه تو آشکارست از کتاب تطاب
اوج جاہت را منساید نقطه دامن حیم	
بر دهنم بوسه هر دم میزند صدق و صفا	شد ز بانم تا شکر زین تنائے مصطفی
من کجا، دین نخر گوئی در سخن سنجی کجا	از ز بانم هست جاری چشمه سار اصطفی
مدح تو ذوق صحیحم داده و طبع سلیم	
میرساند بیدنی با چرخ افغان مرا	میزند هر دم غمے نشتر گرجان مرا
چاره من کن که حال در دنیایان مرا	از طیبیان هیچ یک نشناخت دامن مرا
یا تومی دانی و یاداند خداوند علیم	
از قد دست خاک می بالد بخود چون آسمان	ای ظہوت باعث آرائش کون دیکان
ورگروه انبسیا ذات تو دار و باجهان	از هوای روضه ات هر گلزمین شد بوستان
نسبتے کان در کواکب باہمیل ست و ادیم	
اندرین ره راه پیارا بود پیش و پسے	ہست اوصاف تو دریا و ماہ همچون نحسے
گرچه در خوش طلقمان ہستند مستثنی بے	کے بخت میرسد جز فکر ت معنی رسے
نیست ہمتاے تو جز بکتاے بے ہمتا کسے	
<b>ہشتم</b>	
قلب بیابے آتش ہمعنا نم داده اند	در بے پایان و شوق بیکر انم داده اند



زخم تنهایی و چشم خون نشاغم داده اند	جان بیتابی و عشق جان جانم داده اند
وزیرای شکر نعمت‌ها ز باغم داده اند	
نقد دل را که دهد جز دلمر با بیدل بهیج	هست گیتی بهیج و آویز و چرا مقبل بهیج
هست این سودای خامی کان شو زائل بهیج	عشق صد جسم نمود دل نشد مائل بهیج
آگهی از یوسف این کار و انم داده اند	
فیض یزدانی بود بیج روانم رامعین	بکرواجی چو ابرم هست اندر آستین
می تراود از زبان خانه ام ماه معین	کوثر و تسنیم کز لبهای من جوشد چنین
اجر خدمت‌هاست کز پیر مغاغم داده اند	
می نه نجم در زمین و آسمان از بس نشاط	کاین زمان کامرانی هست وقت انبساط
آفتابم تابش آمد آسمانم شد نشاط	روز و شب با ساکنان عرش دارم اختلاط
تا بدرگاه تو جابر آستام داده اند	
از بے و صفت ز باغم را سخنور کرده اند	کام من گو یا که پیر از شهید و شکر کرده اند
سینه ام گنجینه از لعل و گوهر کرده اند	بهر ایشارت دل و دستم توانگر کرده اند
خامه چون دیده گوهر نشاغم داده اند	
طوطی شکر نشان از باغ عرفان توام	بلبل رنگین بیان از شاخ ایقان توام
شاعر شیرین بیان مانند حستان توام	از نمک پروردگان خوان احسان توام
کین جلاوت وین طلاقت در بیانم داده اند	
تا کشد جذب محبت خاطر م راسوئے تو	جان من باشد اسیر حلقه گیسوئے تو
میکشد جذب محبت تر ز باغم سوئے تو	تا با آسانی دهم جان در هوای کوئے تو
خوش فریب و عده باغ جناغم داده اند	
ماه دخور چون کبک شیرا بر رخ همچون همت	چون گس خیل ملک جوشد گرد و گمت

طاعت صید مضامین کسند و در بهت	میکشد شوق تو خوش و طیر ارزش جبت
دست و باز و دیده این تیر و کمانم داده اند	
وقت آن آمد که از هندستان برین روم چشم آن دارم که خاک شرب و بطحا شوم	طالع من می دهد هر دم نویدے از نوم پائے او سر کرده از مشرق سوئے مغرب روم
گور و اج سرمه در هند و ستانم داده اند	
یک دو گامے بیش نبود از سماکم تا سماک کے براہت پائے ہمپائی من در ملک	هر دو عالم را تو انم در نوشتن یک بیک سنگ را ہم کے تو اند گشت سدی نہ فلک
ناقد شوم کہ سر در لامکانم داده اند	
قدر هر کس را بیزان خرد سنجیده اند ہم ز اسرار خودم این آگہی بخشیده اند	کار پر و ازان قدرت خوش دکا ز چیدہ اند پائے بر تر از نہ آسمانم ویدہ اند
ہم چشم خویشتن این عز و شانم داده اند	

عزل نغمیہ

<p>در دور چشم مست تو پیمانہ بیکار آمدہ حقا کہ از اعجاز تو آہو بگفتار آمدہ نازداد او دلبری بر تو سزاوار آمدہ اندر رسم گیسوے تو خلق گرفتار آمدہ سر گرم طوف و گرت این بہت پکار آمدہ وصفت بیوان قضا ز نیگوزہ بسیار آمدہ در لیلۃ الاسری ولت واقف ز سہر آمدہ بر انبیا و اولیا سخیل و سالار آمدہ</p>	<p>اے از حجاب ست تو قطرہ شرار آمدہ چشم سخن پرداز تو باشد دلیل ناز تو جاہ و جلال و سروری صدق و صفا پیبری دماغ دار از روی تو خورشید پر سوئے تو تا مرکز خاک درت شد قبلہ بہر شجرت کہف الومی نو الہدی شمس الصبح بد الہی آمد ز رفیق محفلت شد عشرت عالی مرتبت اے انبیا را پیشوا وے اولیا را مقتدا</p>
---	--

بلا ہمتی تاملنا شد

لب تشنه ام لب تشنه ترکیه بخت من گذر	ای از وضویت سر بسر سبز شکار آمده
من کسبیم کای حسین بنیامیم روی حسین	جاییکه خودن آفرین مشتاق دیدار آمده

تتاها عزیز خسته جان و صفت چو از زبان  
جائے کہ بردانشوران نعت تو دشوار آمده

قطع تاریخ ختنه بر خور دادم محمد موسیٰ بنه سیر جو پوری طالب علی تعلیق دین پناضلع زه بنکی

مے پرستان را نیم صبح که این مژده داد	نوبهار آمد توان چیدن گل از نخل مراد
در چنین عهد همایون و باایم سید	دوستداران را مبارک ختنه محسوباد
خامه را ساز و روان نر و نگارش قطردن	گل گرفتن شمع محفل را کند روشن سواد

ایکه هستی در خمار فکر ساش ختنه اش  
موجب زن شد می بیاساتی سر مینا کشاد

آنکه جز بدن ندارد شیوه زنجیرت و من	غزل آنکه خوش را بدر داند نچیرت و من
عمر خود کردن تمام اندر سفر از بسکسی	بے رفیق و زاد کار باد بشکیرت و من
میکند چند آنکه پرواز آیدش سر بر زمین	سعی بے نارسا و قسمت تیرت و من
آنکه دار و از ازل کارش گره اندر گره	با همه بخت سیه زلف گره گیرت و من
غیر خون خوردن نصیب نیست با پر جوهر	آه زین بد طالعی کنز بهر شمشیرت و من
چشم بر روی تو باز و دیده از دیدار و	طرفه حیرانی بجال زار تصویرت و من
خاک خود را ساختن از بهر نفع دیگران	در جهان خاکساری وضع اکسیرت و من

آنکه تواند بجال خویش من تغیر داد  
ببخبر در عالم ایجاد تقدیرت و من

## قصید لغتیه

<p>         که در جمع بذاتش وجود پاک نرا          که نامش آمده نقش نگین سلیمان          چه نام پاک که رحمت هم پاک نرا          چه نام پاک که برے فداکنم جانرا          سرود که جمع کنم خاطر پریشا نرا          دایم صیقل آئینه چشم خیرا نرا          زخوان نعمت حق بهره جن انسانرا          چه نسبت ست بان روی ماه تابانرا          سواد سایه دلیل زلف سپیانرا          بهشت و کوشه تسنیم دحور و علمانرا          عیان ز ناصیه با کرد نور ایمانرا          ز پیش گاه غفور الرحیم فرمانرا          سطور گشت چراغ ره ابن عمرانرا          کلید گنج بسے راز با سے پنهانرا          ظهور اوست که معمور کرد گیسانرا          صلای لطف و کرم داد نس راجانرا          که داشت حوصله تامی تشاند طوفانرا          که هیچ یک نرسد تا مسکن در بانرا          که بود حاجت تفسیر متن قرآنرا       </p>	<p>         سرود و دینی را پاس یزدانرا          محمد عربی حاتم گروه رسل          چه نام پاک که لاج است به روح قدس          چه نام پاک که نقد دلم نثار بران          بسوی نافه گیسوی عنبر افشانش          بشوق پر تو دیدار رے روشن او          ز آفرینش این بود مدعا که رسد          کند ز زیر چشمت همیشه کسب ضیا          ضیای سوره و شمس رخ خویش          برائے است مرحوش آفرید خدا          هدایتش ز سجد عبادت معبود          با وز بهر شفاعت سازد رج امین          بلطف وے شده آتش با بن آذر گل          امین خاص کش ایزد سپرد روزازل          بنود هیچ و نه بر بود کس توقع بود          خدا چون حکم نزولش بدار گیتی کرد          بحفظ الفوح اگر عون او نمی خواست          درش کجا و سکندر کجا و دارا کو          ز خط عارضین بنوا و شد این روشن       </p>
---	--

فداے جزبہ ہر شش شوم کہ ازین چاہ  
 عبور نیست مگر بغیر اخلاصش  
 ز خاک کردی را پیش کج چشم بزدان دور  
 محقق است کہ تا نزع جان نخواهد داشت  
 رحیل راہ نشینان خاک روضہ او  
 بود ز قید تعلق ہمیشہ ازادی  
 زہے علوم مراتب کہ در شب اسرے  
 گراوج گیری شہباز دولتش می دید  
 بمرغ سدچ گویم چہ نت در مہراج  
 زندانا بشتر مشکلم صلاے سکوت  
 با حمد است واحد فرق یکسر مولیک  
 بود بیدہ تحقیق نکتہ در رسم  
 برین گداے جگر خست کن شہانظرے  
 ز نقش نام تو لوح و لم منقش باد  
 شفاعت تو چو باز احسن آراید  
 سبک بیا ڈگر انباری مرادریاب  
 مگر زمین تو صیدم رسد بدست مین

باوج جاہ رسانید ماہ کنگار  
 کہ نا خداست ہویش محیط عرفان  
 بمیل سرمہ بود ناز موسے مترگان  
 حرص لذت و روش خیال در مان  
 بمشت خس نخرد کس باضض ضوان  
 اسیر حلقہ آن زلف عنبر انشا  
 فرود مقدم او قدر عرش رحمان  
 فتاد تاج ز سر پد پد سلیمان  
 کہ باز ماند پر واز بان پر آنرا  
 و گرنہ نطق فصیح است خوش بیانا  
 یکجست در نظر غور موشگان  
 کہ بہت واسطہ بط و جوب امکان  
 سزد بحال گدا چشم لطف سلطان  
 کزان بہ نزع کفم دفع شر شیطان  
 بشیریم و کشائیم بار عیبان  
 بر روز حشر چو بر پا کنند میز ان  
 چو حال طیر بود نامہاے پزان

بخاک کوے تو بجا گرفته است عزیز  
 غرض نماند باؤ آسمان گردانرا

قصیدہ توحید

<p>         صلائے جلوه توحید و تماشارا          محمد احمد و محمود و حامد و حمتاد          سر حرف حمد بود اصل انیمه اخضان          با حمد و احد افتاد گر چه میم حجاب          یکیت فرق و یکے نقش هم یکے نقاش          محمد آنکه زاکسیر خاک پاک درش          ز عکس باغ رخس آفرید حق جنبت          هر آنکه ز زهت گلزار روضه و دید          زیر طور و عروج مقام اودانی          گذشت در شب سمری عرش بالتر          صفای طلعت او مصطفای قلب صفا          وجود او که بود مجمع حدوث و قدیم          متاع ظلمت و کفر و نفاق پاک بوخت          بصلح خواست صلح و فلاح شمن او          بنای دین متین تا پذیرد استحکام          تضای بنای رواق جلالتش چو نهاد          به تیغ و بند و باندر زهت پاک نمود          ز به نشاط قدمش که در شب معراج          فلک با نجم یارا انجمن انسرود       </p>	<p>         بین بصورت احمد جمال معنی را          بگفت ذات مسمی و کثرت اسمارا          بهشت خلد نخستین دهد صلا مارا          حجاب نیست بمعنی بصیر و بینارا          خود احوال ست دو تا و دید هر که کتیارا          بود بهر شش برین نازد فرس غبرار          ز ظل سر و قدش راست کرد طوبی را          بهشت جنت و فردوس و عدن بیاد می را          بپایه فرق بین مصطفی و موسی را          صعود با فلک چارمین است عیسی را          هوای دیدن او نور دیده حواریا          به نقل حل توان کرو این معمارا          بشمع دین حق افروخت بزم دنیا را          بجنگ خست و شکست از گروه اعدارا          شکست پیکریات و منات و عزیمی را          بقصر سلطنت افتاد کسر کسری را          ز شرک و بدعت و کفر ضلال لطمی را          فرود از قدمش پایه عرش اعلی را          ملک بحلیه انوار خود لیستن آرا       </p>
--	---

دوئی میان حبیب و محب محال آید  
 ز فرق تا بقدم بود نور مطلق او  
 محال است که گنجد بنامه و صافش  
 ز به این که خدایش سپرد معراج  
 بجز حبیب او و صلواتی رتائیز  
 کی که منصب در بانی و رش دارد  
 ز صد هزار یکے هم نمی توانم گفت  
 کرم بحال من خسته ای رسول کریم  
 بزشتی عمل خویش بسکه می ترسم  
 که جان بظلمت خودم دهی سر و دا  
 خدا که کوثر و هم منصب هشت و ده  
 به تلخ کامی اهل گناه در محشر  
 ز مهرت تمنای بظلمت گورم  
 دم سوال نکیرین خواهم آنکه دهی  
 بدایغ بندگیت حاصلست اعزازم  
 بهر مهر تو چون نامم سجل است  
 بشکر نعمت نطقم که حاصلست مباد

و خوب و صفا امکان گزید چون جبار  
 چگونه نظم توان کردش سراپا را  
 کس چگونه کند پر بکوزه در یارا  
 کلید مخزن پوشیده فادحی را  
 بچه شفاعت امت کرا بود یارا  
 بجا رسد نباشش سکندر و دارا  
 که آگهی است ز وصفش خدای دانارا  
 که نیست جز کرمت تو شریه عقی را  
 وسیله پیش تو آرم خدای کیتارا  
 که نیستم متعل بلا سگه مارا  
 عطا نمودتو شکر این عطا یارا  
 کرم نماند بجناب لب شکر خارا  
 که بنیم آن رخ تابان و ماه سیارا  
 مر از بان جواب و سکوت آنها را  
 عزیز می شمرم این شکر فتمخارا  
 و گر گواه چه حاجت ثبوت عوی را  
 بغیر نعمت تو جنبش زبان گو یارا

ز دار و گیر قیامت عزیز شد فارغ

گرفته است بکویت ملاذ و مادی را

مسدود منجانب طلبائے علم و درسیہ نظامیہ وقت و انگریزی کلامنا عبد الباری صاحب جانب مکہ معظمہ

صاحب علم و عمل صاحب ادب حافظت باری تعالیٰ روز و شب	اے کہ ہستی عازم ملک عرب حافظ قرآن کلام پاک رب
الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام	
جانب لٹھی ڈیو شرب میرووی ماہتابی باکو اکب میرووی	آفتابی سوئے مغرب میرووی راہ حق باجمع طالب میرووی
الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام	
بحر عرفان منبع فضل و کمال از تو یک لبیک زان سو صد تعال	قبلہ ارباب قال و اہل حال بستی احرام حریم ذواجملال
الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام	
رہبر منزل گہ صدق و یقین آفرین بر تہمت صد آفرین	مقتدا و پیشوائے اہل دین رہنمائے سالکین و عارفین
الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام	
دل زد دست و جان ز قالب میروود روز مادرتاب و درتیب میروود	از نظر روزے کہ مرکب میروود گر بیار ب یار ہم شب میروود



الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام		
از حدی خوانی باہنگ حجاز بہر قدم ہر گام باشد جلے ناز	ناقدات گرد و دروان با برگ ساز طے نماید ہر شیب و ہر فراز	
الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام		
ہست بس ابن التجائے مرو زن باز جان رفتہ می آید بہ تن	روز و شب در بارگاہ ذوالمنن زد و برگردی الی در وطن	
الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام		
<b>در منقبت حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی</b>		
گویم ارشان خدایت بخدای زبید دعوی حسن ترا این دو گوامی زبید ہر چه گویند ترا نام خدای زبید گر بود جائے تو شاہ اول نامی زبید ہر چه پوشی چه عباؤ چه قبامی زبید گویم از مطلق سعدین ترا می زبید مومنان را صفت خوف و جانی زبید راہزن گرد و اگر راہ نماہمی زبید زندہ کردن بلب لعل شامی زبید	باجالی و جلالی کہ ترا می زبید بتو کیائی دو گیسوے دو نامی زبید قادر و مقتدر و محی و مصلی و کیم چشم ما و جلہ و دل بہت سواد نجد چشم دارم کہ ز من چشم پوشی و رند سر بر آرد وہ ز جیب جمال حسنین لا تخف خاص بود بہر مزیدت و رند ہادی وادی دینی تو کہ از راستیت قتل عشاق بود شان حسینان جہان	

بار احسان تو بحق ز حدیث قدسی  
بر سر و گردن ار باب و لامی بید

هست زیبا که کنم بر تو فدای جان عزیز  
تو کبری من آن کن که ترامی ز سید

## قصیده به تقریب تقسیم انعام بحد رسد ریاست بچوپال

<p>دانش افزا بود امرو ز سواد بچوپال از غز الخوانی مرغان چین چین اطفال دقت معرفت در کف هر شاخ نهال که با دراق گل و لاله کشید این اشکال گوشتمالیش چو اطفال در پادشاه شمال منطق الطیر بهرم شنوند اهل کمال فخر از می بکند فخر بران قانع مقال هر مدرس بفرست بود در پیش مثال یافت ترتیب بصد جا به چو سال سال چون دل نشان که ز هر علم بود مال مال فیض سلطان جهان است جهان اقبال آنکه بقیص صفاتست سلیمان اجلال آفتاب که بود بر کف و بحر نوال آفتابیکه سها یافت از نور کمال شهره شهر سها گشت از و بچوپال این دعا از من اجابت ز خدای تعال</p>	<p>شکر صد شکر که از تربیت اهل کمال هر گلستان که بیدنی بدستان ماند بنگر اوراق گل و لاله که آید به نظر فردین و شکله هندسه بدار و گوئی گر بفریاد عناد دل زسد گل ایخا نور الانوار بهر سو نگرند اهل نظر قیل و قال که میان گل بلبل باشد هست هر درسه گوئی که بهشت دانش مخف قسمت انعام بر اهل طلبها دامن نشان شود از گنج اهل پر افروز این همه سعی به تسلیم و تعلم الحق آنکه مریم حرکاتست و سبحا انفاس ذات او هست همانا سپهر دولت آفتابیکه جهان نیست از در انوار آفتابیکه بهر زره بچشد نور عالم از پر تو او تا بابد روشن باد</p>
---	---

## قصیدہ تقریب تقسیم انعام درجوبلی اسکول

<p>شکر شد کہ در گل بگلستان آمد          صف بصف یا بمن سر و صوبه بر شمشاد          جوبلی اسکول دبستان کمالست آری          چشم بد، دور ازین چشمگیر از فیضانش          جائے آنست کہ بر خویش بہالہ امروز          وادری کہ اثر دانش از دست سخا          ہر یکے از گرم او سرور بر گے دارد          ہر منے بہت کہ جلوہ چو تابندہ ہے          صادق از شخصہ رحمت این مہر نیر</p>	<p>بلبل از راز غ سوبان غوغا خوان آمد          کف بکف لالہ و گل سنبل و بجان آمد          چہ دبستان کہ طراوت وہ دبستان آمد          قطرہ ہم صاحب سرمایہ عمان آمد          سرفراز از قدم داد و در دوران آمد          معدن گوہر وابر گہر افشان آمد          ہر سرے از قدشن با دوسمان آمد          صدر این مجلس اگر مہر خشان آمد          ہر چون آمد روشن ان خندان آمد</p>
--	---

## قطعہ نوحہ تعمیر و وضع حضرت حاجی وارث علیشاہ صاحب قدس سر و کویوسف ضلع بارہ بنکی

<p>رواق روضہ وارث علی شاہ          جو ابراہیم آمد جا نشینش          ارادتمند جمع شد معاون          غنایت ہم حمایت از خدا بود          ملک مزدور و معمارش ملائک          گرا حرام حریم آن بلند می</p>	<p>کہ باشد در بزرگی عرش توقیر          پے تعمیر آن فرمود تدبیر          بان بہت کہ نتوان کرد تقدیر          اعانت از مریدان ہم از پیر          نکرده ہیچ یک در کار تقصیر          بیالیک بر لب راہ حق گیر</p>
--	---

عزیزان مصرعہ سالش رقم کرد  
 کہ ابراہیم کردہ کعبہ تعمیر

## تصییرہ

بایدت در عین بجران روی خندان داشتن  
 یک گلستان گل بامن بیدت در یاد وصل  
 در تماشا گاہ را ہش بایدت چون نقش پا  
 بایدت در ذوق شوق لذت صبر و رضا  
 تا کجا از دیدہ دریا کے کنی ہر سوروان  
 چند سرتاپا ننگا راز ننگ و خشت کو دکان  
 چند از سوز و روت ہنیا و گلخن برختن  
 چند ہند و بچگان را کعبہ دل ساختن  
 تا کجے جان از پئے ہر غمزہ آوردن تار  
 تا کجے بودن مطیع نفس نافرمان خویش  
 تا کجے خود را بلبیس و فریب و مکر و زور  
 تا کجے بنیاد بیدینی نمودن استوار  
 دانہ نا افشا ندہ و نشادہ نخل طمع بار  
 عمر با باید بدریاے مصیبت غوطہ زد  
 سالہا باید بدشت نامرادی خاک بخت  
 بایدت صبر و تحمل بر جفائے آسمان  
 بایدت از جور چرخ و سختی دوران بدہر  
 راہ عشق ست این در طے کردن این راہ دور  
 رخس ہمت را بجولان آرد میدان عشق

دشنہ بر جان خود ن و نہان نہ جانان داشتن  
 یک جہان شادیت باید روز بجران داشتن  
 سر بجاک و خاک بر سر دیدہ حیران داشتن  
 تلخ کامی ہاے دوران شکرستان داشتن  
 تا کجے رے زمین را غرق طوفان داشتن  
 پارہ از دشت جنون تا کے گریبان داشتن  
 تا کجا از چشم پر خون گل بدمان داشتن  
 چند تر سازادگان را قبلہ جان داشتن  
 تا کجے دل بر سر ہر عشوہ قربان داشتن  
 تا کجے خود را بقہرش زیر فرمان داشتن  
 و نمودن پارساؤ جث شیطان داشتن  
 خائے دین ہارا چند ویران داشتن  
 شکوہا از آفتاب و باد و باران داشتن  
 نیست در گنجینہ آسان در و مرجان داشتن  
 سہل نبود این رواق و کلخ و ایوان داشتن  
 بایدت ہر لحظہ سر بالائے سندان داشتن  
 پتک بر سر خود رون و سر را بسندان داشتن  
 پائے ہمت باید و سعی منسراوان داشتن  
 سر کشد گرفت نفس باید پا بجولان داشتن

گاه دل در آتش بجران جانان سوختن  
 گاه در بجزش بخرمن آتشی افروختن  
 گاه از یادش خیابان در بیابان داشتن  
 کوه کندن سهل باشد در ره عشق بتان  
 تشنه کام و تشنه لب تفتیده جان بودن مدام  
 سینه را از خون دل کان بدخشان ساختن  
 تا که باشی ایمن از تادیبهای این جهان  
 طرح بزم عشق از بے خودی انداختن  
 پاره کردن جیب دامن در تگ و پوئی جهان  
 عشق اگر در زری بر ترک بود حرص گوی  
 حکم او جبار است از مہ تا باهی روز و شب  
 او بود جان جهان و بادشاه شه نشان  
 باز خواهم ساغر الفت زدن بر یاد دوست  
 ابر لطف و بجز فضل او ز ما ہی تا بسا ه  
 چند چون فرد گنه روی تو می باشد سیاه

گاه جان از لمعه حسنش فروزان داشتن  
 گاه در دامن ز وصل او گلستان داشتن  
 گاه در راهش بیابان در خیابان داشتن  
 لیک پس دشوار آید عشق یزدان داشتن  
 موج زن از دیده بادل بحر یان داشتن  
 دیده را چون ابر نیسان گوهر افشان داشتن  
 بخودی باید بخود بادل نگهبان داشتن  
 شیشه و سپینه را بر طاق نیان داشتن  
 تن بدست عاشقی از جامه عریان داشتن  
 آتش و خاشاک یکجا جمع نتوان داشتن  
 نیست حاجت بر شهمنشا همیشگی بران داشتن  
 ملک جان را می سر و دانیگونه سلطان داشتن  
 چشم لطفی باید از سانی دوران داشتن  
 روز و شب خواهد غرق بجز احسان داشتن  
 شست و شو باید از فیضان سلطان داشتن

### تاریخ وفات والدہ شیفته

والدہ عابدہ شیفته،  
 بستم و سه شنبه و ماه ربیع،  
 گشت جگر با همه از غصه خون  
 مصرع سال می حالش بس این

ز ابرہ و ساجده عفت سپاہ  
 رخت سفر بست ازین عرصه گاہ  
 در غم او روز و شب شد سیاه  
 شیفته نسبت نبی بود آہ

## قطعه تاریخ وفات حاجی لعل محمد صبا

<p>که بود لعل گران تمهیتی درین بازار نکو خصال و نکو سیرت و نکو کردار که بار بست و به بیت الحرام یافته بار کشاد روزه تو گوئی به شربت پیدار که هست طبع روانش حجاب گوهر بار</p>	<p>در پنج لعل محمد ز دشت گیتی رفت خلیق و زیر شفیق رفیق اهل طریق ز بارگاه آئی خطاب حاجی یافت چو بست پنجم ماه صیام از نیاخت چو شیفته پسرے یادگار خو گزشت</p>
--	--

ز روی همدی سال رحلتش بگذر  
شمار لعل محمد اگر کنی شش بار

## تاریخ عطاء خطاب با بوراگان نارائن صاحب مالک مطبع نو لکشور لکھنؤ

<p>که پر بصیرت جلالت بود فضائل بلاد ز روی تست فروغ چراغ رشاد رشاد خطاب رائیت ادور دانهنمین هم داد</p>	<p>تو ای پراگ نارائن شعاع شمس خرد بود ز رای تو روشن سواد فضل و هنر و ای بود که باین پای و رو که حق بود داد</p>
---	--

بسال عیسوی از غایت طرب گفتم  
خطاب رای به بهادر تر مبارک باد  
۶۱۹۰۸

## غزل تاریخی صحت از غم عاشق حسن خان در زبانی مصنف

<p>پایت از لطف هوا گشته بسکسار بیا چشم در راه بود ز گرسن بیمار بیا خیز و شتاب سوئے خانه خمار بیا</p>	<p>سرو من فضل بهارست بگلزار بیا بهوائے که نمی پای به باغ از رو ناز جام در دست بود چشم بره مستانرا</p>
--	---

جمله های نهمه بر طاق زوزین بسند  
عذر لنگ این همه بگذار و بیا یا بیا

چشم بد دور چه خوش گفتی عزیز این تاریخ  
پای خوابیده بطلع شده بیدار بیا

۱۲۹۲ هـ

## تاریخ وفات حاجی لعل محمد صاحب

کس چه داند تا چها بر خاطر و پیرانه رفت  
رفت از خود عالمی تا ساقی از میخانه رفت  
شمع ازین کاشانه رفت و گنج ازین پیرانه رفت  
چاک در حیب تو ای جان کز کفایتانه رفت  
رویا از غازه و هم موها از شانیه رفت  
چشم تا بر هم زخم آن زرگسستانه رفت  
تا چها بر سر و رعنا و گل رعنانه رفت  
کز کنار روزگار آن گوهر یکدانه رفت

از که گویم تا که رفت از پیش چشم ناگهان  
مے ز ساغر رفته و ساغر دست از کار دست  
در نظر با تاب و نه اندر جگر با آب ماند  
خاک بر فرق تو ای دل کز برت و لبر گذشت  
ذوق آرایش بطبع خوب رویان هم بماند  
داور نیا در تماشاگاه این باغ از نظر  
برگ برگ این چمن گوئی کف افسوس بست  
و دیده دریا پر آب و خون همی گرید بحباب

مصرع تاریخ فوتش گفت در سمیت عزیز

لال صاحب یا که لعل زین جواهرخانه رفت

سبب ۱۹۵۱

## تاریخ طبع فسانه عجائب

در نشر بنظم شد غرایب  
بانسکر زین برای صایب  
مسرحی حاضر و چه غایب  
منظوم فسانه عجائب

بود است غریب این فسانه  
حامد این قصه کرد موزون  
شد نشر و نظم و گردید  
یوسف سجد نوشت سانش

# قطعه یارخ انتقال لال صاحب پسر انا صاحب اقدار کج گان و ضلع بریلی

لال صاحب پسر انا صاحب آوخ از عمری خیل و چشم ماند جدا بزم عیش و طرب از رفتن او بزم خور و نوجوان لایق و صاحب خرد و دانش بود آمد این ساخته بر کس و ناکس و شوار	رخت بر بست سفر کرد این عالم هاست تن تنها شده و ملک عدم ره پیمای شیخ از فرط تحیر شده انگشت گزای چون بماند بغمش صبر و سکون پا بر جای گشت این واقعه از هر کرم و مهر پیش پای
---	--

خادم کروم رقم مصلح سال سمیت  
بوده وارث بریاست شده از وهری واس

## در مدح ڈاکٹر لاکس

بود کوتاه و ہم عاجز زبان بنخامه هر کس نخه روح القدس کاموخت و اعلم و جانی براه عرصه حکمت قدم هر گم که بردارد رسد هر جا که فیض آبیاری هائے او هر دم تعلیم ریاضی دستگاہش بین که پیش او درین افتادگیها که نظر انداخت دوراغم رسد تا خاندان شاهیش ہم نسبت آبا	ز وصف علم و حلم و فضل و بذل ڈاکٹر لاکس ز سبب فیض دم عیسی که انفاسش بود نفس فلاطون و ارسطو روچ نقش پاکذار پس بود چندا که نخل کنه آرد میوه نورس ریاض علم یونانی نمی ارز و بشت خس نگاه مهربانهای لاکس دستگیر پس به تنها صاحب دین رسا و هست معنی رس
---	---

بود اکیس در تاثیر فیض صحبتش آری  
که گرد و زری خالص با کف او پیش و گرس



## در نعت

بنام نعت خیر المرسلین است  
 دهان ما پر از مادر معین است  
 که خارش تازه تر از یهین است  
 که دین و دولتش در آستین است  
 گس را نشیخ روح الامین است  
 که جولانگاه او عرش برین است  
 محمدر چه آدم ز آب و طین است  
 که خود شیدای او جان آفرین است  
 که ما را نقش مهرش و نشین است  
 که مولایم شفیع المذنبین است  
 بلند از تار هر مویم همین است

سخن اکان پر از دربین است  
 ز بس لطفش بخاطر می زند موج  
 میسر از نو به سار راه شوقش  
 تنی و امن مبادا کس ز دستش  
 حدیش بسکه لذت خیز باشد  
 رسد روح الامین که با سمنش  
 سراپا او سرشت از نور دارد  
 نه تنها و اله اش جان جهانست  
 بمهر کس نخواهم محض سر خود  
 ز چشم دو جهانم ما و لابس  
 زند غم زخمه در دس را بسازم

چه گویم یا رسول الله تو دانی  
 که جانم خسته و خاطر حزین است

## نوحه وفات ثاقب صاحب

گل ز گلشن رخت بست و خار ماند  
 بزم بر هم خورده و مادر خار  
 از کف مجنون ز ما م اختیار  
 و او جان کندن دهد در کو بهار

آه کز باد خیزان روزگار  
 ساقی ما چشم ازین میخانه بست  
 یبلی محل نشین تارفت تارفت  
 نقش شیرین شد ز چشم کوه کن

<p>در فراق دلبر عذر اعدا جانان از چشم و جان از جسم زار یا شهاب ثاقب آمد شعله بار تیره تر روز من از شهابی تار ماهیم ناگاه رفت از چشمه سار ماجرای جان گز او دل فگار</p>	<p>واقف از بنجو بود محذور هست دل زدستم رفت دلدار از برم آه عالم سوز ثاقب هست این الامان از تیره بختیها که شد ماه من اے آه شد پنهان ز چشم قاش میگویم کنون این ماجرا</p>
<p>دلم گر مشکوه دار در دست دوستان دارد که هر یک زره از خورشید و یان استان دارد ترا سرشار حسن و عاشقان را سرگران دارد بشوخی رفتن از آغوش من آیین جان دارد نمیدانم بسر قتل که آن ابرو کمان دارد</p>	<p>غزل نه از اغیار نه از دهر نه از آسمان دارد نه تنها خاک تفسیر نه ز خاک رفتگان دارد مے وحدت که از خمنا نه روز از دل خوردند بکینش نشستن در کنار من به دل ماند سراپای من از بیطاعتی احوال جان دارد</p>
<p>عطای دولت او با بلند و پست کیسانست زمین از ریگ از انجم فلک نقد گران دارد</p>	
<p>ورق از لغت احمد شد خنابند زبان چو بک زن کوس نشاط است بر آرد بلبل و گل سوزیک شاخ نیاز و ناز خواهد شد هم آغوش ترنم خیمه سزا آمد همچو شهنما که شد سامان عقد و خرمین که فرزند عسری و باتمیز است ببغزاید شروع ماه و ماهی</p>	<p>رفع قلم با حمد حق چون یافت پیوند نفسها پای کوب از انبساط است کنند خورشید و مه منزل بیک کاخ نشاط و عشرت آمد دوش بردوش قلم هم از صبر عشرت افزا نویسنده سخی داد اختر من برادر زاده ام عبد العزیز است شود نوشتن بتائید الی</p>

# عقبات

نیم نوہزار ہا۔ وژو و بر عن نزار ہا	برقص کبک و سپار ہا۔ بدشت و کو ہزار ہا
عزار ہا چنار ہا۔ ز صوفیان قطنار ہا	بوچہ شاخار ہا۔ ز نالہ ہزار ہا
پہ از صدائے تار ہا	نوائے نیر و نزار ہا
مبند دل بھیج شے۔ مدان تہات شمس و سائے	مگوئے از قباد و کے۔ پیر سر از عراق و زرے
ز چرخ و انقلابی۔ گہ از بیت و گاہ وے	زمان وے چو گشت طے۔ بیا و ہے بنائے وے
ابنوش مے کجا و کے	بباغ در ہزار ہا
بہار گشتہ گل نشان۔ جہان کند شد جوان	درختہایگان یگان۔ زردہ زردہ زمان زمان
بجینش آمدہ چنان۔ کہ مہد خواب کو و کان	چہ فرودین چہ مہرین۔ ہوا چو دایہ مہربان
کشادہ غنچما و ہان	بزنگ شیر خوار ہا
کشادہ گل رسالہا۔ کند بل حوالہا	کشیدہ مرغ نالہا۔ بدرس آن مقالہا
ہواد ہر اما انخید نہا۔ بشاخ شاخ لالہا	چکد ز لالہ ترالہا۔ بنجاک چون غسالہا
ز لالہا پایا ہا	بدست رعشہ دار ہا
چمن شدہ پھر شان۔ جد اولش چو کمکشان	شکوہ مید ہر نشان۔ کمال حسن مہوشان
شمیم را چو سرخوشان۔ برو ہوا کشان کشان	چہ گل چہ لالہ ہر دوشان۔ سبکش این قہر کشر آن
کنند بو کہ مے کشان	تلائے خمہار ہا
طیور قیل و قالہا۔ بقیل و قال جانہا	سپید و سرخ بالہا۔ ببال خط و خانہا
بجان فزا مقالہا۔ بہ دلر با جانہا	بخرمے حالہا۔ بصد فراغ بالہا
نشستہ بر نہالہا	ہزار و ہزار ہا

دُخوشن تمال بین - بدشت تا جبال بین  
پلنگ بین غزال بلیس - گوزن بین شغال بین

گسته چون دال بین

چو بر فروخت چهل گل - چراغ ز بد گشته گل  
بگوش هادی سبل - دو قلقلست چار قل

بنوش چشمه چشمه مل

سمر گمان بیا دحق - ز طائران فریق فریق  
شقیق لعلگون شوق - چنانکه در افق شوق

بهر ورق طبق طبق

سیح لاله زار کن - تفرج بهار کن  
بقد خود دو چار کن - چو بید سبیت رار کن

بگیر و پس بدار کن

بیا کل از چمن بر - چو من چمن چمن بر  
شقیق از دمن بر - عقیق از زمین بر

صدیق پنجو من بر

مرا دمن ازین چمن - نه سزوست و یا سمن  
چه علم شمع انجمن - سهیل مطلع مین

رحیق دین لائے دین

درین چمن قدم قدم - کشیده سرو بن علم  
چه شاگه چه صبح دم - همی چسکد ز ابر نم

نه که بگاہ دم به دم

بحسن بال دیال بین - بشوخی و دلال بین  
دو نده بے عقال مین - رنده بے نکال مین

عنان شهسوارها

ز قید ننگ زسته گل - گسته جمله بند و گل  
ز نند بلبلان دهل - که کرد نو بهار گل

کسار چشمه سارها

غزل سر ابدان نسق - که کو دوکان مسبق  
شگفته گل ورق ورق - بسی ابر در عرق

گهر کند نثارها

نظر بجوئبار کن - بسر دین گزار کن  
بلطف دکن بار کن - چو سر کشد کنار کن

خوش ست گیر و دارها

بنفشه یا سمن بر - سمن دمن سمن بر  
رحیق از انجمن بر - رفیق مو تن بر

حریف باده حوارها

همیشه هست چشم من - بنو بهار علم دمن  
عیار حق نه قلب ظن - بهار جان نه برگ تن

بلائے میگسارها

بپر خشم و بنفشه هم - کشاده زلف خم به خم  
مکن خیال کیف دم - بنوش مے فزون نه کم

نه یک دو بار بارها

غلام تو چه که چشمه - برخش ناز زین بنه	تراست بخت روز به - به بخت آفرین وزه
کمان عشوه ساز زه - به تیغ غمزه آب ده	زهر و زلف پر گره - بدوش بر سنگن زره
دهند شهر یارها	که دل بجای شهروده
میان درع و جوشی - سفند یار و بهمنی	دو زلف اگر بهم زنی - یامین الیسر انگنی
حریف صد تهمتنی - چه جای ظل و دهنی	بشوه شیر او زنی - بغمزه رشک پیر زنی
خمار ذوالخمارها	بچشم مست بشکنی
بد نشین نشنستها - چه سود خیز و بستها	توئی کشا و بستها - درستی شکستها
بهر لبند و پستها - ز زلف کرده شنستها	حریف می پرستها - چه میروی چوستها
زامم اخت یارها	که می بری ز دستها
بهشت و کشت لانتد - شگوفه بے شمار و عد	صدقیه ازل ابد - گل ارغوان سبب سد
بهر آنچه بنگ در خود - ز دست دل همی برد	سهی قدان لاله خد - سمن بران سر و قد
که بند داین نگارها	چه باشد آن نگار خود
حدیث و حرن و گفتگو - نوای و نغمه های دبو	طریق جاده راه و کو - جهات سمت و طرف و بو
قدح پیاله چشم سبو - جباب آب موج و بو	هوا و خواہش آرزو - بہار و باغ و رنگ و بو
فزون تر از شمارها	یکبیت ذات و صفاد
حبیب ہر لبیب شد - انیس ہر حبیب شد	عزیز تا ادیب شد - عزیز ہر اربیب شد
بہر کجا خطیب شد - ز سامان شکیب شد	مقابل حبیب شد - رقیب عند لبیب شد
بنغمہ از ہزارها	یعنی مرزا حبیب شد تا آنی حریف و لفریب شد

# مرثیہ

<p>یا گمراہینہ کز ہر دوسو دار و جلا فیض جاری فضل باری بود پیر اسوا ہر علم کیمیا و سیمیا و رمییا باشد آغاز وے انجام تبدیش انتہا چشم او کر دے تماشا از شریا تا شری یا و را و اندرین وادی بنجار مصطفی منزل اولی فنا و منزل آخری بقا کرد از کار حلی تاثیر آہنگ صدی ز انجہ می گشت دور وے کرد ظاہر غذا صوفی صافی کش وے ما کد رضا صفا داستانش دوستان را دل را بد جانفزا کز جبین سانی شود چشم جہانے سرمہ سا بینوایان گشتہ از وے صاحب برگ نوا گرچہ برتبت خود سخت و ازین مہمان سرا</p>	<p>سینہ اش گنجینہ ستر خفی بود و جلی چشمہ ہائے علم ظاہر علم باطن ذات او طفل اجد خوان او باز کچھ طفلان شمر د طالبی کش بہر تعلیم اینچنین آمد بقر سراومی بود از کون مکان بالاسکان وادی صدق و صفارات پاکش را بہر پیرانش را کہ منزل از دوعالم دوریت پانہادہ ناقہ احرامیان کوئے او فی الحقیقت توت و ذکر الہی بود لیک تارک لذات بود و طالب دیدار حق آستانش راتان را دلشیں دلپند ہست سنگ سرمہ بنیش گزنگ درش بید لائز کردہ دلدار ہی و از اہل دل میسکان خوان فیضانش بود خلقے ہنوز</p>
--	--

بینوایے با نوا دے نیازے بانیا ز

بے ہمہ دبا ہمہ گرد خلا در درطا

## تاریخ وفات جناب مولانا عبدالوہاب صاحب مہرہ فرنگی علی

<p>گفتہ نایست گوید آنچه نے          این نوامی خیزد از ہر نای کے          از محبت نیست خالی ہیج شے          راز فروردین شنوا حوال دے          چارہ ہر در و آخر ہست کے          اشک خونین می تراؤ جے خے          نور رفت از دیدہ ہر جا ماندے          خون دل در جام باشد جے مے          رفتہ داز خود رفتہ ہر فرے ز پے          زندہ جاوید اصل شد بے          منزل صدق صفا را کردہ طے          ناقہ کرم تھیت کردہ پے          بود ظل مصطفیٰ حقاکہ دے          ۱۳۲۱ھ</p>	<p>شرح درد دل ز کلکم گوش کن          نالہاے وے ز راہ دیگرست          گر گداز و سنگ از انگشت بجاست          از زبان برگ گل و ز نوک خار          آتش عم جان و دل را پاک سوت          ہر بن موگشتہ چشم خون نشان          حال زار ماسیہ بختان بین          ساقی میخوارگان از بزم رفت          عبدوہاب اصل دل را پیشوا          قربت معبود حاصل کرد عبد          بود الحق خضر راہ اصطفنا          در رہ وادی سال حلتش          شد عزیز از عالم رویاندا</p>
--	---

## قطعہ تاریخ قرابادین رضائی مصنفہ حکیم محمد ہادی ضامان لکھنوی

<p>کہ کرد این نسخہ را تالیف با صدیق صد ترین          کہ از دے چون ابجد در مند از را بود تکین          سبق بردست زان ہفتان سابق و پیشین          قرابادین نوآمین بل الحق قابل تحسین          ۱۳۲۱ھ</p>	<p>طیب حاذقی ہادی رضانا می و نام آور          حکیم ابن حکیم ابن حکیم آ رہے بود ذاتش          حقش دست شفا داد و بعلم طب ید طولی          ز دے جہد شد این مصرع تاریخ تالیفش</p>
---	---

بقیه حصه کلام ابتدائی مُندرجه صفحہ ۳۳۴ سطر نمبر (۶)

بہ پیش حق اگر غمنا مہ ہجر تو بکشایم      نباشد فرصت پرستش بجز اہل عصیان را

بنادانی بسر کن اسے عزیز ایجا کہ می ترم  
فلک بردار و از دنیا بزودی ہوشمند را

خرابی ست زمین بوس آستانہ ما      مدام سیل حوادث بطوف خانہ ما  
براہ دور چسرمی کنی سفر زاہد      اگر تو کعبہ بجوئی بیسا بخانہ ما  
درین زمانہ نہ تنہا خراب ما، ستیم      کہ روزگار خراب ست در زمانہ ما

عزیز نقد دو عالم اگر چہ میخوایی  
بیا بگیر بر از زمین جزائہ ما

از لذت دنیا نہ برآمد ہوس ما      زمین شہد شدہ پا بگل آخر گس ما  
این رتبہ عالی شدہ حاصل با سیری      ہر خطہ کند حرج طواف نفس ما  
ما حسرتیان خلد نخواہیم بہ محشر      اول سخن وعدہ بود ملتہمس ما  
گردیدن و سوزیدن افتادن مردن      امونختہ پروانہ زخومے مگس ما  
این منزل شوار و ہمہست نشاط اند      بر غفلت این قافلہ نالہ جرس ما  
ما رشتہ امید رہائی بگستیم      حاجت زر تو نیست بچاک نفس ما  
تا گرم ز آشوب تنور فلکی ہست      شد کار جہان خام نہ پختہ ہوس ما  
از لذت امید وصال تو درین باغ      پیش از ہمہ مردن تم پیش رس ما

حال دل خود با تو گویم عنایار  
در خانہ ما باش بشو ہمنفس ما



بجای اشک نمی گیرم آب زمزم را حلاوتیست در آن کوچه زخمی غم را من و غم تو گذشتیم سوئے عالم تو اگر چه کون و مکان غرق شدیم غم نیست شکست خورده ز شخصیت دل که غمزه او کجاست انجن بیخمان کجاست کجا	بدل کعبه نسازم لباس ماتم ما که اتحاد بهم نیست زخم و مرهم را به بیخمان بسپردیم کس عالم را باستین کنیم زجه چشم پر غم را شکست طرف کلاه و شکست عالم را که صرف باده نایم دولت جم را
---	---

عزیز غم مخور و استیمن بدیده بنه

که گریه ات تو و بالا کند دو عالم را

دوست از هر گدا و شاه چون زر مرا جلوه جانان میترگشت بر بستر مرا دور باش ای خوشدلی آنست اندر مرا غنچه خلدم و لکاز دست طالع عاجم تشنگان را هر که آبی داو باید اجر آن زیر طوبی آتش حسن تو روشن ساختند کاره منصوبه پر کردند مخورست باز نیست آرامی بد زبان در موند عشق را ساغرستی گلان دیدند چون برشت من خانه خار خلدی هست ضنون اساقیش گوپای بندگی فترت نایم در برشت	می نشاند هر کس مانند گل بر سر مرا اتش ایمن نظر آمد بخاکستر مرا سر خوشی بگریز انیک هست در دهر مرا افکند بازم چو بگذار دکس بر سر مرا من بر ندان باده دادم حق و دگر مرا از شمیم او فقام سوخت بال پر مرا کردم هوش ابد ساقی بکیا غم مرا راحتی بهتر نمی باشد ز دور و سر مرا جام زهر آمیز بخشیدند از کوثر مرا سیر کوثر میسکنم چون میاید ساغر مرا می رساند کشتی مے تالب کوثر مرا
--	--

لوث دنیا هست و انگیر دور رهش عزیز

ورنه هر خار بیابان می شود رهبر مرا

<p>حسن تو تیز کند آتش موسائی را  سرد کاریت تو عاقل و سودائی را  می تواند که ازین لبحر رها ندما را  جاگزین است دل از شوق تو در دیده من  کیمیائی است نظر بر رخ جانان کردن  مطلب خویش بر آید همه از محنت خویش  خواه در کعبه روی خواه به بتخانه شوی  گریه سودے ند به بخت سیاه مارا  شهره در حلق چو عنقانه پذیرد همت</p>	<p>لعل تو جان دهد اعجاز میحائی را  مست وارد می تو شهری و صحرائی را  آنکه آموخت شنا ماهی دریائی را  بر سر راه بود خانه تماشائی را  صرف بیجا مکن این دولت بنیائی را  بگذرانم تن تنها شب تنهائی را  میتوان یافت بهر جابت هر جائی را  میتوان شست آب خطیسمائی را  نیک داند دل من گوشه تنهائی را</p>
<p>باش دیوانه غم پرستش فردا چه عمر بیز  باز پُرسے نبود مردم سودائی را</p>	
<p>دو عالم است به پیمان خراب اینجا  ز آفتاب قیامت چه باک زندان را  گویی بند و مترسان زوخ اس و اعظ  بجز مذاق نباشد غم جگر سوزان  حساب با ده پرستان بدل بود مهروم  نسیم گلشن عشق آه عاشقان باشد  هزار تشنه لب از تشنگی هلاک شدند</p>	<p>بموج هفت فلک دم زند حساب اینجا  که تا بخش حبسین ساید آفتاب اینجا  که چشم پوشی سائل بود عذاب اینجا  شراب می چکد از گریه کباب اینجا  حساب روز جزانیت در حساب اینجا  چو مرغ سدره زنده پر شود کباب اینجا  فلک نداد کی را صلاے آب اینجا</p>
<p>عزیز منزل دشوار پیش و بخیبری  شباب کن که بهانست در شباب اینجا</p>	

<p>به پهلویم کداین فحله رود مسکن است مشب نباشد خالی این مضمون رنگین از خابتن</p>	<p>که سویم شمع محفل هر زمان خشک است مشب سرت گرم کداین بگنیه را کشتن است مشب</p>
<p>نگاهم شد بچشم فتنه پر دازی دوچار مشب وگر بر عشوه پر دازیت چشم است یار مشب جواهر خانه اشکم که در عسک فرایم شد</p>	<p>نمیدانم چه خواهد کرد با من روزگار مشب تا شاه است محو گردش لیل و نهار مشب بطوفان داد و در یک لحظه چشم نظار مشب</p>
<p>بنام ایند چه لذت میسر چشم که کیساعت نگاه من غمی گردد جدا از روی یار مشب</p>	
<p>بجوم عرش نشینان بر آستانه کیت بهشت رنگ پریده ز باغ صنع که هست بند بلبل خید ادرین چمن دل را عنان باد بهاری بطف دست که هست شده است بزم جهان مست باده وحدت تام صفحه هستی مرقع رنگین است</p>	<p>حریم هفت فلک در طواف خانه کیت سقر زبانه از آه عاشقت از کیت جهان پر خس و خاشاک آفتاب کیت سمند باد صبا زیر تازیانه کیت نوائے بانگ انا الحق مکر ترانه کیت بحیر تیم که دنیا نگار خانه کیت</p>
<p>عزیز هست ز مدت بخواب شیرین مست بحیر تیم که در لذت فسانه کیت</p>	
<p>دلم آماده بسو داشته زنجیر کجاست فرض کردم که باه دو جهان از سویم موبویم شده انگاز مفرگان کس اهل تقوی همه رلاف و گزاف اندمبه</p>	<p>جامم از هجر تنگ آمده شمشیر کجاست در دل سخت تو ام طاقت تاثیر کجاست مرهم چاره کجا بنجیتم تدبیر کجاست یار بیان دشمن دین بت شرار کجاست</p>
<p>جمله سامان شب وصل هیاست عزیز مرد بخت کجا یاری تقدیر کجاست</p>	

هوای میگذرد باز در سراققا دست  
 مرا ساله آنجا بنجر افتاد است  
 که هوش بر دوز محفل که با ده خواران را  
 کسے که افسر شاه ہی گران شدے برے  
 مدد مدد که بمیدان کارزار سرا  
 خراب ابروے آن بت همین محرابست  
 نبرده اند درون عتسرت هنوز مرا  
 که آمدتہ و بالانود میسکده را  
 چگونہ طائر دل بال شوق بکشاید

که هر پیاله مقابل بکوثر افتاد است  
 که هر قدم که نظر میکنم سراققا دست  
 صراحی از بغل از دست سیاغراققا دست  
 هزار توده کنون خاک بر سراققا دست  
 قویست شمشیر از دست خنجر افتاد است  
 که کعبه بخود و واعظ از ممبر افتاد است  
 بهشت سوخت ملاطم بکوثر افتاد است  
 که خم سر خم و ساغر بساغر افتاد است  
 دران مقام که جبریل را پراققا دست

بد عن نیرگو گر چه بود غرق گناه  
 که من مشاهده کردم بکوثر افتاد است

دران مقام مراره شکل افتاد است  
 همین دلم نہ بسوے تو مائل افتاد است  
 چگونہ صلح نہ گردو که بعد مدتسا  
 زبان شمع ندانم چه بر ملا گوید  
 بہین چه خیره سرست آسمان در میدان  
 فغان کہ قافلہ بگذشت دن سرا سیمہ

که محل فلک از دیر در گل افتاد است  
 که شور عشق تو منزل منزل افتاد است  
 میان دلبر و ماد میان دل افتاد است  
 ہزار مرتبہ آتش محفل افتاد است  
 پے مقابلہ از من مقابل افتاد است  
 کہ چرخ راہ زن پائے گل افتاد است

ز سنگسار جفای فلک عزیز مرا  
 ہزار رخنہ بیک خانہ دل افتاد است

ہر تختہ مینلان فرش برہنہ پائیت  
 ہر نیش غم بسینہ مفتاح دکشائیت  
 سرگشتہ جنون را ہر خار خضر را ہست  
 ہر غنچہ باد ہانے در حمد صانع ہست  
 این مونسیدی ما خضر رہ فنا ہست  
 پیرا ہم نہ زبید عریا نیم سازد  
 ہر کشتی کہ شد غرق روزی ما ہیانت  
 طوفان اگر چه خیزد از بحر غم چہ پروا  
 در بوتہ محبت از آتش غم عشق  
 وحدت زن و گذر کن از راہ کثرت ایدل  
 وحشت کشد عنانم از گم رہی چہ باکم  
 از شربت وصال و زلزلت فراق

ہر آبلہ تہہ پا جام جهان منسائیت  
 ہر داغ عشق در دل جام جهان نائیت  
 آوارہ طلب را ہر رگ رہنمائیت  
 ہر سبزہ باز بانے در مدح کبر یائیت  
 دین عمر پیش رفتہ گوئی کہ پیشوائیت  
 ہر جامہ راتنے ہست ہر جسم اننائیت  
 اگر داب ہر محیطے گردندہ آسائیت  
 کشتی بے روان کن ساقی جو باخدا ئیت  
 دل را گداز کردن بہتر ز کیمیائیت  
 کین دارد ستگیر و منصور رہنمائیت  
 ہر خار این بیسا بان انگشت رہنمائیت  
 ہر زخم را نمک ہست ہر درد را دوا ئیت

از لطف کن نگاہے سوے عزیز عمکین  
 تو پادشاہ حسنی او بکیں و گدا ئیت

دل نشہ ہستے پائے ما ہستے ہاست  
 شور عند لیبان ست موسم گل تانت  
 از فلک شدن ممنون کے شود ازین مخزون  
 ہر رگم چہ ز نار ست در وان صنم کار ست  
 شورش خزان آمد موسم گلستان شد

منزل عدم دور ست فرہ بلند و پستی ہاست  
 عالم شباب آمد عہدے پرستی ہاست  
 ہمت دست عالی گو کہ تنگدستی ہاست  
 برہمن بھرت ہست انجہ بت پرستی ہاست  
 عالم جوانی رفت عہد حق پرستی ہاست

شعر ہائے مستی خیراے عزیز کن موزون  
 ذکر ہسم بشوخی ہست طبع ہم ہستی ہاست

<p>نوید تازه رسید و غنیم کن باقیست شب وصال گذشت آرزو من باقیست کجاست تیشه که تا کوه غنیم ز بن بکنم اجل نشسته سبب الین زبان بلکنت هست کدام فتنه که از دهر بر سرم نگذشت</p>	<p>بہا را آمد و ہم خار در چین باقیست فسانہ با ہمہ آخر شد و سخن باقیست مہوز قوت بازوے کوه کن باقیست فغان کہ درد دل من حیرت سخن باقیست مگرفتادن این گنبد کن باقیست</p>
<p>عزیز صبح دید است یار بتیاب است تمام شد ہمہ مطلب و لے سخن باقیست</p>	
<p>گلهای گلستان ارم خار خس اوست آن مرغ کہ گردید گرفتار ہواش از شورش در یایے فنا ترس کہ جوش آن تا فلک سالار کہ است کہ امروز</p>	<p>لذات دو عالم مثر نیم رس اوست طاؤس فلک مست بطون قفس اوست سیلیست کہ گلزار جهان روس اوست ہر قافلہ رہر و بصدایے جس اوست</p>
<p>ہر دم کہ عن یس از تو کند بوسہ تمنا شیرینی دشنام چشیدن ہوس اوست</p>	
<p>مخروش اے کلیم ز سوز و گداز عشق مرہم تراش عشق مرادید چون عزیز</p>	<p>خاموش کاین نتیجہ برق نگاہ اوست گفت این غریب خمی تیغ نگاہ اوست</p>
<p>از روے یار بوسہ بدون نزاع ماست شوخی رقص بہت طپیدن بزیر تیغ نہ ہر کہ گر یہ کند روز و شب چو یعقوب ست گزیر نیست ز جور ملک بہ نظر لومان پُر است عالم ہستی چنان ز حال او</p>	<p>این جنگ زرگریست سخن خراع ماست آواز خنجر تو شنیدن سماع ماست نہ ہر کہ صبر تو ان کرد چو ایوب است کہ چاہ در حق یوسف کنار یعقوب است کہ ہر طن کہ نظر بہتے محبوب است</p>

<p>اگر بدل گذری آری آشیان تو هست          همین سپهر نه تنها از بندگان تو هست          زلال تشنگی اهل مست کوثر است          شکست شیشه همانا زریان پیرمغان است          رواندار که از غصه بشکند دل ما          زور و دواغ چه آئین بخویش بستی دل          بگو جرس دل نالان کیشی آحسر</p>	<p>دگر بجان بکنی میل هم ز آن تو هست          جهان بهر چه بود و جهان ز آن تو هست          به ساز مسر که کر بلا جان تو هست          مرا چه گردل من بشکنی کز آن تو هست          که این فسرده گل آخزر بوستان تو هست          خیال یار که امروز میمان تو هست          که کاروان همه بیتیاب از فغان تو هست</p>
---	--

چگونه زنده ماندی بگو عزیز که شب  
 به پهلوی دگران بود آنکه جان تو هست

<p>این صبح سرشیده بگردون غبار کیست          اے آسمان ز بجز رتبه حال زار کیست          نازک تر از خیال من اندام نازک          ناصح مکن ز ترک جنونم نصیحتی</p>	<p>دین شام تیره و دودل بیقرار کیست          شکر مکن که یار که اندر کنار کیست          بار یک تر ز موی کمر جسم زار کیست          دیوانگیست بر سر دل اختیار کیست</p>
--	--

زاهد بکعبه رفت و به بخانه شد عزیز  
 بر کرده تضا و قدر اختیاری کیست

<p>خدا چو طرح محیط جمال جانان رخت          دو شیشه بود متاع شراب نجان عشق          ز فرق تا بقدم از بهار بر نریاست          بهر کجا خفته در میان عالم بود</p>	<p>باستحان نهم اول از و کعبان رخت          یکے بکوه و دگر بر سر بیابان رخت          بهر کجا که ز دم دست گل بهرمان رخت          زمانه برود و بر راه بر نه پایان رخت</p>
---	--

عزیز و ادجیات ابد جهانے را  
 که چشمه چشمه ز گفتار آب حیوان رخت

مشکوٰۃ

گلگشت کشمیر جنت نظیر

موسے

از معنایان

۴۱۲۸۰

لا جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نوٹ :- مختصر تاریخ کشمیر و دیگر تشریحات بعد صفحہ آخر۔

نماید کرم شب تاب آتش طور  
ہمین موسیٰ ہمین وادی ہمین طور

بنام آنکہ در راہ دے از دور  
کلیم اللہ چہ دل بستہ بر طور



کلیم آواره گرد سزاینگش  
 ز هر نفسی که دارد جلوه در راه  
 که آر دمرب همت توان راند  
 دو عالم نقش نعلینی برایش  
 بهشت و کوشرا اندر چشم جو یا  
 پس اے رهرو از منزل که دورست  
 چو خارستان این ره را کنی طے  
 شوی راهی چو خضار در سیاه  
 ره بار یک این خوابیده راهت  
 ز خود رفتن بود سار ره انجام  
 خلیل اسباب آتش گر برانی  
 ره دشوار و سخت و سنگلاخ است  
 بمر خضرا زین دادی گذر نیست  
 گذشتن هست از ان دشوار شکل  
 جد این راه از دنیا دین است  
 درین دادی بسے از رهنمانند  
 بتاراج دل و دین در کمین اند  
 تو سر گرم روار و باش می پوی  
 بر و فرمان ره دار می این راه  
 شریعت را بر او مرجع بر آمد  
 ازین منسج بر آمد آب جو با

تنگ  
 تنگ  
 تنگ

خضر کم کرده راه پائے لنگش  
 رسد در گوشه اتنی انا الله  
 که روح الله هم در نیمه ره ماند  
 فلک یک گرد با وعصه گاهش  
 سراب راه و خوابے هست گویا  
 بهشتے آن سو حور و قصورست  
 بیینی فر فر دین پس از دے  
 نماید در سیاه ماه و ماهی  
 نهان از دیده چون تار گاهت  
 گذشتن از دو عالم اولین کام  
 کند آتش بر اهت گل نشانی  
 برون زین چار کونج و بهت کانت  
 بیائے دل ز گامے بیشتر نیست  
 ولے آسان توان رفت از ره دل  
 صراط مستقیم است این است  
 که هر دم رهروان را هم عنانند  
 گئے در ایسر و گے در میمن اند  
 پناه از پیر و ان مسطقی جوے  
 بهر خاتم پنجم بران خواه  
 طریقت را در او منبع بر آمد  
 که داد آن آب جو با آب رو با

طریقت با شریعت چون قرین است  
 سلاسل بهر کیے زان سلسبیل است  
 بیایم رهرو آشنه لب بشتاب  
 و روت گرفتد بر طرف روتی  
 درود است آنچه آمد ز او این راه  
 درود الحق سرود و دنوا است  
 باین آهنگ شو هر دم حدی ان  
 بنام آنکه راهش سنگ لایح است  
 بدل نزدیک باشد این ره دور  
 تجلی می کند آتش ز هر سنگ  
 اگر مهرست و گره ماه شب افروز  
 درین راهت سالک راز اندوه  
 کسے کان سوعے کفر و دین کند سیر  
 اگر داری سر این راه و شوار  
 سبک روحانه باید زین چمن نیت  
 درین ره جای محل دل توان بست  
 نهان از دیده این خوابیدر است  
 ز چشم مردمان این ره نهانست  
 نهادن سر بزان اولین کام  
 بیاساتی بیایم سیر  
 بیک پچانته دست من کبیر

همانا مجمع البحرین این است  
 کز ان سیرانی ابن السبیل است  
 که بی آبے کندت سیر و میراب  
 روا باشد که بفرستی در دوسے  
 درود است آنچه از او را این راه  
 حصر صاگر باهنگ حجاز است  
 بره شوق آنکه ناقه می ران  
 دے بیرون ازین پیونده کلخ است  
 غلط کرد این که موسی رفت بر طور  
 تسلی می دهد حنش بهر رنگ  
 بود سرگشته راهش شب و روز  
 چو تار سجد و امن زیر صد کوه  
 بود سنگ رهش گر کعبه و درویر  
 ز دنیا دل بجایے توشه بردار  
 چو شنم هر که رفت از خویشتن رفت  
 جرس از ناله بر محل توان بست  
 سر این رشته با تار نگا هست  
 سر این رشته باموے میانست  
 فنا فی اللہ گشتن آخرین جام  
 توے پیمیا شو و ما راه پیمای  
 که پامی لغزوم در راه کشمیر

## بیان باریکی راه کوه بانه فلک ساو طی منازل و مراحل چون نیم صبا

کزان ره رفته برگره دون سجا  
 که دارین ست زیر سایه او  
 که از داری معلق چون رسن هست  
 توان چون خامه ره فتن بیک پا  
 تو پنداری که مو در چشمش افتاد  
 بزیر پا بود خط کهن پا  
 در او در مانده ره پیاگس وار  
 خود از نخت سکندر بود برگشت  
 جوان گرهست ره بر دیر گرد  
 که نارد روزگار از دوی گذشتن

رفت دریا سے جھینکا و جھورا ازان ۱۲

خصوصا دار کوه چسرخ فرسا  
 نزار و سج دار سے پایہ او  
 رہ بیچان چو مارے حلقہ زن هست  
 رہے پیچیدہ تر از خط ترسا  
 برین رہ دیدہ ہر رہ رو کہ بکشاو  
 زبس باریکی این رہ نیست پیدا  
 تنیدہ عنکبوتے گوئی تار  
 کسے را خضر ہم گر را ہر گشت  
 زبس در طے این رہ دیر گرد  
 بود بہتر ازین رہ باز گشتن

ستا بم جانب دریائے جھینکا  
 روان حکمش بہر بجزیت چون آب  
 کہ تخال لب این بحر کوه است  
 ز شورش میشود گوش ملک کر  
 کہ با این شور دار و آب شیرین  
 کشیدہ ہچو مدے بر سر آب  
 در او آونختہ امانہ محکم  
 معلق عنکبوتے بود در تار  
 تدر وافتاد اندر چنگل باز

۷

ز سر پا کردہ اکنون قطره آسا  
 چہ دریا آبر و سے ملک پنجاب  
 تن از تپ لرزہ موجش تنوہ است  
 ز موجش بہت دامان فلک تر  
 ولے لب تشنگان را حیرت این  
 بردیش رہمانے تاب در تاب  
 سبد دارے رہنا بستہ با ہم  
 و گر تشبیہ با بگذار و پندار  
 نشتم اندر و با مرگ امبار

رسن باز آنه گوی از دوسه بودم  
 ازین دریا چو بگذشتی بهار است  
 بهار لاله دگل ویدنی هست  
 چهارین گلزمین نیزنگ خیزد  
 ز هر کس قطع این منزل نیاید  
 بهر سنگی چشم کوه کن بین  
 ز مجنون کن طلب روشن نگاه  
 بنازم بر جمال شعله رویان  
 بدین هر کی سر چشمه نور  
 خصوصاً چون بروی چاه آیند  
 بهم در آب بازی می ستیزند  
 دهند از نرگس جادوسه ابرو  
 روان هر سو بسوسه آب بردوش  
 قدم در ره زبان در گفتگوها  
 بشوخی در تگاپو جستجو  
 نگبان سبوسه هست اگر دل  
 چون شوریده بختی را که دیده  
 برد هر کس گلزمین باغ باخویش  
 بحسرت هر گله را دیده رستم  
 روان چون شد از بنجامحل من  
 چه گویم اوج کوه بانسل را

وگرنه دست از جان شسته بودم  
 بهر جانب که بینی سز زار است  
 ز باغ حسن هم گلچینی هست  
 گهر از بحر و غسل از سنگ خیزد  
 که پاه از تیشه فر باد باید  
 که هست آئینه در نقش شیرین  
 کند تا خیمه لیسلیه سیا ہے  
 که هر یک بود همچون برق پویان  
 وزان سر چشمه با و چشم بدور  
 برج دلو همچون ماه آیند  
 که خون عاشقان چون آب ریزند  
 برات عاشقان بر شاخ آهو  
 بود گویا محیط حسن در جوش  
 سبوسه بر سر دل در سبوسه  
 تلخ و پامی و نه غلط سبوسه  
 نمیدان پاس دلما نیز غافل  
 که مانند تشنه بر دریا رسیده  
 و لے من رنم و بر دم دل ریش  
 هزار افسوس گل ناچیده رستم  
 بخاک با نهل شد منزل من  
 چرا گاه بود جدی حمل را

<p>بمکب همخان بخت جوان گشت      که شوق پیرنچسپالم جوان کرد      که کرد از غصه و غم فارغ البسال      به پیری می کند آری جوانی      نباشد منت آبی ز بختش      رهش بین بر میان نارین است      کو اکب باشد آزا جوهر تیغ      کند غیش مباد این دوراچار      هیچ عنکبوتش آسمان است      که دارد پیسره عامه بر سر      نمد پوشی بزرگ حق نشسته      که تسبیح ملائک را شنیدم      سپهرش برده و کرده مه نو      شرابے ده که رنجوریم و رنجور      بنالم تا باین مناجات</p>	<p>ازینجا مرکم تحت روان گشت      جوانی در سخن رانی توان کرد      خوش آب هواے پیرنچسپال      بود کارش بدے هم گل نشانی      شود خنله که سبز از آب تغیش      امام سبزه کسار این است      سردار کوه      لولے رفعتش را پرچم از میخ      دو کون اساده زیر شمشیر گنکار      ره موران راهش کمکشان است      برین کوه است قائم چرخ خضر      نه ابرست این بفرش گل بسته      تعالی شانہ جائے رسیدم      فلکندہ نش اسپم در روارو      بیاساتی که می آیم از دور      بیابنا بمن راه خرابات</p>
---	---

مناجات بدگاه الهی بانواع رسالت نیاهی رسیدن بکعبه حبه نظر

<p>بدل داغے بزرگ لاله ام ده      که گردد داغ از دگر باغ و دروغ      گل افشان تر ز چشم خون افشان کن      رنخے ده صد خیابان زعفران زار</p>	<p>خداوند افر در ناله ام ده      بچندان دلکشایغے ازان داغ      مسلم را رشک تلخ ارغوان کن      دلے ده صد بیابان خار در بار</p>
--	---

دلے دہ خستہ تیغ ملامت  
 دلے کان سینہ را ہر دم خراشد  
 دلے دانا و چشمے نیز بینا  
 سرشکے وہ کہ گل از گل و ماند  
 فغانے وہ بد رو عشق اثر زاد  
 بیانم را بلند آوازہ گردان  
 آئی جذبہ خواہم با فغان  
 فغانم ساز بزم بلبلے بہ  
 بہ مرغ نغمہ سنجم مقفس کن  
 گل از تو بلبل از تو گلشن از تو  
 تھی نچنانہ دستم کن از مل  
 چگویم گل بجیب و دامنم کن  
 چہنسا رفت جیب و دامنم کن  
 قد بے سایہ بین و پایہ او  
 اگر گل ہست دار و رنگے از مے  
 دل و جان باغ باغ از یاد او ہست  
 بگل مستم کہ دار و رنگ و پوشش  
 خوشا چشمے کہ گر خوابیدہ باشد  
 خوشا باغے کہ باشد او بہارش  
 خوشا سنگے کہ دار و نقش پایش  
 خوشا کشمیر کور شک چین ہست

نمک پروردہ شور قیامت  
 خراشش نالہ از خود تراشد  
 صفائی سینہ چون طور سینا  
 نہال الفت در دل نشاند  
 کہ گر گل بشنو آید بفسر باد  
 روانم را بمعنی تازہ گردان  
 کہ گل از شاخم آید خود بدامان  
 شکم شبنم برگ گلے بہ  
 بیاد صبح گامم ہمنفس کن  
 ترا پیوستہ می خواہم من از تو  
 چمن خالی و دامنم پر از گل  
 بل از نعت محمد گلشنم کن  
 ز نعت مصطفیٰ خود گلشنم کن  
 کہ گوین ست زیر سایہ او  
 و گر بلبل زند آہنگے از مے  
 نفس گلستہ بند رنگ و بو ہست  
 صبارا بندہ ام کا یذکر کوشش  
 جمال دلربایش دیدہ باشد  
 خوشا داغے کہ ہست از لالہ زارش  
 کند حالے کہ خالی بہت جایش  
 ز موشش روکش چین سخن ہست

چو ہستم از ہواے ہندوگیر  
 بکشیرم الہی زود تر بر  
 بحسد اشدرہ کشمیر شد طے  
 سخن کو تہ چو آن رہ را بریدم  
 نسیم بہر استقبال آمد  
 سپردہ راہ عنخواری پرشم  
 لب جو پایے من از شوق بوسید  
 اعزاز شادمان و بادل شاد  
 روان صد چشمہ اینجا ہست از رنگ  
 نگہ ہا چون بیک دیگر طرف شد  
 عزیزان داد مہمانے بردادند  
 نبود از دعوت ایشان گریزم  
 خوشا بختے کہ شد منزل در اینجا  
 کباب گرم و نان نرم و حلوا  
 ہوائے سرد و آب سرد خوردیم  
 شراب محض ال فرود و دل فروز  
 شرابے کان برادر دگر از برد  
 شرابے کان بہر مشرب مباحث  
 شرابے کش بود نام دگر چائے  
 بکشت چون بہشتی بام کردیم  
 شباشب گشت کشتی جادہ پیما

بسر دارم سر گلگشت کشمیر

کہ جائے بلبل اندر باغ خوشتر

کہ آمد اردے و شد موتم دے

کنار چشمہ اچھول رسیدم

گل و نسیم از دہن بال آمد

ز ہر سو گفت خیرے خیرتدم

صبا آمد بگر و بگر و دید

پذیرہ گشتہ تا اسلام آباد

بود ہر سنگ گوئی منسج گنگ

شکایتہائے عمرے بر طرف شد

بہمان خانہ خوانے نہادند

کہ دانستند مہمانے عزیزم

خوشا نزلے کہ شد نازل در اینجا

نہ حلوا بلکہ بہ از من و سلوا

شراب سسج تر از در خوردیم

شراب عنم گداز و کاہلی سوز

کند بازار سراگر میشس سرد

چراغ شام و خورشید صباخت

وز و بنیاد تقوے ہست بر جائے

بکشتی شام دے در جام کردیم

بکشتی ہر کیے شد بادہ پیما

بہشتی چون بہشت آن روز

بہ

سحر چون گشت چشم از مهر روشن  
 رسیدم شیر کدو بنگاه میسران  
 به ریابود ماهی موج در موج  
 درون آب ماهی زار دیدم  
 کشادم دست کا ندام در شصت  
 خبیر دادند از احکام شاه  
 که پیشین ماه راج از ملک لاهوت  
 بسایه گیر باید ره گرفتن  
 پس از مرگ آنکه گیر شکل فرخ  
 سخن کوته ز ماهی دست شستم  
 مگر صیدے بدام از راه افتد  
 که اینجا جلوه گاه مهر و ماه است x  
 زهر بر جعبه عیان مه پیکر استند  
 نگه دزدین هنگام نظر آره  
 دو سو خوبان منتظر جگزیده  
 کنار آب هر یک جانموده  
 سراسر پاک مشرب پاکبازانند  
 بله کشمیر جائے پاکبازیت  
 زیارت گاه جمع راست کشتی است  
 سراسر گوشه گیرند اهل کشمیر  
 طریقت مشربان دور ایام

یعنی یک بهار از جگله بنگاه افتد

سواد شهر شد از دور روشن  
 که باشد جائے شیر شیر گیسران  
 بساحل کبک و تیهو فوج در فوج  
 هوارا پُر ز ماهی خوار دیدم  
 که ناگه شصت فهم دل رفت از دست  
 که باشد صید ماهی از من ماهی  
 بسان ماه منزل کرده در جوت  
 بود مسایه گرفتن مه گرفتن  
 بود شرح باین متن سخن  
 ز دارد گیر شاهی باز رستم  
 اگر ماهی نیست ماه افتد  
 بره هر خبیره دام نگاه است  
 بهر درجه نمان خوش گوهر استند  
 گریبان مژده میکر و پارہ  
 بسان مردک در هر دو دیده  
 عجب تر اینکه دامن تر نبوده  
 نزد بر پاکبازی گریبانزند  
 که هر یک جامه بے شستن نالیت  
 مقام ریشیان سینه ریش است  
 دله در گوشه گیر بهاجانگیر  
 سحر که آفتاب آشام چون شام



<p>تصوف مشربان صوف پوشند  ہمہ ناخوردہ می سرشار و مست  طریقت با شریعت دین ایشان  مزارے ہست در ہر مزارے  چہ سرا و قف خاک آتانت  ارادت مند پیرے ہر جوانے  نہ تنہا ہست بلبل صاحب قال  نمی گنجد زمستی غنچہ در پوست  نماید خوشتر از سرخی ذرردی  گل و نسرن کہ نقش دلپندست  بر دے بزمہ سنبل در نمازست  زمستی بلبلان و تیل و قال اند  اگر از حال جوئی حال اینست</p>	<p>ز صوفی مشرب بہا صاف نوشند  صراحی و عنبل نے جام در دست  بود آئینہ تر آئین ایشان  زیارت گاہ ہزار و ہزارے  کہ ہر جا آستان راتانت  قدر انداز تیر ہر کمانے  کہ دار و ہر نہالے رنگے از حال  دریدن خر قہ خرق عادت اوست  بروے در درنگ سہروردی  مگر گلستہ بند نقش بندست  مرید حضرت کیسودراز است  درختان سر بسوز و جد حال اند  وگرا از قال گوئی قال اینست</p>
--	--

### ذکر جامع کشمیر و خانقاہ حضرت امیر کبیر قدس سرہ

<p>اگر در مسجد جامع درائی  عیان شان حق از کا شانہ او  زہے مسجد زہے محراب و منبر  دو کونش چہ سکہ آستانست  ستونہا کاندرو برپا بہ مینی  شمارش سہ صد و انہین و ہفتاد</p>	<p>بادج پایہ طالع بر آئی  چو صاحب خانہ الحق خانہ او  تعالے شانہ اللہ اکبر  ہانا کعبہ ہفت آسمانست  حریف سدرہ و طوبیٰ بہ مینی  ببلغ دین بجائے سرو شمشاد  مسجد جامع</p>
--	--

<p>که باشد چار سو آواز ه او و لے غزبیش خاص شهر بار است که خستقے جبه فرسائے در اوست نباشد راه در دے بے صوبت فلک را نیست ره بے خلق نعلیک که از سلطان سکندریا دگار است نه سنگ آئینه اسکندری هست</p>	<p>بودن چار تا در و آزه او زهر در شهریان را حکم بار است معلے خانقا ہے ہمسراوست ز بس انبوه مردم پنج نوبت ملک را بر لب اینجا هست لبیک خود این تعمیر با آئینہ دار است زہر سنگے عیان صیقل گری هست</p>
--	---

### ذکر کوہ ماران و ارک و فضیل آن

<p>کہ اکنون جائے مورانت و ماران کرمسم بر کردار دزخارہ کہ جائے سیر ہر سبارہ هست محل الامن فی باس شدیدست کرورونہ لک از مخزن فرستاد</p>	<p>مقام شهر یاران کوہ ماران نفرش بارہ چون گوشوارہ تعالے السدچہ عالی بارہ هست جدید و کسنہ محکم چون حدیدست شہے کان اولین بنیاد ہنساد</p>
--	--

### وصف تیرمی نگر و آراء السلطنت کشر

<p>سخن بز خویش بالہ چون چمنہا بود ہر خانہ زیر سایہ تاک بپایے خود رود گل خانہ خانہ بود ہر خانہ را خانہ باغے جنان در ہر مکان ما و اگر نترہ</p>	<p>اگر از حشر می را نم سخنہا درین شہر فرج بخش و فرخاک ہر بامے زند لبیل ترانہ ہر بزمے ز گل روشن چرخے ہر کشتی بہشتی جا گرفتہ</p>
--	--

بود در حسن و خوبی طاق این شهر  
 دیگر با شهر و لیک این شهر یارست  
 چو بلبل صد هزار او را هوادار  
 بر اے حسن و خوبی جلے نازست  
 عماره شاعر سامانی العهد  
 چه جائے این و آن ما و شما هست  
 ہر آنچه آن میرزا حیدر نوشته  
 دلیل خویش تمسیر خوبی  
 دلے چشم بد گردون دوش  
 گئے شد تارا را از ترک تار  
 بعهد زو بجو بر باد رفته  
 نہ ہیچ از شهر غیر از شہرہ ماند  
 نہ کوئے ماندہ و نہ ہیچ کاخے  
 گئے از بوہن دار المحن گشت  
 زمین در جنبش آید چون بزلال  
 گئے کرد آب بر باد و خرابش  
 رسد از چشم زخم اکثر گزندش  
 ہنوز از تازگیہاے خدا داد  
 بہر سولالہ زار و سبزہ زار است  
 ز بس شور صدائے خندہ گل  
 دو عالم یک گل رعنائے باغش

کہ باشد شہرہ آفاق این شهر  
 حصار پائے تختش کوہ سارست  
 ثنا خوان چون عزیزش بودہ بسیار  
 یکے از بندگان او ایازست  
 سخن اردو بوضو صفتش بہتر از شہد  
 کہ خود او خود نما و خود ستا هست  
 بساطی بود کان شد در نوشته  
 کہ خوبی خود بود تصحیف خوبی  
 کند پیوستہ از گردش زبوش  
 کہ نے پوش بجاماند نہ یک تار  
 ز بس برباد رفت از یاد رفتہ  
 نہ خرما ماند و نہ خرمرہ ماند  
 نہ شوئے ماندہ و نہ ہیچ شانے  
 چمن پر از خس و خار دمن گشت  
 فلک بر خویش میزند در آن حال  
 گئے آتش فتاد و برد آتش  
 کہ سوزد خانہا ہچون سپندش  
 بود ہر گلزمینے نہ بہت آباد  
 کہ داغستان ملک سبز و راست  
 کسے می نشنود فریاد بلبل  
 ارم گم کردہ خود را در سر اغش

جهان را دیر ناکس آبر و داد  
 ز بس گهرانی خاک این گلستان  
 چه دور از خوبی این حسن آباد  
 پس از سبزه زار عید گاهش  
 ز جوش ز گس گلخانه خرم  
 بر دهر کس بسود از عفرانش  
 بشویش گشته کوه قاف سیار  
 بهر جانب که بینی سبزه زار است  
 کشیده لاله و گل سر با فلاک  
 خزاننش را بهار دیگر آمد  
 هوار ابوسه صندل هست در مار  
 بزنگی عشرت انگیز این چمن هست  
 بود بزم مغنی گلشن راز  
 بهر سو فرشی از بیجا ده سنگر  
 بود دامان خاکش پاک از خاک  
 چنان نشو و نما اندر تلاشست  
 نباشد کس درین گلزار بیخار  
 تراش کلک یا قوتی بهر خس  
 زمین صید گاهش ز زاب است  
 بهر مرغ دار و دخت طاوس  
 هزار و یکبار و تیهوسا و سازنگ

گر کسی گوش بر آواز سبزه گل  
 در بستان خراب حبه سحر  
 چه طرب صد لسان راه چسبک  
 بخانه پادشاه بستانک و زان  
 تورا آینه تک بر لب او داد  
 تو ای سبزه گل با یک خاودار و

جهان را شاله مارش رنگ بوداد  
 نمی جنبند ز جانتخت سلیمان  
 گر آید دیو بر گردد پر یزاد  
 ز مرغوی سبزه باشد خاک راهش  
 بود چشم و چسراغ هر دو عالم  
 بزرگ گیرند در مهند و تانش  
 که میگردد بگردش آسمان وار  
 بهشتی در زمره گون چهار سیت  
 جنون کوتاگر بیابان کند چاک  
 چمن گوی دکان زرگر آمد  
 ازان در شهر گردد ناله مار  
 که مرغ باب زن هم نغمه زن هست  
 گل تر می دهد از شاخ آواز  
 بهشته سر بصر ادا ده سنگر  
 غبارش بو گل آن نیز نناک  
 که هر دم خامه محتاج تراشست  
 که دستش در خط گلزار  
 سواد خط ریجانی بهر کس  
 وزان یک مرغ زرین آفتاب است  
 بود هر مرغزاره تخت طاوس  
 هم او هم نوا هم هم آهنگ

نیک تر از آن خاک سبزه گل  
 بود که در دکان زرگر آمد

ندارد با عنایتش زمان در و بند  
 که در دو سبزه خواهد از سبزه فرسند  
 ز بس از یک دیگر خوشتر است  
 صخره از صخره بزرگ را با بد  
 دست عشق و نام حرم کمال  
 گل از سبزه گل با یک خاودار و

# در طراوت اشجار و خلاوت اثمار

درختان همچو بستان سبز بختان  
 ز نار و نارون تاسر و ششاد  
 چنان شان مادرست و دایه کوثر  
 تکلم شان به تحسیر یک اشاره  
 بطف علی خورده از جوئے عمل شیر  
 خوشا بادام کز و حشم بد دور  
 بصید دل بود بادام بادام <sup>خال</sup>  
 بیار او صاف سبیش از سخن گو  
 رسد از سره اش هر دم در دوسه  
 ز بس دارد لطافت در سرشت او  
 بانگشت اشاره جانب سیب  
 بر روش زرد روش سیم خامست  
 ز تو تش جان شیرین را بود قوت  
 ز روش چشم زخم انگبین دور  
 سیاهش هست خال چهره باغ  
 اتارش حقه یا قوت باشد  
 ز نیرنگیش خود هم رنگ بازو  
 حریت آب دندان بهر قند او  
 بین یک خرمن از اختر یک برج

نه تنها سبز بختان سبز بختان  
 نو آیین - نوجوان - نوخیز و نو زاد  
 ارم شان عمته و طوبی برادر  
 خود ایشان کودک و خود گاهواره  
 شکر بار آورده هر گوشه و پیر  
 سیه کرده بر چشم طمع حور  
 که چسبند در ره مادام مادام <sup>محو</sup>  
 همین میدان همین چوگان همین گو  
 مثل باشد که سببی و سجودے  
 ره بوده گوے از سیب بهشت او  
 نمایان میشود آثار آسب  
 تو انگر آن کش این دولت بکامست  
 جوان از خوردن او پیر فر قوت  
 که این شان حقیقت آن شان ز نور  
 سپیدش نور چشم ز گسین باغ  
 بهمانا قوت افزا قوت باشد  
 گهر درشت گیرد کحل سازد  
 کند بر ریش با بارش خنداو  
 بین یک معدن از گوهر یک برج

<p>کنم انشا بوصف ناشپاتی عنب نتوان رسید به بنجاب بود هم چنگلی با گلبنانش لب خوبان که دار داین شکر خند زبان در وصف آلب که بالود</p>	<p>درق در دست من گردن سانی که باشد در میان حائل سر آب که رنگین شد ز خون گل بنانش بشفتا لوگر بگرفت پیوند سخن شد همچو اولدت آلود</p>
<p>گلبنان قدم حضرت بلبل شاه و رنگ اسلام گرفتن این سیاحت گاه</p>	
<p>نخستین شیخ بلبل شاه نامی به سار تاز به ناگاه آورد که مرغان چین را بانوا کرد علی السد گوی چون از ره درآمد بظاهردر گلستان لاله گشته الف شمشاد لاشد لاله بالذات بذکر جسم قمری مشتعل شد برسم راستان هر سرد شمشاد بساز نار شد نذر گستن بشاخ هر نهالے عند لیبان</p>	<p>بلبل از گل آورده پیامی برسم نور بان از راه آورد زبان تمریان راحت سرا کرد ز قلب لاله الا شد بر آمد بباطن لاله مثل فر نوشته که گل کرده بهار نفی و اثبات که شمشاد و صنوبر اهل دل شد ز بند خود پرستی گشته آزاد که گشته صرف در گلده بستن خطابت کرده سر همچون خطیبان</p>
<p>ذکر بعضی از نو سخنان که عند کسبین سخن بوده بخاک کشته ام سو و اند</p>	
<p>نم منت بمرغان چپنها سمن ریزی ز بس کار نسیم است</p>	<p>که آرام از سخن سخنان سخنها تجلی زار بر گور کلیم است</p>

مزارش بر تلی نور علی نور  
 چو قدسی نعمه سنج این چمن شد  
 درین گلشن که هم گل مست و هم خار  
 رسیده بر هفت تیر و عایش  
 بخاک او حرم از گلستانست  
 سلام آن طوطی قدسی مقامست  
 سلامت بنده طبع سلیمش  
 صبا جوید نشان تبر جو یا  
 غنی کاین گلستان را بود بیل  
 ز لوح تربت منانی بخوانی  
 ندانم عند لیبان تا چه گفتند  
 همیشیا روست و خراب اند  
 حریفان با ده بان خوردند و رفتند  
 چه میگویم که شرمم با داز خویش  
 بره پیرمغان سرشار دستر  
 در میخانه راتا برکشایم  
 بیاساتی که از تانیداری  
 ستر گردم بکشتی با ده پیما

کلیم الحق سز و منزل گمش طور  
 چنین بر در که حق نعمه زن شد  
 مرا هم جاے ده یک آشیان وار  
 بزیر گلبنی دادند جایش  
 هجوم قدسیان از بلبلانست  
 که این گلشن برودار السلامست  
 سخن سنجان کشمیری بندیش  
 نهان در حنر من گل هست گویا  
 بود گنجینه خاش از زر گل  
 هُوَ الْبَاقِيُّ وَبَاقِي جُمَّلُهَا فَإِنِّي  
 که لب از گفتگو بستند خفتند  
 همبسیه اروا رستی بخواب اند  
 تهی خمخا نها کردند و رفتند  
 ره میخانه ام چون هست در پیش  
 کلید خانه خمت ارد دست  
 حریفان رفتن من اکنون در آیم  
 به بحر و بر بود حکم تو حباری  
 که کشتم بریم دل برده از جا

غواصی جو یاے گوهر نایاب در صفت دریا و تالاب

نه دریا چشمسار آهت هست

درین دریا که نام آن بهت هست

بود آبش روان قالب شهر  
 جهانے بانوا زین رود باشد  
 کند پیک نظر چند آنکه پویه  
 بود هر خانه را جسا بر کرانه  
 چو مژگان از دو جانب صف کشیده  
 بر دے اب پها بسته از چوب  
 رود بسیار پل در کار پها  
 بود بر هر سر پل گرم بازار  
 بخش هر جنس و هر کالا که خواهی  
 شود بازار خوبی چون بر او گرم  
 یکے می جوشد و دیگر فروشد

که می گیسرند اهل شهر زان بهر  
 در گه بار و دو این شه رود باشد  
 بد ریایا خا نهما بیند و در ویه  
 رود این رود خانه خانه  
 چنین خوش منظرے چشمے ندیده  
 خوش آتار خوش آئین خوش اسلوب  
 نه پها باشد این انبار پها  
 و کا نهسا باز و صف بسته خریدار  
 گلیم نعت سیر یا سنجاب شاهی  
 دهد دل مشتری بیجان از شرم  
 یکے دل می خرد دیگر فروشد

### بیان بحری بدل مستمعی و آن

خوشا آبی که مشهور آن بدان است  
 بود زنجیر پاموش صبارا  
 فلک در جنب او برج جبابی  
 جنون خیزست چون آب هوایش  
 زبس گردیده محو جلوه خویش  
 توج بسکه گیرانی نظر باست  
 گریبان چاکنی موج از هوایش  
 شده آئینه گونی ز حناره

نزل نسیم را قسم البدل هست  
 جبابش در گره بسته هوارا  
 ملائک اندر و مرعنان آبی  
 و مند از هم چو ماهی موهایش  
 ز دل دارد بهار آئینه پریش  
 تماشا کن که خوش دام تماشا است  
 کمان ما هتاب جلوهایش  
 بمقتدارے پهلای پاره پاره



بگلشن زرفشان باد بهاری  
 چراغی را که آتش هست روغن  
 متوج خوشستن را می کند گم  
 که دین اینچنین شهر روانی  
 بموج سبز هرسوسه رود راه  
 تو گوئی آب دارد خانه بردوش  
 مگو کشته بگو قصر بهشته  
 باهی ماه تا ماهی توان رفت  
 سبق جویند بر باد بهاران  
 که بر دنیست سابق هیچ تازی

بدریا ماه اندر نفسه کاری  
 کول از فیض دل کرد دست روشن  
 ز بس کشتی درین زحمت اقلزم  
 روان هر سوز کشتی کاروانی  
 ز بس کشتی سبک تر آمازگاه  
 روان هر سمت کشتهای خس پوش  
 هتیا هست هر چیز بکشته  
 بکشتی هر کجا خواهی توان رفت  
 گر و بندند چون کشتی سواران  
 بود این آب بازی سب تازی

### جرمان فیض آبی در صفت چشمه شاهی

کن از سر چشمه شاهی گدائی  
 نه بیند تا بمحشر تاب در خواب  
 نه پاک از آفتابش نه ز آذر  
 مگو آب روان گنج روانست  
 خوری گرسنگ هم گرد و چنان آب  
 بخور آبش که عشرت کرده باشی

بطمع آبر و این جا گرائی  
 خنک آنکس که از دمی بخورد آب  
 خنک آنکس که شد در دمی شناور  
 در آبش چاره رنج روانست  
 سریع لهضم دارد اینچنان آب  
 اگر غمهای عالم خورده باشی

### ذکر آبی دیگر موصوفه اول کرد

اگر هست عالم آبی همین است

سراسر چشمه سارا این سر زمین است

برون از شهر آبی است از نام  
بقدرسی گردش دور باشد

که تالابیت گوئی بحر آشام  
عمق افزون ز صد غور باشد

سراسر چشمه سار این کر زمین است  
بود گر عالم آبی همین است

### اظهار قدرت باری و صفت سراز و بر فباری

بیا ساقی بیار آن آتشین آب  
بآب آتشین کن گرم خوغم  
هوا شد چون سمن بزود سمن کار  
چمن گوئی که برود بر پوشید  
نه تنها پر زوخ شد شاخ تا شاخ  
خک از دیدنش شد چشم کونین  
بصابون جامه ز دهر کوه و بامون  
شده هر وادی دشت بیاضی  
سواد شام او صبح میاید است  
خک چشم و دل بنیای این شهر  
ده از رو سپید میاید م  
فلک را چرخ نماند است بر دوش  
بهر سو سنگری مسه تا باهی  
تو گوئی شور رعد آمد تک بار  
بهر سنگی که بینی کوه نور است

که از ان سردگی دل گشته بیاب  
که از دم سردی دوران ز بوغم  
زمین آمد سمن خمیر دهن زار  
که از نامحرمان رخ و رو پوشید  
که دوران را بود بنیاد بر رخ  
سزد گر گوئی آن راقه العین  
بله کافور کرده کار صابون  
به از باغ سپیدش هر ریاضی  
شب دبحور او روز سپید است  
بود شبهای مه شبهای این شهر  
که پیش آمد چنین روز سپیدم  
وَكَانَ الشَّجَرُ مِثْلَ الْعِهْنِ يَنْفُوشُ  
سپیدی می کند اینجا سیاهی  
کز و هر چشمه سارے شد تک سار  
نه کوه نور گوئی کوه طور است

سپید اندر تن فریاد خون شد  
شکر ریز عروس نو بهار است

هوای سرد آمد بر سر کار  
چه جام آفتابش آفتاب  
بهر یک خانه آتش خانه هست  
چه آتش نو بهار به زمستان  
بود آب حیات ان سردگان را  
فون طرفه در کار آرد  
عیارش لیک روشن میشود زود  
ز قلب زرد در اینجا ز بر آید  
بخورے می کنم از عود و صندل  
به نقل تخت خورشیدش تو ان گفت  
از دگر گرمی هر شیخ و شابست  
نگرد و از چه صحبت سائے ما گرم  
نه ابرست این بطن باغ در جوش  
باتش هر یک در جوش مستی  
بفصل گل که گرد شاخ ز زر ریز  
چو آمد در گل خورشید از حوت  
چو از گل برف آتش زیر پا بود  
شکست از سنگ رخ را آنگین  
هو آگستر در محل جائے کر با پس

کرم بازاری  
می حایمیان

که پیداجوے شیراز بتیون شد  
که شکر ریز ابر کو هسار است

شده حایمیا زرا گرم بازار  
ز گرم و سرد دورانش دو آبه  
چه آتش شمع هر کاشانه هست  
چه آتش آفتاب شبنستان  
برات تازگی پز مردگان را  
که آهن کاری و زر بار آرد  
طلائے آن بر آید نقره اندود  
چنان کز هر گوے گوهر بر آید  
که سازم نقل مجلس نقل منقل  
فروغ نخت جیشش تو ان گفت  
حریف غالب جام شرابست  
قبائے گرم و چائے گرم و جا گرم  
گرفته پیره زن منقل در آغوش  
که هست آتش پرستی مے پرستی  
هو از زر ریز باشد خاک ز رخیز  
جوان شد از سر نو دهر فرقت  
بخود رفتن گذارش رنما بود  
بر آمد گل چو صهبای از قبینه  
شده کان ز مردکان الماس  
سبز  
مراجی ۱۲  
برق

الهی گشت بخت دوستان سبز

که می بینم زمین تا آسمان سبز

## گل کردن انبساط و تعریف باغ نشاط

بیا مطرب که وقت انبساط است  
 نشیدے تازه نو آئین نواے  
 بزرگ و کوچک اینجا بانوایند  
 خوشا باغ نشاط افزای کثیر  
 بزرگ نہ سپهرش نہ طبق هست  
 دو چار جنت این گلشن گرگشت  
 میان هر طبق دارد درواتے  
 نمی باشد قصورے در قصورش  
 کشیده صف درختان سپیدار  
 درختے کس بدین رفعت ندیده  
 بود زان راه آمد شد ملک را  
 چه دور ار در هواے پیر این باغ  
 جان تامل بشوق دیدش باخت  
 ز یک گل هست دلکش تر در گل  
 بهشت از رشک این باغ نجسته  
 شهید جلوہ خویش او فتادست  
 نہ نمری هست بل خاصیت باد  
 عجب نبود اگر بلبل کند پر

نشاط انگیز شو باغ نشاط است  
 بیکتا ئیش باید زد و تائے  
 سرودے و لنوازے می رسیند  
 که میگردد جوان از دیدش پیر  
 که هر مغفیت آن طبقها از شفق هست  
 بر آمد در میان مشرق نہ و شبت  
 کش این نہ طاق نبود خفت طاقے  
 ولیکن یا فتم خالی ز حورش  
 بگرد او بزرگ سبز دیوار  
 تو پنداری قیامت قد کشیده  
 همانا ز زبان باشد فلک را  
 کند پرواز داغ لاله چون زارغ  
 بچشم بلبلانش آشیان ساخت  
 فتاده در کشاکش عشق بلبل  
 چو داغ لاله اندر خون نشسته  
 که نقش بوے گل بردوشن با دست  
 کف خاکستری را بال و پرواد  
 که میخواهد ز بزرگ گل کند پر

بطوق خویش تری هست خوشحال  
 بشوق دیدن ز گس بهر گام  
 نظر بر سایه شاخ سمن کن  
 ز جوش سنبستان گریستان  
 بر از ناز دنیا ز این تازه باغ است  
 در ز گس سکه افکنده در پیش  
 مدارد لاله اش اندر جگر داغ  
 بود پر داز بلبل را چرا حوال  
 فتاندر عفران گر خسته گل  
 پر از سر و صنوبر زیر بال  
 ز گل هر گلبنش در زرد فروشی  
 ز جوش لاله و گلهاے خود رو

ز پائے سر و گوی برده خنخال  
 کنم از چشم محبوبان نگه دام  
 شب مابست گلگشت چمن کن  
 چو چشمم دیده صد خواب پریشان  
 سمن پر دانه و گل چون چراغ است  
 خواب انتظار جلوه خویش  
 که افکنده است آهوانه در باغ  
 که بوے گل گردون میزند بال  
 چکد خون گل از سر یا بلبل  
 شده زرنج بهسار اینجا و بالا  
 ز بنم سبز در گوهر فروشی  
 لب پان خورده معشوقان لب جو

### فکر و خوض در صفت فواره و حوض

بوصف حوضش اکنون تر زبان شو  
 سپهرے کهکشان فواره او  
 بهر سو شکر موج است در جوش  
 سنون خیمه ابر بهار است  
 ز بس بالید گیاهے خدا داد  
 شود چون در علو بید غلوش  
 بدان شاعرے کش طبع عالیت

بر ایش قطره زن آب روان شو  
 ز ماهی اخته ستیاره او  
 لوائے نصرت از فواره بردوش  
 که بنیادش بر آب و پاید راست  
 جمد از آب بالا عکس شمشاد  
 کند پستی گردون صفر ویش  
 که خوش بر حبه مصرع از زلالیت

بشوقش رفته از خود جو بارش  
ز حیرت بسکه حال زار دارد

زند از شوق سر بر آبشارش  
از آن رو پشت بر دیوار دارد

### تفاوتی دماغ در اوصاف شاله باغ

بوصفت شاله باغش گل فردشتم  
ز رنگ آمیزی گلهای روان  
هوایر گوشه طرح طرفه ریزد  
درین گلزار رنگین بوته نیست  
چمن مغل بساط از خوش تماشای  
بزرگ سوسن و شمشاد بارے  
که ازستی به پیراهن بنگین  
کرامت کن ز راه مهر چون بدر  
سراپائی نه تنها زینت دوش  
سراپائے تو چون در بر گزتم  
زر خود بر محک باید زد اینجا  
عمارتش همه از رنگ موسی  
سواد آن سواد لیلیه القدر  
سوادش بسکه باشد دیده افروز  
چو از عکس بتان بتجانه گردد  
بنازم بر صفای حوضه حوض  
بلای این چشمه چشم فلک است

که دارد سایه گل شمال پوشم  
چمنها کارگاه شالبا فان  
ز هر یک خوشه نقش تازه خیزد  
که بر نقش نگارین نوط نیست  
نشته شمال پوتان در حواشی  
آبی ده بمن هم جامه دارے  
نه پیراهن که در گلشن بنگین  
سراپائی سراپا قیمت و قدر  
بل از راه عطا باشد خطا پوش  
سراپائے سخن در زر گر نفتم  
که ظاهر میشود نیک از بد اینجا  
که هر سنگش بود طور تجلی  
ضیائے آن ضیائے لیلیه البدر  
شب ماه است اندر نیمه روز  
خود را آذر بود دیوانه گردد  
که رونق یابد از دس روضه حوض  
سید قصرش بجای مردک هست

<p>ز بسج حوت باشد راه دروے          روان جوے از ان قصر سیا هست          خوشا قصر سیاہ او خوشا جو          ز بس فواره اش بر خوشی باله          زند از بسکه آتش عکس گلهما          بلے این حوض محو گلستانش          زند فواره جوش از مهر کناره          شود آن قصر در فواره با گم ،</p>	<p>شنا در پنجو ماهی ماه دروے          بلے اندر دل شب فیضها هست          بود آن کعبه و این زمزم او          بگردن گوشش ماهی را باله          کشد آب از دل آه نیرہ بالا          کہ هست انگشت حیرت در مانش          کہ بود افزون ز اعداد ستاره          چو این قصر ز مردگون در انجم</p>
---	---

## وصفت نسیم باغ فرح بخش دماغ

<p>کنون دل مائل باغ نسیم است          نسیمش بے گل و نسیمین معنبر          فضایش را نه گل هست و نه خار است          نه او را بر جگر داغی ز لاله          نه بے گیسوے سنبل بر دلش تاب          ز خون ارغوانش پاک دامن          خدا او را نضای دلکش داد          سواد او سواد شام دارد          اگر در نیمه روز آئی و گر بام          دروغوغای مرغان گاه دجیاه          ز انبوه چنار و کثرت سید</p>	<p>کش از بهانگان باغ نسیم است          کہ می خیزد ز خاکش عود و عنبر          دلے چون من درو بلبل نزار است          نه بر رخسارش از سنبل کلاله          نه بے زگس بود بیتاب و سنجاب          دلے چون برگ گل نمناک دامن          بهار تازہ دارد خدا داد          زمینش خاک عنبر فام دارد          بود ما دام اینجا جلوه شام          چو فریاد گدایان بر در شاه          زمینش را ندیده چشم خورشید</p>
--	---

زمینش سایه پرورد چنارست  
 بود در سایه اش آسوده صدیل  
 ز خورشید قیامت نیست پروا

چنار ایجا فزون تر از شمارست  
 که هر شاخیش باشد بال جبریل  
 بود کشمیر را در سایه اش جا

### در ادب اطراف ز بهت پیام عالی مخصوص گلرگ مشهور بعدین مقام

برون از حد ادب صفت اطراف  
 ز به گلرگ کاد و خمسه گل  
 بود این گلزمین را طرفه نیرنگ  
 قدم هر جا گذاری بر زمینش  
 زمین او ز بس ز مست چون آب  
 بیاساتی دگر سر پر خار است  
 بیادرسایه تا که نشینیم

خوشی بهر دو صفت انصاف  
 مگو گلرگ هست آن مرگ بلبیل  
 گلش صد رنگ هر رنگی بصد رنگ  
 چو موئے نگری زیر نگینش  
 رود هر جانفرد در خاک مهتاب  
 مگر در سر هواے سیر لار است  
 رخ آسودگی تا که ز بسینیم

### گفتار خوشگوار در تعریف لار

خصوصاً تا که سائے خطه لار  
 چه می پرسی ز رفعت سائے تاکش  
 بزیر تاک باید کرد منزل  
 خدارا خوشه تا که مجنبان  
 بنجای هر که انگوئے شکسته  
 بود چشم و چراغ می پرستان  
 ز تخمش تخم عشرت می توان کاشت

که در ظلش بود گردون دوار  
 که باشد سدره و طوباش تاکش  
 که آنجا رود و هدیه بیت دل  
 که بر هم میخورد دلهائے مستان  
 دل میخواره گویا که خسته  
 که هست این کوکب اقبال مستان  
 نه سترے هست کشن نهان توان داشت



صفا از بسکه چون آئینه دارد  
 سر خود را فرو نازم با فلاک  
 کنار آب لار و میکشیدها  
 کند نوشته را مسرور آبش  
 ز آبش خوش جوان و کودک و پیر  
 هم از تاثیر آن آب و هوا هست  
 بود بر باده نوشی جائے حسینم  
 بسیر لاله دگل باغ باغینم  
 کنم هر جا بروی سزه منزل  
 چو آید ز عصفران در زر فروشی  
 بجام ماگر ساقی چهار نخت  
 سخن را مانم هنگام تحریر  
 برین گلستانه بکشاید هوش  
 بهر جانفش ساقی رنگ بر بست  
 بهر جانغنج بر تصویر کردم  
 اگر لبیل ز درو عشق در جوش  
 بهر جام مرغ مضمون کرده پر باز  
 باب از گلک من گردیده تر دست  
 بهر جامے نگارم حرفے ار گل  
 گرفت زنگ گل تا نام من  
 رسد کشمیر را بر خویشتن ناز

توان دیدن که دل در سینه دارد  
 که با هم خوشه چین تا رم تا ک  
 نگار باوه خوار و سرخوشیها  
 که هست افشوده انگور آبش  
 که هم می هست و هم شهت و هم شیر  
 که من از خویش کلکم زفته از دست  
 حرامم با دمی چون بیت کسینم  
 و لے از دوری اجاب و انعم  
 غم سبزان مہدم خون کند دل  
 کنم یاد بست و زر و پوشی  
 که این نیز نگار از گلک بار نخت  
 کشدم یکتایم تصویر کشمیر  
 که دار و دهر گلے باغے در عوش  
 صراحی در بغل بین جام در دست  
 تبسم زیر لب تحریر کردم  
 و گر گل از غرور حسن خاموش  
 بسویش چشم دانی هم بود باز  
 بهر سطرے کہ بینی موجزن هست  
 ز کلکم میستراد خون لبیل  
 شده منقار لبیل خام من  
 کہ دار و چون عزیزے نعمه پرداز

زبس گردیده ام هر سو درین باغ  
 بکاغذ بسته همچون زعفرانش  
 کزین گلهای رنگین رنگ گیرند  
 کند سرست و سرخوش ارمنان را  
 بر اے سال تصنیف انتخاب ست  
 هر آنچه اینجا چشم خویش دیدم  
 طرفها طبع من زین بوستان بست  
 که سیر باغ تنها خوش نباشد  
 کنون از نامهای راستی خیز  
 بیاساتی بیاران خسروی جام  
 بمن ده کز جسم و کس یادگارم

زبس گل چیدم زین باغ وزین باغ  
 بهندستان فرستم ارمنانش  
 وزین نیزنگه سا بیزنگ گیرند  
 پذیرائی دهند این ارمنان را  
 که نامش ارمنان لاجواب ست  
 پر نظمش همچو گوهر در کشیدم  
 وزان گلدسته بهر دوستان بست  
 اگر حله ست هم لگتن نباشد  
 شوم چون کلک مانی رنگ آمیز  
 که هست آئینه دار دور ایام  
 وزان میخانه دوسه یاد آرم

### مجلس از احوال تاریخی کشمیر حبت نظیر

بیا اے دل در میخانه بکشا  
 بے نومی نباید کرد تا خیر  
 چشمر آبرو دے نفی قلیم  
 ہشتے اندرین فیروزہ طارم  
 مساحت سنج سیا جان دوران  
 عروسے ہست اندر حجلہ ناز  
 تماش رابد خشان بوسل بازو  
 دہل زن ہست دہلی در جنبوش

سرینائے مے مستانہ بکشا  
 خصوصاً وقت گل در باغ کشمیر  
 زندہ چشمہ اش چشمک بہ تنیم  
 بود در وسط استلیم چپارم  
 کنندش داخل ارض خراسان  
 بہر فصلے برنگے جسلوہ پرداز  
 سواد ترقیش را چین بہ گیسو  
 بود بگی بہ مغرب خاکر ویش

مسطح پهنه باشد درین ارض  
 هزاران قریه درهست آباد  
 بهندی نامهای باستانی  
 که گاهی پاندهان با حسن تدبیر  
 گئی جسم پاییه از ملک جستمون  
 دله نامی ز کس نامها نیست  
 اگر هست ابتدا از او گنند است  
 پسین شان که آمد سیکه دیوان  
 پسین راجگانش نام سردیو  
 وزان پس آمد از تبست زین جو  
 بود در نامهای پیش مسطور  
 همانا تا بد در این خوش اقبال  
 درین مدت ز راه مهر بانی  
 کمر در کار چون ز نار بستند  
 جهان در اختیار راجگان بود  
 شده بیدار ناگه بخت کشمیر  
 بنایش بود مرد نیک انجام  
 رنج او مظهر نور الهی  
 لبش روزی ز هر در در همی هفت  
 که در کشمیر از تائید باری  
 ز نسلش چندین صاحب لوایند

جهل فرسخ بطول نیست در عرض  
 پرا از سر و صنوبر بسید و شمشاد  
 سخن زین سان رود در حکم رانی  
 تسلط یافت بر ملک کشمیر  
 ز دایه نجا گویند شیدی گردون  
 بحر خالک بنوک خامها نیست  
 که نام راجگی از دله بلند است  
 ر بوده گوئی از گو در ز دیوان  
 که راه او بر بیان بود بے ریو  
 که آبه رفقه باز آورد در جو  
 که از روز که شد کشمیر معمور  
 چهار الفست و کسری سیر صد سال  
 همه دادند و او حکم رانی  
 دله زین باغ آخر بار بستند  
 فلک در انتظار راجگان بود  
 که گشت این ملک پائے تخت شهمیر  
 زاد او سلاطین تور شته نام  
 دل او گنج اسرار کماهی  
 در اثناے گهر سفتن چنین گفت  
 کند شهمیر روزی شهر باری  
 بفرمان ازل سرمانز و ایند

چو بشنید این سخن شهمیر دلشاد  
 بامیسد ظهور آن کرامت  
 بدوران رتن جو شد درودش  
 گرفته رفته رفته اقتدار او

در آمد اندرین ملک خدا داد  
 بچناک بارموله کرد اقامت  
 که جایش داد و جاگیری فرودش  
 سپه سالار شد انجام کار او

### تاخت آوردن ذوالقدر خان و تباہی شهر شریان و حکومت یافتن رتن جو و سلمان شدن آن

کنون تفصیل این اجمال بشنو  
 چو مردم ز رشت خوبی پیشه کردند  
 دیانت از جهان رفت و امانت  
 ز انجم مهر و از مردم وفارفت  
 نه مہری مانده و نه مہربانی  
 بناگرفتند جوے ز و بچو نام  
 ستمکارے لقب ذوالقدر خانش  
 ز ترکستان و اولاد مسالاکو  
 دو ان اندر رکابش ترک تاجیک  
 ہمہ خون تشنه و خونخوار و سفاک  
 و مے کان فوج در شهر نوردن شد  
 منادی بہر قتل عام کردند  
 رسیدہ شهر بار و شهریان مہم  
 نشد تنها تہی از شریان شهر  
 زدند آتش بخان و خانانہا

بر غبت قال بشنو حال بشنو  
 بخوے ز رشت محکم ریشہ کردند  
 و نائت گشت راجع ہم خیانت  
 حیا از دیدہ و از دل صفا رفت  
 کہ نازل شد بلاے آسمانی  
 کہ ہم ذوالقدر خانش خواندایم  
 لگو ذوالقدر بل ذوالقدر خانش  
 ہمیشہ ہی خوانند ذوالجو  
 نہ ہم از راه بار یک و نہ تار یک  
 ہمہ خون ریز و خون آشام و بیباک  
 روان از ہر طرف در لیے خون شد  
 بجائے بادہ خون در جام کردند  
 پریدہ رنگ و مے مرغ جان مہم  
 کہ آب از شهر رفت و ماہی از نہر  
 لیکن بر جاے ماند و نے مکانہا

چنانکہ جانب این ملک تاخت بزمین تا آسمان تاخت باخت

نہ قصرے ماند بر جا و نہ جسرے  
 بناے راجا آن میل نگذاشت  
 بغیر از ذکر حفت و حرف طاقے  
 نہ صاحب خانہ و نہ خانہ ماند  
 غلاے غلہ صاحب غلہ را سوخت  
 شد از بس قحط آخر کار شان تنگ  
 ہم آمد بر سر آن فوج سرا  
 ندیدہ پوششے جز چشم پوشی  
 روان شد آخر آن لشکر کشمیر  
 برہ شان برف بارید انقدر ہا  
 بجائے آب برف از سر گذشتہ  
 نہ کس از دست بُرد و بر جان بُرد  
 نہ گیوے ماند و نہ گاونے نے خر  
 درون برف ہر شے یک بیک فنت  
 نہ برفست اینکہ برق غیرت است این  
 چو در اطراف شایع این خبر گشت  
 ز سر آن خطلہ آبادی گرفتہ  
 درین مدت کہ گیتی شور و شداشت  
 بہر مزدے کہ بودش مرزبانے  
 بس از جنگ و جدال و کار و پیکار  
 ز سرداران بت زتن جو نام

نہ کسرا و نہ از دے ہیج کسرے  
 بغیر از آسمان کا نہم خط داشت  
 نماندہ زیر این نہ طاق طاقے  
 نہ دام و دو نہ دام و دانہ ماند  
 نہ تنہا غلہ گوئی گلہ را سوخت  
 کہ ہر یک بر شکم بست ایسا تنگ  
 کہ ہر یک شد گریزان ہچو گرما  
 نخوردہ جسز غم بیودہ کوشی  
 چو سیلے کا یاد از بالا سوزیر  
 کہ شد سد و دہر سو رہگذر ہا  
 نہ از سر بل ز کوہ و در گذشتہ  
 نہ خس زان و رطہ خور بر کران برد  
 نہ اشتر ماند و نہ استر نہ بتر  
 نمک شد ہر چہ در کان نمک رفت  
 معاذ اللہ مقام عبرت است این  
 یکے از صد بسوے شہر برگشت  
 شدہ معمور آخر رفتہ رفتہ  
 سر صاحب کلاہی ہر یک افزاشت  
 بجائے خویش آمد حکم رانے  
 پس از آویند و ریزد کشت و کشتار  
 حکومت یافت از تائید ایام

بعهدش بنزد و خرم هر زمین شد  
 بکیش خویش چون می یافتستی  
 ز تائید خدا ناگاه اینجا  
 طلب داد دل جو یای او داد  
 گروه اندر گروه از خاص تا عام  
 به نصفت رونق ایام از ویافت

ز فیضش خار خوش هم با همین شد  
 دش می داشت میل حق پرستی  
 رسید از راه بلبل شاه اینجا  
 بگل گوئی که بلبل رنگ بود داد  
 مشرف گشته از تشریف اسلام  
 بکشیر ابتدا اسلام از ویافت

بعهد زن شهر سالیار کوه رین و جبرین جور او در گذشتن نام کام از اول و گذشتن او را

پس از و س کوه رین آن همسراو  
 بچشم نیک مردان گر چه زن بود  
 بهار گلشن کشمیر رویش  
 بر سودابه سودایش بسر داشت  
 اگر شیرین نمک بر درده او  
 نکرده کوه رین آننگ نخبیر  
 سر صید هماره داشت شهباز  
 پیامش داد تا با خود کند جفت  
 که داند تا چه بازی آرد آفاق  
 چو روز که خدائی را شب آمد  
 عروس حمله امیسه همیر  
 ز غیرت پهلوان خود را دریداو  
 که لعل خاتم دامادی این بس

نهاد بر سر خود افسراد  
 دل هم رائے زن هم تیغ زن بود  
 ختن یک خوشه چین چین موش  
 لب نوشتا به از لعلش شکر داشت  
 و گر پر دیز ادنی بنده او  
 بدام آورد شهبازے چو شهبیر  
 که کردے در مولے شوق پرواز  
 چو بشنفت او بصد آگراه پذیرفت  
 که گوید تا چه زاید جفت یا طاق  
 همو طے در عروج کو کب آمد  
 در نیگاشت هم آغوشش شیر  
 گلزار اندرون بیرون کشیداو  
 نثار بزم عیش و شادی این بس

ترنج و تیغ رنگین کرد سودا  
 ازین اندوه شد شہیر غمناک  
 چو رفت از چنگ شہبازان کبوتر  
 بدام افتاده نخچیرے رسید آہ  
 دران هنگام یاد آمد شہیر  
 سخن کوتاہ زوردست و بازو  
 نگارش چون نگار از دست رفتہ  
 چو از انوار فیضش روز شد شب  
 ز ہجرت ہفت صد بود و چل ہفت  
 پس از وے شد جہان افروز خورشید  
 چو از دار جہان او رخت بستہ

درین سودا بود سود ز لیحا  
 گریبان چاک گشت و ہمہ جگر چاک  
 بخون خود سنر و چنگال کند تر  
 چو رنگ از چہرہ عاشق پرید آہ  
 کلام جد کہ بود آن حکم تقدیر  
 بملک و مملکت او یافت قابو  
 عروس مملکت در بر گرفتہ  
 بسطان شمس دین آمد لقب  
 کہ از باغ جہان سوئے جہان رفت  
 رخ سلطان علاء الدین جمشید  
 بجائے او شہاب الدین نشستہ

### حکامہ سلطان شہاب الدین ہندستان و ختم سلطنت خانان افغان

شہابے بود او بہر شیاطین  
 بنوعے ربط و ضبط مملکت کرد  
 چو فارغ از نظام ملک خود گشت  
 پئے تسخیر ہندستان چو کیوان  
 ز پستان گشت پراز کوه ہامون  
 بد علی آن دم از مہ تابماہی  
 دو لشکر از دو جانب چون او بخت  
 شد آخر صلح برتسدید این سد

فروزان آفتابے در سلاطین  
 کہ از شاہان پیشین ہم سبق برد  
 فراہم کرد و شکر دشت در دشت  
 برون آمد ز ایوان شد بمیدان  
 روان آن کو ہما مانند گردون  
 زوندے نوبت فیروز شاہی  
 دو بجر آتشین گوید آری سخت  
 کہ سلطان را بود سر ہند سرحد

بسرعت موکب او بعد ازین کار  
 دسے گا و رہو باغ برین شد  
 باوج علم و دانش بود ماه او  
 سپس سلطان سکندر بت شکن بود  
 بسے دیرانه شد بتخانه از دسے  
 جگر خون احتسابش کردسے را  
 شکستہ آن ہمہ آلات چون لات  
 ز ساز برگ نیض او بکشیر  
 نہ تنہا نے در اینجا بے نوا بود  
 چو از تاراج تیمور او خبر یافت  
 فروغ دیدہ زین العابدین را  
 روان فرمود موکب تیز رانداو  
 بدین عجز و نیاز و این مدارا  
 چو زین العابدین تاج نگین یافت  
 بدین سان چندتن از یاری بخت  
 در ایشان بود با صد عز و اقبال  
 پسین شان کہ نازک شاه نام است

بسوے مرکز آمد همچو پرکار  
 مدار دین دنیا قطب دین شد  
 بفن شعر و شعری دستگاہ او  
 کہ از آئینہ دین زنگ بز دوو  
 بسے دیرانه طاعتخانه از دسے  
 فتادہ عقد ہا در کار نے را  
 کہ دوسان شد ہی سر زین خیالات  
 نما ندہ بنواسے جسر مزامیر  
 شکستہ شیشہ مے ہم بے صدا بود  
 کہ بر افواج ہندستان ظفر یافت  
 کہ وارث بود او تاج و نگین را  
 رسید و پیشکش ہا ہم رسانداو  
 سکندر یافتہ خلعت ز دارا  
 جہانے زمینت از دنیا و دین یافت  
 یکے بعد از دگر شد صاحب تخت  
 مقبر سلطنت پیش از دو صد سال  
 بذاتش سلطنت را اختتام است

### بیان حکومت قوم چک

چکان ہم چارو چل سال از پریشان  
 بقوت قوم چک ضرب المثل بود

حکومت کردہ با صد شوکت و شان  
 دل شان در دلیری بے بدل بود



بود لنگر چک از اجداد ایشان  
 ز ملک خویش رخت اینجا کشید او  
 بسک چاکران بعد از وفاتش  
 شده با خاندان شاهي اکثر  
 هراکس گشت فائز بر نيابت  
 قرابت باعث اجلال شان بود  
 بن سا کرده قصور خسروانه  
 نجس روداد چون اين دولت نو  
 مسلط گشته بيرون درون را  
 چو غازي چک بلند آوازه آمد  
 بال نه صد و شصت و دو و آخر  
 بهمد اوز پانزده که روداد  
 عقاب آساز راه تيسر بآلي  
 برآه دفع او غازي کمر بست  
 هزار و نيفت صد کس از اسير او  
 علي شاه گشت چون صاحب بر آين  
 بظاهر خواستار خدمت او  
 دلے چون بود او بينا و دانا  
 بنامش سکه زد بر نقره و زر  
 پے عقد سليم آن شاه بنزاده  
 سفيران پيش اکبر باز گشتند

سر و سر دفتر افراد ایشان  
 بهمد همد شمس الدين رسيد او  
 گرفته قدر و قيمت ذرياتش  
 بتقريب رضاعت شير و شکر  
 مقرب شد بتقريب قرابت  
 که دختر اختر اقبال شان بود  
 که آمد خانه شان خسر خانه  
 بدین علت شده خود خسرو  
 نبازم ارتباط کاف و نون را  
 زد دولت بر رخ او غازه آمد  
 سرافراز آمد و شد صاحب انبر  
 همايون بادشاه از بام افتاد  
 بفرجه آمد اينجا ابوالمعالی  
 ز حاجت و شست و شست شکست  
 بکشتن داد بعد از دار و گير  
 رسيدند از بر اکبر سفيران  
 بباطن راز جوی اختير او  
 ز و آهنگ سَمِعْنَا وَ اطعْنَا  
 بنامش خطبه خواند الله اکبر  
 پری رود دختر خود نیز داده  
 بساز مملکت و ساز گشتند

چو گوهر شاه آمد گوهرین تاج  
 بعدل و بذل طبعش بود مائل  
 و لے یوسف که بود دراز از خوان  
 بسوے اکبر آور دالتج او  
 پس از یکسال از ان رگاہ برگشت  
 شدہ بے جنگ گوهر شاہ مضطر  
 ز دستش چشم زخمی تازہ دید او  
 کسے کش روز و شب خورد شہید دید  
 دور و شن اختر او بے ضیاء شد  
 جہانے تہنیت خوان باز آمد  
 عزیز مصر و ماہ مصر گشت او  
 بنامی و نوش شد کچھنچد مائل  
 رسید از در گہ اکبر سفیرے  
 کہ کردی حق نعمت را فراموش  
 نہ حال خویش چیزے عرضہ دادی  
 فتاد از لرزہ جانش در طلاطم  
 دل او سوے اکبر داشتے میل  
 کہ تا جان بہت دین جانفشانیم  
 پس او یعقوب فرزند کلان را  
 فرستاد از برائے عذر خواہی  
 رسید از راہ چون در بار گاہ او

نامندہ ہیج کس در شہر محتاج  
 بہمد خویش عادل بود و باذل  
 محابا داشتے از کین گرگان  
 کہ شد صاحب لوا از بس و لا او  
 بقصد گاہ با اسپاہ برگشت  
 شکستہ قیمت گوہر جو گوہر  
 گرفت و میل در پیش کشید او  
 بچشم خویش آن روز سید دید  
 دو کیتا گوہر او بے صفا شد  
 کہ یوسف سوے کنعان باز آمد  
 سرافراز کلاہ مصر گشت او  
 کہ از در بار اکبر گشت غافل  
 رسانیدش پیام دار و گیرے  
 کہ گشتی در ادائے شکر خاموش  
 نہ سر بر آستان ماہنہادی  
 تو گوئی کرد یوسف خویش را گم  
 و لے مانع رفتن گشت سرخیل  
 ز ملک خود مخالف را بر انیم  
 فرہوان پیشکشائے گران را  
 بسوے بار گاہ بادشاہی  
 رساند آن پیشکشائے شاہ او

خودش را حاضر خدمت ندیده  
 دمی که چهره را ایت پر نور  
 سپا ہے شد روان بر ملک کشمیر  
 سپا ہے بودیں محکم اس اسش  
 ازین احوال شد یعقوب آگاہ  
 سرعت گشت از آن روے گردان  
 پدر طعن سلامت بر سپر زد  
 طامت کرد پیش از پیش او را  
 ونے میداد او بر جنگ ترغیب  
 منادی زدند ایا آیتها القوم  
 بهم بر زد و صف از زیت یوس  
 دو کوه از هر دو سو بر هم دگر خورد  
 چکا چاکے ز شمشیر چکان خاست  
 ز بیم ضربت البرز گردان  
 زهیں دتنگ شد از جنگ یوسف  
 با فواج مغل خود را در انداخت  
 ولے یعقوب بر جانان چون کوه  
 فلک گفتش که تیغ بتوان ساست  
 روار روز دهر جانب که بے ریو  
 جهان زیر و زبیر هم گام کین شد  
 ز راه بیم پاملل ستوران

شهر از بس خشم رود در هم کشیده  
 منور شد فضاے ملک لاهور  
 سپا ہے دتر کشاد مملکت گیر  
 سپا لار شد بھگوان داسش  
 که نازل شد عتاب از عقبه شاه  
 رسید اندر وطن چون کرد گردان  
 که این سربانی از وے گشت سرد  
 بر اند آخر ز پیش خویش او را  
 سپه آراست با ترتیب سرب  
 که قوم موالیقیام الحرب الیوم  
 بتمثال دد کف بهنگام افسوس  
 سران را در میان شد با دگر خورد  
 که از هر سوے برے خونچکان خاست  
 فلک بر خوشین چون گردان  
 نکرده پاس نام دتنگ یوسف  
 با ایشان ساخت اما ملک باخت  
 به تنهای زدے خود را بانوہ  
 که داس مزرع بھگوان داسست  
 بگوانت او همچون گاؤں بر گیو  
 زمین گردون شد گردون زمین شد  
 خزیدے نیل در سوراخ موران

<p>زبس شور سلخو ران خون خوار خوش خون جگر بود آب نایاب بخجهر بطن پیلان می دریدند سپاه قحط کوه و در گرفت بانواج معسل افتاد غنفل ستیزان فوج و نبال گریزان په سالار ناگه هوش در باخت ازان داد می چونخت خوش گشت ازان در بند باصیدے برآمد فریب از جانب انخوان نبوده رسانیدش بدرگاه جلالمت چو افواج مغل را کر و مغلوب ولیکن بود بد وضع در کج اخلاق بزرگان در زمانش نوح دیدند زبس داد جفاے دجهد و بیداد ز خوشتر شد جهانے را جگر خون چنین نایابی با دیده از دے</p>	<p>شده هر چشمه سار اینجامک سار بجای خوی ز تنهار خیت خوناب بجای تیل آتش می کشیدند که هر جو قیمت جوهر گرفت تجمل ماند و نئے تاب و شمل گریزان آبر و بر خاک ریزان که طرح صلح با یعقوب انداخت که با آن ریش و نشو ریش گشت که در و امش سپای خود در آمد همانا گرگ یوسف را ربوده کندنی ابجمله تارفع نجالت شد این جا مستقل بالذات یعقوب بکج خلقی شده مشهور آفاق بجای گل زرد شش خار چیدند قضا یا گشت قاضی را به بیداد جگر خون گشت خون از دیده بیرون دل هر کس شده رنجیده از دے</p>
---	---

شکرستان اکبر پادشاه بزرگوار حضرت شیخ یعقوب صرنی بر سر آوردن این ملک خطبه شکر

<p>جهان علم بهتوب گسائی نقیسه و منتظری نحوی و صرنی</p>	<p>که شیخ رقت بود از پارسائی مجن را صیرنی شور صرنی</p>
--	--

ادیبے جامع معقول و منقول  
 ز عیلم فتنه و دنیات تفسیر  
 بفریق شعر از شیرین زبانی  
 جواب پنج گنج گنجی نسیز  
 مؤلف را که مشکین دودده باشد  
 روانش شاد باد از حجت حق  
 جنامی رفت چون از حکم حکام  
 شد او آگه ز حال سینه ریشان  
 بر اکبر بجای از اکابر  
 محرک گشت بر تخت کوشمیر  
 و عابر مدعا کرد و اشارت  
 شده حالی بدرگاه خلافت  
 پس از تصمیم غزنی اندرین کار  
 نگیرند از رعایا بنده و دوا  
 ز بند بندگی آزاد باشند  
 ز هر تکلیف فارغ بال باشند  
 چو طے شد دفتر آن عهد و میثاق  
 امیر البحر قاسم خان سرتیب  
 سپه مشدره گرا از درگه شاه  
 دله یعقوب چون آگه از آن شد  
 سپاه دے که از دے بود و لگیر

اریبے واقف معروف و مجهول  
 چه دفتر با که گلکش کرد تفسیر  
 نقب گشته با جامی ثانی  
 رستم نسر بود با گلک گهر سیر  
 نیایے مادی زین دودده باشد  
 در و داز من قبول از حضرت حق  
 بجان شهربان و شهر مادام  
 بدر و آمد دلش از آه ایشان  
 شکایت پیش بر داز جبر جابر  
 مؤید شد به تدبیر و تقدر  
 جسارت داد و بر نصرت بشارت  
 که رفت و الیش را جلافت  
 گرفت شیخ عهد از اهل و ربار  
 که بہت از بندگان خاص و رگاہ  
 چو سر و آزاد و ہم نشاد باشند  
 بجز شرعی که خاص از بہر آئند  
 بحکم بندگان شاه آفاق  
 سپاہے دادشان بانظم و ترتیب  
 دعایے شیخ و ہم خود شیخ ہمراہ  
 سبک از جابے با فوج گران شد  
 ز دست اختیار زین رفت چون تیر

یہ تھا فوج از و چون نخت برگشت  
 زمینان رفت بے ماتے و بے کشت  
 چگویم اینکے بازی پیش برداو  
 دران دادی چو دریا موج در موج  
 نشد کس سدا و شکر جم  
 گذشته مدتے در جنگ پیکار  
 ولے یعقوب با از کوه و ہامون  
 شنید از بس خبر بے مکدر  
 برسم ایغار از رہ در آمد **ق**  
 چو بوے پیر ہن یعقوب درایت  
 بسر بر کفش اکبر سر بکفت شد  
 معین گشتہ اصحاب درایت  
 چو نارغ از نظام کوه و درگشت  
 وزان ہنگام با صد کامرانی  
 ولے تا عمد نور الدین جہانگیر  
 سلخوڑے بہر سو شور شے کرد  
 کماندارے بہر کمن مکین گیر  
 نہ از تدبیر کارے میکشودے  
 ظہور امر مر زیاد گار راست  
 گروہ کور چشمان سیہ نخت  
 خرد جے کردہ مانند خوارج

کہ گوئی نخت و نخت و نخت برگشت  
 سرش شکست بے شک و بے نخت  
 بود این بس کہ جان خویش برداو  
 رسید از ہند بہم فوج بر فوج  
 بود سال در دوش خیر مقدم  
 نماندہ فوج شاہی گاہ بیکار  
 بہ شہر و شہریان آرد و خون  
 بتا کہ خود جلال الدین اکبر  
 مراد حلق گوئی در بر آمد  
 دوش نورے و چشم او بصر یافت  
 کہ از پابوس اشرف با شرف شد  
 برائے نظم و نسق آن ولایت  
 از پنجارایت اقبال برگشت  
 شدہ این ملک ملک گورگانی  
 ندیدہ نظم و نسق تمام کشمیر  
 سپہدارے بہر کو پور شے کرد  
 زمیندارے بہر کمن زمین گیر  
 نہ از شمشیر فتح الباب بودے  
 کہ گوئی حیرت افزا یادگارست  
 بر دوزخ شنش نشادہ بر نخت  
 بقوج عارج اوج معارج

بتائید حد را ایات شاهی  
 لشکر از سه جانب گشت مامور  
 رسید این غلغله آنکه که در گوش  
 چنان از چشم مردم رو نهفت  
 و لے جمعے ز بگا ہش اثر یافت  
 سرش بریدہ و جائے ہ آورد  
 مہم سرسری بود آنکہ سر شد  
 امیر البحر از مشران اشرف  
 بہ تو ڈر بل ز ایوان جلالت  
 دوران ایام گرد کوہ ماران  
 پس از تسخیر این کا باقبال

پے گلگشت این سو بود راہی  
 کہ گوران را رساند زنده در گور  
 ز ہیبت گشت چون خفاش رو پوش  
 کہ گوئی یادگار از یاد رفت  
 براہ کن اثر شتافت دریافت  
 بیایہ کب شاہ ہیش آورد  
 نسبت بندگان فتح و ظفر شد  
 شرف نظامت شد مشرف  
 امور نظم مالی شد حوالست  
 فصلی شد بنا چون کوساران  
 جہا نبان بود اکبر فقہ سال

### گلگشت جہان گیر گلزمین کشمیر و میان عمد شاہ جہان و عالم گیر

چو اکبر از جہان آمد کران گیر  
 شمار یک ہزار و ست و نہ بود  
 بسے از باغ و دراع آباد کرد او  
 بہ زہت بود ہر قصرے بہشتے  
 سوے کشمیر آمد ہفت پار او  
 فرح بخش آنکہ ازوے یادگارست  
 فلک را بر بنایش اعما و است  
 چو خان اعما و از بس جلاوت

ز وہ کوس جہا نبانی جہان گیر  
 کہ شاہ این گلزمین رونق افزود  
 بسے از قصر و جسر ایجاد کرد او  
 کہ باقی نیست زان شگے و خشتے  
 کہ شد ہر ہفت از نقش و نگار او  
 کن نقشے از ان نقش و نگارست  
 کہ او بالذات خود ذات العما و است  
 نظامت یافتہ بعد از ارادت

زرا ہے باپا ہے کفر کو بیج او  
 بناے دین و دولت گوئی اندخت  
 چکانرا چون چکا دک صید میگرد  
 بہر جاے کہ فردے یافت از چک  
 ازان ہنگامہ و ہنگام آن قوم  
 کشیدہ گردن از زرین جامل  
 ہوائے سلطنت از سر برد شد  
 باہنگ چکا دک در نیم چک  
 چو شد شاہ جہان ماہ جہان بان  
 ندیدہ در رعایا حمل برداشت  
 بسرواری گذشت از سر درختی  
 بچہش جملہ ممنوعات شرعی  
 بکک تیغ در تسخیر تبت  
 چو دستش دست اعدا را قلم کرد

کلید آمد پے نستح پنج او  
 کہ آن جا مسجد جامع بنا ساخت  
 گئے می کشت گا بہ قید میگرد  
 چو حوت باطلش منکریے او حک  
 شدہ نابود و مفقود است الیوم  
 بچائی شدہ زان روز مائل  
 کہ ہر یک چون گدا بان در بدر شد  
 ننالہ کن بجس کبک و چکا دک  
 مظفر بر نظامت شد ظفر خان  
 رسوم اعتقادی جملہ برداشت  
 نہاش شد ثمر و نیک بختی  
 شدہ مرفوع اصلی تا بفرعی  
 نوشت او یک قلم تفسیر تبت  
 نو بدستح سوے شہر رقم کرد

### بیان نہضت عالمگیر بسوی کشمیر

ہزار از ہجرت و سہ بود و ہفتاد  
 چو شد رایاتح آیات خسرو  
 ز کو ہے باشکو ہے پیل بر گشت  
 جہانے یک بیک پامال گردید  
 ز حیرت خیر گشتہ چشم بسم

ز عالمگیر شد این خطہ آباد  
 ز نزدیک علی آباد رہو  
 بحکم جندر گوئی نیل بر گشت  
 ہمانا کو ہے از کو ہے بعنلطید  
 کہ آن روز سید دیدند مردم



پرس از بیگان شاه و شاه  
 ز کج بازی گردون کجاست  
 در بیخ از دست برد و در ایام  
 چه جای پائمال مزرع کشت  
 بلائی بود کان ناگه رخ آورد  
 رسیده از ره رنج و ملالت  
 ازین ره سوکب شاهی ز راهی  
 بهمدش هر کی اینجا غنی بود

که از ماهی رسید این فتنه تا ماه  
 که در اندیشه با پای پل ماتست  
 که برد آرام از دل هم دل آرام  
 که امید وامل شد مات ازین کشت  
 کسے مرد و کسے زان عرصه جان برد  
 غبارے تا بدامان جلالت  
 ازینجا شد روان بعد از سہ ہے  
 از ان نمود جے ملا غنی بود

### بیان زمان محمد شاه با و شاهی

بدوران محمد شہ ز تقدیر  
 یکے از اہل منصب محتوی خان  
 پے اجراءے آن احکام اسلام  
 با حمد خان بصد تا کید اصرار  
 منادی کرد و کز ہند دسراسر  
 بنا شد بر سر زین جائے ایشان  
 برسم تشقہ کس صندل نمالہ  
 رواج ترک صندل عین تر شد  
 بفرق بر کسے دستار دیدند  
 ز ہند و ہر کہہ ریدندے سوارش  
 چنان ترسیدہ طفلان لعب کوش

نیابت یافت احمد خان کبشر  
 کہ بود از عمدہ جاگیر داران  
 کہ ذمی را بود بر ذمہ مادام  
 محرک گشت دامت پانت اصدار  
 نہ بند و سچکس دستار بر سر  
 پنوشد کفش چرمین پائے ایشان  
 نمالہ تا زرد و سر نسالہ  
 صدورش باعث صدور ہر شد  
 کشاوند و بگردون در کشیدند  
 کشیدندے بخاک رگزارش  
 کہ کردہ نے سواری را فراموش

<p> بسرکفش و تہ پا بود و ستار  سر صاحب کلا ہے گوئی افزاشت  مسلمان کردہ یک سو خسر بر پا  کتابدار از مسجد تاجنا نہ ہر بند  حریف صور آمد شور ناقوس  بر آمد گردے از ہر راہ اینجا  کہ نفع و ضرر و خیر و شر کیے شد  بلائے جان خاص و عام گشتند  شدہ ہر اکجوے آتشین جوے  نہ تنہا خانہا پر و انہا سوخت  ہمہ بے شرم و بے آرم بے علم  مخالفت از عناد آشفتمہ چسند  کتابدار ہر کیے دست زد و کوب  سر ہند و شمر دہ ہند و انہ  چو داغ لالہ ہند و غرق خون گشت  بتازی ترکمان در ترک تازی  با ویزش حریف اہرمن بود  بکف از سنگ گرز دہنی داشت  پے تہنیہ شان فوجے فرستاد  مال آن ہمہ ہیودہ اعمال  در آمد شہر ہچون بحر در موج </p>	<p> جہانے شدتہ و بالادراین کار  نگویم ہر کیے دستار بگذاشت  بیک سو ہند وان ہنگامہ آرا  گستہ سچہ و زنا رپیوند  بلند آوازہ شد تکبیر چون کوس  پیا شد فتنہ ناگاہ اینجا  با ویزش میتا ہر کیے شد  عوام ابنوہ کالانعام گشتند  زدند آتش ہر برزن ہر کوے  ز برق فتنہ ہر سو خانہا سوخت  گر و ہے طالبان علم و بے علم  موالفت با فساد آشفتمہ چسند  سنگ دشت دشت و تختہ چوب  ہمہ خون تشنہ و بے آب و دانہ  زمین از خون مردم لالہ گون گشت  بہندی ہند وان در دست بازی  ز بس بر ہم مزاج بر ہمن بود  بجرات و ستگاہ ہمنی داشت  پس از چرخ صاحب نصفت و داد  رسیدہ لشکر ناظم زد و نبال  زد اینجا حلقہ چون گرد ابلان فوج </p>
---	---

برآمد هر یک از کوی و بزرگ  
 چنان از باها شد سنگ باران  
 خرد جے از پئے اخراج کردند  
 بنود از غارت اموال بهبود  
 نه تنها بر جهان بیداد می رفت  
 ز بیدردی چنان سر می بریدند  
 چه خونها ریخت از چنگال دندان  
 گذشته زنگ ز راز زنگ سازی  
 خیال خام گر طبّاخ می پخت  
 بگرمی کله را بر کله میسزد  
 نمی گویم که خوان سالار بود او  
 یکے گزشت دیگر سنگ می زد  
 سو خیطا طگر مردے ره آورد  
 بر اے جنگ چون آهنگ میکرد  
 بخون هر که چشم سون آن دوست  
 بنود از فتنه خالی یک سر کوه  
 اگر شد کار گاه شال بر هم  
 کمان خویشتن حلاج بردوش  
 کسے تیر و کسے شمشیر می زد  
 پوشد آن حکم جاری از جبارت  
 خلاف رای اهل رای چون بود

تبرزن تیغ زن هر مرد و هر زن  
 که گوئی رفت از جا کوهساران  
 جهان تاراج و دانش باج کردند  
 تو گوئی کج خردندان سگ بود  
 که مشت خاک شان بر باد می رفت  
 که خرماے ترے از نخل چیدند  
 چه سر باگشت وقت تپک دندان  
 بخون خلق کرده دست پازمی  
 بزنگ میوه آن بر شاخ می پخت  
 نه بر یک کله بر صد گله میسزد  
 که مرد بهفت خون در کار بود او  
 معنی گد دن و گد جنگ می زد  
 بجای پیرهن از وے کفن برد  
 بسوزن رخنها در سنگ میکرد  
 مژه بر هم زد و چشم از جهان دوست  
 نماند از شال و شالی یک سر کوه  
 چه چشم از خایه زندان شود کم  
 که کردے مغز با چون پنبه منقوش  
 مؤذن نعره تکبیر می زد  
 بنوده از جبارت جبر خسارت  
 جنون بود و جنون بود و جنون بود

فراهم گشته هر کان عدالت  
 طلب شد محتوی خان هم بافسون  
 و لے خود را بحیلت از میان برد  
 برون چون گشت از کنگاش خانه  
 چو ز تار آن گرده از هم گسستند  
 سخن سخنان که سال و سه شمارند  
 ز غفلت محتوی خان با خبر شد  
 ندادش کس ره از بیگانه و خویش  
 کشیده روز بهر سودل گرفته  
 روان خون گشت از خیز چون آب  
 بدستش استخوانه بچو دیوان  
 بر اے لشکرے تیر و کمان بس

بکنگاش اندر ایوان عدالت  
 رسید و دید کار خود و گرگون  
 نه خود را از میان برد او که جان برد  
 گرفتندش گرو به در میان  
 بجائے بت شکستن شکستند  
 شکست کا فرمان سانش بکارند  
 ز جائے خود بر آمد در بدر شد  
 خدایش خواند خود و خانه خویش  
 درون مسجدے منزل گرفته  
 تو گوئی عید قربان بود و قصاب  
 چو گر زگا و سرد در دست گیوان  
 شکست مهند و از استخوان بس

رَسِيدَنَّ سَيْفُ الدِّمَاءِ اِزْ لَآبِ الْبَلْعَاءِ وَ رُكْرُنِ اَخْصِيْمَتِ بِيْكَارِ

سخن کو تہ کشید این قنہ چون طول  
 عبید اللہ خان آن بندہ خاص  
 نبرد او نیز کارے پیش اینجا  
 کہ در دوران سرد و جگر خاست  
 میان شیعہ دستی نزاعے  
 تضار محتوی خان شد دران دور  
 ز خون او گل دیگر شکفتہ

شدا احمد خان دران هنگام معزول  
 بدین خدمت شدہ خصوص از خلاص  
 خلل شد بیشتر از پیش اینجا  
 ز راه ہمد گر گری دگر خاست  
 فتاد و کرد تکلیف صداعے  
 ز دست دشمنان مقتول فی الفور  
 کہ شد بیدار گوئی خون خفتہ

بقماش شیعہ را کر دند بدام  
 کہ سیف الدولہ بانوجے ز لاہور  
 زمین از مقدم او گشت گلشن  
 جہان روشن شد از تیرگی رفت  
 رہ دستار بستن باز شد باز  
 ز داغ نقشہ ہر یک رہ جبین شد  
 بہر سر شد حوالت کفش و دستار  
 بویرانی ہنود آباد گشتند  
 ز بس اوداد و اد نصفت و داد

کہ صبح عیش نشان شد تیرہ چون شام  
 رسید گشت طلوع از افق ہور  
 شب تا یک آمد روز روشن  
 ز چشم مردمان آن خمیہ سرگی رفت  
 بدستار آمدہ ہند و سراسر افراز  
 جبین را گوئی آن نقش نگین شد  
 بہر سر و رعنائیت اسپ رہ ہوار  
 شد اند بر طرقت شد شاد گشتند  
 خلافت شاد گشت و ملک آباد

### بیان باریابی خویش بد با ز پندیر ندیر شکہ ہمارا چہ کشمیر

ہو دوار کے کشمیر اندرین عہد  
 شدم روزے ز لطف سجیابش  
 شد از ہر دور کہ لعل او در فشان  
 کہ از اخبار ہندستان خبر جست  
 سخن داد استان در و استان رفت  
 ز نصفت گستری کارشن سازست  
 بہدش توتے موران گرفتہ  
 دلش بیدار و چشمش مست خوابست

فریدون اقتدار کے آسمان ہمد  
 سراسر از زمین بوس جنابش  
 عرق کہ داز خجالت ابر نیسان  
 کہ از آثار این بستان اثر جست  
 ز عہد حال و ہمد باستان رفت  
 کہ ساز و ولت گیتی نوازست  
 کہ پیل انگشت در دندان گرفتہ  
 جہان آباد و کان از روی خرابست

خوشا باغے و حرم گلزمینش  
 کہ باشد باغبانے اینچنینش

## اختتام گلگشت این بوستان و رجوع بهندوستان

<p>             رهم بنا که خواهم رفت از خویش              روم تا هند زیر سایه گل              که دل با هر گل پیوند دارد              قدم در راه چشم بر وفا هست              بحرمانی که آدم از جان رفت              ازین گلزار تا بیرون نیایم              زند و ستی و گیسرد و امن من              ولیکن مانع این اندوه باشد              که برگرداندم از راه فی الحال              که در رفتن ز بهوشی نکوشم              کشد دیوار پیش رو سپیدار              کند سرو و صنوبر و لدی با              دله سوسن بجزت هست خاموش              گل و سرین بود همپایه و همراه              شده شبدر ز من همزنگ گلگون              خموشی هست بهتر زین نواها              نه چون بلبل فدای گلستانم              نه از زگر مرا چشم نگاہی ست              نه با بلبل سرے دارم نه با گل         </p>	<p>             بیاساتی ره هندست در پیش              کنی گریستم از یک ساغر بل              از ان این گلستانم پا بند دارد              از اینجا رفتنم حسرت فرا هست              ازین گلزار بیرون میتوان رفت              ریاحین بر قدم افتد بپایم              ز هر سو شاخ گل پیرامن من              نه با من سنگ ره نه کوه باشد              نسیم نو بهار آید بدنبال              بر باید گشت گله از هوشم              بر آیم چون ازین گلزار بنجار              صبا آید بر اے همراهی با              ز خیری خیر بادی میکنم گوش              روم چند آنکه این ره گاه و بیگاه              ز جوش رنگ گل در کوه و ماهون              عزیز این گل فروشی تا کجا با              نه مزدور گلم نه باغبانم              نه از باغ نم امید برگ کاہی ست              نه در دستم سرگیسوی سنبل         </p>
---	---

<p>         نہ بردل بہت داغے از شقیتم          نہ بر شاخ گلے دارم نشیمن          گلستان شکست زنگ خویشم          اگر درخندہ کبک کو ہسارم          شکست دل ترا دواز فغانم          نمی سازد بدل گلگشت باغم          دماغ وصف گل کے بود مارا          ولے تحریک سعدالدین سائل          بر اور ہست وہم باجان برابر          ولاہنگام عرض مدعا ہست          خداوند بحق عظمت خود          بان خرم نہ سال باغ لولاک          مرغان بام افتادہ خویش          بریگانے کہ زنگ گل شکستہ          مرغے گشتہ از مضراب سبل       </p>	<p>         نہ بر خاتم نگینے زمین عقیقم          نہ اندر دست خارے دامن          بہار غنچہ دل تنگ خویشم          وگر در گریہ ابر نو ہسارم          ز طوبی اوقتا دست آشیانم          ز گل نازک تراست آری دماغم          کہ بوے گل بود چون دود مارا          بوصف گلستانم کرد مائل          سخن گوی سخن دان سخن ور          اجابت چشم در راہ دعا ہست          بہ بحر لطف و ابر رحمت خود          کہ اور آکس ندیدہ سایہ بر خاک          بفریاد سیران جگر ریش          بدان سنبل کہ بر گل حلقہ بستہ          بطاؤ سے کہ میر قصد مجفل       </p>
---	--

بود روزے کہ خوریک نیزہ بالا

دہی زیر لوای احمد جا

## تشریح

الله الله بلبل تا بلبله در خروش است و سنبل تا سنبله در جوش حیف است که من  
 باین همه جوش و خروش تنالم و با این همه نامی و نوش بر خود نبالم چشم بد و در زگرگس شهلا  
 بیدار است دمن هنوز در خواب غفلت یوسن صدر بان در گفتار است دمن خاموش از حیرت  
 یاد بهاری دبان غنچه را بر کشاده دمن همچنان لب بسته - ابر آزاری سراپای چمن پاشست شوداده  
 دمن همان روی نداشت - اوراق در حمان چون نیک بختان دست بدعا برداشته دمن  
 دست در آستین - اغصان پر بار چون مردان طاعت گذار سر بسجود گذاشته دمن سر بالین  
 سر و شاد چون مصلیان با قامت قد و قامت برافراخته - و مرا چون بوته نقش فانی تن بستر  
 قمری وفاخته چون کبران باستقامت قد و قامت بلند ساخته و مرا چون مرغ تصویر نهالی  
 در دخاموشی از بر زمین تا ز من از نسیم ناز عطا یاس سردی نغمه بزم است حسین باختر  
 از نسیم نغمه گلهاے محمدی ناز خیز - هر بلبله را از جلال الی مقاله انه بر - و هر گلے را از نضائل  
 رسالت پناهی رساله در بر - اشعار طرف چمن خوشنماست مرغ سحر حق سر ا دیده دیدن گجا  
 گوش شنیدن کراسه نغمه مرغ چمن وصف رسول زمین ماچه نغمه چین و ختن نعت حبیب خدا  
 اسد اکبر اصغر بینوا هم از بزرگیش نوالی و بیگیتائیش دو تائی میزند خاصه درین ایام  
 ز بهت پیام که چشمانش بهشت بهشت دو چارست و روانش را چار جوے جنت در کنار  
 یعنی خصت طبع سنوی گلگشت کشمیر جنت نمیر از مصنف آن خواجه عزیز الدین عزیز که مثال  
 بے مثال عزتش بطغرای غمراے الله عزیز غالب سجد است و تویع و قیوع عقیدتش تمناے  
 اسد مطلوب کل طالب کمل نظمش را تا زگی فرود سی طوسی و شرش را بلند آوازگی کوس  
 کاوسی در قلم و سخن شان و شوکت شاهی دار و چنانچه خود در مقطع غزلے منسرموده



مستغنی از ظهوری صائب عزیز کرد	نیضی که از کلام الهی با رسید
-------------------------------	------------------------------

یارب سرو خامه اش در چمن سخن پیوسته خرامان و بهار نامه اش همواره درین گلشن گل افشان باد  
 حاصل نموده در بایوتان بر روی دوستان کشوده ام تا از هر دوری که در آیند و در دیدن کتایند  
 آنچه گاه در جلوه گاه ندیده اند ببینند و آنچه از گل و ریحان در هیچ گلستان نچیده اند بچینند  
 هر سو که گذرند بحیرت نگرند و از نگرستنش نگرند پیراهن هر کاخی که نشین گزینند و نشینند  
 و نشین یابند و بدامن هر شاخه که در آرزند و گل ازان ریزند بشته در آستین یابند باره اگر  
 بیوه زارے گذار افتد پیش از آنکه نظر بر شاخسار افتد ثمر بای نور سیده در کنار کلام و زبان در  
 نیشکر زار افتد چنانچه مصنف خود در قصیده فرماید

مگر گلک من خسل طوبی بود	که هر میوه خواهی مهیت بود
گلے گر بخوای گلستان دهم	دگر لعل جوئی بدخشان دهم

هر جزویش مجموعه مهت باغ نعیم است و هر مهت تر از مهت تعلیم هر دورتی آئینه خوشحال کشمیر است  
 ناز رنگ خیالی تصویر هر صفت صفا خیزی ازان خط و لپند ایرست نه بزرگ اجسمالی تحریر  
 کارنامه رنگ و بوست باز نامه مینو بظاہر حکایت از گلستان در روایت از هزار داستان است  
 اما باطن باغ و بهارستان و چشم و چراغ حق پرستان

بهار عالم حسنش دل جان تازه میدارد	بزرگ را ب صورت را ب صواب معنی را
-----------------------------------	----------------------------------

هر آئینه هر پیش مرآت جلوه بای صنایع الهی یا عینک تماشا بے بدلح کماهی است  
 سواد و بیاضش هم انگاره سایه خورشید است و هم آئینه احوال اسکن در چشمید هر چند  
 قلم اعجاز نقش در قنوی ید بیضاید بیضیا نموده در سبن این گلده که تازه رنگ بسته  
 هم ید طوبی نموده اگر ازان رونق هنگامه سحر سامری شکست ازین آوازه گلزار بر ایم نوشت  
 آئی این مجموعه رنگ و بو حنا بے پنجه معنی و تنگاهان نزدیک و دور دست و این دستبنو  
 تازگی بخش مشام حق پرستان هشیار دست باد فقط

# مختصر تاریخ کشمیر مع دیگر تشریحات

## بسیله مشنوی گلگشت کشمیر

جغرافیہ کشمیر مصنفہ خواجہ محمد اعظم دومرو

کشمیر در وسط اقلیم چارم واقع شدہ عرض سی و سه درجہ و پنجاہ دقیقہ است و طولش از خط استوا سی و پنج درجہ و طولش از خط لاندات یک صد و پنج درجہ است بدین وجه کشمیر را در بلاد خراسان شمرده اند این شهر کوہستانی است و محمد و دہجد و داربہ بجانب جنوب حصہ کوہستانی باطراف دہلی و جانب شمال حصہ کوہستانی باطراف بدخشان و خراسان و بجانب غرب علائقہ بگلی (مقایست در میان کشمیر و پنجاب) و بجانب شرق تبت و چین واقع است طولش از شرق تا غرب چل فرسخ و عرضش از جنوب تا شمال بیست فرسخ است زمین زر خیز و ہموار و در کوہسارش ہزار ہا قریہ آباد و صد ہا چشمہائے شیرین جاری دہر چار سمت گل و گلزار ہویدا،

## بنائے تعمیر این صوبہ و وجہ تسمیہ کشمیر

مورخان ہنود و نگارندگان کارخانہ ہست و بودی نویسندہ کہ کشمیر موسوم بستی سر بودستی نام زنی بود و سر حوض کلان رامی گویند گویا تمام عالم آب بود و در ان دیوے آدم خور جل و یونانی سکونت پذیر بود اطراف و جوارش تباہ و ویران کرد قضا را عابدے کشف نامی کہ در اعتقاد اہل ہنود نیرہ بر تاجا بود بر کوہ سیمبر گذر کرد این ولایت را بر باد و خراب یافت عابد را بعد تفحص دریافت شد کہ دیوند کوہ موجب این تباہی است عابد را رحم آمد و ہزار سال عبادت کرد و ہمارا یوجی از خوشنود شد و پرسید کہ مدعاے تو چیست عابد گفت کہ ذبیحہ چل و یومی خواہم ہا دیوجی بشن بر ہا ربارین ہم فرستاد

انہا متصل مقام بارمولہ (تصبہ ایست در میان را ولپنڈی دسری نگرسی میل از سری نگر) کو ہے راقدرے  
 تراشیدند و را ہے پیدا کر دند کہ تمامی سیلاب ازان راه بیرون رفت و سطح زمین نمودار شد از انجا دیورا گرفتار  
 کردہ ہلاک کردند سیر زوجہ عابد بود بدین وجہ نام کشف بسر شد و از کثرت استعمال حرف (ن)  
 ساقط شد۔ کشمیر شہرت یافت و بعد ازان آباد شد، بعض وقائع نگاران بران اعتقاد دارند کہ  
 بعد طوفان نوح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام این واقعہ پیش آمد از اطراف ہندوستان برہمنان آمدند دور  
 عبادت و ریاضت مشغول شدند و از ذریات انہا این صوبہ آباد شد،

## از تاریخ خواجہ حسن شاہ متخلص بہ شعرے

در حالیکہ مورخین و محققین در تشریح احوال زمانہ قدیم قاصر بودند بدین وجہ وقائع نگاران کشمیر کتابے  
 در حالات قدیم این سرزمین تصنیف نمودے انہا کتبہاے خود را از ابتداے دور کلجگ آغاز کردند۔  
 صاحب نسخ التواریخ می نویسد کہ در ملک کشمیر بلجگ بسیار را جگان گذشتند و بعض مورخین ثابت  
 کردہ اند کہ ہمارا جہ سری را چند کشمیر راجہ کرد۔ صاحب معیار الاخبار می گوید کہ سکندر زو والقرنین  
 براہ کشمیر درختن و خطا رفتہ بود۔ صاحب وقائع کشمیری نویسد کہ سکندر فیلقوس بر اجت از ہندستان آئے کشمیر بسر کرد

## اشاعت اسلام در ملک کشمیر

باید دانست کہ اول شخصیکہ در کشمیر اشاعت اسلام کرد حضرت بلبل شاہ صاحب قدس سرہ العسری بود  
 اسم مبارکش بعضے سید عبدالرحمن و بعضے سید شرف الدین میگویند وطن شریفش ترکستان است و رسالہ مقصد و  
 بست و پنج کہ زمانہ سلطنت رنجو شاہ بود از ترکستان کشمیر تشریف آورد و واقعہ تشریف آوری جناب در تاریخ  
 چنان مینویسند کہ در زمان رنجو شاہ اگرچہ تمام مردم یک ملت کفر داشتند لیکن بوجہ تعدد و اختلاف مشارب  
 ہر یکے مذہبے ملتے جداگانہ داشت عقیدہ یکے ضد دیگرے بود رنجو شاہ درین امر متروک بود ہر چند  
 تامل فرمود لیکن بیچ دینے از ادیان این ولایت بخاطرش قبول نیامد شب در روز تفحص و تحقیق ادیان مل  
 می بود و زمانہ ازین غم نمی آسود۔ آخر دست و عابد رگاہ خالق بر ایابر داشت و از صدق دل بہت بر حصول  
 دین تویم و وصول صراط مستقیم بگماشت چون سعادت ازلی یار دیارش بود در دلش رنجیدند کہ ہر کہ صبحگاہ اول در

نظرش اقتدا این طالب صادق بردگراید و از انجانب بلبل شاه صاحب را المام ربانی رسید که زرد بطاعتش بکشمیر حاضر شده خود را در نظرش جلوس نماید چون از بسترخواست نظرش بر سمت بلبله جانب دریا افتاد چه بیند که بزرگه عالی مقدار بمصلای سنگین بالای مشرب با کمال ادب بر قانون سننیه مصطفویه محمدیه علیه الصلوٰۃ والسلام نماز با مدا و کمال نیاز ادا فرماید۔

چون این طریق برگزیده پسند خاطرش شد شرف خدمت در یافت حقیقت دین و آئین پر سید چون حقیقت و آئین دین دلت مصطفویه علیه الصلوٰۃ والسلام بروی روشن ساخت شریعت و طریقت محمدیه قبول کرد و مع اهل و عیال خود داخل دائرہ اسلام گردید۔ رز دگر تمام اراکین سلطنت و اعیان مملکت و جمله سرداران فوج و عامه خلایق گروه گروه در گروہ بردست حق پرست آن قدردہ کرام و اهل اسلام گردیدند چنانچه از زمار بانبار بقدر یک وار که قریب دو من باشد جمع شد، وفات حضرت بلبل شاه در ۲۴ هجری واقع شد تاریخ وفات خاص المزار مبارکش متصل شهر برکنار دریایے بہت۔

## تشریحات ششوی کشمیر

تشریحات	اسماء	نمبر
دریایے جھینکا در حد و درہ پنجاب متعلق کوہستان جموں واقع است۔	دریایے جھینکا	۳۸۸
کوہ بانہال از سری نگر بعد دو جہونفاصلہ پنجابیل ماہین علاقہ شاہ آباد و بانہال مشہور است بلندی آن نہ ہزار سہ صد سٹ نوشتہ اند	کوہ بانہال	۳۸۹
پیر پنجال کوہست از سری نگر فاصلہ چیل پنچ میل در حد و جنوب مغرب در عرض راہ ہری پور بار تفاع یازدہ ہزار دست فٹ از سمندر واقع است،	پیر پنجال	۳۹۰
خواجہ نور الدین ایشہ بری تاجر پشمینہ در بیجا پور ہندوستان بطور تجارت رفتہ ایکے از سادات تعلق محبت پیدا کرد و موے مبارک نبوی صلعم بہ اذن رحمے بہت آورد با تفاق اہل شہر و صوابدید فاضل خان گورنر قلمر کشمیر در باغ صادق خان برب تالاب ڈل کہ اکنون بجزرت بل و آثار شریف شہرت دارد و در عمارت پادشاہی محفوظا داشته شد۔ نشانہ ہی آن شش دفعہ بدریہ متولی کہ دارنمان خواجہ	موے مبارک	۳۹۱

تاریخ	اسماء	تشریحات
۳۹۱		بلاقی بانڈھی اندکروہ می شود
۳۹۲	چشمہ اچھول	اچھول نام باغیست تعمیر کردہ جہانگیر بادشاہ ہندوستان بفاصلہ شش میل از اسلام آباد
	و اندران باغ چشمہ ایست موسوم بچشمہ اچھول کہ نہایت سرد و شیرین است	
	اسلام آباد	نام قصبہ ایست بفاصلہ سی و سہ میل از سری نگر نہایت زرخیز و آباد ذاللعہ آمد و رفت موٹر و لاری و تاکہ وغیرہ
۳۹۳	شیرگرہ	نام محلات شاہی کہ در امیر اکدل واقع اند
	ریشیان	ریشی گیش از سری نگر تقریباً ۹۰ میل مابین پہلگام و امر ناتھ واقع است
		و یہ کنشہ بل مشہور است اہل ہنود کشمیری و پنجابی و ہندوستانی ہر سال ہر موقع
		میلہ امر ناتھ جی و رانجامی روند و جمعیت جا تریان کم از دو ہزار ہی باشد اخیر
		ماہ اگست میلہ مذکور مقرر است، راہ آمد و رفت از پہلگام و شوار گزار است،
		تا پہلگام سلسلہ لاری و موٹر شدہ است،
۳۹۴	حضرت گیو دراز	نام بزرگیت۔ یکے از مشہور و معروف صوفیائے کرام بوجہ درازی گینام مبارک
		گیو دراز مشہور شد
۳۹۵	خانقاہ محلہ	نام مسجد لیت عظیم الشان کہ سلطان سکندر در ۶۹۹ ہجری حسب تحریر حضرت میر محمد
		ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ تعمیر کرد،
۳۹۵	کوہ ماران	نام کوہیست در سری نگر درون قلعہ ناگر نگر و بر قلعہ آن قلعہ ایست تعمیر کردہ
		شاہان مغلیہ و برین کوہ زیارت گاہ حضرت سلطان العارفین ہم است،
۳۹۶	میرزا حیدر	برادر زادہ سلطان سعید کاشغری و خالہ زادہ بابر شاہ بود و در علوم عقلی و نقلی
		و شعر و سخن طبیعتی موزون داشت تاریخ رشیدی از تصنیفات اوست ۷۰ سال
		بمکتومت کشمیر گذرانید۔
	ذو ابجو	ذو القدر خان لقب بہ ذوالجو در زمانہ راجہ سہ یو کشمیر حملہ آور شد و قتل عام نمود و در
		مراجعت ہندوستان پنجاب ہزار ہا مسلمان شدت طوفان برف غرق شدند۔

تشریحات

اسماء

۳۹۷

چشمہ ایست موسوم بہ دیر ناگ کہ از اسلام آباد در ارض کوه بانال متصل  
 قصبہ دور و شاہ واقع است جہانگیر بادشاہ در سنہ ۱۰۳۵ ہجری برکنار این چشمہ  
 عمارتے ساخت کہ بوجہ حسن و خوبی تا این دم یادگار است این چشمہ  
 منبع دریا سے جہلم است،

دیر ناگس

۳۹۷

نام کو ہیست کہ برکنار ہڈول واقع است شہور است کہ تحت حضرت سلیمان  
 علیہ السلام در اثنائے سیاحت بر قلعہ کوه جیٹ جاگزیں شد ازین وجہ  
 کشمیر را باغ سلیمان و کوه را تخت سلیمان می گویند

تخت سلیمان

"

حضرت سید محمد ہمدانی بعد سلطان سکندر در سنہ ۱۰۳۵ ہجری زمینے خرید کردہ عید گاہ  
 تعمیر ساخت مقابل عید گاہ میرانیت نہایت وسیع و سبزہ زار بر اوقات نماز  
 عیدین از مردمان پریشود و ہمارا جہ صاحب بہادر ہم باوقات نماز عیدین  
 تشریف آوردند

عید گاہ

"

در قصبہ پانپور کہ از سرنگر بجانب جنوب بقاصدہ ہشت میل واقع است زعفران از  
 قسم اعلیٰ و خوشبودار پیدا می شود بقدر دو دوازده میل رقبہ قابل زراعت زعفران است  
 از قدیم الایام بلکہ بقول اہل ہند و ہندریہ سری شیوجی بھگوان کاشت آن شدہ است  
 سلطان زین العابدین (بڈشاہ) بجهت کاشت آن تداہیر مفید بکار برد کہ  
 ارتفاع آن بلند شد اکبر شاہ بادشاہ بر موقوعہ شگوفہ آن در قصبہ پانپور متوقف  
 می ماند جہانگیر شاہ و شاہجہان وغیرہ باغات بے نظیر آباد کردہ نظارہ زعفران  
 می کردند در عہد ہمارا جہ زبیر سنگھ بہادر آدنی مجال زعفران مبادی ہشت  
 وہ ہزار روپیہ داخل خزانہ سرکاری شد تجارت آن بقدر پنجہ ہزار تری یافت  
 در زمان موجودہ تجارت آن تا یک لاکھ رسید۔

زعفران

"

نام نالہ ایست عمیق کہ منبع او ڈل است اندر ن شہر گذشتہ در دریا سے جہلم  
 داخل می شود چونکہ نالہ پڑ پیچ است بدنیوجہ نام او موسوم بہ آرسشد

نالہ مار

"

تشریحات

تشریحات	اسماء	تعداد
در یائے بہت از دیر ناگ برآمدہ در میان شہری گذرود و زمین شہر زود و بالا نشود بسیار ہوس بوٹ و کشتیہا براہ این ہر دو جو بار در ڈل و جھلم داخل می شوند۔	در یائے بہت	۲۰۰
شہر سر نیگر بشمال و جنوب بر در یائے جھلم واقع است بران ہفت پلہائے چوبنی بر اسمائے ذیل در مختلف سالہا تعمیر بودند و تا این زمان ذریعہ آمد و رفت جاری است اول امیر اگدل اور جانب شمال متصل محلات شاہی کہ آن را امیر خان جوان شیر در ۱۱۹۸ ہجری تعمیر کردہ بود۔	پلہائے سر نیگر	۲۰۱
دوم جبہ کدل، کہ آن را جبیب شاہ در ۹۵۰ ہجری تعمیر کردہ بود سوم فتح کدل، کہ آن را فتح شاہ در ۹۰۶ ہجری تعمیر کردہ بود چہارم زینہ کدل، کہ آن را زین العابدین در ۸۳۱ ہجری تعمیر کردہ بود پنجم عالی کدل، کہ آن را عالی شاہ در ۸۳۲ ہجری تعمیر کردہ بود ششم نوا کدل، کہ آن را نور الدین خان در ۱۰۴۴ ہجری تعمیر کردہ بود ہفتم سفا کدل، کہ آن را سیف الدین خان در ۱۰۸۲ ہجری تعمیر ساختہ نام جہلیست وسیع و عمیق متصل شہر در اطراف او باغات و عمارات تعمیر کردہ شاہان مغلیہ بستند مثل نشاط باغ، شالہ باغ، نسیم باغ حضرت بل چشمہ شاہی وغیرہ بر کنار ڈل سیا خان یورپ دہندوستان در ہوس بوٹ قیام می کنند آب ڈل نہایت سرد و صاف مثل بلور می درخشد۔ ماہی گیران شکار ماہی بندریہ تیز و بلم می کنند مزارعان کاشت کھنچیانہ و سبزی بر سطح آب ڈل تکبت می کنند چشمہ شاہی متصل ڈل اندرون عمارت خوشنما محمد و داست جھیلے است مثل ڈل بفاصلہ ۳۳ میل از سری نگر و از بندہ پورہ تا سو پورہ است علی الدوام ہواے تند و تیزی دزد۔	ڈل	"
چشمہ شاہی	چشمہ شاہی	۲۰۲
اول	اول	"
شالا باغ	شالا باغ	۲۰۴
از سنگ موسی و بسیار فوار ہاے سنگ مرمر تعمیر کردہ باغ بے نظیر و سعید است		

نمبر	اسماء	تشریحات
۲۰۷	نسیم باغ	و مانند باغ نشا که بر ڈل واقع است مرجع خواص و عوام است شا باغ لاہور را مناسبتی بمقام این باغات نیست۔
۲۰۸	گلرگ	متصل زیارت حضرت بل بر کنار ڈل واقع است حسب حکم بادشاہ شاہ جہان در ۱۶۲۲ء در خان چنار در ان مقام نصب شدہ تا ایندم موجود اند
۲۰۹	خطہ لار	بفاصلہ سی میل بجانب غرب از سرنگر است بگلہاے طرز جدید در انجا تعمیر شدہ اند در موسم گرما سیاحان آنجا قیام می کنند
۲۱۱	اوگنند	نام پرگنہ ایست متصل صفا پور واقع است در زمانہ سلف بعد شاہان مغلیہ در ان جا باغہاے انگور نصب شدہ بودند تا ایندم انگور ہاے لار مشہور اند۔ لار از مقام سری نگر بفاصلہ پانزدہ میل واقع است، مقامیست در میان حدود پنجاب و کشمیر۔
۲۱۲	سہ دیو	راجہ اوگنند از خاندان متحور بود چون حکومت راجگان جمون از ملک کشمیر منقضی شد راجہ اوگنند با اتفاق اعیان ملک بر تخت حکومت نشست ہفت ہ سال در جہان بینی گذرانید قبل از مسیح بقدر سہ ہزار یکصد و بیست و یک سال ایام حکومت اومی نگارند۔
شہمیر	در شہور ۳۲۳ عیسوی راجہ سہ دیو بر حکومت کشمیر نشست مدت ۱۹ سال ۳۵۳ ہ ۲۵ یوم ب حکومت گذرانید منصب سپہ سالاری مفوض بسری را چنڈ جی کرد صورت فاتحانہ بظہور پیوست	
شاہ میر آباد اجداد بقول تاریخ فرشتہ وغیرہ از نسل پانڈوان بودند در مقام کرسوا و بحالت اقتدار سکونت می کردند بنا بر انقلاب روزگار اعتبار و اقتدار از دست رفت شہمیر بحالت غربت در عہد راجہ سہ دیو دار کشمیر شد تعلق آمد و رفت در دربار سری را چنڈ جی پیدا کرد و پرورش یافت حسب اشارہ سری را چنڈ جی سپہ سالار راجہ سہ دیو مقرر شد۔ مقام بارمولہ بطور جساگیر		



تشریحات

اسماء

تاریخ

مدومتاش یافت ملک صدرالدین رشید شاہ فرمانروائے کشمیر اور منصب  
 سپہ سالاری بخشید چنانچہ بعد وفات رشید شاہ زوجه اش کوٹہ رانی با استقلال  
 غنان حکومت گرفت و سلطنت اسلامی قائم کرد و ملک شمس الدین مرزا شہمیر خور را  
 خطاب بخشید سلطان جمشید و علاء الدین و دوزندان او بود و نذیر احمد  
 سلاطین کشمیر کہ بہت دود و پنجاہ سال با استقلال کار فرمائے حکومت بود  
 بہین سلطان شمس الدین میرزا شاہ میر بود پنجاہ و سہ سال در حکومت گذرانید  
 و رسالہ ۴۴۰ بقضا پیوست و در سنبل مدفون است نمازخانہ میری منسوب  
 تور شاہ مردے صاحب کرامت و خوارق عادات بود مرجع مردم در مقام کسواؤ  
 من مضافات چکلی سکونت می کرد و رزے گفت کہ الہام حضرت رب اعلیٰ بر من  
 در رسید کہ از اولاد تو فرزندے پیدا می شود و شاہ میر نام بادشاہ ملک کشمیر باشد  
 و از نسل او چند کس بر تخت نشینند شاہ میر این سخن در عہد خود شنیدہ از وطن تخرک شد  
 و در قصبہ ہارمولہ سکونت پذیرفت رفتہ رفتہ خود را در دربار راجہ سہ دیو رسانید  
 (کوٹہ رانی) سری رام چند رچی کہ وزیر راجہ سہ دیو بود در علاقہ لگنہ گیر سکونت  
 می کرد و پدرا دست پون رشید شاہ بر تخت حکومت نشست باوے عقد نکاح بست  
 چنانچہ بعد وفات رشید شاہ بر تخت حکومت نشست  
 بعد انہا لنگر چکا از مقام دراو من مضافات گلگٹ در عہد راجہ سہ دیو وارد  
 کشمیر شد و بدر بار رسیدہ عمدہ کو کہ گی در عہد سلاطین سلیمان باقیست رفتہ رفتہ  
 بعدہ سپہ سالاری مدار الہامی رسید و در شہور ۹۶۰ خود سر شد مدت سی و پنجاہ  
 سال حکومت کردہ مانند قوم نابود است  
 علی شاہ چاکسین خان چکا برادر اوست در ۹۶۸ بج حکومت گذرانید  
 یوسف شاہ پسر علی شاہ چکا بود در ۱۵۶۸ عیسوی قابض حکومت شد  
 فرائض حکمرانی بخوبی انجام دادہ ۳ ۱/۲ سال بج حکومت بسر برد

تور شاہ

کوٹہ رانی

۴۱۷ قوم چکا

۴۱۷ علی شاہ

۴۱۹ یوسف شاہ

## تشریحات

تاریخ	اسماء	تشریحات
۴۱۹	گوہر شاہ	کہ از بنی اعمام یوسف شاہ چک بود در ۱۵۸۱ عیسوی تخت نشین شد۔ مدت حکومت او یک سال بود عدل و بذل کرد۔
۴۲۰	بھگوانداس	از امرائے جلال الدین محمد اکبر پادشاہ است، فوج شاہی را سالار شد در عہد یوسف شاہ چک در ۹۹۳ ہجری جت تسخیر کشمیر نامور شدہ وارد اینجا گردید در حبس و ضرب کوشید۔ آخر کار بمصالحہ انجامید
۴۲۱	یعقوب شاہ	در شہور ۹۹۴ ہجری بحکومت رسید تعصب مذہب کمال جبر و استبداد در میان آورد و اوضاع ناپسندیدہ پسندیدہ قاضی موسیٰ شہید بد رجسٹہ شہادت رسانید بزرگان دین را حکم باخراج کرد تا کہ بگوش جلال الدین محمد اکبر رسیدہ باعث خشمناکی دے شد۔ لشکرے فرستادہ فاتح کشمیر شد،
۴۲۲	قاسم خان میر بکر	یکے از امرائے دربار اکبری بود در شہور ۹۹۲ ہجری فاتح کشمیر شد مدتے در اینجا بسر بردہ ضبط و ربط کرد و افس بحضور رفت
۴۲۳	ٹوڈرل	از وزرائے جلال الدین محمد اکبر بود در حساب و کتاب و انتظام بند و بست صاحب کمال بود۔ موجد عمل بند و بست است۔
۴۲۵	جامع مسجد	اولاً سلطان سکندر شاہ بت شکن در شہور ۸۱۴ ہجری حسب تحریک سید محمد بہرائی تعمیر کردہ است ۳۷۸ چوبی ستون در میان او موجود اند طول و از جانب شمال و جنوب بقدر ۳۸۲ فٹ از جانب شرق ۳۷۸ فٹ از حد غرب ۳۸۱ فٹ پیمودہ اند در ۱۹۱۷ء سینزدہ ہزار روپیہ بطور زر چندہ از شہر باشاں وصول شدند علاوہ ازان زمینداران دہات ۱۳ لاکھ روپیہ بذریعہ حکومت جمع آمد تا کہ تعمیر جدید بجد تکمیل رسید
	ظفر خان	وزیر آصف جاہ خان والد ماجد اوست در شہور ۱۲۵۰ برصوبہ پارمی کشمیر مخصوص شد۔ باغات کثیر آباد کرد و در عیش و عشرت مدتے برد و شہرا و اطبا رازا کند الوصف قدر دانی می کرد شہزادہ بگفت ثنوی بی نظیر

تشریحات

تاریخ	اسماء	تشریحات
		از دوسه یادگار است
	علی آباد	نواب علی مردان خان ناظم خطه کشمیر بمقام بهره پور بر سر راه عام پادشاهی سراسر علی آباد تعمیر کرد. تا که مسافرن این البسیل در آن جا فرود کش می نمایند
	ملاعنی	محمد طاهر نام اوست. نسبت بنامندان اشائی با داشت در سنه ۱۰۲۰ پیدا شد از ملا محسن فانی گنئی برادر زاده حضرت ایشان شیخ یعقوب صرنی علوم عقلیه و نقلیه حاصل کرد در سنه ۱۰۶۰ بمحربست سال رسیده داد شعر گوئی سخن دانی داد. شهرت عام یافت. ابیات اشعار قصائد و غزلیات او مثل کاغذ زر بر بند در سنه ۱۰۶۹ با و اجل وزیده رحلت بهار الاخرت کشید در سنه ۱۱۲۹ در عهد شاهان چغتاییه ناظم قلم و کشمیر شده ضبط و در بط مملکت گرد نام او عبدالمنبی بود در عهد عالمگیر بادشاه از کشمیر برآمده در کابل رسید خود را بحضور بهادر شاه که ناظم آنجا بود رسانید. بهادر شاه او را در کشمیر جاگیر بخشید.
۲۳۰	مراج زینبشنگه	در سنه ۱۹۱۲ بکرمی بعد وفات پدر خود مهاراج گلاب سنگه بمحربست سال بر تخت حکومت نشست. ۲۸ سال ۸ یوم در جهان بانی گذرانید، در سنه ۱۹۲۲ بکرمی بقضا پیوست فائده بخش تدابیر نافذ کرد و دارالتربیه مدرسه العلوم برپا نمود. علما و فضلا و نپد تان کثیر را به ادب خلعت های فاخره قد رشناسی میکرد و جهت تعمیر مساجد کانی المقدار امداد بخشید. منادر بسیار به کمال متانت آراست کار پردازان سلطنت را وقتاً فوقتاً به غر با پروری تقید می نمود.

# فالمکتوبات

بنام حافظ ضیاء الدین صاحب رسیده علم و ذوق قلیان

زان گلک و لنواز پیامے، بار سید نے بلکہ نے بداد دل بینوار سید

و قطعہ نامہ نامی نخستین بدست خدمتگذار دومی بسبیل چاپ رسیده و خرسند گردانید سپاس و لنواز یہاے  
سامی تانفس بکام و زبان در دمان ست بر زبان اولیے روشن و حجتے ناطق برین مقال حکیم و نے  
قلیان است این در حلاوت تصب السبق از نیشکر و آن لطاحت گوسے از ترنج زر بلکہ از خورشید انور  
برده نے نے این نے واسطه آتش و آب ست یا ماشطه زلف نبفشه تاب صاحب لواے بافسر  
فرمان فرماے بحر و بر حکمش بر آب روان و زور قش بر خشکی خرامان با شیرین لبان تلخ گوئے بافسر  
و نان گرم خوے اگر فردین و اگر دے گلشن است و سبدے پر گل بردوش اگر بام و اگر شام  
و خردوش است و میاے نامی و نوش از کشتش انفاس و کشتش در کشتش افتاده و با گردن کشتش  
و کشتش کشتش استاده با این همه کاہیدہ رنج فراق ست و نفس سوخته بیان اشتیاق گویم مولوی مغوی  
از و حکایت در روایت می کند سے بشنوا ز نے چون حکایت میکند: و ز جہاں شکایت میکند تم کلامے

من ہم آخسر بنجر اش غنم نیم	گر نیم نے لیکن از نے کم نیم
حال عجبران حالی کنم	از غنم پنہان دلے حالی نیم
گلک من نے ہست نائے جان من	دائے گرمی نشووی انمنان من
گردے از درد عجبران دم زخم	ہر دو عالم را بسم بر ہم زخم
خامہ نے ہم شمع و ہم پڑانہ ہست	یا کہ دو آہنگ آتش خانہ ہست
دو دے از سوز درون بیرون ہ	داد شرح خاطر مخزون و ہ

آدم بر سر سخن حسب الایما جستجوے و نگاہ پورے میکنم اگر طالب علمی تن باین کار داد تو المراد بچہ از  
تعیین ما بانہ وغیرہ اعلام سامی خدمت میکنم لیکن درین ہر دو ز کار سواد دانش انگریزی با پارسی

یا تازی از قبیل اجتماع ضدین است و خامه عطفوت ختامه شرحی از ان نکرده که پارسی در چه پایه  
باشد اگر از بلد بودن همین آمد و رفت اشارت رفته سهل است ورنه خالی از اشکال نیست  
والسلام بالوف الاحترام

## بنام شیخ صغر علی صاحب تعلقه دارگنڈاره

مشکین رقم نامہ زرین آمد رسیدہ و ماغم را ماطر ساخت و دلم را توانگر مخفی مباد کہ تالب سبحن سنجی  
کشودہ ام کام و زبان اُردو دنیا لودہ ام ہر چند عربی ایمان من و دین من است فارسی آن من  
و آئین من است از پیران پارسانیم اما سخن بیپارسی میگویم صاحب فہم رسانیم اما داری می جویم  
اسدالسد جوہر شناسی کہ بدری دُرے تواند رفتن در اُردو زبانش کہ گفت سخن گفتن انگہ در زبانی کہ  
ہم قافیہ پارسی باشد وہم ردین نے نے ع زبان گزیدم و کردم زگفتہ مستغفار۔ اینکہ از باب  
شوق را بیپارس دعوت می کنم دعوت و دعوت شیراز بیش نیست و اینکہ اہل ذوق را بشرت حسانہ  
صلامی وہم صلایم جو صلاے سمرقندی چیت اردوے محلے از دہلی اینجا رسیدہ و از پنجاب عرض معلی  
یایہ اش از ان برترست کہ دست چون منے بان تواند رسید و ثمرے ازین شجر طوبیے اثر تواند چید  
بارے چون داد محبت دادہ قصیدہ ریختہ فرستادہ اندر نصحت نداد کہ بچنان برگردانم و گردے ازین رہ  
بخاطر نشانم لاجرم ہم بجای اصلاح و ہم برائے فلاح شعرے چند از زبان گرامی سرودہ  
بدستاری دست سامی حوالہ قلم نمودہ آمد۔

## بنام مولوی علی ضامن صاحب کہ خسریہ اور دہ بود

سلامے کہ ما مدہ و داد را نمک و میکہ اتحاد را گزک ست می گزارم و شکوہ شکر آلود و شکرے شکوہ اندود  
می نگارم حلاوت تشریف آوری کہ ہم خرماد ہم ثواب بود کام جانم شیرین و مرارت وعدہ خلانی  
کہ ہم عذب وہم عذاب بود زہرم در انگبین کرد فردائے روز گرامی در و داز بگاہ تا شاہ گاہ  
چشم براہ و پس از فرد رفتن آفتاب نظر بجلوہ ماہ یعنی با پس انتظار بگاہ داشتیم آرخ کہ آن ہمہ  
فروغے دروغ و دروغے بیفروغ بود چہ نیک روشن است کہ از دولت خانہ میرزا آغا حسن  
تا دیراز نیاز آباد من قدمے بیش و مانعہ جز بے نیاز ہیا در پیش نبود البتہ آن معاہدہ بود با مقبلے  
و این مجاہدہ مشاہدہ با بیدے بارے بمیانجی گری خامہ آگہی بایستے داد و منت بر جان نگران نہاد

گمانم آئینه دارقین و هر آئینه بچین خواهد بود که بعین عنایت همین نظر بدین کردن داشتند  
 که قدم بر چشم و منت بر سرم گذاشتند و از روی آگاهی برهی صواب نه پنداشتند که شام یا صبح  
 زود راه وطن داشتند علاوه برین روز سوم نواسه عزیز یعنی نور دیده عزیز می محمد یوسف که در سفر دودی  
 همپای من بود بصرع مبتلا گشت چنانکه همدان ابتلا در گذشت و نه از کجا که شوق بهانه جو بار زد  
 هر سو تگاپون کرد و آرزو مند را تا والا فردگاه بختجویی برد و این چند روز درنگ که در نگارش تکلیف  
 سپاس هنگامه رفت خامه هم روزه وار و از آب سیاه خوردن بر کنار بود لیکن حیف که نامه نگار خون لطل گران  
 پانزده گانه این ایزدی میخانه در کشید مخمور یعنی رنجور شد تا خامه مست و نامه مسطور شد هر چند در  
 شش و پنج این رنج گران مایه پنج پنج یعنی حواس نهمه در باخته اما امروز قدری خود را جمع  
 ساخته ام انشاء الله فردا همان قفل بر گنجینه و همان مهر بر قنبنه خواهد بود و حالیا از گذشته در گذشته  
 میخواهم که از سرگذشت بازگشت یا گاهانند و از دوسوسه اینکه دامن کشتان از من راهی وطن گشته اند برانند  
 فردا من و دست من و آن دامن مهربانی نامه مهربان شیوه ستوده کیش برگزیده روشن فرسیده نش  
 رسید یا گاهانید که کسے هوای بر آمدن فرازش پایه پاری زبان در سردار و هویدا بود که گذشته سال شش کاز پاری اموزان  
 درین حال گاه چالش کردند پیش شش تن گوی از میان بردند چنانکه یکی از ان همه یکم تازان نهد و تان  
 پیش رفت از بست و نم اپریل امتحان آغاز شد و چهارم منی پایان سید کنون کنونه از آیین آشکده پنجاب می گذارم  
 دآن این که همواره آئین آن بود که نخست آگهی نامه که بست و کشاد امتحان و ابسته آن بودی فرستادند  
 و یک ماه پیش از امتحان کاغذ در خواستها با دست مزد کامیابی و ناکامی که فیس نامیده می شود از اینجا  
 بال روایی می کشاد در شگفتی از پار که دیر گاه بانگ برخواست و گریه از دور سیاهای نگر و تا این که  
 نیم ماه در امتحان باز ماند و دلمانرا نگرانی چون ماه پایان ماه بگاهش افگند نخست نیم اپریل نامزد امتحان شد  
 سپس آن نوشته در نوشته آوازه بست و نیم ماه بلند گشته این کرد کار آئنده نه دل با پرل ان بست  
 و نه بے پس خوشتر آن می بینم که نامه بنام رحبتر لاهور ترسیل کنند و آگهی نامه که آئینه دار آئین امسال  
 باشد از اینجا بپند در آئینه نقش نگار که میخواه است و در دیگران و بدان کار بند شوند فقط

## بنام مولوی شبلی صاحب نعمانی

اگر نه جنبش نسیم تربت آثار یعنی نفس مشکبار پرده کشاد اگر نه ریش ابر بهار یعنی خامه نبفته کاظمی و تازان  
 آمدن این حجاب که روشناسی عبارت از انست که بر می داشت و این عبارت که بخبری کنایت از انست

که فردی نشاند بلبل بے دماغ را بوی گل که بنام می رسانید و تشنه بے تاب را رسته آب بے که بکام  
می چکانید سبز بیکانه به نمود تفری دیوانه بکو که آشنائی شد اکنون که باد در وزیدن و شمشاد در  
قد کشیدن بلبل در نالیدن و گل در بالیدن ست اگر بوته خار بے یعنی خار خام کار بے هم گفتنی کند  
خود نمائی نتوان پنداشت بل فیض تراوش ابر آزار باید انکاشت لاجرم بفرج بے برگ سبز است  
تحفه درویش دل افسرده بوائے نداشت که بعرض برگی از بے برگیهای خاطریش در شمس از  
بے آبر و بیهای خویش آب در رنگ بر روی کار آورده تا گرفت مولوی حفیظ اسد صاحب را بسرد و قلم  
گذرد ترے که آن وقت در سرد استم از پر دو بدر افتاد راست اینکه آنگه درین پرده سرگردان  
خاطر مشتاق را مشتاق ترک دند و قصیده که پیش ازین جناب او نشان نسخه برداشته بودند با بلوغ آن  
مبالغه بلوغ فرمودند چنانکه نگارش و گزارش یافت و سبب اشعار این اشعار آنکه روزی بسبب  
اتفاق با ایرانی چند صحبتتم اتفاق افتاد هر یک داد سخن سنجی داد و از آن میان حاذق نامی شعرے چند  
از آن قاتنی بر سر و آن قصیده را بسیار ستودند و فرادے آن روز آن چکامه را دیده طبعم بهم بر آمد  
وز با تم نصیحت گر هر چند جواب ضربت بود اما من بجای ضربت شربت آورده ام سخن نویشان را  
نوش و حق فرمودشان را فراموش باد والسلام علی من اتبع الهدی

### رقعه دیگر

گرامی نامه پس از روزگارے در از رسید داین عقده باز گردانید که طول زمان جدائی سر رشته آشنائی  
از کف نداده و کشاکش روزگار فراق سلسله وفاق از هم نگسته هر چند در جدائی پاس آشنائی داشت  
روے ذیروے دهم تا فتن این دورشته دست باز وے می خواهد اما هر که سعادت ازلی مساعد  
مساعد باشد این سلسله از کف گذار و بلکه بدو دست نگه دار و آفرین بر روش راست کیشان صد آفرین  
بر دست کیشی ایشان که از جای خویش جنبیدند و از جای خویش جنبیدند یعنی در معنی قصبه همین  
رسیدن نوشته من دیدن هر کس جنبیدن و سلسله جنبان گردیدن را جز ضطر بل محرک کیست  
و غیر از پاس سر رشته آشنائی سبب چیست بارے چون این سلسله جنبش آمده آئی پیوسته در جنبش  
و جنباننده در آرایش باو که سکون قلب و البته آنست و درین بستگی کشا شهاب پنهان سخنی کوتاه اکنون  
از سخن بسخن می گرایم و از خلوت با سخن می آیم چشم بدور نظسم و شردیم و گل و سنبل چیدم  
نازم که طبعی شکفته تر از بهار و ذبنه رفته تر از سخن گلزار دارند اگر شمال خیالیست زنگ آمیز تر از

جلوه گل است و اگر مقال حالیت در دانگیز تر از ناله بلبل اما اگر سمند خامه را درین سنگ لاخ یا پاشنگ  
 خورده از سبک تازیت نه از گران خیزی و اگر یک اندیشه را درین خار زار خارے بیس اخلیده  
 از چیت لگامیت نه از سست گامی لاجرم از راه سنگ آمد و سخت آمد هر چه از سبک سنگی بر خاطر  
 گران دید و آنچه از کندی و تندی بدل می خلید از میان بر چید و بر کشید لکن عیب و صواب آن  
 جز گزارش نگارش نه سجد و غیر از تقریر در تحریر نگنجد چه کار زبان از زبان نیاید همانا نوشتن  
 و گفتن تمثال سایه و نوست که بصورت نزدیک و حقیقت از هم دورست از سپید تا سیاه و از خورشید  
 تا ماه تفاوتهاست اما آن قدر فروغ که ماه از خورشید دارد نوشتن هم از گفتن امیدوار نظر بر آن گذارش نگارش میباشند  
 منگ بر دروه آغوش گلستان بودم پر دروه آغوش را سرو برگ طفولیت و گلستان را رنگ و بوے طراوت باید  
 و مصرع ثانی بیرنگ نیزنگ دیگر کشاید ناگزیر نقش تحریر رنگ تغییر پذیرفت چشم که همواره تا دید و ادب  
 ازین گفتن نوشتن دست و زبان باز ندارند و چشم و گوش مشتاق را از دیدن شنیدن غافل پذیرند

### رقعه دیگر

اعظم المئه بیان و معانی مولانا شبلی نعمانی دام مجدکم  
 گل کند از خامه ام داغ غم پنهانیم  
 نامه هست آینه دار لاله نمسایم  
 بودم از خاک تر افسوده هم افسوده تر  
 شد شرر باعث که سرگرم شرر افشانیم  
 هانا مولوی عبد کلیم شرر علی گنده بر آس آتش گرفتن رفته و از آتشی که دران دو زبان در گرفته بود  
 زبان ز زبان و شرر افشان آمد حکایت در گزشتن همیشه مکرمه ناگاه بیتا با نه رفتن ملازمان بطن گاه  
 که هوش ربا بود دل از جا ر بود تا آنکه نامه نامی باسم گرامی حقائق آگاه مولوی حفیظ الله رسید  
 و از بازگشت سامی آگاه گردانید آبه رفته بجو درنگی پریده برو باز آمد آتشنه لبان همچنان  
 بے آب و بکیزگان همان بے تاب مانده لاجرم آبه که در دل د شتم از مرقان خامه و خونیکه  
 در جگر بود رنگ این غمناکه ریخت هر چند آب و رنگ جهان نقش بر آبه و جهان آب و رنگ  
 سر آبه بیش نیست لیکن شکست هر رنگی خاطر شکن و تغییر هر نقشه صبر بهم زن است گزتم که چشم  
 از هم نتوان کشاد و دن هیچ نقش و نگار نتوان بست اما شکل اینکه ما هم یک قلم وابسته رنگ  
 بست این نگارستانیم مشکل تر اینکه خود رنگی نیز از نیزنگ این بهارستانیم گاه غنچه ایم گاه  
 گل گاه خاموشیم و گاه بلبل زمانه بر خود می بالیم و دهی از خود می نالیم نه دست آن که اگر



برگے از شاخ فروریزد گستاخانہ باد صبا آویزیم و نہ تاب آنکہ اگر شبنمی از جابر خیزد بیب کا نہ  
 بافتاب تیزیم پس ہمان بہ کہ اگر گردش لیل و نہار چشمے بر ہم زند کفانوس بسم ز نیم  
 اگر جنبش بر کار ہر دو ماہ ہرچہ از سپید و سیاہ قلم زند دم ز نیم - لمولفسہ -  
 جام آگاہی چو ز گس نسکی نویسیم ما ہرچہ می نویسیم از کس چشم می پوشیم ما

### ہنام مولانا محمد حسین صاحب الہ آبادی مدظلہ

ستر گروم پر دانہ بچراغے رسیدہ و بلبلے گرد سرباغ گردیدہ لائیم باصرہ در نیل در بحیان  
 غلطیدہ زہے شگوفہ بریزی نامہ و سامعہ در کوش و تنیم غوطزن گردیدہ نئے موج انگیزی خامسہ نوید  
 ترتیب انجم افروزانجن مشاعرہ بفروغ راے اجاب در قافیہ نور و ردیف آفتاب دیدہ را  
 محو دیدن و گوش راست شنیدن کردہوس را نفس سخن آفریدن بخشید نفس را ہوس جان  
 و میدان اما دران ایام جوش سرفہ و ز کام حکم سحاب و راہ رسیدن این ذرہ ناچیز بافتاب  
 گرفتہ بود ہانا درین معاملہ بسراخور دہ می مانیم کہ بافتاب رسد و جا گرم نکند و بخار زدہ مشاہم  
 کہ در شراب افتد و جرعہ زند و حق این ست کہ مستی و مے پرستی دوشینہ خیالے بود و خوابے  
 کہ تا صبح دم و ستارہ مژہ بر ہم زد و محو گشت و آن ہمہ گر مجوشی و مے فروشی برتے بود و سحابے  
 کہ تا بر افلاک بدرخشید و بر خاک بیارید بگذشت یعنی از روزیکہ از مصطبہ بدر سہ رسید ام بصحیف  
 کہ شیرازہ بند خیال ہاے پریشان نگردیدہ ام اگر روزت در قہاے بے سواد میسر و انم  
 و اگر شب ست سواد ہاے بے سواد می خواہم خجانیہ نشین را با خانقاہ چہ نسبت و خلوت گزین را  
 با کثرت چہ مناسبت ہاے دہوے مستانہ کجا و غوغاے زنبورخانہ کجا غزل سرائی و مانعے دارد  
 کہ صدائے خندہ گل بر نمی تا بد و بید مانعی باغے خواہد کہ نسیم و صبا در او بے را بہ نشتا بد  
 انصاف بالائے طاعت ست در شور شکدہ کہ من کوس بنوائی می نوازم و باغوغاے صد شہر ہم  
 آواز م این نوا ہاے زیر لبی چہ آہنگ و این آہنگ ہاے سبک چہ سنگ داشتہ باشد بیز باینہا  
 گواہ من بس است بنوائی عذر خواہ من بس ست آدم بر مضمونے کہ ایماے ازان رفتہ بود  
 و نشین گشتن قیام فرنگی محل و بظہر نیامدن آن معنی از علم عمل اگر چہ بد پختین بہشت زرے  
 بال جدائی وطن خریدن در حمت غربت کشیدن ست اما بنظر تانی اظہر من لشم و ابن من اللام ست  
 کہ صاحب دولت را بر سند دولت جانم و دن و در عطا بر روی مغلسان با دولت کشون سپاس دلتے

با و محبت شده ادا فرمودن است خاصه اینکه حق نیابتی و پاپی مردی در میان باشد علیوه  
برین بدل این دولت سودها و آستین بلکه سیاه و سپید دو عالم زیر نگین دارد و لیکن در آنچه که من  
پنداشته ام و نگاشته ام و اگر کار با طفل باشد دیوانه باید که در آن حال خوشحال باشد بارے آنچه  
مقتضای صداقت است بخامه و نامه حواله است والسلام مالون الاحترام

## بنام مقصود علی صاحب اشاگر مصنف ساکن اسپون

مقصود من سلیم - آرزوی دل خود کامه یعنی محبت نامه رسید و خورسندگر دانید امروز که شهر شهبان  
شماره طے منازل به بست و نهم رسانیده و موب رمضان بانوچ سی ترکمان برد و منزله رسید  
فاطمه مستان و لاد و شادان و خیر مقدم گویان پذیره رفته اند و تن پرستان سایه پرور و پوش و حواس را  
خیر با گفته اند من نیز کی ازین ناتوان بیدم و از بیدی پاپی در گل نه دست مردانه ستیز و آویز  
وارم و نه پاپی بے حجابانه گریز بارے درین شورش و یورش قصائد و غزل نگاشتن و انگاه روان نشتن یعنی چه  
دست قاصد محاف فرادماغ مکتوب نیست مارا چه قلم گرفتن و ورق نوشتن ببا تراش و خراش دارد  
انصاف بالای طاعت است ایام تسبیح خوانی است نه هنگام نکته رانی زمان خدا پرستی است نه اوان سستی  
اما برستوری سستی و بهر شکستی درستی از پپے دارد روزه روزی جاویدیت در روز عید بعید نیست  
هال عید مفتاح در منجا نه خواهد بود همان ساقی همان پیمان همان پانیه خواهد بود  
مے مقصود و بجام و ماه صیام بجام باد

## بنام منشی غلام غوث خان بهادر منشی لفظی الہ آباد

درین روزها که چند قطعه کرامت نامه بکے بعد دیگر سے توان فراد روان بخشا گشت روزگار من بر سر  
ریشک آمد و خواست تا بد زنگ پانجم بزه مندگر و اندنا گرفت باس دست که پیوسته در کین من و چون مرغ  
دست آموز دست پرور و دیرین من است دستگیرم کرد و تب که لازم آنست هم آغوش غارتگر پیش  
شد سپس دوروز که نختی افاقه رونود در دے دیگر از در داوول گوسے ر بود سخن نختی صریح تر گویم  
هانا آن مرغ دست آموز از شاخسار پدید و برتری معکوس در بعضی نشین گزید از بیم و امید و دل  
بوده ام اکنون یک دلم و امید دارم آن عقده مشکل آدم بر سر دعا آنچه از راه مهر در باب طلب مهر با  
از کشمیر به تحریر آمده نقش نگین دل شد و یاد اباد که دست فرسود و اهل کشمیر مهربانے سیاه نگین است

دہر کیے را چون سوید انشین بدست آمدن عمیق سرخ خوب انجا محال است بلکہ سیاه خوش رنگ ہم حال  
حال است اگر قید رنگ و سنگ نباشد از اسامی دران محال نامی مطلق فرمایند ورنہ عقیقہ ماہم رسال نمایند

### ایضاً

جان و دل مشتاق تر از یک دیگر متمنی ملازمت با سعادت و چشم دگوش چشم براه دگوش بر آواز مرده صحت  
و سلامت گذشتہ را نازم کہ سالے دو عید ششم و از روزگار ناسازگاری بیدمی پنجم و نهم و نایب پاسی  
سیاہ کہ بیک تلم آن ورق بگرداند و نامہ نگار را بدین روز نشاندہر چند امید با یاس فاد دل را ازین  
بندہ ہانی کند لیکن مصلحت دران می بینیم کہ از دید و از گفت بشنید ساخته و از مکالمہ زبانی بمجاورہ روحانی  
پرداختہ ہاشم کہ تا حصول دولت و دیدار وصول نامہ و پیام و تا دمیدن صبح مرادم سواد روشن  
این شام غنیمت است زبان تاورد ہانست گویا و قلم تا در بنان است پویا خوشتر بو کہ روزے  
جذبہ شوقے رساد بند دوری از دست و پا جدا افتد گاہ باین ہمہ بے نوالی خود را بگاہ ربارساند  
حیف است کہ دل باین مایہ رسائی بید عار سیدن نتواند

شاد باش ایدل کہ روزے عقدہ ات و امیشود قطرہ مایہ رسد جاسے کہ دریا میشود  
آدم بمطلب دیگر کار میان احمد حسین بنو انیکہ ازین سوگفتہ و از جانب شنونده پذیرفتہ آمد امیدست  
کہ ساخته شود اغلب کہ پیش از اعلان بر ملازمان واضح شود و درین میان نیاز مند ہم آزمندست  
کہ از خلیل الدین ہم پرستشے بکار و دو خوب دزشت ہرچہ پدید آید بمن نگار شود

### ایضاً

والا نامہ شعور و انگلی قصائد رسیدہ منت بر دیدہ و دل نہاد و اما از پابرجا بودن در روزانہ ترددے  
دست داد کہ زمانہ دراز گذشتہ و ہنوز از پابوسی ملازمان دست بردار گشتہ بارے باستعمال رغبت  
رغبت قازش مالیدے و بتطول پے در پے بنیادش باب رسانید ملازمان را اگر حنا طر نہ گرد  
کہ تنہا قاضی نیم دستے در حکمت ہم وارم بلکہ در دل خویش می نگارم و امید وارم کہ داد دل نگارنہا  
دہند و کیفیت مفصل در میان نہند

تمنت بنا ز طبیبان نیاز مند مباد  
وجود نازکت آزرده گزند مباد

## رقعه دیگر

بهارین نامہ رنگین ختامہ کہ درودش چون نسیم بہار گلشنان و درفش چون غنچہ گل خندان ست  
 گلگونہ آراے چہرہ احوال و خنابند پنجاہ آمال شد نوید جملہ افروزی شمع تبتان اقبال  
 و مژدہ سعادت اندوزی اختر آسمان اجلال دیدہ را نورے و دل را سرورے بخشید دیدہ بصد  
 زبان از جنبش مژگان چشم روشنی گوے انجمن نشاط و دل بصد ہوس از رشتہ نفس  
 گلستہ بند گلشن انبساط نشاطے تازہ و انبساطے بے اندازہ اینکہ بدین تقریب بخت  
 نصیب دوستان بیدست و پارا یا دو بہ نسیم عنایت قدیمانہ مزرع انسر دگان بے کیا و گیارا  
 شاداب و شاد نمودہ انداگر بزرگ گل در پیرہن بگنجیم بجاست و اگر چون شمیم چمن از خوشیتن برآیم  
 رواست اما حکیم کہ دامن زیر کوه ست و دل از بارغم ستوہ یعنی علاقہ مدرسہ زنجیرے نیت کہ بدینو گیش  
 توان ست بند از بند بندگیش تواند درست ہر چند دست و پائے زوم بجائے رسیدم و باہمہ پوشش  
 و کشش کشاوے ندیم ناچار دل بران نہادہ و ما خود قرار دادہ ام کہ ہرچہ بادا بادا لے شاد  
 وطن را خیر باد گویم و بیدرقہ آزادی و راحلہ شادی بآن عشرت آباد با ہزاران تہنیت مبارک باد گویم  
 آئی این ہمایون کہ خدائی باد و عالم دلکشائی و دولت افزائی قرین باد بالنون و لصاد۔

## رقعه دیگر

اگر رسید رسیدن الہ آباد کہ آئی بخیر باد و دل رسیدے طالع را بر سائی ستودے و اگر نسیم  
 ازان مینوسواد بدین خراب آباد نہ دیدے سپہ را بر خود مہربان تصور نمودے چون طالع نار سا  
 و سپہرنا آشنا و آشنا خود نا آشناست از تالہ چہ خیزد و از شکوہ چہ کشاید ادا نا آشنا سان کہ چہین انہ  
 و بخوردہ گیری در کین گویند جان و جان بقرار بود نہ دست و بنان بیکار مہر چہ انجند ختامہ  
 چہ انجیش نیامد پیش چہ بکار ز رفتہ و گزارش چہ انکارش پذیرفت من دانم و دل کہ تا  
 ملازمان رفتہ اند چہ گویم کہ ایجا چہ ما جرات و با ایجا نیان چہا دور از حال جوش خون اطفال  
 یعنی چیچک کہ در دم روسے زمین بل از رشتان روشن ست کہ تا چرخ ہفتین فرا گرفتہ ہر آنہ خرمنے  
 گر دآورد و ہر گوہرے معدنے ہر غنچہ یک گلستان شگوفہ زار آمد و ہر قطرہ یک عمان جباب در کنار گویند  
 پنج شش صد کدک ہر روزہ دران روز ہا بجاک می خفت ہا نا فلک جا رو بے بکف داشت کہ بجائے

خار و خس از هر رسته گلهای نورسته می رفت اگر چه بنده زاده هم یک چند درین بند گرفتار ماند  
اما خدا را سپاس که ازان در طه بر کنار ماند هر گاه بر نوزاد با این ماجرا گذشته باشد پیداست  
که بر طبع زاد با چها گذشته باشد چنانچه بایاے مولوسی غلام صفدر خان قطعه تاریخ مسجد را بنیاد نهاده  
بود هم دران طوفان بباد یعنی از یاد رفت اکنون قطعه دیگری نگارم دجرم درنگ را نصیده تازه  
شفیع می آرم و سبب چا ویدن این نصیده آنکه روزی در عرض راه ناگاه بمیرزا حاذق که بیالاحانه  
جاد هم دران کاشانه مسکن و ما واداشت دوچار شدم ازان سو بدر آمدن ابرام رفت از نیجانب  
در بر آمدن احتمام حرم و دو کس دیگر هم بودند سخنها را نند و شعر با خوانند حاذق دو سه شعر  
از آن قافی نقل نمود و نصیده اش را بسیار ستود و حرم هم چکامه خود بر سر و پس از گفت و شنید  
تخفیف تصدیح گفتیم در تقسیم فردای آن بجای خود کلیات قافی طلبیدیم و دیدیم که در کتابت  
جهان تشنیع و طعن است و موالید ثلثه اش سه حرف لعن طبیعتیم بهم بر آمد و ز بانم نصیحت گر هر چند پاداش به  
بدست و عوض ضربت ضربت لیکن من بجای ضربت شربت آورده یعنی شعرے چند اشعار نصیحت  
و پند موزون کرده ام سخن نیوشان را نوش و حق فراموشان را فراموش با و السلام علی من اتبع الهدی

## بنام سید اسماعیل صاحب

اے از تویم بجام خواهد بودن      شهید و شکرم بجام خواهد بودن  
نوباده میوه زار فیض عامت      وقف لب خاص و عام خواهد بودن

رسیدن انبه بای نورس از بنارس باین ناکس که از مهربان بمن رسیدن حلوا و از آسمان فرد آمدن  
من و سلومی ست ناکامی را شیرین کام و مخمور مجور راست مدام که دهر چند از اعدا و ان سجه ساخته  
بسپاس گزاری پر داخته آمد لیکن آن سلسله را استواری و آن رشته را تاب این گوهر شماری ندیده  
ازان بست و انه بحضرت یگانه مولومی محشوق علی مد ظله فرستاده وادامانت سپاری داده شد.

## بنام منشی غلام غوث خان بهادر

والا نامه دران هنگامه که تموز را روز بازار دول از آشتلم گرما بقرار بود جان را تا زگی فرا و جنان را  
خرمی بختا آمد لیکن سپاس یاد آور بهادر دول و دل در ادای آن خجل مانده چه هیچ گاه نام بهیچامه  
فرستادن آئین نیاز مند و بدین بے نیاز بها خاطر نیاز گزار خرسند نبوده هر چند اندیشها هم گشت

وزنگ بار و شکست اما خامه نگار نه بہت و نقشے بکری نہ نشست خانہ گر ماسے بے پیر خراب کہ روز با شب  
 رسانیدم و سوادے روشن بگردانیدم روے افسردگی طبع سیاہ کہ شبہا بر دزد آردم و در تے سیاہ نکردم  
 البتہ امروز کہ روزگار آن ورق در نوشتہ و ہوا قدرے خشک گشتہ ست سراسر آسمان را سحاب گرفتہ  
 یا آفتاب از شرم مادل سوختگان روے در نقاب گرفتہ نمازادینہ گذارده آمد و ہنوز رعد تسبیح خوان دابر  
 سچہ گردانت آسیمہ سران از زانو سرد سرد بستر سبزی علم بر فراشتہ می کشان صراحی دمن قلم برداشتہ  
 چون نامہ روسیہ و از وزنگ پاسخ عذر خواہ آمدہ ام شربت عیش بجام و ماہ صیام بجام باد

### بنام مولوی عبدالعزیز صاحب

شنیدن گرامی اوصاف از شقیقی محمد شاہ صاحب نیازمند را بے اختیار عرض اخلاص و نہ گام درود مسعود  
 بر خوردن با قبلہ گاہم با اختصاص قدیمانہ ام خاص کردہ ہر چند "بنام کنندہ نکونامے چند" آہ ایست  
 در شان این نیازمند عزیز اگر چہ در زندان یعنی پائے بند ہندوستان ست و حقیقت از کنگان است  
 لالہ و گل اگر چہ از سایہ پروردگان گلشن ست خار و خس نیز از دور گرد آن نچمن ست چنانچہ بلبل شیراز فرماید  
 گر نیست جمال زنگ و بویم : آخر نہ گیہا باغ اویم - بس اگر زبانے باظہار این نسبت دراز و اگر طومارے  
 با تدعائے آن شفقت باز کنم پیش اولی الابصار خوار گنگار نباشم لاجرم بر ملا زمان نیز لازم است کہ از احوال  
 خیر مال و خانوادہ فرخ فال آگاہم نمایند و از چگونگی قیام مینوسوا و حیدرآباد مطلع فرمایند تا نیازمند را این  
 آگہی سرمایہ صدگونہ ناز و پیوستہ رسل و رسائل بر روے ہم باز باشد - والسلام مالوف الاحترام

### بنام وزیر احمد خان صاحب

اگر مرا زبانی گلہ سنج می بود کارے ازان می کشو چگونگی کہ از رنگارنگ شکوہا چہ نیزنگ با ساز کردے و بدان نیزنگساری  
 چہ از نگہا باز کردے ہم بلبل را در زار نالی بہدے آواز دادے و ہم گل را بدلسوزی چون لالہ داغ بر جگر نہادے  
 لیکن چہ توان کرد کہ نہ مارا تحمل داغ تنگ حوصلگی زبان عرض دراز نفسی و نہ شمار داغ اینہمہ سمع خراشی در دوردی ست

### بنام مولوی عبید اللہ صاحب پروفیسر ڈھاکہ

اے ذات تو در زبانی آزادہ ز قید  
 در علم علم شدہ چو در فقر جنید  
 گر جامی وقت خوانمت نیست عجب  
 در نسبت نام جانب خواجہ عبید  
 درین زمان این سودا کہ قلم ارادت رقم از نیاز فراموشی دیر تر سر افتخار بجاہ رسانید سود ہا اندوخت

و سواد باروشن گردانید یعنی نامه پیش ختامه که بنام نامی همنام خاتم پیمبران اعنی خواجه محمد فرستاده  
 و بسته بردیم کشاده اند و او شان در رسانیدن سلام سامی . پیام گرامی داد پیا مبری داده تاج کرامت  
 بر سر نهاده اند منگه پیش از زول این آیه اعزاز اختصاص خود را در زمره الذین یؤمنون بالغیب  
 داخل کرده از انعام رساله انعامی و معائنه دیوان بلاغت بنیان که هر یک مصداق ذالک الکتاب  
 لا ریب فیہ است از سر ایمان تازه نموده بر صدق مقال خود شاهدین عادلین و دشمنان باعی آورده ام  
 بگرفت وجود از عبید السجود پیوسته بود کفش قلم را مسجود  
 در شرع اگر سخن عبارت می بود بودے بسنخو ران عبیدے مجبود  
 و نظر برین که بنده خدمتی فرض است قصیده در معرض عرض است که قبول افتد ز به عز و شرف

### بنام مولوی بشیر احمد مشعر شکوه شاه محمود احمد

وزیرین نسیم سیح دم یعنی رسیدن نامه شکیں رقم جان رفته به تن در آورد و بوسے پیر بن یوسف گم گشته  
 به بیت الحزن ناستوده را از محمود نشانی داد و ناتوانی را از و رسوخ و توانی بلکه ارمانی هم  
 بسبیل ره آورد و پیش و مرهمی بر آینه ریش باخوش آورد یعنی نامه گوهرین ختامه که مزد و ما به  
 انتظارست و برات دولت بیدار بر آید دیده اختر شمار با این همه فروغی در رخ از جلو های بے اعتبار است  
 و سراب ره گذار نشسته دیدار و نه از رودلی تا پاک پین راندن و از سر خاک شاقان عنان گردانند اگر  
 گردان نهاد خاک نشینان بر آوردن نیست چست ہی ہی سے کجا بود اد هم کجا تا ختم یعنی راه پاس  
 غلط کرده رو بشکوه نهادم و از کعبه به تبکده افتادم محل بمنزل دوست راندن ست نه جانبی تلختن  
 هنگام صدی خواندن ست نه هنگامه ناقوس زواختن لاجرم بجانب جناب سامی که هم کعبه مقصود من و هم  
 مقام محمود من ست روی آرم و نمازے دو گانه و نیازے عقیدت مندانہ گزارم و بر خود می نازم که  
 الله اکبر حنیلیه جلیل احرام من ستمه است باینکه هنوز بت پندارم نشکسته سبحان الله بوسے کج نگاهای  
 قبله کج کرده با اینکه او خود را بر راه راست نیارده بر آستی که کج زوایه های من اگر چه در کیش راستان  
 دلکش ست اما آواز دهل از دور خوش ست خیال جلوه آبی که از دور نظر دارند سر آبی بیش نیست  
 و مثال موج شرابی که مراد از ساغر انگارند آبی بیش نے رائحه از گل کا غدی شمیدن و صفت  
 خوش و ماغی غالیه فروشان ست نه وصف ذاتی گل و زمزمه از بلبل تصویر شنیدن صفت تیزهوشے  
 سبک گوشان ست نه مدح خوش نوالی بلبل خاصه درین زمان که از بیوانی بلبلان خوش تر از گل اند

و از پیرنگی گلهما خود فراموش تر از بلبل آرے نالیدن هم فریاد رسی و گریه کردن هم دل خوشی میخواهد  
 مرا که گل از گل و شراب از شراب باز ندانم آن رنگ بو کو و آن آبر و کجا که مرغان چمن را بر مزه سرانی  
 آواز دهم و حریفان انجمن را به باده پیانی صلابا زد هم کلبه خویش را پاک رفتن ندانم باغ و راغ از  
 خص و خار پاک کردن کے تو انم آنکه قطره خویش را آبے نیار در ساند نشنه لبان را چگونه سیراب  
 تو اندگر داند از انجا که ساغر شکستن کفاره دار و نه دل شکستن را چاره ناچار آنگنه ریزه ها آنکه بخاطر فائز  
 می خلید از میان راه بر چید تا پائے نازک خرامان چون دل انگار نه شود و جاعے گوهرے اگر در سلک  
 خالی دید خزن پاره بجایش نشانی تا سلسله تسلسل را رخنه در کار نه شود اختصار در عبارت  
 بقدر گنجایش باعث نمایش و زیبایش ست چنانکه کاهش ماه برآی افزایش و پیرایش سر برآی  
 آرایش لیکن چه توان کرد که عیار گفتن جز بگفتن پدید نیاید و نقل ازین گنجینه جز بهمز بانی نکشاید خامه  
 در کتاد بیت این خزانه کلید ریخته دندان دانند و نامه را در برخواست نشست این خانه محض بیگانه  
 خوانند البته کلک تحریر اینقدر تقریر تواند کرد که هر پیکرے تصویرے دیگر دار و دهر خترے تصویرے دیگر  
 هر آینه دیده و در لازم است که سعته اندیشه از ماه میر و تیزی خامه از نوک تیر روان فرزنی جمال  
 از ناهید و جهان سوزی جلال از خورشید کمین داری جلادت از بهرام خونین نیام نگین داری سعادت  
 از بر جیس عالی مقام رفعت بیان از کیوان منعم ایوان مجنبن نشنه ظهوری از تلاته غساله سه شتر ظهوری  
 و منظومات او در فقه سروری از حیات اربعه چار عنصر بیدل و نکات او سر سه شوخ چشمی از کحل الجواهر خاک  
 پاک حیرت دو سمه کشاده ابروے از سواد بلالے عالی فطرت آرایش گلگونه صفوت صفا از روضه الصفا  
 صافی طبع و صان و کشایش چهره مهر و وفا از مطلع الانوار کشفی فکر کشاف فرش پا انداز جلوه ناز از خاکساریها  
 عزیز سراپا نیاز بدست آورده بهم پیوند و خامه را بدان نگار بند و تا عروس سخن راهفت در بهفت نماید  
 هر چند هلال کیشبه باشد ماه چارده برآمد اگر نثر است از نثره تثار و اگر شعراست از شعرے شعرا گیرد  
 بنام ایزد بشارت باد حضرت بشیر را که بشیره اش بشر این صفتهاست آرے سالے که نکوست  
 از بهارش پیدا

لذیذ بود حکایت در از تر گفتم

چنانکه حرف عصا گفت موسی اندر طور

یارب این خود نمایها که چشمش مر ساد روے کم نگاه می بینا داد این هرزه در ایها که بر سامعه گرانی  
 نکند جز آویزه گوش قبول مباد



## بنام مولوی محمد سعید پٹنوی

پر تو رو ودا فگندن صحیفہ شریفہ و دیوان فردغانے عنوان در یک وقت یک آن تکرار تجلی بر دل دیدہ  
نگرانست یا طلوع ماہ و آفتاب و حالت قرآن دیدہ غمدیدہ را چشم چراغ ست و خاطر بزمردہ را  
باغ دراع شمع بر اہم نہادہ و نورانی شبستانے را چشم جلوہ دادہ اند ساغرے بدتم دادہ و مثنوی  
میکدہ را بر دیم کشادہ اند اگر آن چراغ راہ مہر و وفاست این چراغان و اگر آن گلدرہ صدق و صفا  
این گلستان اما چہ گلستان کہ در نظر اولو الابصار ع (ہر درقے و فریست معسرت کردگار)  
ادیبان نگین فن گلشن سخن می دانند و عند لیبان چمن این رباعی می خوانند

از جلوہ لاله و گل و سر و سمن شد گلشن شیراز گلستان سخن

سعدیت سعید کز پے گل چیدن و امن زودہ بر میسان گلگشت چمن

سبحان اللہ این تحریر و این تقریر (از دست وزبانے کہ بر آید) اللہ اللہ من و این نعمت عظمیٰ  
(کز عمدہ شکرش بر آید)

گل بہن پنج روز و شش باشد و این گلستان ہمیشہ خوش باشد

یا رب این حدیقہ بلاغت تا قیامت عند لیبان را در زبان و گلبانگ رنگرزی بوستان دیگر سامع نواز  
ہو اخواہان باد۔ والسلام بالوف الاحرام

## بنام حاجی مختار شاہ صاحب در تعزیت

آہ کز گستاخی باد سحر در کیفش شمع شب افروز بزم آری ما خاموش شد

انقلاب روزگار زود گردون بدست بادہ نشان ہوشیار و ہوش از ہوش شد

غمنامہ مصیبت شمامہ رسید کشاد عنوانش پیام سینہ چاکے بدل داد و سواد مضمونش داغ دردناکے بگہرنا  
ہوشم بسر نہاند و صبر بدل دل ز دستم رفت و دست از کار دست و دل چون بر جانم از دستگیہا  
دگر خستگیہا چہ نگارم ہانا زخمے خوردہ ام کہ نمک پروردہ صد نمکدان شور و شریست و تلخی چشمہ ام کہ  
با یک جهان بیابان مرگے برابر است

خواندہ ام حرفے کہ لب از گفتگو با بستہ ام

دیدہ ام چیزے کہ چشم از آرزو ہا بستہ ام

ستیز بے ہنگامی کہ ایشان چشم دیدہ و من از راه گوش شنیدہ ام و خواب پریشانیکہ  
 در بیداری معائنہ کردہ من در خواب دیدہ ام چاکے در گریبان سامی رسیدم  
 تا دامن صبرم دویدہ است و آتشے کہ آنجا بخانمان افتادہ دوش اینجا کشیدہ شعلہ همان آتش است  
 کہ خامہ را چون حس کبریت مشتعل نمودہ و دودہ ہمان دودست کہ نامہ را چون روزم سیاہ فرمودہ  
 در نہ چشم این ہمہ خوننا بہ نشانی از کلک خویش و در خوننا بہ نشانی امید امداد از دل ریش ندا شتم گوئی  
 ہر حرفیکہ بسوزد درون از خامہ می تراود و پارہ از انگرست و چون بنامہ نگارش می یابد از گلے در خاکتر  
 بیانم بسکہ خون پالاز غمہاے نہانستی : دہان من تو پنداری کہ چشم خون نشانیستی  
 نے نے اگر ہر سر مویم تر گانے دہر تر گانے جوے روانے گرد و شگفت نیست لیکن حکم رضا و  
 تسلیم و قبول طالب کلیم سے

پسندامتیمان با ہزار غم نشدم بجزم اینکہ لباسم ز گریہ گلگون بود  
 آرے ہر کرا دل خون دیدہ جی خون است از حلقہ ماتیمان بیرونست اینجا اثر پے خون آلود را حکم نچہ خنایی  
 وجیب و دامن اشک آمو دسرا پے خود آرایست لاجرم چون گدازی از آتش غم دیدہ آب گردیدہ ام  
 واجب است کہ چون قطرہ سری بزین فرد آرم و سجدہ سہوے بر گزارم تا دوگانہ صبر در رضا او  
 و پس از ادای آن رود بہ عاکنم یارب آن قطرہ از چشم چکیدہ را سرخوش از وصل در یاد آن شبنم  
 از روضے چمن پریدہ را محمودیدار آفتاب عالم آرا کن دیگر چہ نالم و چہ گریم کہ در جگر آبم و در دل  
 تا بم نامند از بیماری خواجہ سعد الدین خاطر غمزہ در اضطراب و زورق اندیشہ در گرداب افتادہ است  
 ایزد دادار اورا ازین ورطہ برکنار رساناد و جگر ہاے از غم سوختہ را بزلال صحبتش سیراب گرداناد

رقعہ کتخانی فرزند شرافت اللہ ابن مولوی کرامت اللہ سمی بہ ہدایت اللہ صاحب

بجہ حق تسلیم گرد و دختنا بند	کہ داد او روح را با جسم پیوند
شرافت دہ بآدم از کرامت	چراغ افروز عالم از ہدایت
اگر بلبل و گر گل عند لبیش	ہوا خواہ و ہوا دار حبیبش
نسیم امروز در گلشن بگنجد	گل از شادی بہ پیراہن بگنجد
بکام از خند ہائے گل ہزار است	شکر ریز عروس نو بہار است
فلک بزم نشاطے ساز دادہ	برایش زہرہ را آواز دادہ

زمان عیش و وقت انبساط است      جهان تهنیت سنج از نشاط است

بنام ایزد در این اوان سعادت نشان که مشتری را باز بهره اختلاط چپان ست فاخته از خلخال پاپی  
سر و طوق بگردن و شمع فانوس و پروانه را جا در یک پیرهن ست جان و دل از باوه عشرت  
لبالب و جام و مینایک روح و دو قالب یعنی بتقریب کتخدائی سعادت دستگاه بر خود را بهایت السدر  
سلمه شد سر و سامان بزم ساخته شد ساز عیش و طرب نواخته شد "نخت آمد پی مبارکباد"  
دوستان را صلا عشرت داد - لند اغره جمادی الاولی روز رنگ ریختن شادمانی و نوروز عیش و  
نشاط جاودانی و تباریح دوم زمان دست دادن بکار فرحمندی از سا نچق و خابندی تباریح سوم  
وقت دیدن صبح انبساط یعنی روز برات قرار داده سامان کامرانی آماده شد چشم داشت آنکه بهر سه روز  
از سر شام مانند ماه تمام انجم افروزانچن مراد آیند و داعی را ممنون منت فرمایند  
سر بلندی و بند اهل صفا      بکرامت کرامت السدرا

### بنام منشی غلام غوث خان صاحب

گرامی نامه از نوید صحت ملازمان والا و از نهیب واقعات حیرت افزا بعد جان بخشی جان گزا  
و پس از شکفتگی باعث دلگرتگیها شد این همه اندوه انگاه باین انبوه نه گفتن برتابد و نه شنفتن  
عرض شکیبائی درین باب عبارت آرایست و بخودی درین مقام خود نمائی اظهار تب و تاب جز  
سوختن و داسوختن نیست و بنجیه این زخم غیر از لب بهم دوختن نماند دل از باد سامی ذخیره اندوخته  
و من لب از گفتگو و دخته صبح و مسابخدای پناهم و هم بدعا از خدای خواهم  
سلامت همه آفاق در سلامت تست      بی هیچ عارضه شخص تو در دمندمباد

### بخدمت جناب صوفی صافی صوفی فتح علی صاحب

سه چار هفته رفته که نیاز نامه شعریا رمی خویش با مختصر چکامه چکیده دل ریش نگاشته ابلاغ والا خدمت  
داشته ام پاسخش نه فرستادن اگر با داشت در نگیست که در جواب والا نامه ازین نامه سیاه سرزده  
بدان سزاوارم و نا کرده از کرده شرمسار گزتم که آن جریده ارزش جواب و آن تصدیه گنجایش انتخاب  
نداشت باره زبان پرش رنجور نکشادن را جواب صییت و بداد دل ز رسیدن را سد باب کبیت  
خدا نخواسته رسم هر دو فایک قلم از جهان بر خواسته در نه از کجا که در دمندم نواز ناله بینوا شنیده

درد دروند مستمند ز سیدے نے نے این ہمہ حکایت ست نہ شکایت اندیشہ را درین محل دو احتمال است  
 باقی ہمہ وہم و خیال یکے اینکہ تا از نے خامہ نواے رنجوری من سميع ہمایون رسیدہ نصیب دشمنان دروہم  
 از غایت ہمدردی دررگ دپے دیدہ آہنگ پرش کہ برمی داشت دوم اینکہ سالکان صاحب جذبہ  
 چون پس زانویے توجہ باطنی شنید مرض را از پیکر بیار چون خار از گلزار برمی چینند صوفی صافی  
 مشرب ماہم قلم و دفتر چون شیشہ و ساغر بر طاق گذاشتہ دست و دل در سر این کار داشتہ یا سخ مکتوب  
 کہ می نگاشت پس بر این قیاس اولاً سپاس ایزد منان بجای آرم و ثانیاً شکر تو چہ مخدوم ہر بان  
 کہ از رنج رنجوری دو ماہہ نجات و از سر چشمہ توفیق مخاطب این مصرع کہ لعل لب میدہد بجایامودہ را  
 آب حیات یافتہ ام حالیا اگر شکایتے ہست از ناتوانی ست و اگر حرارتے ہست از گرمی رفتار جوانی سلسلہ  
 پر ہیزگستہ است اما ہیہات کہ بت پندارم نشکستہ دتن از بند تعلق رنجوری رستہ لیکن افسوس  
 کہ دل از قید تکلف صوری بدر بختہ گرسنہ حرص و ہوس را ہمان آتش در ساغر ست و این سگ ہرزہ  
 مرس را ہچنان بر استخوان نظر بارب عزیز را کہ سگ داغ تست گلوریش ہوس این شت استخوان پسند  
 و دلش کہ لالہ باغ تست داغدار خار این گلستان تا چند سخن کوتاہ دیدہ و دل نگرانت کہ زود نہ  
 دیر از نوید خیر و غایت خود ملازمان حضرت شہزادہ بشیر الدین خرنند و سر بلندم نہ مانند و از رسیدن عرفیہ نیاز  
 و نختین رقمیہ قصیدہ بے سوز و ساز ممتاز و سرفرازم نمایند اگر بزرگ شہزادہ عالی جناب درین کتاب  
 دو باش این نہیب در برابر دارم کہ سہ کنار نامہ از ان نام اور رقم گشتہ بکہ از مردم دنیا گرفتہ است کنار  
 اما از شیخ شیراز مشور این سند در بردارم سہ

دریسر و وزیر و سلطان را بے وسلیت مگر و پیر امن

چون در حضور بذیل عاطفت گرامی تمک نمودہ بشرن ملازمت با سعادت رسیدہ ام در غیبت ہم  
 آن ذریعہ را دست آویز خود گردانیدہ ام و از آنجا کہ حاشیہ نشینان بزم ادب را جز بر طرف بساط منزل  
 و مادعی نمی باشد جبین سالی خامہ در کنار نامہ پیش ارباب تسلیم بے جا نمی باشد تکلف بر طرف تعصب  
 بر کنار حضرت ممدوح این مضمون پر جوش بر محل صرف نمودہ سخن را بے نغی و نشین ہکنار نشر نمودہ اند  
 جبین نیازم در سجود آن قدسی آستان بر زمین ست و سرفخارم بچرخ برین

رقعہ دیگر

رسیدن فردغانی نامہ و میدان سپیدہ سحر است سیاہی کردن نورانی چکار از ان بر آہن آفتاب و

گاہے بدان می نگرم و گاہے بدین گاہے نثره را بنثار آرم و گاہے پر دین چشم بد دور پروانه نام  
 مجو تماشاے دو چراغ است و عند لیبم است ہواے دو باغ ہر چراغے چشم و چراغ اہل نیش ز ہر باغ  
 رنگ و بوے بہار دانش ایماے جناب بفرمان شہزادہ محلی القاب کلید نقل بستہ چندین سالہ شد  
 تا انچہ از سنگ ریزہ با بدست آمد از خامہ بنامہ حوالہ شد ورنہ بجان شیرین کہ در سنگ لایح سخن  
 دست و بازوے تیشہ زنی و دل و دماغ کوہ کنی نہ اشم دل از کثرت افکار انکار است و زبان  
 از نا لہماے زار بیزار حسب الامر چون لب سخن باز و قصیدہ گفتن آغاز کردم خواہش آن بود کہ شمار  
 اشعار قصیدہ از صد خواہد گزشت لیکن ناگاہ طبیعتم از جاہدہ اعتدال برگشت دستم آن قدر ورم کرد  
 کہ تاب و طاقت از ہیبت رم کرد سپس بدست یاری آن تپ بے پیرم گریانم و ہم آتشہ جهان سوز  
 در جان و جہانم گرفت باجملہ کار مشکل افتاد و نوبت بسہل ہنوز یک دو سہل باقیست چشم صحت از  
 زگیں بپایر سانی اگر چہ دردناسا عدد از ساعدہ دست کشیدہ و تب ماتعب از پہلویم کنار گزید اما ہنوز  
 اثرے ازان و آتشے از کاروان باقی ماندہ است اکنون بخیال اینکہ مخدوم را از دیر یار پاسبان کتابت  
 نگران و مرا با تمام قصیدہ انتظار صحبت حیران دار و ناگزیر برگفتہ اکتفا رفتہ و بے کم و بیش از نرم و  
 درشت ہرچہ یافتہ ام و از ویبا و پلاس ہرچہ باقیہ ام طاقتہ قبیلہ قبول بازمی کنم و از سادہ دلی  
 برخوردار می کنم غافل کہ طاقتہ کتان بہتاب بر و ن رخسہ در کارش کردنت - قصیدہ بر صفحہ ۱۳۲

### رقعہ دیگر

صوفی صافی مشرب دام مجدکم - سلامیکہ صاف خکدہ عجز دنیا زد و سر جوش نخمخانہ سوز دماز است  
 پیش کش دروے آشا مان بزم حضور سی کردہ مد عا طرا زم اینکہ از کلکتہ پے حصول نصحت مرا جمعتم  
 اتفاق افتاد بہر موے بر تنم ز بانہست عذر خواہ از حیرت خاموش و ہر حرف بر ز بانم و اسانہست  
 از خاطر فراموش اگر گویم کہ فرصت دست نہاد عذر بدتر از گناہ آوردہ باشم و اگر بنویسم کہ بخت تیرہ  
 سد راہ شد روے دعوی سیاہ کردہ باشم اگر بنا بلد بودن کا شانہ فیض آستانہ می گرایم شوق را  
 رہنمانی باید و اگر نار سائی شوق سخن می سرایم کوتاہی چند بہر مخدوم ہم لازم می آید نہ نام تا چہ گویم کہ  
 انچہ گفتہ شود پذیرفتہ شود ہا نا درین آب گردش بلب تشنہ بانم کہ بایش خواندہ بجاتش راندہ باشند  
 و بکنارش رساندہ بر کنارش انگندہ باشند اما شور و تشنگی کہ در کام دز بانش باشد پو ستہ  
 نمک خوانش باشد اما می ترسم کہ انچہ گناشتہ آید سخن سازی پیدا شتہ آید لاجرم متسانہ رہ پوزش می پویم

و بیباکانه بر ملا می گویم سه مراباده دلیهای من توان بخشید بی خطا نموده ام و چشم آفرین دارم  
 بوالا خدمت حضرت شهزاده بشیرالدین تسلیم بصدق تعظیم می رسانم و بگزارش یورش که نگارشش یافت  
 بخامه دوزبان هم یک زبانه

### بنام منشی امیرخان صاحب منصف بیاض مکتوبیکه آتش زده و کاتب عذرخواه آمده

فردغانی نامه که گرم رفتاری خامه را دست آویز است رسیده شمع افروز بزم و دادگر دیده نازم آتش  
 خون گرمی اشتیاق خویش که اینجاسریرانگینخته و آنجا شمر در ریخته یک چند بزرگ شعله حواله پیرامن ماه  
 چون باله گرد سرگشته و بدان رنگین پیرامن دنا زمین تن که چشمش مرصاد گستاخ نگشته بنامه که نامم در او  
 یافت در افتاد و معنی از ماست که بر ماست روشن کرد یا آنکه نفس های سرد این مجور از دور هنگامه  
 دم سردیهای شبهای زمستان در آن شبستان گرم ساخته ناگزیر همان آتش اشتیاق پنهانی  
 بجمره گردانی پرداخته خامه ازان چون خس کبریت بر افروخت و نامه را پاک بسوخت آتش زبانی  
 و شرافتانی بر طرف رشک روان داشت که نامه بنامم روانی یا بدلا جرم آمده را بخامه سرایه آتش داد  
 و نامه را بدان افزایش داغ آرایش بسینه نهاد و مخدوم آن آلوده دامن را بر سر گرمی چراغ حواله کرد  
 چراغ که از عمق زبانه شوم نگاه میداشت آن ودیعت باد باز سپرد همانا از آتش شوق مشتاقان  
 حذر کرد نیست و منتظر از انبامه یاد آوردنی ایما نیکه از فراموشی رسیدن پنج رو پیله زفته دلیل استغفار  
 حواس خسته است خامه از فرو گذاشت آن پنج که عدد هائے هوزست اظهار خام کاری در گوشه نهادند

### بنام مولوی محمد شاه صاحب

سه چار روز است که شام گاه بر سر راهی با ما همه تمام حافظ ضیاء الدین نام و دو چار شدم چون  
 ماه آئینه جمال خورشید است از دیدن صبح امید یعنی رسیدن مکتوب صحت نوید استفسار زنت روشن شد  
 که درین روز بانیر اجلال از شرف اعتدال تجاوز کرده ناگرفت خاطر نیاز مندیم مانند ماه گرفت  
 گرفته شد آری چنانکه دل و دماغ از اعضاے رئیس انسان است ذات ستوده صفات هم چشم و چراغ  
 این دو دانست پس اگر چشم زخمی بدان رسد اثر آن در دیگر افراد شکفت نباشد لاجرم از جنبش نبض  
 بقراری دل روان جنبش آمد و از جنبش روان زبان و از جنبش زبان جنبش بنان خامه تا آنچه دست بدست از  
 دل خامه سید بنامه سپرده آمد چشم که زود و دیر از پاسخ نیاز نامه مشروحه صحت سلامت سر بلند و خرسند فرمایند پیش ازین بر عیال نفس بود

حضرت صوفی صاحب چندین تسلیم بمعرض تقدیم رسانیده ام یا خود جناب سلام روستائی پیدا شده  
بجوابش التفات نداشتند اما تامل حضرت ممدوح در رسانیدن آن امانت دیانت بکار نموده  
با بکله هم آن سلام لا جواب است و هم جوابها نایاب البته پاس اینکه در خط مولوی اشرف علی صاحب  
سلام شرف فرموده اند برین سزاوارتر با بزرگوارش آن سرمایه نازست و جان را در آن راه  
پیوسته گوش بر آواز

## بنام منشی غلام غوث صاحب

مشعر رسالی غزلهما در جواب غزل حبیب آفندی که در اختر روم طبع شده و مرزا توکل  
در اله آباد جوابش گفته منشی بهر دو غزل فرستاد خواستار غزل جوابی شده بقافیله در ویلین  
حالی تو هر سه - مال تو هر سه

شده الحمد هنوز آب که روانم بدان تر ز بان است آبجو در جو و شرابے که ز بانم ازان جرعه نشان است در سبو  
دارم اما آنقدر آب کو که نمازے با وضو و نیازے با آبر و گزارده شود ناگزیر دست و چین را از دور  
بخاک آن آستان روشناس تیمم کرده نخست دو گانه سپاس و تنایے یگانہ و ادا میکنم پیش شکرانه  
سه گانه این مهربانهای سرشار قضا می کنم که سرخوشی فزانا مه باد و چاه طبع زاود و شیوه حبیب  
آفندی و مرزا توکل شیوه علامه سرفراز دورهای معانی برویم باز کرد جائے آنست که از کشت  
مضامین آفرینی جا بر موالید ثلثه تنگ شود و وقت آنست که معدن گهر گلشن گل و عزیز جان با پیش از  
آورد و حقا که آن بهر دو چاه ممتنع الجواب و این نامه خود جواب با صواب فروغ قراب این انوار ثلثه را  
نازم که از ادج اختر روم چون هلال انگشت نما و از پرچم لوائے عطار و سائے توکل چون ماه کامل  
جلوه فرماید بجز ازان ثلثه غساله با خبر گشت و دور دستان راهم صلائے زود تا آنکه عزیز هم بکیتا پیش  
دوتائی زود یعنی دو غزل با تفاق و اختلاف قافیله سروده حواله قلم نموده هر چند در برابر ماه و  
خورشید سهارا چه ضیا که از دور سیاه می کند و بمقابله مشتری و ناهید که یک شب تاب را چه تاب که فروغ  
دروغ بر خویش تند لیکن از اینجا که نور را اگر نمودیست با وجود سایه ظلمت است و سورا اگر وجودیست  
با نمود رنج و کلفت است نظر بران از دیده و ران چشم دارم که درین شوخ چشمی خود نمایم نه پندارند  
و در لباس این گستاخی خود آرایم شمارند فقط

نعت تو بود زلف و خط و خال تو هر سه  
 تردستی و زور قلم و صنعت نقاش  
 زلف و خط و خالست نگهبان رخت لیک  
 میجست صفاد هر که مهر و مه و ناهید  
 اقلیم جنون ملک عنسم و مملکت درو  
 رحم آر که ذوق و هوس و شوق جوانی  
 گیسو سیهان مهر و شان ماه جبینان  
 زاهد بجا رند بجم خسته بدیوار  
 در پرده تملیث نهان ساخته توحید

یا ترجمه مصحف اجمال تو هر سه  
 پیداست ز موزونی تمثال تو هر سه  
 خود چشم سیه ساخته بر مال تو هر سه  
 ز دستر عم بر خسار نکوف مال تو هر سه  
 اے عشق گرفتیم باقبال تو هر سه  
 دارد بر این پسر کمن سال تو هر سه  
 چون سایه در افتاده بدنبال تو هر سه  
 یعنی که زده تکیه بافضال تو هر سه  
 گیسوے تو و خط تو و خال تو هر سه

شبنم بچین شمع بزم ابر بصحرا  
 اگر نیند عن یز آه بر احوال تو هر سه

ای چشم و خط و خال تو برون تو هر سه  
 یک نفحه بود چین و خط و ختن اے شوخ  
 ذوق هوس و شوق شهادت ز سرم برود  
 عیدت و لاله عید و شب عید است  
 شمشاد لب جوئی و سہی سر و صنوبر  
 طوایر عنسم و عمیر ابد رشتہ آمال  
 یک بوسه چه پرسی و ہم از رخ که دواز لب  
 گردش فلک و دهر فسون شعبده انجم  
 باد سحر و بوسے گل و زرگس شہلا  
 لے مهر و مه و شمع رسالت که صفا یافت  
 جائے من و بلجائے من و کعبه من بس  
 ایامے تو و عرصه ہستی کرہ خاک

بیمار تو شید اے تو ہند دے تو هر سه  
 از مویے تو و بویے تو و خوے تو هر سه  
 از دین دست و کف و بازوے تو هر سه  
 روے تو و ابروے تو و مویے تو هر سه  
 طوبی لک گوے قد و بچوے تو هر سه  
 ہجر تو و وصل تو و گیسوے تو هر سه  
 لے بوسه ز کوۃ لب و بچوے تو هر سه  
 آموختہ از زرگس جادوے تو هر سه  
 تازان دروان نگران سچے تو هر سه  
 ملک و ملک و مملکت از رے تو هر سه  
 راہ تو و درگاہ تو و کوے تو هر سه  
 چوگان تو میدان تو و گوے تو هر سه

حقا کہ عزیزست و حبیبست و توکل  
 مداح و ثنا خوان دعا گوے تو هر سه



اے موے تو ڈروے تو ڈخال تو ہر سہ  
 زلف و خط و خالت خط اجلال تو ہر سہ  
 زاہد بحر مند بے خستہ بدل یافت  
 عقل و دل و دین ہر چہ بخوای بر این  
 بر یک روش طرز وادایت درینا  
 زاری و زور و زور یک جتہ نیرزد  
 راس و ذنب و شتریم ہست بطالع

شام و سحر و کوب اقبال تو ہر سہ  
 تشریح تو تصریح تو اجمال تو ہر سہ  
 نقش تو عکس تو و تمثال تو ہر سہ  
 ملک تو و ملوک تو و مال تو ہر سہ  
 افعال تو و حال تو و قال تو ہر سہ  
 جان و دل و دین مطلقہ خال تو ہر سہ  
 از زلف و خط و دروے کو فال تو ہر سہ

سر سبز و تر و تازہ عزیز تا تک تو دارد  
 باغ و چین و مزرع آمال تو ہر سہ

### رقعہ دیگر

چند روز است کہ بکا پنور رفتہ بودم چون مراجعت نمودم والا صحیفہ کہ عننامہ اش توان خواند پیش  
 از من رسیدہ بود دیدم و بر خود پیچیدم زبان از گفتار ماند و قلم از رفتار ندانم تا چہ نگارم کہ آنچہ  
 نگاشته شود در دمندی پنداشته شود اگر از استقلال ذاتی حکایتی کنم ہانا کوہ را تکمین و دستار  
 آموختہ باشم و اگر از اجمال صفاتی روایتی کنم ہر آئینہ خورشید را شمع و چراغ افزودختہ باشم  
 درین اندیشہ مالہ موزونے کہ مصداق مقال و حسب حال اہل حال است ناگاہ از پردہ جان بزبان  
 رسیدہ حوالہ قلم گردید سر با سعی

اے بے خبر از مقام خود داد از تو خواہند او تا ندینسز امداد از تو

ز این اندہ جان گسل کہ رو دل منال غوثی نہ کہ مستغیث فریاد از تو

نے نے من کجا و این مقام شناسیہا کجا معنی شناس نیم راہ معنی چرا گویم بل چون ظاہر پرستان  
 ظاہر تر چرا گویم یعنی دل از صدمات حوادث باید پرداخت و این رباعی را چارہ پور سلامت تو ان ساخت

آن بہ کہ زرنج و غم کنارے گیری وز شکر و لباس اعتبارے گیری

فارغ باشی ز پرستش روز شمار از صبر و رضا اگر شمارے گیری

یارب حضرت والدہ مرحومہ جملہ نشین بہشت برین باد و ذات محندوم رطب چین حدیقہ

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ بَاد

## بنام حاجی مختار شاه صاحب تعزیت

نامه حسرت شمامه رسید و دیده و دل را پر خون گردانید فریاد ازین سفر بے هنگام و داد ازین شبگیر  
سر شام انوس برین جوانی و در پنج بران کار دانی باے ازین شباب رفتن و دایه در عین شباب  
رفتن اما اگر بچشم حقیقت ملاحظه کنند هر که از دنیا زود تر رود و بکبار تر و خوشنود تر رود کسیت که این راه  
در پیش و ازین عرصه بگریزیش نذار و جایکه غبار این طال تا دامن جلال حضرت خیر البشر رسیده و آنحضرت  
صلوات اللہ علیہ و آلہ و سلم صبر و رضا تمسک و زریده باشد چه جای با و شما پس رضا بقضا بون ہم  
اطاعت حکم جناب کبر یا دهم سنت حضرت سرور انبیا هست هر چند که از غم آن مرحوم سینه ریش دارم  
لیکن سینه ریشی مخدوم پیش از پیش دارم البته از استقلال ذاتی و کمال صفاتی امید است که  
از جاده مستقیم رضا و تسلیم تجاوز نکرده آن مرحوم را بدعای مغفرت بر آدمی آورده باشند  
تاریخ رحلت آن مرحوم که ناگاه از دل سر بر زده حواله تسلیم شده

در داکه چه بوبے گل بکب چشم زدن      شد خواجه حسن شاه برون زین گلشن  
تاریخ وفات او ملک گفت بمن      با وجه حسن شد و با حلاق حسن

## بنام نواب محمد علی خان بہادر والی ٹونک

اگر دلم از جھلت کوتہ قلمی آب نمئی گشت خامہ ام را روانی کہ میداد و اگر غدر پوزش مہر  
از دہانم بر نمئی داشت از خاموشی چه می کشاد شکر یہ نامہ نامی راز بانہامی بایست تا از صدیکے  
باظہار می آید و پاس درود تو قیغ بندگان عالی راجا نہادر کار بود تا      با تیار بکار می آید بہ زبانی  
بہ کام نا کام بود و بہ نیم جانیکہ آن ہم نام تمام بود و داد تر زبانی و جان نشانی چگونہ می دادم ناچار  
زبان بخاموشی و دخم و جان بہ فراموشی سوختم تا آنکہ نوید صحت بندگان عالی بداد بے زبانی رسیدہ  
جائے تازہ بقالب دید خدا را پاس گزار شدم و خداوند را تہنیت نگار چنانچہ این عریضہ بوضع عقیدت  
با قلم تاریخ غسل صحت بعالی ملاحظہ بگذرانند و نیاز مند راست پذیر گند اتندہ درند

## بنام مولانا محمد سعید صاحب جواب خط اوٹلان

قبلہ صاحب نظران و کعبہ دیدہ و ران مدظلکم اللہ عالی - درود نامہ نامی با و و چامہ گرامی رسیدن

موج عمانست بداد قطره بے سرو پا و درخشیدن مترابانست بحال ذره سرد هوا در نه قطره بے نور  
 کجا آن آبرو که بعرض خاکساری در راه پاس گزاری بر توانستی افتاد و دره بے نمودراتاب آن کو  
 که باظهار نیاز از خواب ناز چشم توانستی کشاد

قطره را این آبروی و ذره را این آفتاب بی هر چه هست از فیض آب هر چه هست از آفتاب  
 شرف شدن قیصر نامه بنظر انور و پیرایه قبول یافتن از نظر کیمیا اثر آئینه بے نمود و مرا جلا و در پولا و در کالود  
 مرا صفا بخشید ز به حسن بے جوهر بها که منظر نظر صاحب نظران شود و نغمه طالع پستیها که پسندیده  
 نگاه بلند اختران گردد و اینکه بطرح کوه و صحرا اشارت نم رفته بهمانا بصید غزالان رعنا بشارت نم رفته است  
 هر چند که نه زور بازو و این کمان دارم و نه قدر انداز نگاه بر نشان لیکن بمقتضای الامر  
 فوق الادب تیر بادرتاری کی انداختم و نامه را بنامه سیاه ساختم چنانچه بلاخطه والا یعنی من کیمیا می رسد  
 و بعد ازین چشم آن دارم که غزل خود و غزل هر که از اهل شاعره بدست آید بدین سوالب روانی کشاید  
 تا نور و سرور دیده و دل افزاید و السلام مالون الاحرام

## بنام منشی غلام غوث صاحب متضمن ارسال غزل طرح و عذر غیر حاضری

دیر در برورد دولت رسیده بدعا رسیدم تا عذر سخن گفتن که داشته گفتمی و آنچه ملازمان گفته شنفتمی  
 تا چارزنا کام بر گشتم شب تلانی بیدارے شبانه گذشت در ذریب جوئے اشعار عاشقانه آنچه از رطب و  
 یابس بهم سر شتم درین نامه نوشتم چون این وقت دل و دماغم آشفته است ندانم که بر جان سخن از دست من  
 چهار رفته است بهمانا این کاغذی پیراهن دران داری گاه داد خواه و گبوشه چشم محبت جوایه پناه آمده  
 داد خواه شرف بحضور است و مدعا علیه از حاضری معذور فقط

## بنام مولوی عبدالملک صاحب

والا نامه هر چند دیر تر رسید اما بداد دل مضطر رسید شکایت دوروزه کجائی و حکایت در وجدائی  
 از دل بزبان رسیده باز گشت زیرا که دل و زبان هر دو بدعای صحت نواب صاحب در دساز گشت  
 تنش نیاز طبیبان نیاز مند سباد و جو دنا زکش آزرده گزند سباد  
 اگر در صحیفه شریفه را دوروزه دیگر رنگ می شد هر آئینه کار بر دل و جان ننگ میشد از مفارقت  
 نکردن نوبه چون بید لرزه بر اندام هوا خواه افتاد باری تعالی بار دیگرش دران بارگاه باز نهد بام

و شام چشمم براه و گوش بر آواز مرده صحت و سلامت چشمم که یک روز در میان از چگونگی مزاج ملازمان آگاه شدیم  
 از بیجا روی سخن بجناب قاضی است که از گفتار و لفظ پیش عاشق و معشوق هر دو راضی است حضرت  
 سلامت فریاد ازین داد و داد ازین انصاف که دیر تر باد و شاد فرمودند کیفیت تشریف آوری چنانم غمخیز  
 کرد که مستان را می و نغمه پرستان را نه یارب این آهنگ راست باد تو نایزدان نواب صاحب را  
 زود تر شفاعت فرماید که این اراده درست آید بر خوردار محمد یوسف را بر اے دستی ساعت تا کیم رفت  
 عزیز مذکور آورده دور و ز امتحان را پیش خود گذاشته چون رفتار پیش رکی داشته بازش حواله کرد  
 امید است که تا ساعت تشریف آوری درست شود

## بنام قاضی عنایت حسین خان

اے آن که روان من فدایت باشد      در خاطر من همیشه جایست باشد  
 صاحب نظران عزیز دارند مرا      بر عالم اگر عین عنایت باشد  
 ترکتا ز یہاے غمزه بے باک را میرم که شامگاه ناگاہ بر سرم شیخونے دل آویز آورد و بگاہ بار و بنگاہ  
 صبر و طاقتم بنارت بر دشبید باز یہاے عشوه چالاک را نازم کہ در پردہ شب چون رخسندہ کو کب نقتے  
 حیرت خیز جلوہ گر ساخته صبح زود و دیدہ و دل را چون انجم نهره بشند را نذاخته نازم  
 نازم بطول مدت عیش و نشاط خویش      یارم زور در آمد و عیبر از قنار رسید  
 ندانم آن شب کدامی آفتاب شمع از درسیاہ خانہ ام و کدامی سرو چمن آرائے کاشانہ ام شد کہ ہنوزم  
 از دور و دیوار شام و بام ذرہ و پروانہ در خوش است و از ہر گوشہ دکنار گاہ و بنگاہہ فاخترہ و عند لیب  
 در خردش باری تا چند راہ رمزد ایما پویم سخن لختی صریح تر چرا انگویم کہ فرود بیدہ دانستے فرزندہ بنیشے  
 بگو ہر آبروے بحر و کان و بجو ہر چشم و چراغ و دودمان بارے غنوار و غمگسار معشوق سیرت عاشق طبیعت  
 بصد رنگی یک رنگ و باہمہ بزرگے شوخ و شنگ و پیر آمیز زود گریز ادانشاس معنی رس سخن ہم سخن دان را  
 بے مشقت و رنج چون گنج بویرانہ خویش یا نتم و ہبیات کہ چون دل زود از دست وادم یعنی ہر چند  
 کہ جدائی بر دل گران بود و داعش کروم و اگر چہ پائے رنگ در میان بود بخدایش سپروم  
 داد از ان خرامان آمدن و فریاد ازین دامن کشان رفتن آہ آن گرم جوشیہا و ہاے این فراموشیہا  
 تا تو رفتی از دم صبر و ز جسمتم برفت      از رحم رنگ از نظر آبار و چشم خواب رفت  
 این است آنچه کہ درین دو ہفتہ بر ما رفتہ است و دل کہ ہمراہ دلرباست ندانم بران غریب چہ سارفتہ

مگر جنبش عقرب یک خامه ام رگ بتیابی دل را جنبانیده بسر رشته تلگرانی این ماجرا گوش مخدوم رسانیده  
که از اکبر آبا و گلدسته نخلت دو لاد دست باد شمال یعنی نامه نامی بنام سید جلال رسید دیدم و چون گل خند دیدم  
وازمین راه برگردیدم و چون عنان زبان بگردانیدم -

## بنام مولانا مولوی عبد الملک صاحب

در ریز ز بسکه کلک عبد الملک است      هر جا گری بسک عبد الملک است  
استایم سخن شخص خسرو گنج هبشر      ملک و مملوک و ملک عبد الملک است

اگر ذات قدسی صفات را بپاک طینتی رنگ خواهم ملک را در بانی در نظر کجا و اگر بوالاهمتی ملک دانم ملک را  
ملک و لها سخن کجا تایش پیش کش ناگاه شام گاه چون پر تو ماه ظلمت کده ام را از در آمدن و نگاه بگاه  
چون بیک نگاه از حیرت کده دیده ام بر آمدن جز کم نگاه می چه توان گفت نه ای که شخص مردمی چشم است  
گوشه چشمی از عزیز کجا در نیج دار و بسو و چشم سیاهی که از او در دیده است حاشا که بنامه یاد نیاید  
تغافل نامهای سر مبر چشم پوشی و ابسته بل عنقائے فراموشی کدام روز که از دور سیاهی نگرود  
و سواد چشم روشنی نیاید و کدام وقت سمند اندیشه اندیشه اش با و پیا شد که گور ایش و دیده ولم بر تو تیا  
مقدم نشست و کدام محظه ز کلکش زمزمه پیرا شد که آهنگ و لنوازش در بزم جانم ساز بلند نامی  
نیکسار دست نشکست بریدن مرغان نامه بر از پر افشانی او راق آشفته حالیم پیدا است رسیدن به این نامها  
از ورق گردانی شکسته زنگیم هویدا دل خون گشت در روان داشتم یعنی پاسخ نامها نخته ز گمین تر باید  
نامه بر زد و هوا سردادم اعنی نامه بری را مرغی تیز پر شاید

این نامها که وقف سوادش و دیده باد      اے طالع رسا همه پیش رسیده باد

خامه تا اینجا رسیده بود که نامه نامی موسوم به چینی سید جلال چون ابر بهار رسید و آبی تازه بر روی کار  
رسانیده شگوفه نگاه را با بشار بشار بهای سرشار گردانید اگر خجلت پیش ازین طغیان کنی خود را  
بسیلاب تو انم داد و اگر این چنین از شوق نهانی دیده طوفان شود نگه را آب تو انم داد هر آینه شوق  
آن می خواهد که نامه ام هنوز وابسته بال کبوتر باشد و بهای جلوه مخدوم بر سرم سایه گستر باشد

## بنام منشی غلام غوث صاحب

سزیده زندگش و گزیده کورنش می گزارم و می نگارم اگر نه سواد بهارین نامه شکین خیاره چشم انتظار مگشت

مژده لاله و گل چگونه می چید و نگه در سنبل در میان چگونه می غلطید چراغ دانش که می افروخت و سایه بنیاد  
 که می انداخت خود را می ستایم و آری چه استایم که ستایش سریان هرزه بر سر در استواری می اندیش  
 و فرازین نوادان و آگویی بے سود و مابعد و هیدگی می ستایند و بزرگ میرم شوخی این فقره را که هرگاه  
 تاریخ وفات بدین خوبی بدست آید به تنامی توان مرد سوگند بجان عزیز که اگر بجان عزیز دسترس بود  
 حادثه که بایشان عزیز داشتیم بلکه جان فشانی جادو دانی زندگانی پنداشتیم مرده در گور تاز با نم  
 در دمان خواهد بود این لطیفه ام بر زبان خواهد بود بارے چون ز بانم در گرد و آنت از عهد سپاس  
 حضرت سید عبداللہ شیرازی بکدام زبان بر آیم و بزرگ این نعمت گیری چگونه ستایش گر آیم مگر آنکه با نساند  
 انسون کام ستانم و هم زبانی از ایشان بوام ستانم و گویم اسد السدز به چه چامه و حسی چکامه اگر آن گنجینه  
 حال و قال است هر آینه این آینه جمال و جلال از کام بخشی این الطاف ایشان طمع دارم که پیوسته چاشنی  
 این شهد و شکر شیرین کام باشم و از مسیبتی ساتی سخن پرستان امید دارم که همواره بگردش مینا و باغ  
 مست و دمام باشم چه عزیز بنحوای خریض علیکم از سرای توکل بدین قدر با قناعت نداده بلکه طالب مرتبت  
 است و از نخانه بیخبر به پیانه حالی کفایت ندارد و اگر چه پراز کیفیت است آری نامه را چامه و چکامه  
 باعث گرمی هنگامه است لاد بر این قطعه که در حالت اضطراب یعنی بیمارے بطریق رسیده نسخه مطبوع  
 عطیة والا نگاه بنارس باش گاه نواب نونک تازه بزرگ نگارش یافته سمع خراشی ملازمان را آننگ گزارش  
 یافته و درنگی که بسا سخ مکتوب والا شد هم از اینجا شد که پس از نگارش نخستین برگزارش درم نامساعد  
 ساعد که مرغ دست آموز دیرین و بیوسته دست نشین بین دست آن قدر بر خویش بالید که آستین را  
 در جامه گنجید تب بدست بوس قدم رنج کرده در دندسه چار روز تباب و تاب بسر برد و ز شکست  
 بقصد سهل منضج دار و نسخت فرمود و بعد از آن رطل گرانی ناگوار از رانگی مرگ حواله نمود و یک روز  
 در میان همان آتش در ساغرد آن سواد الوجه در نظر داشتیم تا آنکه از اماله چهار گانه فراغت دست داد  
 و چار آتش جانی را با هم اختلاط چسبان اتفاق افتاد اکنون دستم اگر چه بیکار نیست اما هنوز در دست  
 بردار نیست، یارب دست بجام و جام بکام باشند

### بنام مولوی علی ضامن صاحب رد و لوی

عزیز نا چیز را که زبانی هرزه سرا و جانے بے نوا و بانواداده اند چون بلبل تصویر از حیرت خاموش است  
 و در پرده خاموشی از شوخی خامه نقاش در خروش نئے اگر غروشنه دار چون آواز وصل

از دور خوش آید و اگر نوشته دار و چون حرف نصیحت گران تلخی افزاید شرابش همه سراب است  
 و آتشش همه آب اهل طال را گمان نشیو و مقالے برین هززه قال حجابیت که اگر بر افکنند  
 جز جحلت از پرده چه زاید و اهل کمال را خیال نازک خیالے برین آشفته حال خوابیت که اگر  
 بغیرش کند خبر حیرت چه رونماید و اثره درین زمان که حضرت نوری یک دو غزل یا حلب بزنگبار آئینه  
 بصیقل فرستاده منگه بر آئینه چون آئینه خود حیرانم زنگ زدای دیگران چه دانم لیکن نظر فرمان  
 پذیرفتن سخن شفقن انگشت قبول بر دیده نهاده دیدم و سنجیدم یعنی خامه را الف صیقل مرات پیش  
 گردانیدم اگر خطای رفته باشد محاف داز من سینه چون آئینه صاف دارند بر بعضی اشعار که خطاهو  
 و هو کشیده آمدند از راه ناسنجیدگی ناپسندیده آمد بلکه بر دیده دران روشن است که اکثر توانی تصیده را  
 شایانست و غزل را بمنزله شایگان و بر سامعه از سبکی گران چنانچه قرنا و مثل آن و ایما سیکه در  
 خط حکیم صاحب رفته که عزیز با اینکه خاکپای اهل سنت است از آستان بوسی حضرت شاه  
 عبدالحق قدس سره العزیز محمدوم السعادت است الحق این حقیقت حق است و ادب زرش مستحق  
 لیکن چه توان کرد که دو بار عزم حصول این دولت کرده بکلمه عرفت ربی بفتح التاء لم ره بجای نبرده  
 آئنده اگر جذب توفیق رفیق گردد و باز سر کرده سجده ریز این طریق گردد - والسلام بالوف الاحترام

### دیگر

مخدومی مکرمی خواجه غلام غوث خان بهادر دام مجدکم - عزیز نا چیز از درد دوری و اغوشاه رلب  
 و بشوق حضوری شیئاً بشد بزبان سرد حلقه تسلیم فرودمی آردومی نگار دکه هر چند از خبر بے خبر  
 با خبر بے خبر است اما بے خبر از نیکه هر چه در نظرشش آید بے خبر است و قطع نظر ازین در خبر است که  
 المؤمنین مَرَاتُ الْمُؤْمِنِینَ هر آئینه از این رو هر یک آئینه حال بهد دیگر است لاجرم شکایت از پیغمبری  
 سراسر پیغمبر است و عین بی بصری لیکن چون نظر بعالم صوری وارد بمناس حضوری ناصبوی  
 دارد و حضوری را وسیله خوب تر از مکتوب نیست و از مکتوب مرغوب تر محبوب نے پس همه تن چشم براه  
 سواد محنت است و سراپا گوش بر آواز مژده صحت و سلامت درین روز با که تخریک بعضی از  
 اجباب قطعه تاریخی و دو غزل سروده آبدحواله قلم نموده آمد بر سامعه گرانی مکناد و پنبه گوش  
 رخنه دیوار مباد و بخدمت میر عبدالمعد شیرازی نیاز باز نیاز مندر رسانند تا او شان نیاز مندر را  
 از مندر حال و قال خویش دانند و التسلیم

## رقعه دیگر

هر چند خاکسار و دانشناس التفات حضرت امیر خلد سیر نبوده لیکن بدولت صحبت جنوری گاه گاه  
از دولت ملازمت حضرت عیاری حاصل نموده است پس لازم بود که از راه نیازمندی در آیم  
و از عهده تعزیت گزاردن بر آیم لیکن چون پیش از نیم گاه بدولت کده سنوری اتفاق نیفتاده  
آخرد لے دارم چگونگی گوارا کنم که درین ناصبوری بجنوری ابتدا کنم و اگر قطع نظر ازین سالکان  
این مسالک را مقصود اصلی از سلوک مراسم تعزیت اظهار بهدر دست نه تنها ره نوردی ناگزیر  
از ان در گذشته چند قطره خونی که از جوشش نهان بترکان دویده و اندناله موزونے که از پرده  
جان بزبان رسیده بنجامه پرده عرض دردمندی کرده آمد - السد باقی و اسواہ فانی -

## بنام مولوی محمد شاه مغفور

چشم منی نه ایتدا از خون گریستن این چشم زخم آه بما از کجا رسید  
بیہات که خون می گریم و چه گویم که چون می گریم فریاد که می نالم و چه نالم که چرامی نالم ہانا درین زبا  
سوش الماسے کہ در شربت عیشش گرامی آمیختہ اند دل تا جگر م افکار کرده است و برق اندوسے  
کہ بر مزرع نشاط سامی ریختہ اند و دوا از ہادم بر آورده آہ چه دانایم کہ چه دیدہ ام و چه باز گویم  
کہ چشنیدہ ام غفران پناہ مولوی محمد شاه نہ از جهان رفتہ بلکہ جهان مردت و مردی از میان رفتہ  
جائیکہ این دور افتاد بساط صبر و شکیب در نوشتہ باشد پیدا است کہ بر نزدیکان چاگذشتہ باشد  
با بجلہ از گذشتہ در گذشتن اولی و از ہمہ اولی رضایے مولی قطعہ کہ حیرت انگیز کائنات و آئینہ دار  
سال وفات ست بلا حظہ می رسد - المدحی القیوم و اسواہ معدوم قطعہ تاریخ بر صفحہ ۲۲۹

## بنا سیم سامی لائق الدولہ بہادر

گرامی نامہ رسید و بہ نوید عافیت خرسند گذرد و انیدانیکہ در باب ارسال ثنوی تازہ از من متوسے  
خواستہ اند تا من بنظر اصلاحش ببینم و اگر خار و خشے در نظر آید از ان حدیقہ برچینم مصرعہ  
"صلاح کار کجا و من خراب کجا منکہ دستمایہ خود آرائی ندارم سر و برگ عالم آرائی از کجا آرم  
می گویم پر توے از شیدستان سخن بر وز نہ دلم نتابیدہ و در خشے ازین آتش کدہ بر من خورشیدہ



مل آئینه که بصد سینه زوای صیقل زده بودم از غیار لال زنگ آورده است و چراغی که بهزار باغ سوزی  
 افروخته بودم از لطمه های صرصر عم مرده است هر آئینه اکنون جز حیرتم چه رد نماید و جز ظلمت پرده چه زاید  
 اندیشه ام بگریه بان گیری آشناست دست بدامن سخن که رند و دلم در کشاکش دام تعلق مبتلاست شانه  
 درین کیسوی پر شکن که کند ز بانم عند لیب زمزمه فراموش است که اگر دے و اگر ار دے بهشت  
 خاموش است سه سال است که قیصر نامه بنظم آورده ام و من بعد کافر باشم اگر غزلی یا قصیده جز قطور سید  
 دیوان حضرت فریدون قدر بهادر گفته باشم بارے انصاف بالای طاعت است از کسے که این همه  
 اسباب بے نوائی فراهم آورده باشد چشم نوائی داشتند در هم از کیسه درویش  
 و مرهم از سینه ریش طلبیدن است لیکن بمقتضای الامر فوق الادب و مصلحت دران می بینم  
 که نخست در تمی ازان تنوی بسبیل مشته نمونه از خردی که برین فرستند تا من آن را دیده و سنجیده  
 بخندم باز فرستم انگاه هر چه صواب نماید بران کار بند و از نیاز مندر حسد شوند.

### بخدمت یکے از اجابت الہ آباد

کام بخشے درود گرامی نامه پس از وصول پوست کار و بعد از شگوفه کردن بهار رسیدن ثمر مراد دست  
 یا پس از طلوع ستاره صبح و میدان سپیده با د دست هنوز نظاره در کسب صفا بود که شیدستانی دیگر  
 ازان پرده بر دیده و دل تجلی نمود یعنی اشعار ریخته بر مره دیده بنیش صیقل آئینه و انش شد خوشامن که در  
 نظر دیده و دران آبر وے گوهر شناسی داشته باشم و حال آنکه گوهر از خرف جدا نه پداشته باشم من و انم  
 و خدا که گاهے گفتن اشعار ریخته خاطر نیا و نخته ام و طرے درین گلزمین ز ریخته چه ریخته کلکسین کام  
 همه تلخ آب شیر خانه شیراز است و کام در بانم آن و مساز لاجرم چون حلوا خوردن را و دے باید  
 طوطی طبعم بقند هندی زبان نمی آلاید

چون وحی ز آسمان بمن کرد نزول  
 شد عرض گدا بحضرت شاه قبول

این چار عطیتہ کرامت مشمول  
 شکرست و نه از شکر کز لطف و کرم

درود سو و چهار دیوان بلاغت بنیان مانند چهار کتاب آسمانی دست آویز افتخار جاودانی شد  
 بنام ایزد این هر چهار نسخه که زبان در ادصاف آن قاصرست شخص سخن بنشابه چهار عناصر است  
 اهل دید را چار آئینه مجالی و اهل تقلید را بجایه چهار مصلی است حسن را باغ و بهار و چشمه چراغ آمد  
 و عشق را بسوز و گداز و دروداع

اے صاحب کلک دفتر تاج و سریر  
 زمین چار صحیفہ آشکارست کہ کرد  
 در ملک سخن ترا نیست نظیر  
 نظم تو چار حسد عالم تسخیر  
 آری ذرہ را چه فروغ که آفتاب را چشم روشنی گوید و قطره را چه آبرو کہ در طریق توصیف دریا پوید  
 اما سپاس گذار در ترک سپاس گذاری معذورست و نیازمند را عرض نیازے ضرور و آن این کہ  
 دو چیز از خدا بدعا خواسته بودم یکے تمتع از کلام معجز نظام و آن بیایہ اجابت رسید دوم تسک بدمین  
 دولت کہ ہنوز طالع نار سا بدان رسانید بنا بران بایاس و امیدم سخت آویز فی ر و دادہ است  
 و خاطر عقیدت ماثر دران کشاکش افتادہ یاس بدور باش آن برگشتہ بختیہا از پیشگاہ قرتم می راند  
 و امید بتوانائی این عطیہ عظمی بچار بالش عزتم می خواند لاجرم من این عریضہ را بدان ستیز و آویز  
 سبیل کردہ بخدام انصاف پناہ آن داور بگاہ سپردہ ام امید کہ آن از دعوائے صست و نادریست خود  
 زبان کار و این از سر سبزی کار و کردار خویش کامگار گرد و من بآن کامگاری خرسند و سر بلند شوم  
 ہر چند کہ از حجاب تیرہ روزگار یہا نور چراغم در تنگ فروغیہا پر واز کر مک شب تاب دار و دواز غبار  
 خاکسار یہا آب گوہرم در بے اعتباری پراز جلوه موج سراب دار و اما بوالا وید صاحب نظران  
 گر چہ خوردیم نسبتے ست بزرگ ذرہ آفتاب تا با نیم  
 نظر برین از سایہ پروردگان ظل عاطفت سلطانی کہ در ذرہ نوازی آفتاب اند چشم داشت آنکہ  
 این تیرہ سر انجام را بہر تو مرحمت زد و دریا بند - نیز دولت و اقبال تابان و درخشان باد

### بنام مولوی محمد شاہ صاحب

اگر نہ بوطائے تشریف گران ما یہ یعنی دیوان حضرت شاہزادہ کیوان پایہ شرف گشتی من دانم و دل کہ  
 از بیداد و فراموشی چه شکوہ ہا در کار و مخدوم را از کردار خود چه قدر ہا شرمسار کردے اکنون شکوہ گذار  
 از شکر شاعر شکوہ ہے در بر و گلہ سپار از سپاس کلمہ افتخار بر سر دار و لیکن از حلاوت کلام شیرین خستہ می بہایم  
 آن چنان ہم غمخسپیدہ کہ زبان بسپاس دوز بانم از طلاق آن سرمایہ ہم نہ رسانیدہ کہ حق سپاس  
 او تو انم کردناگزیز بگزارش قطعہ جو بہر بجزو ہری خویش عرضہ می دہم دست بر خود و جان خود می نہم  
 یارب منظور نظر کیما اثر باد و گرد کسا و بے التفاتی مینا و بلا زمان حضرت شاہزادہ بشیر الدین توفیق تسلیم  
 بصد عظیم می سامم و بیاد حضرت صوفی صافی شرب جریدہ از این ر حقی می انشام بگرامی خدمت نشی تامل الدین  
 صاحب کورنش می سپارم و چشم صفا غائبانہ از جمال شان دارم

## بنام خواجه سیف الدین حسا

۴۶

امروز عنان شد که نداری سر اہلی بیچارہ بہر تو غلط داشت لگ انہا  
 عمریت کہ چشم براہ و گوش بر آواز قدم مہینت لزوم بودہ و غافل کہ خود را بیچ تسلی نمودہ ام  
 ہم از بخت نارسای خود شکوہ گزارم و ہم از جذبہ ناتمام خود شرمسار ما بخت را چہ گناہ و جذبہ را چہ  
 قصور کہ اگر کوہ الوندست و اگر پیر پنجال بانگ جذبہ و کششے میتوان کشید لیکن بداد گران سنگیہائے  
 آن برادر نتوان رسید آفرین صد آفرین از راہ دراز و دور تا کا پور تشریف آوردن آرزو مند  
 بہ تشریف خود شرف نکردن کہ ام دین و چہ آئین ست نے نے

این ہمہ از قامت نامازی اندام ہاست پدور نہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست  
 ہانا این پیراہہ رویا از رہنمائی ہمسفر شماس کہ از حلیہ مرآت مخر است ورنہ در میان قدمے پیش  
 و مانعے پیش نبودہ نہ مارا بسوے شما خواند و نہ خودش بسوے ما راند کاش ازین افسانہ و افسون  
 کہ تا اجمیر تشریف ہمپائی ایشان بود مرا از جابے نمی برد و دل مشتاق را بدر نمی آورد و چہ ابوے  
 نگفتند کہ این راز افشا کنند و تشریح جگر فلانے یعنی من ز زندہ حاشا کہ خیال تشریف آوری بگرد خاطر  
 کشتی دشمن مہر و وفا مارنچہ ساخت و خود را از نظرم انداخت چہ میگویم کہ از گفتہ شرم باد  
 من کجا داد کجا گلہ کو و شکوہ چہ اگر شکایتے ہست از آشناست چنانکہ گفتہ اند از است کہ بر است  
 من از بیگانگان ہرگز سنالم کہ با من انچہ کرد آن آشنا کرد

انصاف بالائے طاعت ست اگر تقرب عذر دوش یعنی کہ خدائی خلیل الدین قدمے رنجہ  
 می کردند رنج از دل می بردند کہ با من شامی پیچید و اگر بخیاں پرش چشم زخمیکہ دران رزہا  
 بجانم رسیدہ مرہے می نہادند و داد و دمندے می دادند کہ دست ایشان می کشید رؤس محبت را  
 نازم کہ تا در خانہ رسیدند و عنان گردانیدند راہ سلوک را میرم کہ جگر پارہ شیخ حسام الدین را از  
 بمبئی تا اجمیر رسانیدند و بدر دل صد پارہ آرزو مند رسیدند محبت و مودت دیرینہ را چہ شد  
 مہر و وفاے پیشینہ را چہ پیش آمد بارے اگر دلے صاف می داشتند از بمبئی می نگاشتند کہ  
 در کا پور بیایید و ملاقات ما در بارت اجمیر تشریف مہر و حاصل نمایند کہ تم کہ وقت نگارش خط  
 این ارادہ نبود و چشم زد این چالش و گالش رو نمود بارے چون عزم مراجعت از اجمیر شد  
 تو سن عزم بے راہے و را کہ عنان گیر شد و در سوین است کہ ہمراہ می یابید متانہ خرامیہا می نمایند

اکنون بوعده ایام عرس تسلی و جهد بے مدار مدار کردن آرامید بے آرام را باز از جابر دن مضطر کردست  
 دہی فریبم و سازی امیدوار مرا کہ تا بحشر نشانی در انتظار مرا

باجملہ لطفی کہ بحال من دارند اگر حالے و بدین طریق دلی خالی کنم قلم تا ابد از نگارش نہ استد و نہ بان  
 از گزارش ناگزیر از گزشتہ درگذشتہ و شکوہ و شکایت از دل بدر کردہ دانہ دانہ فراہم ساختہم  
 و خرمنے از ان پر و ا ختم یعنی برج استعمالی کہ سی و شش آثار نمبر سیت در ا بنانے رسیانے نہادہ  
 محصول دادہ بسبیل ریل فرستادہ آمد کہ ہر گاہ سفرہ چین چاشت و شامی پیش گزار طبعے از ان نیز  
 در میان آرد و ہر دانہ برج زیر لب زمزمہ سنج آمد کہ فلانے از دست شما برج اندرست و شمار رنجما  
 از این انبار افزون تراست شمار نوش و اورا فراموش باد و بعد ازین فراموشیہا واضح باد کہ چائے  
 مرسلہ یاد از گر مجوشیہائے ایشان می دہد و مرتبے برداغ سینہ ریشان می نند گویند کہ در بسبی  
 چائے یک سالہ را قیمتے دیگر دو سالہ و سہ سالہ را زرخے دیگر ست یعنی ہر قدر مدت می رود  
 زرخ کم می شود اگر چہ چین ست ہر وقت کہ بقیمت مناسب بدست آید بشرط رنگ و مایہ صندوقتی  
 برائے ما فرستند تا ہر قدر کہ نوش کنیم غما فراموش کنیم و ہر چہ از ان بفروش رسانیم گزک آن  
 نوشا نوش و انیم -

دیگر

از انجا کہ سپہ سالاران فوج ظفر موج آن دولت خدا و اوجان نثاران عسکر نصرت معسر  
 معرکہ جہاد کہ از سترہ شمشیر شان جماعہ شیران مانند شیرازہ ہم پاشیدہ و از نعرہ بکیر شان سترہ  
 ناقوسیان چون مور در سو راخ ناقوس خزیدہ عریض جانفتا بہائے خویش بنظر اقدس شرف  
 گزرا نیدہ بہ تمنائے والا عثمانی سر بلند و بطغرای عنایات ظل سبحانی بہرہ مند گشتہ اند فدوی  
 کہ غائبانہ بیاری اقبال آن دولت جاودانہ با شمشیر زبان بادشمنان سرگرم کار بودہ خود را  
 شریک غازیان نمودہ ست جائے حیث ست کہ در عرض جوہر بے جوہر ہائے خویش تنگ حوصلہ  
 و در طریق اظهار جان نثار ہیا شرمندہ از اہل قافلہ باشد بنا بران محاربات روحانی و مجاہدت زبانی  
 خود را پیرایہ نظم دادہ از روی تمسک بدامن دولت قیصری قیصر نامہ نام نہاد بحضور حاشیہ  
 نشینان و فترکہ اجلال می گذارند و آن را دست آویز حصول سعادت دارین میدانند  
 امید است کہ بشریف شریف قبول بندگان باب عالی مشرف و ہموارہ در سلک ظیفہ خواران  
 منسک بودہ مدعای دین و دولت موظف باشد (دیگر)

از انجا کہ ہر شے بمرکز اصلی راہی و ہر فرہ بخورشید نگاہی دار و قطر تا کشتہ بلند و پست

ساحل نشود بدریا و اصل نشود و ذره تا به بود ازان شامل نشود بخورشید مقابل نشود آرسے من  
 همان قطره بے دست و پایم از دریا بر کنار و همان ذره بے مقدارم تیره روزگار اکنون که کنت جذب  
 شعاعی خورشیدم بدان آستان آسمان پناهم کشید و جنبش سلسله موج سرچشمه امسیدم بدان درگاه  
 دریا و تنگاهم رسانید شورشنه کامی من شنیدنی و جلوه تیره سرانجامی من دیدنی نیاگان من  
 نان بشمیر زدن می خوردند و قطع راه زندگانی می کردند در روزگار من که خشک سال جوانمردی  
 و زمانم سردی است نه آبے بم شمشیر مانده و نه تا بے به پر تیر ناگزیر دست ازان بر داشته  
 قلم زنی رایج زنی پنداشتم و بحصار عافیت یعنی کنج عزلت نشسته از طعن و دوان نشسته نوشتم ازلی  
 رامی نوشتم و تخم اهل رامی کشتم و بهر چه ازان می درودم برگ معیشت می نمودم هیهات که فلک آن  
 ورق هم برگردانید و بر صفحه احوال خوشحظان یک قلم خط نسخ کشیدم اهل سیف را جوهر اعتبار ماند  
 و هم اهل قلم را دستے در کار من که دست طلب پیش کسی دراز نکرده و سر هیچ درے نسرود  
 نیاورده ام حیث باشد که از آشنا پناه به بیگانه و از کعبه راه به بتخانه برم به مضمون ایمن که  
 جمال کعبه نتوان دید طے ناکرده منزلها، نه پائے آنکه بطوان حریم کعبه دولت تو انم رسید و نچو ائے اینکه  
 کجا دانند حال ما سبکساران ساحلها، نه یارے آنکه رخت ازین در طے بدر تو انم کشیدم قوت لایموت  
 بر کنار بار عیال و اطفال بگردن جان دارم همانا دامن بزیر این دو کوه گران دارم لیکن پیش  
 صاحب شکو بان کوه را چون کاه اعتبار نئے نیست و سبکدوش کردن ازین بار گران دشوار نئے  
 پس اندک امدادے از خدام می خواهم که لکھنؤ را خیر باد گویم و دلشاد بسوے حیدر آباد یوم  
 معروضه که گواه صدق مقال من و آئینه حال ماضی و استقبال من است بلاحظه می گذرد و ماجلوه ظهور  
 گرد که سواد این دوده روشن از چیست و در پرده زنگ این آئینه جلوه گر کیست  
 گرچه خوریم نسبتے ست بزرگ ذره آفتاب تا با نیم

بنام اصبه یون حسن رضا در جواب قلمیہ کریمه مدوح مشعر سید نسخه موسوم به صبح گلشن

پر تو درود افکندن فردغانی نامه بذره ناچیز یعنی عزیزان کرد که سهیل بادیم بین و شمع با لیلان سخن  
 اگر آیت رحمتش خوانم شان نزدش جز قدر دانی چه توان نگاشت و اگر وحی آسمانیست و انم  
 باعث ورودش جز تا نیدر بانی چه توان پنداشت رسید و صل فیصرا نامه و نوید شمول  
 آن مختصر چاهم در فرست عطار و سوادان گمنامی را چون آفتاب بلند نام و شام تیره سرانجامی را

روشن تر از بام گردنازم که سواد حیرتی عرصه وادم و به تجلی اینم اشارت رفت و شام غریبی از مخان  
فرستادم و به صبح گلشن بشارت رفت چنانچه بستم ماه گذشته دیده مشتاق بفرودش روشن دل  
اندرده بمطالعہ اش گلشن شد - و با عی -

صبح گلشن که پر تو تحقیق است  
مصدق صفائے جوهر تحقیق است  
می زیدش اینک صبح صادق گویم  
کاینکه حسن یوسف صدیق است

بنام ایزد آن اختراوج سعادت که هنوز از منزل و دوازدهم قدمی بیش زانده ست و زورق  
باب فرورفته کاروانی را با ساحل رسانده ست علم و عملش چون بخت و دولتش روز افزون باد  
پایان تذکره بزم مشاعر رسیدیم و دیدیم که شیشه و ساغر بر روی هم چیده و لاله و گل پہلوئی  
هم مجلسیان از مخموری من بگوش و بر زبان بیزبانی در خروش آمدند که هر چند دیر آمده در میخانه  
بازست و اگر چه کوتاه حوصله دست همت ساقی دراز از دور آری و یک دو ساعت بی پای  
ناگاه از دست رفتم و تو پیرینه شکستم و شوق با ده پیون که با دپیوندش توان گفت نبشتم  
از درد و صاف آنچه بر پیمانم ریخته بر پیش کش صبحی کشان آن انجمن ست و از خار و گل  
آنچه بدانم آریخته بر پیر خیزان صبح گلشن آفتاب دولت و اقبال در خشان -

دیگر

اے طبع تو مخزنے را ایمان آمد  
کاک تو کلید گنج عرفان آمد  
نام پاکت که نیک دارد انجام  
رکنے اکبر ز چارارگان آمد

سال گذشته که قلم عقیدت رقم اتیخ ترکان بهمم و در معرکه سخن علم گشت لاجرم با واسطے  
سیاس عالی ہمتی بندگان عالی بھوپال و شکر و الامتی مستفیضان آن دولت لازوال  
کہ خستگان روم را بمرہم تلمطف یاد و جانے را بدان مراحم شاد فرمودہ اند حسرت نمودہ  
در سعادت دارین بروے خود کشود اکنون کہ آن محضر نامہ موسوم بہ قیصر نامہ از قالب طبع  
برآمد و نسخہ از ان کیے پیشکش جناب گردون قباب کہ مرکز جهان و مرجع جانیان است  
و دومی ہر پہ عقبہ خاص فیض اختصاص کہ آئینہ صدق و یقین و گنجینہ موزدین است لبیل ذاک  
می رسیدنیست عبارے با فلاک می رسد بہر چند باین فضل و کمال کہ ملازمان را در علوم عویبہ  
خاصہ تفسیر و حدیث حاصل ست عرض جوہر بے جوہری خودم حرفے باطل ست لبکن

سواد تذکره شمع انجمن بروانه پروانگی خوشم بخشیده گستاخ این پرافشاینها گردانیده است نظر بران  
 سر به باصفهان و ذره بخورشید تابان فرستاده ام و با امید کسب ضیاء دیده براه کمرست کشاده چشم دارم  
 که بفروغ قبول که الهی درگش مباد روشن سواد و بر سید رساینها طالع خویش که چشمش مرسد  
 دل شاد گردم زیاده ادب

## دیگر

جناب صوفی صاحب بشکین نامه باد و قطعه رنگین چکامه که یکی از خود جناب دومی از شاهزاده  
 معصی القاب است چون گل از گلزار و مشک از تاتار رسیده بطالعه آن کتبا جریده و آن دو تصدیق  
 خیل مخلوط شدم و می شوم و خواهم شد اکثری از اشعار نعتیه او در زبان بلکه حرز جان ساخته ام  
 هر کلامیکه در او وصف لب لعل و دست سالها نقش رنگین دل جان خواهد بود  
 لیکن هنوز دیده همچنان نگرانست و دل مشتاق تر از آن چشم دارم هر سوادیکه از مشرقین تحقیق با توفیق  
 فروغ طلوع گیر و جلوه نگارش پذیرد علی الخصوص از نظم پر دین سلک حضرت توفیق اگر چه بهره در بوده ام  
 اما از نشرش تمثال سواد می روشن نموده ام لاجرم بدان مشتاق ترم و از غایت اشتیاق مضطر  
 در نیولاغزای گفته ام اگر چه ناگفتنی و ناشنفتنی است اما بدست میتوان گفت و چون همه از دست میتوان شنفت

## دیگر

مکرمی جناب شاه یحیی صاحب مد ظله العالی  
 ناخوانده چون خوشید خود آمد بسیرا  
 احسن اثری کرد دعای سعیرا  
 بخت مساعد و طالع موافق آمد که دمیدن صبح امید بر رسیدن فردغانی نامه صادق آمد مناز بر دم  
 و شکر الهی بجا آوردم اما از شکر نعمتی که عبارت از ورود و الا نامه است هنوز فارغ نگردیدم که پاس  
 نعمتی دیگر که کنایت از وصول تاریخی خامه است بر خود واجب دیدم حال آنکه هر نعمتی را هزار شکر  
 در کار باید و هر شکر را چندین خرد و شکر در بار و من با این همه شکر که دارم شکر این همه نعمتها  
 چگونه بجا آرم لموقفه قرب را نامم که در روز خویش مستم کرده پسر خوش پیمانهای دور دستم کرده  
 نمک شکوه رسیدن قیصر نامه بوالا خدمت و شکر جلالت دیدن آن محضر نامه بجا ریت در مذاقم کالانگور  
 میخوش کرد که نخسته ناخوش و نخسته سرخوش کرد کیفیت اینست که چند نسخه از آن که بدست نارسا  
 رسیده حرفیان چون دل از دستم بروند و نظر برین نکر و ند که بیدلی بدگر و لتوان از آن چسب خواهد داد

و تھی دستے بدوستان چه خواهد فرستاد داد از این بیداد و فریاد ازین بیداد و این نسخه که بعظیم آبا و رفته  
 نه پندارند که نام نامی از یا و رفته بلکه مولانا محمد سعید مدظلهم را از جناب ساحی دورته پنداشته و بوالا  
 ملاحظه گذشتن این نسخه دران حضرت مد نظر داشته ام دیده خورده بین چون رنگ دومی در میان نمی بیند  
 بر آئینه نقش بیگانگی اینجا درست نمی نشیند البته باعتبار صورت بره مند و بشکوه مهر آلود خرمند انشاء الله  
 هدست سید مقبول شاه صاحب که نزدیک تر بانسومی رود نسخه علحدده بشکیش می شود والسلام بانوف الاحرام

### دیگر

و قطعه نامی نامه رسیده نخستین را نخل حدقیه اتحاد توان گفت که ناشپایتهای بار آور و دومی را نهال گلزار  
 و داد توان خوانند که شمیم نوبهار آور و دومی شمار آور در بے من دهنی من که شگفته طبعان هو اسے  
 گلگشت بیرنگیهای من دارند و خارستان را بهارستان پندارند افسانه و افسون من خوابے  
 و نمائش و نمودن سرا بے پیش نیست کما بیش پنج سال است و با نازه بیطاعتی های من برابر پنجاه سال  
 که وابسته و خسته کاجم دور و بیدار غیبهای خود را معراج سبقتهای خوانده میخوانم دور قسای  
 گردانده می گردانم منکه نوائے نغمه بلبل بلکه صدای خنده گل بر گو شتم گران می گذشت امروز  
 غوغای رستاخیز مهمان من است و شور صد محشر نمک خوان من

بر سرم غوغای قال و قیل هست گوش من بر صور اسرافیل هست

انصاف بالای طاعت ست مخمور کجا و این همه شور و شکر کجا از نثر حرفی جز فراموشی یاد ندارم  
 و از نظم مصرع جز خاموشی بر زبان نمی آید بارے دل آشفته که خود را فراموشی تو اندا آور و اوراق  
 پراکنده را چگونه جمع تواند کرد داد ازین آشفتنگی و فریاد ازین دل گرفتگی که عزیز را در چشم خویش  
 خوار یعنی از روی مشتاقان شرمسار کرد همانا درین معامله بذره مانم که آفتابش مشتری آید  
 داد از کالیوگی کالای خود نه نماید پوزش بر کنار و محذرت بر طاعت اگر فرصت دست دهد  
 بیاد دوستان درین بوستان جامی و از اندوه این خجستهها که کشیده ام انتفا سے می کشم  
 دیگر از خدا بد عامی خواهم که سرایمگی سامی که از رنجوری همسر گرامی ست دور و خاطر نگران  
 از مرده صحت مسرور شود واضح باد که تلفظ معرب بیلیگرم است که لفظ انگریزی ست  
 پارسیان غین را بکاف پارسی بدل کنند



## بنام مولوی ذوالفقار علی صاحب

شوق می سگالد که آمد از اشک و خامه از آه کز می و چند آنکه روزها شب آورده ام تاها سیاه  
 کرد می کبوتر خانه او راق پریشانی دل را در ولباس هر ناله مرغ نامه برے را پر کشاد می  
 دل می نالد که نه بناخن شکستن از خامه و سودا سودا نقش بستن بنامه و من بعد بوام پیام  
 روان کردن و آن سفینه کاغذی از در طه تلف پیرون بردن سپس رسیدن بساحل وصول  
 و آشنا گردیدن بگاہ قبول انگاہ به تشنه کامی که طرف شبمی نه داشته دل به تمنای آب حیات  
 سوختن و تنگ نظرانی که آبر و می قطره نیافته چشم چشمه التفات دوختن صبر برے خواهد جگر سوز و  
 جان گداز از سرگرمی این اندیشه آتشم بجان گرفت و دوسه از ان بر هوا تنگ بست باریدن  
 گرفت یعنی خونی در دل بجوش آمد و از مژه چکیدن گرفت بیطاعتی در طلسم حیرت انداخت و  
 چون نقش تصویر در خارا بر حسن حصینم ساخت رنج و محنتم فشار کرد و غم داند و هم سنگسار هم دران  
 سنگساران سنگی بر شیشه دل رسید که لوح کشایش طلسم دعا گردید هر آینه شعله حیرت که  
 از برخوردن آن سنگ از درون درخشید دل را گداخته نوا مین آینه بدان پرداخت  
 دیده بیدار واده ام و نغمه حیرت که از بر شکستن آن شیشه بگوش رسید جان را نواخت  
 و نشین سازی بدان ساخته گوشن شنیدن نهادم

هر سو که رو نم نگه من بر می تست از هر که هر چه می شنوم گفتگوئی تست  
 اشک را تا زم که پائے پامن شکسته بے نو گرم جستجویم تا گرم روان سراغ نبرد و پیوسته  
 لب از سخن بسته با تو مست گفتگویم تا حریفان جرعه از این ایام نبرد کوچه که در ره داشتیم  
 پاک بسوخت خاکسترش اگر بر دل خورد و آینه زد او اگر بیدار نشست تو تیاگشت و سدی که  
 پیش نگاه داشتیم از پا در افتاد خشمش اگر بدست آمدید بیضا و اگر بیدار رسیدنگ بجای گشت  
 بر دیده و روان روشن ست که چشم روزنه پیش طاق خیالات ست نه کوکب برج کرامات  
 چه پیدا است که آنچه از تجلیات در خاطر حق گزینان پر تومی اندازد سینہ صافی آئینه تحقیق ست  
 و آنچه از الیات در دیده صورت بنیان نقش می پذیرد رنگ ریزی خامه تخلیل مشائین  
 و اشراقین را دل از کسب صفا جام جهان ناست مشتاقان را هم اگر دیده از مشق مهر و وفا  
 عینک دوست نما باشد چه دور قافله سالاران بادیه حال را بختی ذوق ملکوت کراست

پیاده پایان دادی قال را اگر بپای شوق گیتی گریا باشد چه بعید پس خود ظاهراست که هر که را  
چشمی ازین سواد روشن است و اندک خامه بآمه آلودن آهن سرد کوفتن و سیاهی شب  
از بهر دوده زودون است لیکن ناگزیر بر رسم ظاهر بنیان در قی می نگارم همانا دیوارے  
پیش چشم کشیده چشم پاسخ دارم

در وصل از توقع مکتوب می کنم بیطاعتی مرا بدیاری در کشید  
مخفی مباد که از روز و روز و لکنو جمعیتم را شیرازه از نام گسته و خاطر م چون ورق نشان در نور غم  
در هم شکسته در تلاش کتابهای مطلوبه از خود رفته در جستجوی خوشیم و از خجالت نایابی مطلب  
چون لطف سبق فراموش سردر پیش گناهیگارم نه بیمار امید و ارفعوم از طبع کریم نه طلبگار شفا از حکیم  
حالات خجالت رشتخاتم و خیالات ندامت نغماتم مطول است مختصر می کنم و به نحو یک در ضمیر است  
و ضمیر است اظهر می کنم اعنی لکنو را که در باب درس و تدریس زنده شش جهات منتخب هفت قلم است  
بل اظهر من الشمس و ابین من الالمس که افاق المبین سواد العلم و خلاصه التقویم تعلم و تعلیم است  
از جز و تا کل فراریدم اما نتیجه که اطلاق تصدیق و تصور تحقیق در ذهن و تیق الشفیق بران مرتب میشد  
چه بالذات و چه بالعرض نیافته و فردے از ان که منقسم البیع باشد ندیدم هر چند نایابی این کتابها  
خود سلم الثبوت اعم از ان که ممتنع یا ممکن الوجود است در معرض بیع شق اول مثبت در مورد نقل  
شق ثانی موجود در فرنگی محل که لبان عرب بیت الفرنج و گمان من دار الفرنج افتاده بعضی  
از ان کتابها پیش بعضی چون کتابها بر طاق بلندی نهاده است تا طالب کرسی چسار پایه  
سراعت و نیاز زیر پانگزار و حاشا که از فراز آن پایه فرود آرد لیکن مرا که پیش این بزرگان  
سر نیاز فراز است و هم دست گستاخ در از نزدیک است که زبان طلب و دست هوس بر کشایم  
دپس از بهم رسیدن کاتبی که سر انجام تواند کرد و از عهده خجالت بر آیم و السلام

### بنام سید خورشید عالم صاحب

در بزم نازش آئینه داری سلم است هر ذره کش نیاز خورشید عالم است

بنام ایند بر خود می نازم و از ناز به نیاز نمی پردازم شرم بر روشنی روز است و روزم از بهروزی  
نوروز که قبله نه آسمان و کعبه هفت اختران را با من سرے و چشم چراغ منازل دوازده گانه  
را بر من نظریست فروغ پذیر گشتن دل و دیده سراستگی هنگامه و افره فروغ فردنمانی نامه

ذره خورشید را چشم روشنی چسپانی اختلاط است و طور و تجلی را سرگرمی فراوانی ارتباط است  
 گویا خضر آب بقا و کلیم یربصیا و جمشید جام جهان نما و اسکندر آئینه مجلا یافت آب خضر بر کنار  
 اگر خود خضر راه مدعایش خوانم در مذاق حال گواراست که لب تشنه گم گشته را بسر چشمه مقصود  
 رسانید آئینه سکندر بر طاق اگر خود طلسم اسکندر نمایش دادم در عالم مثال خوشنماست که دل  
 حیرت سنجبل را از جمال دوست منعکس گردانید من دادم و دل اگر پیش ازین شهبانے جدائی  
 را صبح امید از افق دمیکه برق آگهی چراغ کلبه تارم گردیدے دو چراغها خور و می و  
 بدان دوده سواد بار و شن کردے نفسها سوخته آتشی از زختمه مجره گردان شوق نهانی گشتم  
 و هو سهاگداخته آئینه ساخته پرده کشایے روزگار حیرانی گشتم طوطی شوق هم از آنسو بگفتار  
 شکر ریز آمدے و گوش هوش هم ازین سو بشهد و شکر لبریز آمدے مشکر صد شکر که اکنون  
 بر غم رفته کام و زبان لذتے برگرفته یارب پیوسته ساغر تمنایے این لب تشنه از ان شربت  
 مالا مال و دیده بجران دیده هم از ان لذت دیدار خوشحال بادر شخه ذوتے که بهوس تلخا به ریزی  
 شیره خانه جانم از پرده دل بخیته و از لب و دهان با گلاب و قند آینه بکام خامه و از خامه  
 بقالب نامه ریخته اند مذاق جان را شیرین کرد و کام و زبان را پر از انگبین چه گویم که از حلاوت  
 سخنان شیرین لبها می آن چنان بهم چسپیده که زبان سخن نتوانم کشود و غزلی بهوس نیارم سرود  
 آرے اگر نسیم در چمن گره کشانشو و غنچه را چه گناه که وانشود تا از نے سخن طلب گار نیاید  
 شجر بگفتار نیاید تا ز لیخا خریدار نشود و یوسف بساز زود و مہمات نہ شیرین جمالی که  
 به نقش خیالے تمناش نقش مراد بر کرسی خارا توان نشان بدن و نبون سازی و عدہ وصالش  
 تیشہ اندیشه توان راندن نہ لیلی تمنایے که بمهر با و امے چشم یا هس بیابان بیان سخن توان کردن  
 و برات جایزه های شاخ و در شاخ آهوتوان بردن هر چند حالست که این شکار گاه هم  
 از صید و هم از صیا و خالیست و اگر صید کد بہت تصویر خفته نهالی و اگر صیا دے  
 شیر زمین گیر قالیست و بالفرض اگر جرب زبانی و آتش بیانی هست و غن بچراغ ندارد  
 و اگر دار و از بیزنگی و ماغ سیر این باغ ندارد و من که آتشی از جان برانگینتہ شمها از پیہ  
 گردہ خویش بقالب ریخته ام شمع افروز کا شانه خویشم و پروانه شمع خانه خویش اگر کبابے  
 بر سفره دارم از زبان خود دست و اگر شرابے بکاسه از آن خود  
 گلستان شکست رنگ خویشم      ہزار غنچه دل تنگ خویشم

بویش کرده ام گل را فراموش  
 کشم خود ناله و خود می کنم گوش  
 لاجرم چون زخمه بر ساز بجه نوانی من زده اند گوشه تا در هیچ و خم این راه چه مرغولها دارم  
 اگر چه بر پیمان بر آسمان بر نیامم یاری زهره را از آسمان فرود می آرم کیسوسیا بان را  
 سلسله جبینان ناز ستم معنی نگا بان را آئینه دار راز چنانچه این دو غزل آئینه حال من و شاهدین عالین  
 صدق مقال من است بنماز از قبله برگردانده رو تقوای پنا باز را - ندانم بعد ازین در سر چه باشد کجما بازا

### بنام منشی رونق علی صاحب

روشنی بخت بیدار در رونق بزم روزگار سلامت نامه بیزنگ چکامه بیزنگ بوم بیام سپرده شد  
 چون دلی آشفته تراز گفتار خویش و جانے پر آگنده تراز کرد از خویش دشتم ندانم که در دل  
 چه داشته و بنامه چه نگاشته ام بارے اگر خامه پریشانی کاشته سنبل می توان درود و اگر حیرانی  
 نگاشته آئینه می توان زود و بالفرض اگر کاغذ سے ساده گزاشته ام می توان یافت که چشمه براه پاسخ  
 سپید داشته ام اندیشه این است که بسو و خطائیکه پے برده باشم استصواب راے سامی نکرده باشم  
 لاجرم تخریر تازه می پردازم و ایشان را بر خود و لیر می سازم تا دیگرے بران چیره و با من چه نکرده  
 و درست که این اشعار بکارش آمد و خواهش آن بود که ابیات قصیده از اعداد قصیده بگذرد لیکن  
 اشفتگی مجموعه جمیعتم را آنچنان شیرازه از هم کیخته که هنوز همان ورق می گردانم و خود را فراموش آور دن  
 نمی توانم هر چند هر روز در دل می گشت و می گذشت که امروز و فردا این کار با اختتام خواهد کشید  
 غافل که بخواد نتوانم تا با انجامش چه توانستم رسانید ناگزیر همان قدر انکساف و با آن همه بے مقداری  
 انشا کرده شد آو خ که میدان وسیع بود و سمندے نه راندم و ایوان رفیع بود و کندے نیفکند کم  
 دلی در گداز آور و یک نیمه خون گشت و از مژه تباراج چکیدن رفت و نیمه رنگ شد و از چهره بے پیلو  
 پریدن نامه و خامه همچنان بے آب و رنگ و کام و زبان همان بے شهد و شمرنگ ماند بارے سخن و  
 شیرین و ساده در نگین از هم جدا کردن و بلا حفظ عالی در آوردن بر راے و الاست درود قبول  
 از جانب ادسجانہ تعالی

### بنام حافظ ضیا الدین صاحب

زاهد جنت بصد دعای خواہد  
 قلب صوفی زحق صفای خواہد  
 عاشق معشوق خوش ادا می خواہد  
 ظلمت کده و لم ضیای خواہد

رسیدن فروغانی نامه بداد سیه روزی من درخشیدن سهیل ست برادیم من خامه مشکین خستامه  
از رطب و یابس زمانه هر چه نگاشته و از سنبل و ریحان هر چه کاشته پاره سلسله جنبان گیسوے  
پریشانی ست که پیش پا افتاده بود و نخته نخته نغمه رسان مرده تن آسانست که بپجاره بیج کاره دست<sup>داوه</sup>  
یارب تن نازک تور بخور مباد از چشمم بذرمانه چشمت مر ساد  
آز رده زور و پانگرمی هرگز کوازره محذرت بپای تو فتاد  
یا آنکه روزگار از بس رشک که باغیار داشته درمی را بپا پوست گماشته از ره نور دی کو چهره  
و بر زن باز داشته سخن کوتاه سرگذشت سامی که پامزد سفر بود اگر چه شنفتنی است اما تدری  
از حال خویشم نیز گفتنی است یعنی چون صفا از دل و دنیا از دیده شد به همان سرای دمر نور سیده  
شنیده شد که اختر اقبال این محال به عظیم آباد رفته و بوکه عظیم آباد را هم خیر گفته من چون تشنه بساحل  
رسیده بجای آب جز سراب ندیده غم جدائی سامی یک طرف و اندوه ناکامی یک طرف ناگزیر شبی  
با ختر شماری رخنه های کلبه سفال پوشش بر روز آوردم و نیمه روز بهرزه گرمی آن خطه ملال خیز بمر بوم  
شامگان بهار الرحیل آمده بکالسه جاگزیدم و نیم شبان به پلنه رسیده در سایه حفظ حافظ احمد اسد  
آرمیدم سال پوشان و ناز فردشان شهر پیش از ورود من جبه و عمامه از کار چکن و یافته مهر که هر چه  
مانده ساخته و پروا ختم به کلکته تشافته مرانه جای ماندن و نه پای ماندن روزی چند لے حیران  
و چشمه نگران داشتیم که خریداران رونق افروز این دیار و باعث سرگرمی بازاری می شوند عاقبت  
آن هنگامه هم بر داری شکست و دلم از بند تعلقه که داشت نرسد ندانم مال این مال چسبیت  
و شفیع این اعمال کیست مختصر که هنوز روز اول است و کار بخداوند کار ساز محول و رنگ پاسخ را  
سبب این است که روزی چهار پنج در باقر گنج اقامتم اتفاق افتاده بود و بوجه عید قیام آنجا بعد  
نمود ناگزیر بخانه باز و بنجامه سخن ساز آدم

### دیگر

عاشق معشوق خصال معشوق عاشق تمثال سلامت نیاز مند بناز بائے ناز آمیز و ناز بائے  
نیاز انگیزی رساند می و اندک از ناز بان نخواهد رسید که اگر می رسد از بهجوران می پر سید  
و کاش اگر نه پر سید بوی از ان بوستان از دوستان در بیغ نمی داشت یعنی بلبل چه گفت  
دگل شنفت نهال چه آرد و شمال چه برد صبا چه کشود و بار که بست شگوفه چه نمود و زنگس چه

تماشا کرد حرف بجز می نگاشت همان آب دهنی آن دیار برق خرمین مهر و وفاست ورنه  
از کجا که خامه محبت شامه سنبلی در سجان نمی کاشت و نظاره نسیم دسترنی در دونه ننه  
ربا و اتحاد آن می خواهد که اگر دوست را در گلگشت آن چنین دل شکفتگی نیرو دهد شکفت که صدای  
خنده گل بگو ششم نخورد و اگر حرفین را بدوران انجمن خود رنستگی رود و عجب که قلقل شیشه  
مل از هوشم بر دلاجرم من همان دیار همان دول چنان و دلدار چنان لیکن آخر دل است و  
صد گمان چنان جو شد و شوق است و هزار داسان چنان نخر و شد نخته بشنود بداد دل رسید  
و دلی که از من برده اید اگر باز من دهمید بارے بنگارش در دل تن دهمید و منت بر من  
و جان من نهمید

### بنام خواجه سعدالدین المتخلص سائل

طاقت از اشتیاق بس طاق است دست کوتاه و شیشه بر طاق است  
شوق یک تاز در تگ و پود میدان طلب تنگ منزل مقصود دور و پائے تمنا لنگ کند طالع نار سا  
و کنگره مدعا بلند بیکار فراق ناتوان و دوانا سود مند شوق می گوید که پائے گولنگ باش  
سر دوستی سلامت که راه دوست بسرمی توان سپرد دل می نالد که کند طالع کوتاه باد زبان طلب  
استوار که خود را بیام مراد می توان برد لیکن آه از بے سرو پائے که سرے دار و دسرے  
از گریبان بر آرد نش ندهند و بار منت پا از سر کردن بدوشش نه نهند هر چند دست و پا  
در هم زخم که بند هاس جان گسل بر هم زخم اما بند بایم استوار تر شود دست و پایم انگار تر با بجمه  
روداد اشتیاق من بیچاره چنین است و اتفاق بخت دستاره چنین سر بردوش گران است و  
تن بر جان ناتوان بے سرو سامانی مزید بر آن نه متاع پسندیده آسانی را روز بازار نه کالائے  
جنس ذاتی را کسے خریدار خس فروشان بفراوانی آسما نهامے کاہ بست پشمینه پوش و پشمینه  
فروشان بار زانی طاقتهاے گلزنگ گلیم کنه بردوش باین همه بار تعلقات بردوش است  
سرازان نتوان کشید و زندگی بگردن افتاده است گردن ازان نتوان پیچید جز این که  
رجوع بگردگار کنم چه کار کنم آن در دمندهم چون آستانه فیض کا شانہ حضرات پناه می برده باشند  
در حق این مستمند هم دعائے خیرے می کرده باشند والسلام

## رقعه دیگر

والا نامه رسید واضح گردانید که کوه قلمی دور وستان پائے در گل و کم خدستی بندگان کابل مانع  
 مهربانهای جاودانی نبوده نیست و نخواهد بود و چون چنین ست شرمنده سخن ساز بهاسے  
 محذرت چرا باشم و از حق پرستی گذشته چرا بهما تراشم عبارت آرائی کافر ماجرایست و سخن  
 سازی کنفرطریق آشنایست آرسے دل بکار باید گو دست در کار مباحش و خامه تراشش  
 و نامه مخراشش

دلے دارم کش از خود ہم خبر نیست  
 ولیکن بخیبر از بخیبر نیست  
 صغیر خامه است آید بگو ششم  
 همانا ناله ما بے اثر نیست

آدم بر سر مدعا شور انگیزی خارج آهنگان بوصول کلمه بلا فصل شنیده برین غوغای بے اصل  
 خندیدم از عبدالستار خان که در امثال این مقدمات سر دفتر است استفسار رفت معلوم شد  
 که رساله درین باب طبع نگشته و از نظر گذشته اگر درین نزدیکی بهم می رسد بوالا خدمت آنا میرسد

## بنام نواب یار جنگ نواب اکرام اللہ خان بہادر

از عرض نیاز مند یہا کہ سرمایہ نارسش و ابر دست و از شوق ملازمت کہ جگر گوشہ دیرین  
 آرزوست می گذرم و می نگارم روزی برگزیده منش عزیز می نشی محمد تقی در کیننگ کالج با من  
 برخوردند و حدیثی از یاد فرمائی ملازمان ہم در میان آوردند شوق و امن دل کشید و  
 نیاز مند را آزمند تر گردانید ہم در آن میان دیوانے از حضرت مینوشین محمد تقی با دور خان بہادر  
 مرحوم بمن نشان دادند بہ ترتیب آن منت بر سر و چشم نهادند و دیدم و فهمیدم کہ نگارنده از  
 کهن نگاشتہا نسخه گرفته کہ این سہما بر این کاغذین پیرنہان بہ فتنہ سخن مختصر سخن چیاچیان قرار یافت  
 کہ شبہ روز بدستباری بخت انتقام از دوری و بھجوری و رہ نمانی او شان تشریف سعادت  
 از حضور می گرم رہنما راہ گردانیدہ بکاکوری راند و دیدہ مشتاق همچنان نگران ماند و روز  
 بعد از ستوہ آئین آئین منشی منہاج الدین صاحب معلوم شد کہ ملازمان ہم بکاکوری نہضت  
 و از انجا کیشنبہ بہ لکھنؤ معاودت دو و شبہ از لکھنؤ برام پور مراجعت می فرمایند ناگزیر دل بامید  
 و دیدہ بدید و دادید بستم کیشنبہ در قیصر باغ بسامی فرد گاہ بہرہ در گشتم اما چون بخت خویش

تا کام بر گشتم آدم بر سر مدعا پنج تا غزل از ان دیوان ترتیب شده با نقل کلاصل بلا خط می رسد  
 اگر خاطر پسند نباشد در باشی ورنه دستورئی را آرزو مندم تا بار پیش و پس را پیش آن گلگده را  
 آئین بندم اما کوتاهی فرصت روزگارے در از می خواهد زیرا که پنج شش سال وابسته و نخسته  
 کیننگ کا بجم دور و بیدے را معالج دماغ پا مال غوغای قیل و قال ست و دل دست خوش  
 باز بچه اطفال سخن سرائی را در نقارخانه چه بنجار و مے پرستی را با صومعه چه کار لاجرم و رنگ را  
 این کرد و کردار عذر خواه است و پوزش گذارد در طلب اجازت چشم بر راه نخت و دولت بکام باد

### دیگر

طرفی اگر از جهان توان بست بر هر عملی میان توان بست  
 خوشتر دزیکه مهر مهربانی و پر تو قدر دانی بر این ذره تا چیز تافته و تشریف عزت عزیز یافت  
 همانان ذره نوازی باعث این سرافرازی دان سر بلندی سبب این ارجمندیست که امر و زنگارش  
 این نیاز نامه می نازم و بدین نازش از دیگران بے نیازم نگارش و گزارش آنکه عزیز می نشی شکر اسد  
 سلمه تا از مدارج پاریسی متعلقه یونیورسٹی پنجاب آبی بر روی کار آور و لب تشنه آن بود که خود را  
 بر کنار رود و عام الادرد و ساند و مزروع آمال را سر بنز گرداند تا گرفت نختش ره نما و  
 سنگ آستانه و الا بقوت مقناطیسی دلر باشد که از لکھنؤ بگلزمین بھوپال چون باد شمال ره گراشد  
 ورنه پیدا است که دران سرزمین سری باوری در ا ہے برگا ہے نداشت پس چشمداشت  
 که بدست یاری مکرمت سامی بهره مند و تا خنش سر رشته بند شود تا گره از کارش بکشاید  
 و نقد مرادش بدست آید با کریان کار باد شوار نیست ابرام را درین مقام برین باعی اختتام است  
 اے آنکه ز تو امید نعمت باشد  
 تو صاحب نعمتی ترا با بد شکر  
 دولت و نعمت بکام باد

### دیگر

سلامیکه آئین صدق و یقین دازد ویر یاز گرد دست و جبین است می گذارم می نگارم هر چند  
 سلام روستائی بغرض نیست اما چون مقصود از سلام و پیام سلامت ذات گرامی است و آن  
 پیوسته از راه سامعه و لنوازاہل نیاز است لاجرم میا بنجی گرمی خامه را دران میان مدے



زائد شمرده بخاموشی خو کرده و اکنون خامه بر سر جنبش و نامه بگارش آمده سبب این است که  
 میان غلام رسول یادگار میان کرم دین مرحوم که باو شان اتحادی و دادی داشته ام  
 و علیوه بران نسبت تلذمی هم بمن دارد و خطی در باب بنای خودش نکاشته و بنیادش موقوف  
 بر مهربانیهای سامی گذاشته یعنی می خواهد که ستونی در میان بگذارد و کوشکی بران برآورد همانا  
 خامه ام را عماد آن عمارت نمیده و نامه ام را بزرگ آن تعمیر تصویریده است اگر چه جرأت تحریر  
 سپاس نامه در این هنگامه نداستم اما نظر بر چشم مروت و عین عنایت سامی مصدرع اوقات  
 گرامی شدم و می شوم که اگر از کوشش و کشش و سعی سپارش و الا در صورتیکه ضررے بان جناب  
 نبوده باشد بنای مرادش قیام پذیر و توجه دریغ نه فرمایند که سعی بنجر بخود خیر باشد اگر چه بغیر باشد  
 ع بدان گناه که نفعی رسد بغیر چه باک والسلام

### دیگر

تسلیم خدا آگاه که دیر و زاز پگاه خیال در دو نامه نامی گرد خاطر می گشت و گوناگون محتمل  
 گرامی در دل می گذشت ناگاه شمع فانوس خیال جلوه گرد و دیده و دل منور گشت یعنی  
 بر وانه دیوانگانه اشفاق بر او دل سوخته اشتیاق رسید و مزده صحت و سلامت رسانید  
 لطف ابرو و رانازم که بنامه و چامه سر بلند و خرسند گشتم نامه آئینه داد مدعا و جامه بر آئینه  
 حیرت افزا شد چه مطلع از بحر هرج است و مقطع از بحر ناپیدا کنار شاید تحریفی واقع شده دیگر  
 اشعار غزل هم دیدن دارد که بدان حکم توان کرد اما در نیصورت مقطع را با مطلع تعلق نیست  
 اگر از مضارع گفته شود رکن آخر مفاعیلین است با جمله منصوبه درست نمی نشیند آرزو داند و ابرو  
 یا کاتب که چه هست و چه بود اگر غزلے تازه رتم فرموده باشند بقلم آرند

### دیگر

نامه نامه نامی از راه مهربانی با چامه لاثانی رسید لذت قند کمر بخشید دیدش صد راه و تسکین دلم  
 حاصل شد وین بر باره ام مشتاق دیگر باره شود زبے نامه که این چنین چامه بان خویش آورد  
 و نغمه خامه که این همه بار نامه پیش آورد و نغمه نامه و چامه یکسو سخن در یاد فرمایند است که چگونه گوشه  
 دلر بانهاست من دانم و دل که این نواز شها سرایه چه قدر ناز شهاست و این ناز شها پیرایه چه پایه

طرز شهاست یارب این جمله نوازش و نازش بیوسته در افزایش باد

## بنام شیخ مصمم علی صاحب مثل بر شهید

اے آیت شان دشوکت ملک وجود در شان تو گشته نازل از رب و دود

الطاف نسانی که با من داری در پرده شہد آخسر آمد بشہود

کورنشات و تسلیمات عقیدت مندانہ کہ دل خو کرده دوست می نگارم عنایات و کرامات بزرگانہ  
کہ شہد شہادست می گزارم خاصہ درین هنگام کہ موسم سرماست و نیاز مند عرق مصفی باشہد  
استعمال می کنم و در بازار خالص بدست نمی آید اندیشہ چون گس درین ہوس بود کہ ملازم والا با سبوتی  
از غسل مصفی رسید و بکام رسانید۔

آن بہ کہ زبان کنیم شیرین بقیاس

ادصاف عمل بود چو افزون ز قیاس

در شان غسل فیہ شفا للناس

از بندہ چہ آید کہ خدا فرمودست

## بنام منشی غضنفر علی صاحب قبلہ

نگارین نامہ بازگین چامہ شادان و شادمان کرد چامہ اول زبان زد اصلاحی خامہ انگاہ  
درج پاسخ نامہ گشت چشم بدور بر غزل سرائی قادر بودن و بعد از سالہا غزلے سرودن یعنی  
چہ افسوس بر نیزنگ زمانہ و بے رنگی بیرنگ این افسون و افسانہ کہ طبعی رنگین دارند آب و رنگے  
بروے کار نمی آرند ہا نا قلم طو با علم اگر از نثر سوادے روشن گردانند تخلیست سایہ گستر کار و انیان  
زیر سایہ اش آسایش گیر و اگر از نظم نظامی ہم رسانند درختیست ار آور جہانیان از نور بخش  
صلوات پذیر ورنہ چوب خانہ خداست نہ سوختنی و نہ فروختنی یا نی بینوائی بور یا ست نہ نواختنی  
نہ درخور قلیان ساختنی نے نے بچو اے اینکہ ع مولوی از خود حکایت می کند، من از طبیعت خود  
تسکایت می کنم و بمضمون اینکہ ع از کوزہ ہمان تراود کہ در دست از رویت خود روایت می کنم  
خود در ماندہ این دردم دافسردہ این باد سرد و اگر دی ماہست و اگر تیرست سینہ را حکم ز مہر پرست  
دل مردہ ست و آتش افسردہ من دامن و دل عمریست کہ زبانہ از زبانم سر نکشیدہ یعنی غزلے  
شمع شبستان شہو نگر دیدہ لاجرم گفتارم پندناصح بے عمل باشند کہ حرفے می تراشد و مانع  
بناشد نظم از بے اثری حکم با و کلکم از بے ثمری حال سرد شمشاد و دار و گوش کن احوال ما و بگذر از احوال ما

## بنام برادر عزیز مرزا غلام مصطفی صاحب در تعزیت مرزا سعد الدین محرم

بیہات بیہات چاشنفتہ ام کہ گفتن نتوانم و چنانکہ گفتن ندانم ہم ہفتن نتوانم س

راز درون خانہ کند گل ز سوختن      نتوان نگاہداشت زبان ز بانہ را

آتشے کہ درین روز ہا دران برگزیدہ و درمان افتاد ز بانہ اش ہر سو دیدہ تا کہ کفنور سیدہ و سیلابے کہ  
بنائے آسمان سائی ازان خاندان بر انداختہ از گجا تا بجای تاختہ از چشم زخمیکہ در چشم زدن بآن چشمہ ہر  
و مردت رسید جگر ہا چگونہ خون و خون از دیدہ چون بیرون نشود و از روز سیاہی کہ آن چشم و چراغ  
مردمی و قوت دیدہ عالی و اسافل از دود دل چہ اسپاہ پوشند و یار و اغیار با حال زار چہ اخر و شدند  
افسوس افسوس از تحریر مولوی سعد الدین و عزیز می خواجہ سلام الدین معلوم شد کہ طبیب دردمندان  
روزے چارہ رنجور دشناز دہم محرم در دیدہ ہم روز آتم شب و بچہ شد یعنی سعد و سعادت رخت  
از میان بست نگویم کہ مرزا سعد الدین چشم از جہان بست بلکہ

دیدہ نسر و بست ز نا دیدنی	دید دران پرودہ بسا دیدنی
دید جمالے کہ سزد و دیدنش	چید گلے را کہ توان چیدنش
دیدہ کہ بست او بر رخ حق کشود	بست و کشادے عجبے او نمود
ز گس بیمار و دل زار داشت	بو کہ ازان گل بگل خار داشت
منزل مقصود ز بس دور دید	دل بکنارش بطپید و رسید
اے کہ بیک بار بریدی ز ما	تا چہ شنیدی و چہ دیدی ز ما
رفتی و آنجا تو بے ما چہ رفت	بے تو چہ دانی بمن اینجا چہ رفت
نامہ ازین پس کہ نگار و بمن	در بنگار می تو کہ آر و بمن
نامہ برے ہسر و لاسا فرست	مرغ ادلی اجنہ رافرست
نامہ کن انشا و بیانش ببند	چشم براہ ست دل مستمند
جائے تو ہست آسو و ہم و قیاس	رہد رہبر نبود رہ شناس
کیست کہ پیمان مرا می برد	در برد آحشر بہ کجای برد
منکہ بیا و تو ام اکنون صبور	پہ کہ دعائے بفرستم ز دور
باد مقام تو بہشت برین	روح امین میکند امین برین

ہے ہے این نالہ چند کہ از دل در و مند بر آید بمقتضای بے اختیار می بقیاریست در نہ تمہید  
 شریعت و تنبیہ طریقت ہمین است کہ در امور قضاوم از چون و چرا و قدم جزورہ سلیم و رضاتوان زد  
 پس صبر و رضا بر عمدہ ماؤ شماسست و حق با ما است کہ ان الله مع الصابرين و در حصول این  
 رضیہ بوقوع واقعہ نامرضیہ اعانت از او تعالی و استعانت بر ذمہ اعزاء و اجناسست کہ ایاک نعبد  
 و ایاک نستعین بعد ازین چشم امید از ان مجموعہ صدق و صفای از ان غلام مصطفی آنکہ در تعلیم و تہذیب  
 و تہذیب و ترتیب فرزندان و در و مندان و وابستگان و دل شکستگانش مصروف و مشغول بودہ  
 رونق آن خانہ و خاندان روز افزون می نمودہ باشند کہ اکنون ذات سامی بجای پدر بزرگوار  
 بلکہ قائم مقام جدوی اقتدار است اللہ بس باقی ہوس

### بنام منشی یاض حسن نضادانش و تعزیت مادر ایشان ضلع مظفر پور پاک خانہ ہوا

رسیدن غنماہ با چامہ حرن جا نگزا و چکامہ حیرت افزا خار در جگر شکست الحق سایہ برگرفتن مادر  
 نربان از فرق سایہ پروردگان خزان باغ زندگانی و بیخ کن نشاط روحانیت اما دانا دانند  
 کہ ہر دانہ کہ دہقان کار و چندین دانہ بار آوردنی کُلُّ سُنْبَلَةٍ بِأُثْرَةٍ حَتَّىٰ حَرَّكَ نَطْرَئِشَ از خاک  
 با فلاک رساند و سیر دوریش باز از افلاک بجاک لاجرم این ہمہ آثار گردش سماوی و از  
 نباتات تا حیوانات ہر کیے را حاویست خاصہ نوع انسان را کہ گل سرسید گلزار حیرت انگاہی  
 و گلچین گلکہ حکمت الہی است پس اقصای بیدیش و مقتضای دانش آنکہ اگر شجرے سایہ گستر از  
 لطمہ باد صرصر از بیخ بر آید یا از پا و آید مضطر و متاثر نگردد و بلکہ مشغولی دعای ریشہ و دانیش  
 در باغ جنان و مستدعی سرسبزی جا و دانیش ہر زمان از در گاہ ایزد منان باشد یارب آن  
 نردگی پرودہ عصمت جملہ نشین قصرے از جنت دہر کیے از سایہ پروردگانش جاگزین ارکیہ  
 از دولت باصحت و سلامت باد اللہ بس باقی ہوس

### بنام سید شمشاد حسین صاحب مقام سیوان ضلع سارن

نامی نامہ گرامی چامہ رسید و عزیز را اعزاز بخشید بنام ایزد و در نظم و شکر قلبی شکر بزرگوارتمے  
 شکر خیز دارند لاریب بقول لسان انیب  
 شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند  
 زمین تند پارسی کہ بہ بنگال می رود

خاک قلم و دوما که که معدن این قندست قلم اهل رشم بانیشکر هم پیوند چنانکه تصانیف مینو جاگاه  
عبیدے عبد السدیات مناقب سید صاحب وغیر ہم گواہ این حال و شاہد این مقال است  
اما چون من ہیچدانے راہمہ دان و با کلیم ہمدان ہمزبان دانستن فروغ دروغ کرک شتاب  
لمعہ تجلی طوز نگریتن ست حاشائیم حاشامن کجا و این سخن کجا آواز دہل از دور خوش می آید  
و سراب چشمہ آب می نماید منکہ اصلاح حال خود ندانم اصلاح مقال دیگران چون توام علاؤ برین  
نہ سال ست کہ از در طہ رود بار عوارض دشوار چند بار جان بسلامت بر دم و زورق طوفانی  
بکنار آوردم لیکن از جذر و مد بحر موج زمانہ و لطمہ چارہ موجہ اختلاف عناصر چارگانہ پیوستہ  
مضطرب و در خطر م دل و دماغ از کار و طبیعت از اختیار رفتہ ست ضعف قوی گشتہ و ناتوانی  
از حد در گذشتہ با این ہمہ باشعار مسلہ سامی رسیدہ ہر آنچه راے ناقص من پسندیدہ نماید  
یا ناپسندیدہ قلم نفی و اثبات کشیدہ شد چشم کہ از رسیدش بیجا گاہانند کہ چشم و دل نگرانند۔

### دیگر

ویراست کہ نامہ نامی رسید بہت وزنگ پاسخ را سبب اینکہ ہمہ سرم یعنی اہل خانہ ام رنجور افتاد  
و مرا پریشانہار و دادہ لیکن از دوسہ روز فی الجملہ سکونست اما ہنوز قابل اطمینان نیست او تقالی  
صحت بخشد آنچه در خصوص اصلاح نثر نگاشتمہ اند حق اینست کہ گنجایش اصلاح نبود و نہ بہت  
اگر غلطی و سہوے می دیدم دخلی و تصریفی میکردم البتہ نثر را ہم انواع گوناگون و اقسام بوقلمونست  
مطلوب یکے رنگ زر داست و مرغوب دیگرے لون و رد۔ لیجان بر سپید چشمی سیاہ کنند  
و صیجان تار و پود رنگ سیاہ می تنند صنوبر قاستان بر رنگ فاختہ و لداہ و بنفشہ مویان بہ بند  
رنگ بنفشہ افتاد ع ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است۔ سہ نثر ملاظہوری موالیہ ثلاثہ  
اینجہانست و چار عنصر بیدل چار آخشیجان۔ نگاشتمہاے ابوالفضل دفتر کردہ ایست  
از فضل و فیض فیضی فیاضی عین بدل صاحب درہ نادرہ نادر پسند و مطالعہ تحریرات دیگر  
مورخان طالبان را بسند صبح جامی ساتی میکدہ راز و نیاز و سحر بیانی خسرد عین اعجاز  
بیخ آہنگ غالب بدل نوازی آباد و بادستان مذاہب ہم نوا افتاد آئین اکبری در صفنا  
آئینہ اسکندری با جملہ ہر طرزے را طرزے و ہر نواسے را سازے ست دانندہ را باید آہنگ  
کہ برادر خارج آہنگ نشود و ہر ایسے کہ پیش آید بچہ را بہر زود سع۔ متاع نیک ہر دوکان کہ باشد، باید خرید

جهان شهرت مال مال از هر خبث سر کالا  
عزیزار می توانی یوسفی باید خرید اینجا

## بنام خواجه حسین الدین صاحب بنارس پهانگ سلیم

گرامی نامه رسید و عزیز را اعزاز بخشید هر چند روزگارے درازست که از طرفین کوتاه مستلمی  
دست داده و از جانبین خاموشی اتفاق افتاد اما مقصود از نامه و پیام یاد آوری دوستان  
یک دل نیست و آن طرفین را حاصل پس خط و کتابت در میان حرفیست باطل حاشا که  
یاد خواجه مرحوم و یاد کار خواجه مرحوم یعنی آن مخدوم از خاطر فراموشی و زبان از تذکار آن خاموش  
شود گو خامه بر قمار نیاید زبان گرم گفتار است و دست اگر از کار رفته دل بیارست اما از  
آثار امراض سابقه و اسقام لاحق اگر دور وزی هم آغوش تندرستیم چار روز همدوش که حالت دست  
روز بروز ضعف قوی و قوت ضعیف می گردون پیوسته نقش قالین و سر همیشه وقف بالین است  
لیکن بیاد دوستان در گلگشت باغ و بوستان است انشاء الله درین نزدیکی برخوردار صی الدین  
انسکپتر بنکهای و هیئت بچشم من مشرف از جمال با کمال سامی و سعادت اندوز ملازمت گرامی شود  
بیش اینکه ابریشم با فان بنارس با داد سرکاری انجمنی از گروه بزرگان و مخزنه یعنی بنک  
از سرمایه سترگان ترتیب داده تار و پود نظم و نظامش بدست بر خور دارند کور نهسا دو اند-

## بنام خواجه حسین الدین صاحب

نامه نامی متضمن اعاده مرض سابقه و از اذ آن بمعالجه لائقه هم مستمند و هم خرسند کردی ارب  
تنت بناز طبیبان نیاز مند مباد و چون نازکت آزرده گزند مباد  
احمد سدتم احمد سد که ازان در طه نجات و دوران ظلمات آب حیات یافتند آئنده از مضرات این  
مرض احتیاط و با مصلحات آن احتیاط داشته باشند در ایامیکه برخوردار صی الدین شرف ملازمت  
ممتاز و از بنارس بازگشت سپاس گذار اشفاق و اخلاق آنجناب بود من اظهار آن سپاس  
بزبان و بنان ناسپاسی انگاشته محول بجان و جان داشته ام شکوه غیر حاضریش که شکوه مهر و  
محبت ازان پیدا است بجا و بگمان من این آسپههاست یکے هجوم کار سرکاری و دوم از  
جانب جناب تکلفات هماننداری سوم خوردان را پاس بزرگداشت سترگان و بزرگان کم از  
دور باش نیست که کسوت خوردی و بزرگی از یک تماش نیست با این همه بعد مراجعتش

مضمون محبت نامہ گرامی گوش گذارش می کنم گویا گوشمالی می دهم

### بنام مولوی عبدالغنی صاحب اکبر آبادی

چند روز است که نظم مدحیہ نظامی با اعتراض فلسفی بگرامی بر ناری وائی سکہ نامی و جواب آن از علامی و تحقیق و تدقیق آن از جانب جناب سامی در روز دیگر صحیفہ شریفہ کہ عنوانش جز سواد لکھنؤ نشانی از محکمہ نداشت رسیدہ سواد دیدہ روشن و نضائے خاطر گلشن کردہ ہر چند بعلمت عوارض لاحقہ سابقہ دل و دماغ گلگشت گلزار سخن و چشم و گوش تماشای این چمن و ترانہای این انجمن ندارم با این ہمہ سطر سطر آن اوراق شکرانہ بانگاہ زلف دیدم و بحر حرف رسیدم بجان اسد الغنی تمانت میانی و رزاست معانی در مدائح حضور نظام و انتظام نمودنی کلام طراوت موسم پرشکال درین خشکسال اثبات کامل عیاری سکہ نشاہی و نفی اعتراض داہی کماہی را بکدام زبان ستایم چگونه از عمدہ آن برون آیم درنگ پاسخ را سبب اینکہ کما بیش یک سال است کہ سرفہ بے پیر گلگیر حقیر است و مانع تقریر و تحریر درین نزدیکی تا یئد موسم برود و تحریک ہوائے سرد گردازد دماغم بر آورد اما از چند روز آن جوش و خروش فرو نشست کہ بسبب خراشی و ہرزہ درائی پرداختم کردہ اینکہ ترکیب مرقومہ اگرچہ درست لیکن مصرع نخست سست است نہ در روایتش شبیہ است نہ در عیاریش شک کہ برائے سرہ بودنش استاد صیرنیان سخن محکم است چنانکہ خود از نگاشتہا گلک جو اہر سکہ سامی واضح و لاجح است۔

### بنام منشی ریاض حسن خان صاحب دانش مدرسین سوپور

مہم خانہ زبا لیم آفتاب گذشت

ز بخت خفتہ مرار روز و شب خواب گذشت

شبے کہ بعلمت سرفہ ام صرف بیداری و اختر شمار می شد صباح آن تشریف آوری سامی بایرادر گرامی عزیز را باعث خواری و شرمساری شد افسوس کہ اہل دانش بیدارش و داروسے بیداری بکارش نکردند آہ بے برویش نزدند کہ از بخت آب نمی گشت و تابے بمویش نہ دادند کہ بجزرت بیاب نمی گشت گرچہ خودش بے گناہ است اما دل در بانس عند خواہ معافی را خواستار در رسید سامی را طلبگار و السلام مالوف الاحترام

## رقعه دیگر

نامه نامی با طبع زاد گرامی رسیده عزیز راهم با عزاز رسانید و هم سرخوش گردانید که هنوز هندستان را  
 از شیرخان شیراز در دے در ساغر و این بوستان را از دوستان هر جا بلبله نو اگر است محمد اله ثم حمد اله  
 یارب همیشه درین چمن گرم نوا و بارگ و نوا باشند - هر چند من بے برگ و نوار از بانے سخن سرا  
 داده اند اما پرده از اسرار این فن بر دے من نکشاده اند گفتارم هرزه درائی و رقارم باد بیجائی  
 بیش نیست علاوه برین از رنجور یہاے ایام سابقه و امراض لاحقہ دست و بازوے گوئے بازی این  
 میدان و ترک بازی این سیابان ندارم از انجمله یک سال است که سرفه بے پیر گلگیر و اکثر نافع تحریر و  
 تقریر استفسارے که از پیر طریقتم و ادب آموز طبیعتم رفته است شعرے بیاد داد و هو ہناس  
 کے از ظہوری و نظیری رسد عزیز پنپہ فیضی کہ از کلام الہی بما رسید

نے نے این ہرزہ و رائی نہ خود نمائی و خود ستائست بلکہ عبارت آرا میست ورنہ من آنم کہ من دانم  
 با اینکه از ہر باتمیزے چیزے و از ہر عزیزے پیشیزے قطرہ قطرہ از ہر دریائے دجر عبرت از ہر نیلے  
 از ہر شجرے ثمرے و از ہر گدیورے برگ و برے در یوزہ کردہ ام اما ہنوز در دیشے بے بفا عتم  
 و دریشے بے استطاعت و تا حال در دبستان اہل کمال طفلی ابجد خوان و کود کے کج مج ز بانم سے

عشق می گویم و من گریم زار طفل نادانم و اول سبق است  
 با بخلہ پیش ازین ہر چه گفتہ ام خارے یا گلے از ہر گلزمینے رفته ام در خاطر خاطر خلیدہ باشد  
 یاد دل راست گفتگی بخشیدہ باشد اکنون فارغ از ان جوش و خروشتم و چون بلبل خزان دید خاموشم  
 لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی وہاں بر چہرہ زخمے بود بہ شد

## پاسخ نامہ و چامہ لوی عبد لغنی صاحب

ورود نامہ فرود غامی و چامہ نوری تکرار تجلیات معانی و نزول آیات مثانی است کہ  
 سینہ را طور سینا و دیدہ را بینا کردے

بیاض نامہایت میسر از دل سیا ہے را چہ تھا ست برین جلوے ہاے گاہ گاہے را  
 با اینکه از خیرگی و تیرگی کہ فی الحال لاحق حال من خیر سگال است دیدہ دیدن دگوش شنیدن  
 ندارم حنظلے دانی و بہرہ کانی بر دم و می برم یارب سواد خامہ و داد درین وادی پیوستہ  
 دانش افزا و مینش افروز باد



## بنام منشی دلاور علی صاحب بمقام الور

مجموعه چاه بادل آذرنامه رسیدتسه را بے رفته بچو و مخمور را شرابے کمنه و رسبو آمده از من رفتن  
که تارفته اند حرفے بزبان قلم و پرشسته از احوال ہم نہ رفت از بیدلان بریدن کا دل آوست  
و یا خاصیت آب دہوای الور

ہر چند راہ لطف و مدار از رفتہ از دیدہ رفتہ ز دل باز رفتہ  
الور و لکنو سافتی در میان ندارد کہ بد او پرشش دور افتادگان نتوان رسید بلکہ درین عہد  
فرخ ہمد ہر تلکے از ہندوستان بچشم دوستان اندازہ دان یک اینج ہمیش نیست چہ اینج عبارت  
از فلوس مروجہ حال است کہ محتاج بدان شاہ دور ویش نیست با بجلہ اکنون کہ بار سال این  
رسالہ چارہ رنج سی سالہ کردہ اند شکوہ مبدل بشکر استع شاد باشی کہ کردہ شادوم  
بعلت صداع و سرفہ و زکام و رین ایام دیدہ از دیدنش سیروزبان از خواندنش لذت گیر  
ایمانے کہ بطلب ہرزہ در ایہماے من رفتہ است سخت سرگذشت من سعید نیست و آن اینکہ  
پنج سال است کہ رنجور و از تندرستی دورم ہر چند ازان در طہ جان سلامت بردہ ام اما اثرے  
از ان دخاکترے از آتش کاروان باقیست ضعف روز بروز قومی می گرد و جمیع قومی اضعیف  
علاوہ برین درین زمانہ کہ اردوے ہندوستان زارا آبر و نمنا ند بلکہ اردو آن اردو منماند  
پارسی غریب الوطن را کہ پرسد بنا برین سخن گفتن کم اتفاق افتاد بلکہ می توان گفت کہ ہیچ گفتہ ام  
از مطبوعہ جزید بیضا کہ مرسل است ہیچ موجود ندارم توقع کہ بر عم گذشتہ الحال گاہ گاہ یاد شاد  
میکردہ باشند والسلام

## بنام راجہ درگا پرشاد صاحب تعقدار سندیلہ

نامہ نامی و نسخہ دل سپد کہ ختمہ دل بدانش بتہ را داروے سود مند و وارستہ از قید خرد بتہ را  
زنجیر و بند است پردہ کشای حسن ذات و صفات مصنف دیدہ و رو ہر صفحہ اش  
آئینہ دار جمال و کمال مولف صاحب نظر است بینش افروز و دانش از آآمد  
یارب این تصنیف شکر حرف بحرف طالبان را از بر و مصنف نامور مصروف  
تصنیف اصناف دیگر باد و التسلیم۔

## بوالد سید ابراہیم محمد حافظ صاحب ساکن میرٹھ

السلام علیکم قلبی لدیکم۔ از نسیم و رود نامہ نامی بر خوشین تا بعیدم و چون غنچہ در پیرہن نگینم  
 کہ بزرگان را با من سرے و دیدہ دران را با من نظرے است و قبل از ان چاہے گرامی مسم  
 بذریعہ سید ابراہیم صاحب دانش افزا و پیش افروز گشتہ ہانا با شہسوار بیجا پوری یعنی ظہوری  
 در عرصہ سخن عنان بر عنان تاختہ اند و در غزل گوئی گوے سبق از غزال شکاران این میدان برود  
 اگر چہ ظہوری این خیابان را باغبان و از گلکاری نقش پائے گلگون قلمش این گلزمین گلستان است  
 منکہ خار از گل دسر کہ از نل نشناسم ہواے گلگشت این باغ و حوصلہ بادہ پر زور این  
 ایام ندارم آنکہ اصلاح حال خود ندانم کرد اصلاح قال و مقال دیگران چون تواند کرد خاصہ  
 درین زمان کہ از دیر یاز دستخوش رنجور ہاے پے در پے و در کشاکش جذر و مدرگ و بیم  
 ضعیف روز بروز قوی و عمر در روار و سیت دعا کنند کہ از سبحانہ خاتمہ بخیر گرداناد بالنون والصاد  
 قصیدہ کہ بطرز سر قصیدہ تا آنی و ہفت بند نعتیہ مطبوعہ کہ موجود بود مرسل است والسلام

## بنام منشی دلاور علی صاحب طرزی مقام ہا پر ضلع میرٹھ

نامہ دلاور و لنواز طرزی معنی طراز رسید و عزیز تا چیز را بعد از روزگارے دراز سرفراز گردانید  
 سخت سپاس پرس و جو ہاے سامی می گزارم سپس حال خود می نگارم عمر است کہ در مانده در ہاے  
 بے در مانم زبان پیری و ریاح بوا سیری نزلہ و زکام و سرفہ نافر جام یک طرف ضعف و ناتوانی  
 و پریشانی ترددات انسانی مضاعف بران اگر ہفتہ طبیعت چاق ست ہفتہ دیگر طاقت طاق  
 چنانچہ در پاسخ رنگ ازین و دوست داد و در دیگر ذوق سخن است کہ از لی آورد دست  
 و اغش بر دل و سوادش چون سوید اور دل ماند بارش در گل دست و زبان از نگارش  
 و گزارش آن عاقل افتادہ

یک سر ہزار سو و ایک دل ہزار در دست نازم بسخت جانے کان مرد این برد است  
 نسخہ از قیصر نامہ پیش من بود یک سال است کہ دوستے بارادہ طبع در ادارہ الہ آباد بر گوئی با دبرد  
 در تے چند خبر نصیح فرستادہ و من باز پس فرستادم از ان باز صدائے برخواست ندانم چہ اتفاق افتاد  
 اگر بقیہ ہم طبع شد نسخہ خواہم فرستاد۔ والسلام

## بنام مولوی اعجاز حسن صاحب رئیس رسول پور ضلع مظفر پور

نامہ اعجاز ختامہ عزیز را عزیز و جان عزیز را اہتزاز بخشید پانچ امجد علی مکر رہم بزم اتفاق  
افتادن و اعجاز را داد آن انسون و افسانہ دادن سامعنا ترا چہ لذت دادہ باشد  
منکہ از بزم تو دور افتادہ ام اے و اے من - مشیشہ و ساغر پراز مے بود خالی جائے من  
من از پارسی شیخ صاحب سرورے حاصل کردہ ام و جناب سامی از پارسی دار و ہر دو  
گفتار شیخ قابل اعزاز و عزت است پیرے کہ دم ز عشق ز ندب غنیمت است  
از کیفیت مزاج ابوالحسن خان سحیرم کہ با این ہمہ پڑشگان جا ذوق افتادہ تمام رو نہ داد  
مگر کہ پڑشک حقیقی شفاے کامل عطا کناد

## بنام مولوی ریاض حسن خان صاحب دانش

تسلیم دیروز ریاض نامہ دپریروز اعجاز نامہ از کلکتہ و اقبال نامہ از رسول پور با بلٹی  
مورخہ ۲ جون ۴ جون رسید سبد ہزار دانہ لہجو از استاسپون آوردہ شد  
پنختہ کاری کار پرواز والارا نازم کہ با این ہمہ گرما یک دانہ ہم را انگان نکر دیدتا اینجا  
رسیدہ ہمہ رسیدہ خامہ خام کار در سپاس نگاری باین دو شعرا کتفا کرد  
این میوہ کہ جا و دانہ آمد سرمایہ شیرہ خانہ آمد  
یا از پے و رد شکر نعمت شہج ہزار دانہ آمد  
حسب تحریر گرامی این نیاز نامہ معنون بہ پٹنہ شد موقہ کہ از رسیدن مع الخیر و احوال عزیز  
ابوالحسن خان دستخارہ و چارہ شنان اطلاع دہند و سلام من رسانند خدا کناد  
کہ تبدیل آب و ہوا سبب شفا شود - والسلام بالوف الاحرام

## رسید نسخہ روئداد و مدرسہ نصرت الاسلام

نسخہ روئداد نصرت الاسلام بانامہ نامی بہجت پیام رسید و عزیز ناچیز را اعزاز بخشید  
سپاس الہی بجا آورم کہ اہل کشمیر را بہ تحصیل علم گرایشے و دوران گرائش نمائشے بہ یاد آمد نزدیک  
است کہ آن سرزمین در بلند باگی پجرخ برین دسترن و سرین آن گلزمین در روشن سواد می

به پرن و پروین رسد اهل کشمیر اگر بهین راه می سیرند امید از خداست که در علم و عمل از جمله ملل  
گوئی سلطنت می برند - بادی این وادی شاد و آباد باد که نه بنیاد این مدرس بلکه منت  
بر سر کشمیر و اهل کشمیر نهاد برادران قوم را واجب است که همت بر گمارند و دایه در می  
قدمی قلعه ازان در بیخ نذارند توفیق رفیق باد و باشد التوفیق والسلام علی من اتبع الهدی

### بنام عزیزی خواجه سلام الدین در ابو

رفتن بهار صاحب درین زمانه از خانه کشتش آب و دانه است و بس در نه روزگار رفتش  
در حیات والدین بود که مردند و داغ حسرت دیدارش بجاک بردند اما مقام شکر و سپاس  
ایزدی است که آب هوای کشمیر با مزاجش سازگار و شکایتها می جمانی که از چند ماه داشت  
رفع شد خدایش بابرگ و ساز ازین سفر دور و دراز بازار دایچه و مخصوص فرستادن فوٹو  
نگاشته و پیش ازین هم نوشته بودند واضح باد که چون امین امر از ممنوعات شرعیست گایه  
باین طرف توجه نشد البته چند سال است که جمعی از اجباب گرد آمده و صندوقی در میان  
نهادند و مرا بران جای دادند و نقش مراد خویش بر کرسی نشاندند یعنی بچشم زدن عکس  
از من و مرتعی ازان بن هم حواله کردند و بر خور و امین الدین آن را در آئینه خانه گذاشته  
در نشگاه خویش آدیزان داشته اتفاقاً روزی دوستی از کلکته آمده بود با صراحت تمام  
با خود برد باین عهد و پیمان که چون این صنعت را در کلکته رنگی و رنگی دیگر است چند تا فوٹو  
ازین گرفته باز پس می فرستم لیکن تا حال نفرستاد و نه من استدعا می کردم اکنون از تحریر  
آن عزیز تحریک فرستادش میکنم اگر می فرسید خواه هم فرستاد - فی الحال که موسم پسری  
و زمان دگیر است جز موسیقی و دروسهای رنگی ندارم که طرح بزنم که توان ریخت  
و جز رنگ سرنگی ازان از رنگ توان ایخت وجودم از بیرون جز شست استخوانی نیست  
و از درون جز نیم جانانی وقت است که جان بجانان توان سپرد و استخوان بسگان  
نقاش از من جز خجالت و عکاس از خود جز ملالت چه کشد درین محال مطلعی که آئینه دار صورت  
حال من و چهره پر داز مرقع خیال من است بیادم آمد بر عایت آن تمام غزل فوٹو را به دست  
برای تفریح بلع آن عزیز نگاشته شد و بودا

آنکه خاموش است در تقریر تصویر است و من      و آنکه خاموش است در تقریر تحریر است و من

انچہ باشد بے ثمر نخل مرادم ہست و بید  
وانچہ آمد بے اثر فریاد زنجیر است و من

رقمہ مکتب نشینی آفاق احمد ابن حیات احمد صاحب ابن شاہ التفات احمد صاحب

بیا بسم اللہ آہنگ ثنا کن	زاقرأ باسم ربک ابتدا کن
بود سر عشر اسم مصطفیٰ بس	زبان لوح طلسم دلکش بس
محمد حامد و محمود ا و حق	محمد عابد و محمود ا و حق
بود مصباح این نہ طاق احمد	سواد دیدہ آفاق احمد
روا باشد کہ بختہ التفاتش	برات چشمہ آب حیاتش
بلے علمے کہ دار فیض عرفان	بود سر چشمہ آب حیات آن
برائے کسب فیض علم دینی	مبارک باشدش مکتب نشینی
الف با از لبش گرد چو سیراب	شود خود جلوہ گر آن آب نایاب
الف گرد و کلید قفل ابجد	کتابید گنجی از فیض ابجد
الہی باد این گنجور از ان گنج	گمریز و گمراش و گمراش گنج

و اور دانش آموز راستایش نگار و سرور بنیش افروز را نیایش گزارم کہ تقریب مکتب نشینی  
بر خور و آفاق احمد سلمہ اللہ الاحد بتاریخ ماہ روز وقت معین  
و سواد دبستان عز و اجلال روشن گشته چشم داشت از اعضا و اجبا آنکہ بتاریخ و وقت مسطور  
از نزدیک و دور و وقت افزا سے این بزم سور و سرور گردیدہ داعی را ممنون منتہا سے  
بے غایت و مرہون عنایت ہا سے بے نہایت فرمایند

بعرض بار یافتگان بارگاہ جہان نیاہ کیوان با بگاہ سلطان ابن السلطان خاقان ابن خاقان  
انہ حمید مجید محمود الصفت والوحید السلطان عبدالحمید بن خالد اللہ ملکہ و سلطان و قاضی علی العالمین  
حسب فرمائش مولوی ولایت حسین صاحب آبادی

درین ایام تڑ بہت پیام کہ حدیقہ آمال و امانی تازہ و زمزمہ شادی و شادمانی بلند و آوازہ است  
مژدہ عزت افزا سے یاد فرمائیں ہا سے اعلیٰ حضرت می رساند قدر قدرت و نوا سے نوید دلکش سے  
عطا سے تمغای عز و عزت بغدادی مجور از ان در بار دور و بمعنی ہوتہ و حضور ساموئیل نواز مہار

واقطار دین الاقران سرمایہ افتخار و پیرایہ اعتبار این ذرہ بمقدار گشته پس بزبانے کہ ہم  
 بخشیدہ اوست و بروانے کہ ہم در تن دمیدہ او بفرجوائے لئمن شکر تم لازیدکم نخستین  
 شکر این نعمت عظمی بدرگاہ آئی کہ فردغ افزا و سواد افروز ماہ تاما ہی و سپس سپاس این دولت کبری  
 بحضرت شاهنشاهی که فرمان ردا و فرمان فرماے سپیدی تاسیاهی است می گذارد و آن  
 تمنای سلطانی را که عطیہ سبحانیست هیکل گلوے جان و حرز بازوے ایمان پنداشته عزیز تر  
 از جان و جان داشته همواره مصروف مشغول بدعای فتح و نصرت در ترقی و دولت حضرت  
 امیر المومنین معین المسلمین بوده می باشد و خواهد بود - نظم

الهی تا جہان باشد تو باشی	زمین تا آسمان باشد تو باشی
شہے کان زرفشان باشد بگیتی	مہے کان مہربان باشد تو باشی
ہنالے کان درین گلزار امین	ز آسبب خزان باشد تو باشی
کریم و باذل در ادے کہ دستش	حریف بحر و کان باشد تو باشی
جہان گیر و جہان پرور جہان بخش	جہان بان تا جہان باشد تو باشی

کرمی دام مجدم - تسلیم گرامی نامہ اعزاز بخش و قدر افزا آمد آنچه در خصوص شعر و سخن  
 نسبت من پنداشته و نگاشته اند حسن ظن بیش نیست ورنہ من آنم کہ من دانم خاصہ این جملہ  
 کہ عزیز کوس استاد می در چہار دانگ ہندوستان می نواز و حاشاکم حاشا بیج میرزہ ہی  
 و بیج مدای کجا و این دعوی از کجا - در حقیقت نواز زندہ دیگرست (مصراعہ)  
 درین پردہ پنهان نواز زندہ ایست شہرت بیجا و آوازہ بے سرو پا را چہر تو اند کرد  
 و آنچه در باب حلت می نوشیدہ - استفسار کردہ اند نہ من منعتیم نہ قاضی کہ این قصایا  
 فیصل و این مسئلہ با حل کنم البتہ مصرعے کہ نوشته اند اگر ساختہ و پرداختہ سامی است  
 در رای ناقص من صحیح است و اگر اعتراض بر شعر احقر است و باظهار و الا محرض مولوی  
 شہباز است کہ او صافش شنیدہ بلکہ مجموعہ رباعیات عطیہ اش کہ دست آویز قابلیت است  
 دیدہ ام ہر گاہ بصیرے چنین اعتراض نماید کرایا کہ رد و قدح کند البتہ میکشان خملکہ  
 انصاف خود در دوا ز صاف تو اند شناخت و سخن سنجان معیار شناس سرہ از ناسرہ جدا ساخت

ترازوی گردون گردان بسج  
 نمازد و نمازد بسنجیده ای بسج  
 فی الحال مرا که از وی سنجیدن بدست و نه دست و باز وی سنجیدن هست هفت سال هست  
 که وجودم باز بچرخ رنج رنجور لیست و مرا از سخن سنجی یک قلم دوری نه سیرے بکتاب دارم و نه دستے  
 بکتابت چنانچه درنگ بجواب نامه نامی بدین علت دست داد امیدوار معافیم والسلام

### بنام راجه درگاه پرشاد صاحب تعلقدار سندلیه لطلب لال

این که در باب ارسال جانوران لعین بال فرخ شمال یعنی لال ایمازفته بود اندیشه عنقا شکار  
 آسمان سیرگر و نخچیر گاه کون و مکان بکده سحر اے لامکان برآمده اما درین ایام ازین پرندگان  
 نادر الوجود پرے بدام و از نهال آرزو برگ و برے بکام نیانت رنگ از رخ پرید  
 و هوش از سر رسید شاهین خیال از پر و از ماند عقاب عقل پر بر نخت من چون طائر گم کرده  
 آشیان سرایسمه و حیران که حیف صد حیف از عهده فرمائش دوستے که فرمائش بر جهان  
 روان است بیرون نیامدم بقراری یک طرف شمساری یک طرف ناگاه میظلم

دلم در ره و دست آورده شد	ز فرط عشم و غصه صد پارہ شد
شد از شوق هر پارہ مرعکے	بر آورده بال و پرے هر یکے
زیاقوت منتار و پر لعل گون	و یا کرده منتار راتر بخون
باہنگ لبسل بصورت گل اند	بستی جسابے ز جام مل اند
بہ ویدن ہمہ گرچہ مشت پراند	دے بہر خسرو ترنج زراند
بہ گوش دل آہنگ شان گوش کن	نواہے دیگر فراموش کن
ز دست فراق تو دوستان زنند	بہر زخمہ زخمے بہستان زنند
زبان با باوصاف شان بہت لال	از ان ہمندیان نام کردند لال
تفس بہت پاسینہ چاک ما	نشیمین کہ جان غمناک ما
تفس یا کہ ارژنگ نیرنگ ہاست	تفس یا کہ گلہ ستہ رنگ ہاست
تفس یا طلسم بہار است این	و یا گنبد پرنگ راست این
در و ہر طرف جہت و خیرے کنند	بہ پیش تو با ہم ستیزے کنند
مگر طبع تو شاد و شادان شود	کہ محو تماشائے ایشان شود

بیک حقہ صد لعل و باقوت بین  
مکمل سرا سر به در بکین  
ستم دیده دل کان بد اور رسید  
باین حسیله آخر به دلبر رسید  
سز دگر بر و مهر بانی کنی  
به دلدارش میهن سانی کنی

سخن کوتاه مرغ دست آموز خامه که این همه بلند پروازی و این همه بے راه سرانی کرد  
معاف دارند و رسیدش بر نگارند - والتسلیم

## تقریظ بر کلیات صهبائی

بنام ایزد هر مژده که باز کند کلید تفل میکده وحدت است و چون فراز کند الف صیقل آینه حیرت  
بر آینه هر طرقته العینے از راز نشاتین پرده کش است و هر نشا کیفیت ذات و عینیت صفات را نشا  
ذات است که گر بلند و گریست، از خوش بچویش جاوگ است، هر شے که به کائنات بینی، آئینه حسن ذات بینی  
بصر را معراج تماشای جمال ارزانی که به هر چشم بر هم زدن مقام قاب تو سیش حاصل است و نظر را سیر  
اسراے کمال مبارک که با دنی توجه بمنظر لرزه من آیاتنا و اصل، اگر نظر حقیقت ملاحظه کند آنقدر نور السموات  
و الارض عین الیقین است و اگر بپایه معنی فرازند مضمون الرضمن علی العرش استومی و نشین - رباعی  
آن کس که بر دپے به حقیقت ز مجاز  
هر پرده که هست بر رخسار گد باز  
در عالم رنگ و بو چشم معنی  
هر عجب گل بود سرا پرده ناز  
شور شکر خند های گل نمک ریز است بلبل دل خسته را چه گناه که نه آله و جوش نرنه های بلبل طرب بگیر است  
گل نورسته را چه تصور که نبالد آنچه موسی را بطور سینا تافته صوفی بسینه و ساقی بر مینا یافته صسر زره  
آفتاب نوش است و هنوز تشنه کام ز بهی و سعت مشرب! و هر قطره دریا خودش است و هنوز نامتسام  
خمی ذوق طلب! خانه خدایان خانه از خار و خس پر داخته اند و ما هنوز دل از هوا و هوس نبرد اخته ایم  
از خود رفیگان خدایا شناخته اند و ما هنوز خود را شناخته ایم رنگ آهن از آتش اشتیاق در گذار است  
و ما از خجلت آب نه گشتم خس و خار از شعله فراق گلخن طراز است و ما از حسرت کباب نه گشتم صدای  
تبسم گل و نواے ترنم بلبل از پرده یک ساز است که اهل قال آثار زیر و بم شمارند و اهل حال  
اذکار حفی و جلی انکارند ضیاعی شمع محفل و دلاے پر دانه بے دل از جلوه یک راز است که  
اهل مثال اطوار سوز و ساز از ان در نظر دارند و اهل کمال اسرار موسی و تجلی پندارند عاجز نواندی  
را نازم که مشت خاک را مسجود ملائکه پاک ساختند و چندین افلاک را سرگشته طوفان حریم کبریاے خاک



خاک بسران که برین آستانه سر فرد دنیا در دو ندر رسید که درین خانه کیست او پاک نظر آنکه چشم  
 ازین سره تو تیبائی کرد و دید که درین پرده چسبست ایزدی آرزو چون سرے بدین حد سانید  
 احد رنگ ظهور بست انگاه چهره مقصود از ان میان جلوه کرد نقش احمدی بکبرسی شست آنکه  
 باعتبار نور فاتحه مصحف جلال و جمال است هو الاول شان نزول او و به آثار ظهور خاتمه تفسیر  
 جمال و جلال است هو الآخر طغرای قبول او خندیدن حبیب سحر از چاک فرمایش جگر شکافی خسرو  
 شیرین رانک پاش صد شور قیامت او رسیدن سنگ بدگر به دروندانش خانه بر اندازی اهل  
 کین را سنجیق انداز صد کوه ملامت بزغاله مسموم را از خوان نعمتش زبان اظهار بکام و غزاله مظلوم  
 را با قرار رسالتش حجت ناطق نام، بان دهن اے عزیز زبانی که بی زبانان هم برگ و نواز داند  
 که بخیه بر لب مازو که بی نوا باشیم؟ و بمقامی که سوخته جانان به کوشد سلسبیل غوطه خوار نده که من ما  
 گرفت که نا آشنا باشیم؟ گل در جوش است و بلبل در خردش ما چرا خاموشیم؟ ساقی کریم است  
 دمی ظهور ما چرا نه نوشیم؟

گل می بنیم چسرا نه چنیم  
 چشمی دارم چسرا نه بنیم  
 باغ ست شراب چون نه نوشیم  
 نوشیم و دگر چسرا نه چنیم

رسائی طالع بگر که صبح ازل دو ذره بے مقدار را درین ره سر به هواد اوندیکے خورا با آسمان چارم  
 رسانید و با آفتاب بلند نام شد و دیگرے با همه کاهش دافزایش در نیمه راه باند واه تمام شد  
 بهره قسمت در باب که روز است دو جرعه سرشار را درین بزمگاه افشانند خستین جام کلید  
 جامی راست کرده او پسین در دہلی رخت و صهبائی را از دست برده آئے سخن از صهبائی  
 رنگ دبوے دارو که چمن از صبا و انجن از صبا و صهبائی سخن اتجا و یکہ مینا بصبا و صبا بمینا  
 هر کجا نامه اش بر حکایت نای و نوش آمده مے پرستان را قفل شیشه مل بگوش آمده نظم  
 از و بیایه رسیده که اگر تر یاد تحت الشرایش لامع شود بجاست و نثر از و بمرتبہ فائز گشته که اگر  
 نسطائر در حسیضش واقع شود رواست - بس که طبع مضمون آفرینش تلاش معنی بیگانہ داشته  
 آنچه در لوح محفوظ نگاشته اند نگاشته صفحہ را بعبارت رنگین آراسته یا غبارے از خاک  
 شهیدان برخاسته الفاظش در پرده خموشی تبکلم و معانیش در حبیب الفاظ در تبسم لوحش اند  
 ز مردین بالا یانند که نیم شبان بفروغ شعله ادراکش از سدره و طوبی پریده در کین گاه سود حیرت  
 خزیده از بهیبت برقی که درخشیده خاموش و به پرده خاموشی که روداده در خردش آه که

سلیمانے بداد این بزبان نرسید تا نغمه آغاز در مزمره سازی کردند چشم بدو در خیل خیل  
 پر یزاد اندمشکین برقع رنگین برقع که اندیشه عیاری پیشه اش واروے بیوشی در کار کرده  
 از خلوت گاه لامکان آورد و چشمها بے سرمه سیاه بدوق جلوہ خویش در راه - عجب که  
 پر یخوانے انسون ہوشے نہ و مید کہ پرده از روے باز و بر ویدہ و دل ناز میس کردند  
 اما از انجا کہ عشق و مشک را نتوان نفستن چون این پردگیان را مستوری از حد در گزشت  
 دامن صبر از کف ر باد پرده از روے کار بر افتادون را همیا گشت ناگرفت نسیم شوخیکہ ہم  
 از باد دامن این گل پیر بہنای بجنیش آمدہ دست گستاخ دراز کرد و باد جو و چندین گز نقاب  
 از چہرہ باز یعنی سایہ پرورد دیوار این گلشن و گلستان گردنضا - بے جانفراے سخن پروانہ  
 مشعل افروز این شبستان و دیوانہ مشغلہ آموز این دیستان بر حلقہ معنی نگاران قلم و کمال سرودن  
 دیوانگاہ اجنسی بھوپال ہنسی وین دیال بشاطلی این پردہ نشینان برخاست و بمنظر  
 جلوہ بنشانہ چنانکہ میخواست سماع خاموش کنج تنائی چراغ ہر خانہ شد و کنج بہنای رموز دانائی  
 وقف ہر ویرانہ برقی کہ بر موسی تجلی کرد نزدیک ست کہ از رنگ مطیع درخشدن گیرد و چشمہ کہ خضر  
 بدو پے برد وقت بست کہ دامن این ابرسیاہ چکیدن گیرد من کہ حریف این بادہ تند و تیزم  
 در ویدہ خود خار و کچم بادہ خوران عزیزم ہر چند کہ نہ روشناس صہبائی مینوشتم  
 و نہ بہرہ اندرز جمال این برگزیدہ بھوپال مسکن لیکن

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کاین دولت از گفتار خیزد

لاجرم ساغرے بیاد آن سرست طور خور و ہام و جامے بسلامتی این سرشار نشہ ظہور کردہ  
 کہ ہر چہ از خامہ استاد ریختہ قطرہ قطرہ از ہر خشک و تر و جرعه جرعه از ہر شیشہ و ساغر  
 ہم رسانیدہ سخن را سرمایہ روانی آبجو و این انجن را دستگاہ فراوانی جام و سبو بخشیدہ  
 جامے صہبائی خالی ہست و جام و مینا لبریز - مے در جام و مینا نمی گنجد و جام و مینا و کجا در مین  
 ویرست کہ پیرمغان ازین ویرمغان رخت بستہ و مینچکا بہ حلقہ نام شستہ - نے نے ز تہگاہے  
 ہست پر از حور و تصور حور و تصور مستور و تصور سیاہی کنان از دور - حیرتگاہے  
 ہست پر از ظلمت و نور - ظلمت سایہ نخل طور و سایہ معمور از نور - جوانان را ہست اب  
 شب جوانی ست و پیران را آفتاب صبح زندگانی - ببنش را آئینہ صورت و دانش را  
 عینک بصیرت نیاز و ناز را ساتی و پیمانہ ہوز و گداز را سماع و پروانہ جن را آئینہ خانہ ناز

و عشق را خمدۀ راز - یارب دیوار کاخ سخن تا بلندست و فکر بلند خیالان تا آستان کوشش  
 آرزو مند و این میگذرد فرازین را دیباچه قبول کتابه گزین این خاتمہ دلنشین چوب فرودین باد،  
 تقریظ بر سالہ موسوم بوسیله از تالیف لانا حافظ محمد سلیمان صاحب پهلوار می وطن که در ترویج  
 منکران وسیله جستن با ولیاے کرام و سماع موعی نوشته شد

وسیلہ جلیبہ آغاز ہر کلام جز حمد آئی نیست و ذریعہ جمیلہ حسن اختتام جز نعت رسالت پناہی نے  
 حقا کہ ہمیں و سائل ما شد فاتحہ سائل ما

ہر گاہ تو سل جستن باین رسائل سبب حسات و برکات است تحریک سلاسل جلال ائمہ اطہار  
 و فضائل اصحاب کبار نیز از برکات این حرکات است ہمچنین مناقب صدیقین و اہل یقین  
 کہ چشم و چراغ روزگار بظاہر خفته و باطن بیدار اند رباعی

ہر چند کہ خلوت آراہستند در سیر فضاے عرش اعلیٰ ہستند  
 بے پردہ گوش ہر صد گوش کنند با دیدہ بستہ در تماشا ہستند

ردیف آن جلال و حریف آن فضائل ست زمین و زمان از فیضہاے ایشان پر و جهان و جان  
 از ہواے ایشان مالامال خالی بودن زمانہ از وجود این گروہ یگانہ با خدا آشنا و از خود بیگانہ  
 من قبیل خلا محال ع ہنوز آن ابر رحمت و نشان است - الان ہم آن جو بار بار جاری است  
 و آن آبشار آبیاری یعنی مجمع البحرین علم و عمل و مطلع السعدین دین و دولت کا شرف قانع معقول  
 و منقول واقعہ حقائق فروع و اصول سجادہ آراے خانقاہ شریعت جاوہ پیاے راہ طریقت  
 سر کردہ چمن پیرایان بہاری گل سرسبد گلزمین پهلوار می آنکہ خاتم سلیمانیش حلقہ اطاعت خاتم  
 پیغمبران است و اورنگ سلیمانیش ہواے و لایے اولیساے کرام در ممالک معانی و بیان  
 آئی رب ہب الی نقش دلنشین نگین اوست و قلم و دلماسے انس و جان زیر نگین و ستیاری دین او  
 سامعہ از روانی بیانش با کوشش و تسنیم ہم کنار و ناطقہ بشیرینی زبانش از شہد و شکر و نطیفہ خوار نفسی  
 مردم را چون ابر بگر باند و دمنے در عین گریہ چون برق بچندانہ گاہے سیاہ روزان را از لمعان  
 بیانش در شبہاے غم از لبہاے ہم سپیدہ سحری دیدن ہم گیر و گاہے روشن طالعان را  
 از نور تقریرش در نیمروز عشرت از عین عبرت سہیل و زہرہ چکیدن گیر و ہر گاہ تن بہ عظمت  
 و پند و ہد بند ہاے دلہاے آزادی پسندند انفاس گرمش سنگ و آہن با تبت تاب میگدازد

آهین و لان سخت جان از خجالت چو آب آب نه شوند احسان خوشش و طیر را با اضطراب نازد  
 خرد و دران با کمین از حسرت چو ابر بقرار و بیاب نشوند گوئی سلیمان را سخن داؤدی بخشیده و داؤد کجی را  
 سلیمان نامیده اند - رباعی

در وجد آید از بیانش اموات	ریزد ز لبش دم سخن آب حیات
شد سلسله سماع موتی اثبات	وز مرده دلان که در سماع اندازاو

رساله جلیله موسوم بوسیلہ در تر و دید مخالفان تو سل حبتن بادلیا و تنبیه منکران سماع موتی که  
 بے دستگیری دلو و رسنے آب از چاه و بے امداد نظری و سواد بصرے تاب از ماه خواهند  
 دانند که صدای بے دست و پا به موج هوا خود را بگوش ما و شمار سازند و ندانند که خدای و انا  
 و توانا با همه برگ و نواتا سماع موتی رساندن تواند حق را سمیع انگارند و سماع بحق و اصلان  
 تسکنت پندارند تالیف نموده خود را درین کار ماجور و منکران را از انکار مجبور کرد نزدیک است  
 که از قالب طبع چون مطالب بر آید و چون جان در قالب هر طالب در آید یارب مطبوع طبائع  
 ارباب فضل و هنر موفش پیوسته مشغول کنیہ تا لیفهای دیگر باد

دعای عزیز است هر دم همین	قبول از حق آیین ز روح الامین
--------------------------	------------------------------

تقریظ کتاب تصوف مآب قرۃ الناظرین مصنفه مولی محمد عبد الخالق

در یاب دلا که درس توحید نکوست	بیگانہ دود دست هر چه بینی همه دست
کفرست بر موحدان حرف دوتی	آزرا که یکیت چون توان گفتن دوست

عاقلان از لذت نغمه همه از دست در خوردند و غافل که از در این مرکز محل گنجایش نه دارد  
 و اصلان بجلاوت زمزمه همه دست در جوشند و بیخبر که همه درین زمزمه از بیچی رنگ آتش نیارد  
 لاجرم جزا درین گفتگو هر چه گوئی بیجست بل جز الف که به یکتائی و راستی علمست همه کج و بیج  
 پس بر کج و بیج بیچیدن و بر بیج گردیدن بیج در بیجست دمن که بمکتب خانه مجاز الف بسینه  
 و نقش یکتائی با همه بے همه بسفینه می کشم سینه ام را از الف سیقل این ابر و آئینه از رنگ و ده اند  
 و دیده ام را از آره سین این سواد درے بر و نکشوده من کجا و اسرار توحید کجا کبر کجا و  
 مصحف مجید کجا با از تا شناسم سخن از الم چه رانم خود رانده دامن خدارا چه دامن نفس را نکشته ام  
 تنگای کافر کشی بر جبینم بے سود است و خود را نشکسته ام طفرای بت شکنی بر کینم نامحسود

تا فروغ جلوه ناز سرگرم انجمن آرایست پروانه پر سوخته پای چرخ با همه آشنائی  
 از جدائی داغ حرارت گرد سرگردیدنی از تجلی زار قرتم بظلمتکده حیرتم افکنده تا به سار  
 کرشمه از آماوه چین پیرالی است عندلیب بال شکسته بیرون گلزارم با همه شیوائی از بینوائی  
 زارگستاخی بی محابا نالیدنی از شاخسار و صلتم به ندامتگاه فرقم رسانیده آری پروانه جان باز  
 را فانوس آئینه به در وین برابر است و دیوانه جلوه ناز از حجاب آئینه مهر آئینه  
 سد سکندر وجود هستی در حق پرستی حجاب ست و نمود خودی در راه خدا جوئی سراب  
 یوسف در چاه ست و مشتاقان را نگاه بام شاه در خرگاه است و گدایان را چشم براه  
 لیلے در دل نشسته و مجنون دل به محل بسته آئینه در حلب و من خاک نشین سواد زنگ گوهر  
 در عدن و من ساحل گرد و دریای فرنگ ع بین تفاوت ره از کجاست تا کجا هر چند  
 کنگره ایوان توفیق رفیع است نازم که اهل این سلسله به کندے سر بلندم فرموده اند  
 و عرصه میدان تحقیق وسیع است شادم که ارباب این قافله بسندے خرسندم نموده تشنه بر کنار  
 چاه رسیده ام در یادستان بدستباری دلو در ستم دست شفقت فراز داشته و نفته از گرمی راه  
 تفسیده ام چین پرستان بجا کشینی سایه سرد سمن منت بر سر گذاشته هانا گلستانے را برویم  
 در کشاده اند که راه فنا در وازه سرابستان اوست و شارستانے را در نظرم جلوه داده اند  
 که نور بقا شمع شبستان اوست نیم و لکشایش ضبط نفس ست و شمیم جانفراش ترک هوس  
 ناز و نیاز مشغله آموز دیوان اوست و سوز و گداز مشعله افروز ایوان او جاده اش از پاکی  
 سجاده و دساده اش از آرایش ساده گلشن از دورنگی معرا و بلبش از کج آهنگی مبراست  
 تا از خار هوس دامن نجیبی رخصت گلگشت این چین دانا بنور خرد خاطر نیفر و زی پروانه  
 پروانگی این اسمن ندهند چون از خود بیرون و از دور درون رقم طلسم دیدم چندین گنجینه  
 در او نفته بر در هر گنجینه اثر و هائے خفته بسته یا نم شعر چندین سلسیل هر سلسیلے منبع را  
 دلیل و هر دلیل لب تشنگان را کفیل آئینه خانه دیدم قره الناظرین بر کتابه اش نگاشته  
 و نظاره اش صفت کمال بجا هر داشته لمعاتش آیات تجلیات تجلیاتش مرات صفات  
 صفاتش مشکوة ذات الله نور السموات حسن را غازه و عشق را آدازه گل را رنگ بلب را آهنگ  
 غافل را ساتی میخانه شهود و عاقل را صافی پیانه وجود کاطان را جوهر مرات کمال و اصلان را  
 منظر مشکوة جمال و دولتکده گنج معانی را مفتاح و ظلمتکده رنج نهانی را مصباح - به دیدنش

روح کشایش طلسم مدعایم دست داد یعنی در حصین خود نمائی شکست افتاد دیده بصیرتم  
 باز شد دور دیدن نادیدنیها فراز بر دیده و روان روشن باو که صیقل گرا این آئینه و شرا هم  
 آوردن این گنجینه کیست بشعر

آئینه تاب سینہ ز عکس نگاہ اوست

روشن سواد دیده ز چشم پیاہ اوست

آنکہ جسم مردمی را چشم است و چشم مردمی را مردم پیکر معنی را روان است در وان معنی را توان  
 چراغ دو دمان علم برگ و بار گلستان علم از کمال اخلاق بر خلق فائق مولانا مولوی عبدالخالق  
 گوهر دریائے فیض عمیم مولانا محمد عبدالحکیم چون بر آستان این راستان سر نیازم فراز است و  
 بدین نیاز بر خویشتن ناز خاصه مولف این نسخه که وزن کم عیار یہاے مراد نظر گفتار عزیز  
 را از دست افتار پر ویز عزیز تر دار و فرمان داد و بدان فرمان قرۃ و قرتاب فراوان  
 تا بطریق تقریظ سطرے چند نگاشتم و لواے ولایش از خامہ برافراشتم یارب سوادش  
 سرمہ چشم ادلی الالبصار و از نظر بد بینان برکنار باد

## تاریخیاے وقایع مصنف

مصنف نواب علی حسن خان عرف علی میان رئیس بھوپال

بالیقین کامل زمانہ شد  
 بے بدل شاعر یگانہ شد  
 بہر جو یایے فن خزانہ شد  
 شستہ و رفقہ عاشقانہ شد  
 بہر زندان مے معانہ شد  
 ختم بر ذوات او ترانہ شد  
 نہ از ان ہجو دشمنانہ شد  
 تدر اجباب دوستانہ شد  
 خصلتش خوے صوفیانہ شد

خواجہ خواجگان عزیز الدین  
 در فن شعر از رہ تحقیق  
 از گہر ہاے نظم و نثر خوشش  
 نظم و نثرش ہمہ ز صدق و صفا  
 زاہدان را کلام او شہدست  
 بعد خیتام و سعدی و سیرمد  
 ہامید صلہ نگفت ثنا  
 نفر و شید بعد طبع کلام  
 با وجود حصول عنز و شرف

<p>             طرز رفتار سالکانه شد              مسلکش طرز عارفانه شد              آشکارا و غائبانه شد              زان یگانه اداد و گانه شد              بر زبان اچین فسانه شد              بزم جم جش خروانه شد              سر هر حرفش اوزبانه شد              دهر لاریب قید خانه شد              مرگ آن نامور بهانه شد              رونق فرش هر کرانه شد              گنبد سقف آستانه شد           </p>	<p>             با همه نیک و بد ز به خلقش              گفت بیچیم با کمال و بهر              ظاهرش پاک و باطنش صافی              عشق حق و حبیب او میداشت              خدمت خالق و خلق کارش بود              بود دنیا ز ذات او گلشن              پے احسراق سارق سخنش              در فراقش بطالبان سخن              پے رنج و غم محبتانش              لکھنو بود از دمش شیراز              پے اظهار عظمتش گردون           </p>
---	--

در سنه الف تسعه مده و سی و سه

سوی خلد برین روانه شد

## تاریخ وفات مصنفه منشی و دبیر لالی قمر شاگرد رشید مصنف مغفور

<p>             رفت بقرب قدر بهر لقائے جمال              یافت بحق جنت را حسب تنا وصال              شهره بافتاق بود صادق شیرین مقال              عامل اندویش عابد نازک خیال              فاضل فیضی نظیر شاعر عرفی مثال              بادشاه عقل نیز ناظم ملک کمال           </p>	<p>             خواجہ روشن ضمیر عالم طبع مینر              داشت چو حجت خدا و دل خود باصفا              وہ چه خوش اخلاق بود معدن اشفاق بود              عاقل ہر نکتہ رس عارف روشن نفس              مثل عطار و دبیر رشک کمان ظہیر              مصر سخن را عزیز خسرو ملک تمیز           </p>
--	---

بود شب هشتمین از رمضان گزین  
 فرقت او غم فزود و عیش و طرب در بود  
 سانحه جهان خراش واقعه دل تراش  
 بر جگر من که سوخت تیرالم در سپوخت  
 باد بروح عزیز رحمت رب العزیز  
 بر پیرانش چهار عنصر غم و وقار

رخت به بست از زمین زد قدم ارتحال  
 رنج و الم رو نمود بر دل اهل و عیال  
 کرد جگر پاش پاش از غم رنج و ملال  
 بر دل پر غم بدوخت نوک نمان نکال  
 باوصبا عطر بنیز خاک و راناه و سال  
 سایه هر چار بار فضل حق لایزال

گفت تر حسب حال مصرع سال وصال  
 یوسف مصر کمال رفت باوج جلال  
 ۱۳۳۳ هـ

تاریخ و تقاضی مولانا محمد ایل نوح ریسین چهارم ضلع ونگار

امیر ملک زبان خواجه عزیزالدین  
 ذبیح از سرایقان نوشت سال وصال

شریف کعبه جان خواجه عزیزالدین  
 عزیز مصر حبان خواجه عزیزالدین  
 ۱۳۳۲ + ۱ = ۱۳۳۳ هـ

ایضاً

نغان ز حادثه خواجه عزیزالدین  
 محیط علم و سپهر علا و بدر کمال  
 بفن شعر نظامی عهد و جامی وقت  
 به لکنو که هند و ستانت شهر علوم  
 ذبیح زار که در فارسی رساله چند  
 و در بست خله کاف مصرع ثانی،  
 به پہلوئے کد از طیب دل سپائے تپاک  
 ۶۱۹۱۵

که بد بکلمه بزرگان ما بزرگ ترین  
 عزیز قوم - عزیز الوطن - عزیز الدین  
 خصوص در صنف نعت برگزیده ترین  
 نه بود هیچکس استاد فارسی به ازین  
 هم از تلامذه اش بود فخر دست همین  
 خزر بجمری و عیسی بمصر عین به بین  
 بیابنا کعبه خواجه عزیزالدین  
 ۱۳۳۳ هـ



## تاریخ وفات مصنف جمال الدین عاشق منچر ریاست کپوتکله متعینه به تاریخ

خواجه محمد شرم عزیز الدین ماه اوج سخنوری بهیاست آشیاں بستہ بر سر طوبی بفصاحت ثیل فردوسی بود مداح مستید الثقلین زهد و صبرش چو شبلی و ایوب جگر اقربا و احبابش در صف اصفیا بخت شد	شست لوث حدوث زاب قدم گشت پنهان بزیر خاک عدم طیر و وحش به بوستان ارم در بلاغت به انوری ہمدم زان به زرش رسانده حق زکرم بود در ورع چون بن ادهم شد شبک ز نوک تیرالم جایش از باعث جمیل ششم
---	--

شد بعاشق ز سالش این الهام  
سعدی عصر رفت از عالم  
۱۳۳۳ھ

## تاریخ وفات مصنف خواجه بہاء الدین حسا

رفتہ عزیز مصر معانی ازین جهان رخت سفر بہ بست ازین کاروانسرائے فرزانہ یگانہ و یکتائے روزگار روشن نمود معنی الشعرفی البیان کلاکش عصائے موسیٰ عمران بدست او دستان سراچو بلبل شیراز در چین آواز ارجی چو بگوشش رسید و بود	بوده عزیز خاطر ہر کس عزیز نام فضل خدا بخلد برین دادہ اش مقام مشائش درین زمانہ نہ در ہند روم و شام در ہائے لفظ را چو کشیدہ بانظام سحر حلال ازید بیضا نمودہ تام طوطی بہ ہند بودہ ز شیرینی کلام یوم چہار شنبہ و ہفتم صیام ۱۳۳۳ھ
--	---

## تاریخ وفات مصنف کاظم حسین صاحب متخلص محشر لکھنوی

اوستادم حضرت خواجہ عزیز الدین عزیز  
 بودہ اندر لکھنؤ چون بیدل و ناصر علی  
 آمد و رفت نفس متبدل علائق را شکست  
 ناگهان حال و فاقش چون بمن غمگین سید  
 مصرع سال و فاقش خامه محشر نوشت

رفت از دنیا ملک شاعری بر آوردت  
 حیث از بزم کمالات سخن استاد رفت  
 از جهان بے بقا سوے عدم آزاد رفت  
 میل از دیدہ و صبر از خاطر ناشاد رفت  
 سعدی و عرفی دوران سوے عیش آما بردت  
 ۶۱۹۱۵

## مرثیہ از جانب حاجی عبدالصمد ککر و رئیس بارہ مولہ کشمیر

اے فلک اسپہ از دہر جہتہ جولان کردہ  
 پارہ کردی تار پود جامہ شعر و سخن  
 ریختی خون عزیزان بختی خاک عزیز  
 مقبلان را از فراقش رفت از بریل غم  
 آب روے شبلی و واغ و وحالی حالیہ  
 دیدہ و دل از تو شد نمناک غمناک آہ آہ  
 رونق ہندوستان و دلرباے دوتان  
 بار غم بر سر نہادی خار در چشم خلیل  
 ہم خلیل و ہم رشید و ہم امین و ہم صہی  
 مات فی رمضان آن یارم بگو بشرعی لنا  
 سینہ ہارا سوختی چشم مروت و دختی  
 تکر و افزا و بید بر خداے دو المنن

عالمے درد من دل خستہ بجان کردہ  
 چاک در حیب دل بجان تا بمان کردہ  
 اشک چشم ماؤ مردم رشک طوفان کردہ  
 طالب مطلوب را محزون و محزان کردہ  
 ناگهان بروی ز ما در خاک پنهان کردہ  
 دیدہ گریان سینہ بریان دل پریشان کردہ  
 بوستان لکھنوی بے برگ و سامان کردہ  
 نار در سینہ فگندی وہ چہ سوہان کردہ  
 دل غمین جان حزن و بسج نشان کردہ  
 مقبلایس کن گوا آن کردہ آن کردہ  
 نذر ما پروانہ از شمع شبستان کردہ  
 اے خدا قربان بگردم انجہ احسان کردہ

## تاریخ وفات مصنفہ قیس صاحب

اور اقصا از لکھنؤ اندر جنان برد  
اندر کلام گوئی سبق از جهان برد  
آمد خزان بہار سخن از جهان برد  
روحش ملک بعرش ازین خاکدان برد

آہ و فغان و حسرت و در داغ عزیز دین  
فردوسی و چہ عرفی و سعدی چہ انوری  
ویرانست بوستان سخن آہ حسرتا  
زان مرتبت کہ مدح سراے رسول بود

ہافت بگفت قیس پے سال رحلتش  
آمد اجل بہار سخن ناگہان برد  
۱۳۳۲ھ

## مصنفہ مولانا رضا فرنگی محلی

دیدہ گر چہ سرخ گردندہ گو  
ختم کردہ فارسی را ذات او  
شد نخل ہر کس کہ آمد و برد  
یاومی آیند احساق نکو  
کس نیسا بد گر نہاید جستجو  
داشتہ در دل برآمد آرزو  
گشتہ مصر بے عزیز این لکھنؤ  
۱۳۳۲ھ

کیست چون خواجہ عزیز الدین عزیز  
راست گویم بے امید اختلاف  
دیدہ ام از فارسی دانان بے  
چون نباشد بر لبم آہ و فغان  
مثل ادعقا صفت جز نام مے  
از جهان اورفت در ماہ صیام  
مصرع تاریخ فوتش گور رضا

## مصنفہ منشی صفدر حسین صاحب زمیندار گھیلہ شاگر مصنف

ازین دارفانی بجلد برین شد  
عزیزے بعرش برین جاگزین شد  
۱۳۳۲ھ

عزیز یگانہ حمید زمانہ  
زہافتش نو مصرع سال فوتش

مصنف حسن یار خان صاحب عثمان پوری متخلص به افسری

نکته دان صاحب تحریر مورد خ کمال ذات الاشرف بی تشنه لبان را منهل این چنین کمال فن حریف شده اند راجل نیر جبرخ رسا فصلی و ابجری مجمل	خسر ملک سخن نیر اوج اوصاف بحر الطاف و کرم نهر عطا و افضال سوے فردوس ان شد ز جهان فانی سال و تاریخ به کتوبی و مخطوطی شد
--	---

افسری هر دو مفصل بنو ششم تاریخ  
غم مرحوم و دیگر غم معصوم ازل  
۱۳۳۴ هـ ۱۳۳۲ هـ

تاریخ طبع کلیات عزیز مصنفه شاعر شیرین کلام جناب ابوالصیام صدار ستوگی  
بی اے ایل بی وکیل لکھنؤ

بسیار بلوغ و بصیرت تمام مضامین آن فرح بخش مشام کلام عزیز است معجز نظام شود سال آن حسب حال کلام رقم کن - زبانی فیض بخش عوام ۱۹۳۱ء	شده طبع این کلیات عزیز چه تاثیر حلق مصنف که هست دل مرده را جان تازه دهد اگر آرزو هست آحت ترا چو مثل مصنف شده فیض بخش
---	--

تاریخ طبع کلیات عزیز مصنفه شاعر گمین خیال جناب ابو کنھیالال صدار ستوگی  
ایم اے فارسی رئیس لکھنؤ

کلامش طبع کرده باتگ و دو کلام بے نظیر و ہدیہ نو ۱۳۲۹ هـ	وصی الدین فرزند مصنف باشش مصرع کمتر رقم زد
---	---

مصنف شاعر شیرین مقال ناظم نازک خال جناب نشی و بهاری ل صاحب ضامن شاکر رشید مصنف

تصانیف مطبوع استاد کامل  
 غزلیات بے مثل و اعلیٰ تصائد  
 چھانامہ رزم از نام قیصر  
 ید بیضیاش ہم نظیرے ندارد  
 مناجات او ہفت بند عزیزی  
 ز گلہائے مضمونست گلزار خوبی  
 چہ بر جستہ آمد چہ آورد دلکش  
 خوشا اوستادے کہ در نظم ہم نثر  
 نکو نام و خوش خلق و بے تعصب  
 بدہ مرجع طالبان مدرس او  
 بوقت رقم کردن و وقت گفتن  
 یک از نور چشمانش دُپٹی کلکڑ  
 نمی گنجد اسمش بہ بحر تقارب  
 سز و خواجگی را بوجہ موجه  
 بدل ہست پابند شرع مقدس  
 بمانا و این خاندان تا قیامت  
 بہر چار سو چار یارش محافظ  
 بود زندہ نامش ازین کلیاتش  
 تھرا ز پے سال طبعش بگو

لافواجہ رعی الدین

شدہ طبع امسال با زیب و ترین  
 بوصف عالمہ بدح خواقین  
 ہویدا کر و شان جنگ سلاطین  
 کہ مثلش نشد از زمان نخستین  
 کہ مقبول چون سورہ پاک یسین  
 خدا حافظش با از دست گلچین  
 چہ و بچسپ بندش چہ بزمین مضامین  
 بروہ سبق از شاہیر پیشین  
 صداقت منش پارسا صاحب دین  
 کہ رکن کین بود از اعلیٰ اراکین  
 عبارت متین بود گفتار شیرین  
 شدہ ناظم نظم این عقد پر دین  
 عظیم است آن نام تنگست بحرین  
 وصی پدر ہست وہم صاحب دین  
 چہ باشد ازین پیش توقیر و تحسین  
 بشان و بشوکت با عزاز و تمکین  
 بود بر سرش نعل ختم النبیین  
 دعا از من و از ملک با دآمین  
 خدے کلیات عزیز حق آئین

# صحت نامہ کلیات عزیز

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
تبصرہ	۳	رسید تم	رسید تم	۵۳	۱۴	نشا	نشا
"	۹	دارم	دارم	"	۱۸	از پیر	از فیض پیر
۱۱	۱۱	گاروے	گلروے	۵۲	۲۱	گویی	گوئی
۱۳	۲	اوروسی	آورد	۶۲	۵	بصدق	برگش
"	۱۶	ناز	نار	۶۳	۷	آن رکے	آن وکے
۱۶	۱۶	شستہ	بشستہ	"	۹	بدورد	بدورد
"	۱۷	نند	بند	"	۱۵	شیتہ	شیشہ
۱۸	۳	اوزکنعان	اوکزکنعان	۷۱	۱	زان نصر	زان صدقصر
۲۳	۲۰	وانم	ندانم	۷۶	۱	جدا	حدا
۲۹	۱۰	غون	خون	"	۲۱	طیب	از پز شک
"	۱۴	جمرت	حسرت	۷۷	۱۷	بر	پہ
۳۰	۱۹	لاعزم	لاغرم	۷۸	۴	لقتا	بفتا
۴۶	۲	برسم	جرسم	"	۹	حبیش	حبیش
۵۱	۳	بنہ	پہ	"	۱۵	بوکے ز روکے	بوکے ز روکے
۵۲	۱	کرودہ	برودہ	"	۱۷	مرد رہا	مرد رہا

عُسر	عسر	۶	۱۰۶	نہ کرو	نہ کرد	۱۹	۶۸
خُسر	خسر	"	"	جنیبت	جنیبت	"	"
منیع	منیع	۱۱	"	ماندہ	ماند	۲۰	"
فتوحات	فتوحا	"	"	گشتہ	برگشتہ	"	"
در داین	درودین	۱۵	"	میط	میط	۱۶	۸۴
امیر	امبر	۱	۱۰۶	سرور	سرودر	۱۴	۸۶
خلق	خلق	۶	"	بدین	ببین	"	"
دگر	دیگر	۱۳	"	زافق	افق	۱۸	۸۶
تشنہ	شستہ	۵	۱۰۸	اژدر	اژ	۱۹	"
آوازے ہنی	آوازے چنن	۶	"	در بن	درین	۲۱	۹۵
نبسین	ببین	۷	"	بھارہ	بھارا	۷	۹۷
توڈر	توزر	۱۸	"	حملہ	جملہ	۴	۹۹
بیاد	بباد	۷	۱۱۰	بانشادو	بانشاد	۲۱	"
یونس	یونس	۱	۱۱۵	رمی دنہ	رمی نہ	۶	۱۰۲
مست	ہست	۸	۱۱۶	حبز	خبز	۵	۱۰۵
تانی	تانی	۱۹	"	درگاہت	درگاہت	۱۰	"
گوئی	گوئی	۱۴	۱۱۷	منیع	ہند	۱۳	"
انزور	انرز	۷	۱۱۹	روا	رواد	۱۵	"
بیب	بیب	۳	۱۲۱	فلک	فاک	۴	۱۰۶

چراغان	حراغان	۲	۱۹۸	بینیم	بیم	۱۷	۱۲۱
فہتم	فہتم	۱۲	۱۹۹	رسید تا شعری	رسید شعری	۷	۱۲۳
نظمی	نظمی	۹	۲۰۵	پانگہ	پانگہ	۲۰	۱۳۱
درفش	درفش	۲	۲۰۶	گوئی	گرمی	۱	۱۳۲
بیلغار	بیلغار	۱۲	۲۱۱	راے	برے	۲	۱۳۳
راہینما دہند	راہ دہند	۵	۲۱۷	ورد	وردو	۱۸	۱۳۴
جہان را	جہان	۹	"	زنگ	زنگ	۳	۱۴۰
زرد و زرخ	زرد و زرخ	۲	۲۲۲	مترصد	مترصد	۶	"
خواہش	خواہش	۱۹	"	جام جم	جام بم	۱۸	"
کرا	گرا	۱	۲۲۳	گرچین	گرچین	۱۳	۱۴۱
انبوہ	انبوہ	"	۲۲۴	ہسار	ہسا	۱۶	"
ریشتر	ریشتر	۷	"	چہنم	چہنم	۷	۱۴۲
گشت	گشت	۶	۲۲۵	تا	نا	۱۲	۱۵۲
زد	زد	۹	۲۲۷	یاور	بادر	۱۹	"
پاے	یاے	۱۲	۲۲۸	تیخ	بیج	۱۱	۱۵۵
راہ را	راہ راہ	۱۷	۲۲۹	ابروش	ابدوش	۷	۱۵۹
توپنی	تونی	۱۸	۲۳۰	ازاینسان	ازینسان	۸	۱۶۸
مورچالے	مورچائے	۸	۲۳۱	آہوان	اہوان	۱۶	۱۷۵
بنشت	بنشت	۱۷	"	ترا	ر	۲	۱۸۲



تو شہرت اعجاز	تو شہرت اعجاز	۱۶	۳۲۸	منت	ست	۱۶	۲۳۲
دل	دل	۱۰	۳۳۵	پنیر	پیر	۱۹	"
تو	تو	۱۴	۳۳۶	شکت	سکت	۱۵	۲۳۳
پائے بند	پائے سد	۱۷	"	شبا	شبا	۱۶	"
فتیلہ	فتیلہ	۱۸	۳۳۷	پائے مردی	پائے مردی	۲۱	"
پا تو تم	پا قوم	۶	۳۴۱	زن	زان	۱۸	۲۳۵
انگہ	انگہ	۷	۳۸۷	رخشندہ	رخشندہ	۹	۲۳۸
کبشتی	کبشتی	۲۲	۳۹۲	ہائے عزیز	ہائے عزیز	۷	۲۴۲
شیر گڑھ	شیر گڑھ	۲	۳۹۳	واکے عزیز	واکے عزیز	۸	"
مثل	مثل	۱۰	۳۹۹	قطعہ تارخ عقد	قطعہ تارخ عقد	۷	۲۴۴
بہر ہل در بازار	بود بہر سر ہل	۸	۴۰۱	x	۳۹۱	۲۱	۲۴۵
بہ بازار	گرم بازار	"	"	عرصہ	قطعہ	۲	۲۴۶
از گل	از گل	۱۹	۴۱۰	وا	و	۱۹	۲۴۹
جگر	حگر	۱۸	۴۱۵	۱۲۷۱	۳۱۲	۹	۲۵۷
وارو گیر او	وارو گیر	۱۵	۴۱۸	بود ذی کچہ	بود کچہ	۵	۲۶۴
فتح الباہا	فتح باہا	۱	۱۳	مشغول	مسول	۲	۲۶۸
آورد	آوردے	۴	۱۳	زرہ	زرہ	۳	۳۶۹
زاہر	راہر	۱۲	۶۶	۳۱۳۱۹	۳۳۱۹	۱۲	"
گلگدہ	گلگدہ	۱۱	۹۹	گفتند بجنبت	گفتند و بجنبت	۲	۲۶۳
نیج	ہند	۱۳	۱۰۵	گو۔ کتخانہ	گو کتب خانہ	۱۵	۲۸۹
یا کہ	با کہ	۲	۱۳۵	ازینجا	ازینجا	۲	۲۹۷
بقعہ	بقعہ	۶	۱۴۶	وروے	ذروے	۶	۳۱۱
برامان	سرامان	۱۸	۳۸۲	از	از	۱۲	۳۱۵

